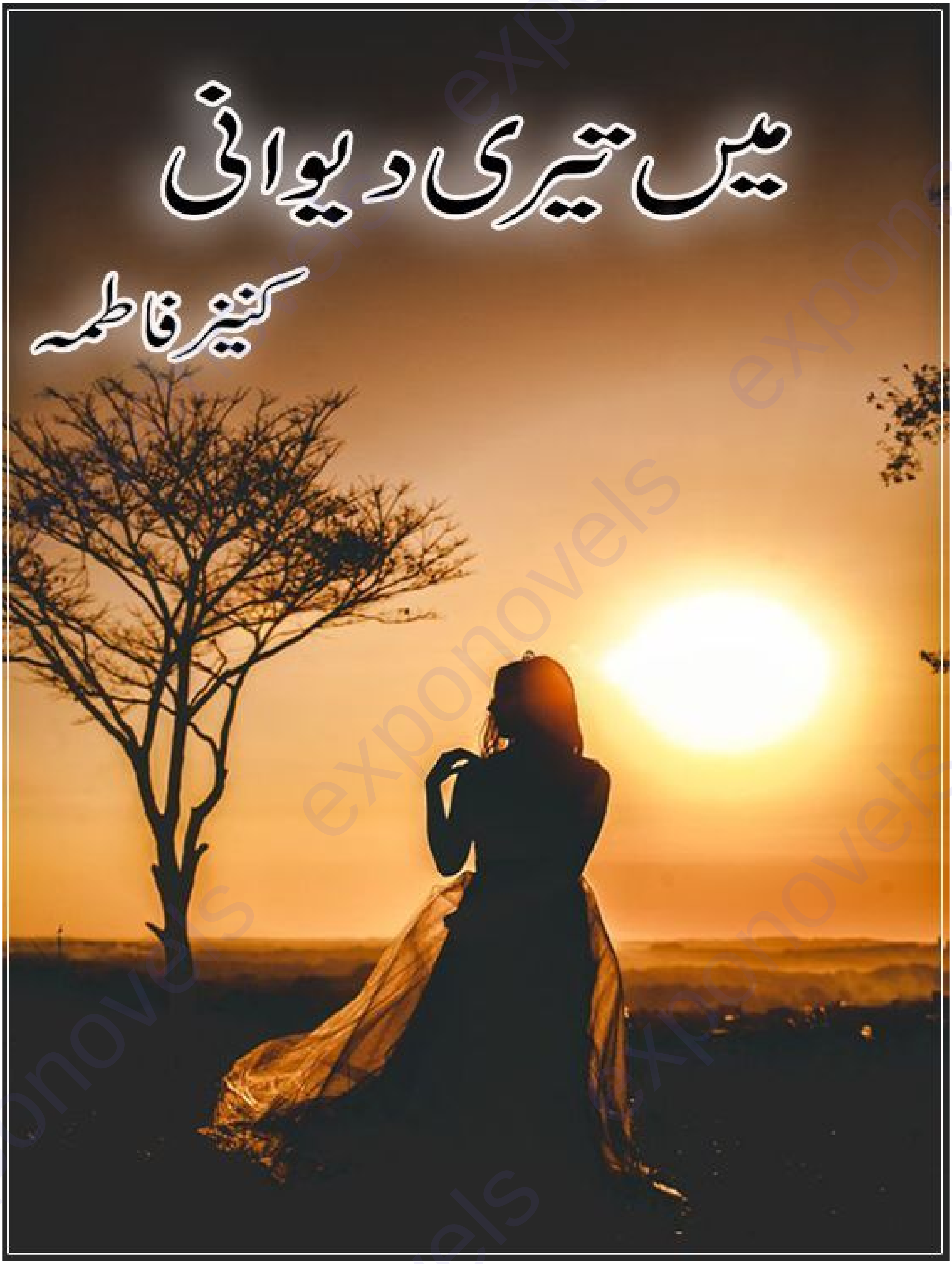
میں تیری دیوانی
کنیز فاطمہ

میں تیری دیوانی

از قلم کنیز فاطمہ

ماہم آفندی

"ماہم تم ایسا کچھ نہیں کر رہی ہو۔۔۔۔۔"

رمشا نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"میں ایسا کر رہی ہوں۔۔۔ بائے۔۔۔ ملتے ہیں ریس کے بعد۔۔۔"

ماہم نے کہنے کے ساتھ ہی بائک اسٹارٹ کی اور دیکھتے ہی دیکھتے اُس کی بائک ہوا سے باتیں کرنے لگی۔

ماہم آفندی اسماعیل آفندی کو اکلوتی بیٹی تھی۔قدسیہ بیگم،اسماعیل آفندی کی شریکِ سفر انکا ساتھ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر خالقِ حقیقی سے جا ملے جب ماہم صرف ڈیڑھ سال کی تھی۔تب سے اب تک اسماعیل آفندی نے اُسے ماں اور باپ دونوں بن کر پالا تھا۔اُس کی ہر بات کو ماننا وہ اپنا فرض سمجھتے تھے۔

جب وہ چھوٹی تھی تب یہ ساری چیزیں اُنہیں بہت خوشی دیا کرتی تھی۔ جب جب وہ ماہم کی کسی ضد کو پورا کرتے تو اپنی ننھی ننھی باہیں اُنکے گلے میں ڈال کر اُن کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے اُنھیں شکریہ کہتی تھی۔ اُس وقت اُنھیں لگتا کے وہ اُسے ماں اور باپ دونوں کا پیار دینے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن جیسے جیسے وہ بڑی ہوتی گئی اُس کی بیجا ضدوں نے اُن کی راتوں کی نیند ہی اُڑا دی تھی۔

اُسکا ٹوم بوئے لک، اُسکا بائک کے لیے کریز، اُسکا آئے دن کالج میں رونماء ہونے والے ہنگامے۔ وہ اُس کے لیے بہت پریشان رہتے تھے۔

وہ چاہتے تھے کے وہ بھی باقی پاکستانی لڑکیوں کی طرح شلوار کرتا پہنے، سر پر دوپٹہ لے۔ گھر کے کام کاج میں دلچسپی دکھائے لیکن لندن جیسے ملک میں رہ کر اُنکی یہ خواہش سپنوں میں تو وہ ماہم سے پورا کروا سکتے تھے لیکن اصل زندگی میں نہیں۔

وہ اُسکے بائک کے کریز کی وجہ سے بھی بہت پریشان رہتے تھے۔

جب وہ دسویں کلاس کے

کے بورڈ ایگزیمس سے فارغ ہوئی تو اس نے بائک کی ضد کر لی۔ جس کے لیے انھو نے شاید زندگی میں پہلی بار اُسکی بات ماننے سے انکار کیا تھا۔ لیکن اُس کا نام بھی ماہم آفندی تھا۔ اُس نے 2 دن تک کھانا نہیں کھایا اور جب بیہوش ہو کر گر گئی تب اسماعیل آفندی اُسے لے کر ہسپتال بھاگے اور اُس کے ہوش میں آتے دیکھ کر ہی اُسے بائک دلانے کا وعدہ کر بیٹھے۔ ماہم کو بیہوش دیکھ کر اُن کی تو جان ہی نکل گئی تھی۔ گھر سے ہسپتال تک ماہم کی بند

آنکھیں اُنھیں اس قدر خوف میں مبتلا کر گئیں کے اُنھیں اُس کی بات مانتے ہی بنی۔ اور پھر کیا تھا وہ اور اس کی بائک۔ وہ ہر جگہ اپنی بائک پر ہی جاتی تھی۔ کالج، شاپنگ، پارٹیز۔

کالج میں اکثر اُس کی کسی نے کسی سے جھڑپ ہو جاتی تھی۔ کبھی اُسکی سیٹ جس پر اسنے فرسٹ ایئر کے اسٹارٹ پر ہی نام لکھ دیا وہاں کسی اور کے بیٹھ جانے پر تو کبھی کلاس میں کسی شرارت کرنے پر جو اکثر سٹوڈنٹس کو بھاری پڑ جاتے تھے۔

اُس کی دوستی کالج کے بہت سے سینئرز سے بھی تھی اور اُن میں زیادہ تعداد اُن کی تھی جنہیں اُس کی ہی طرح بائک چلانے۔۔۔۔۔ نہیں نہیں بائک چلانے نہیں بائک اُڑانے کا شوق تھا۔

اکثر اُن میں ریس بھی ہوتی رہتی تھی۔ جس کو سارا کالج اکٹھا ہو کر انجوئے کیا کرتا تھا۔

وہ خوبصورت بھی بلا کی تھی۔ کالی گھٹاؤں جیسے اُسکے لمبے بال، کالی رات جیسی گہری سیاہ آنکھیں۔۔۔ گوری رنگت، گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹ۔ وہ مکمل حسن کا شاہکار تھی جسے دیکھ کر کالج کے کئی لڑکے آہیں بھرتے تھے۔ لیکن اُس نے کبھی کسی کو لفٹ نہیں کرائی تھی۔ وہ ان سب باتوں کو فضول سمجھتی تھی۔ وہ بس ہنسنے کھیلنے، مستی مذاق ریسنگ ان سب میں دلچسپی لینا پسند کرتی تھی۔

آج بھی اُس کی سینئرز کے ساتھ شرط لگی تھی اور وہ 5 لڑکوں کے ساتھ بائک ریس کر رہی تھی۔

رمشا اُسکی اکلوتی پاکستانی دوست اور کلاس فیلو بھی تھی۔ اُس کی دوستی ماہم سے فرسٹ ایئر میں ہی ہوئی تھی۔ وہ یہاں اپنے چاچا چاچی کی پاس پڑھنے آئی تھی۔ اُسکی فیملی پاکستان میں ہی ہوتی تھی۔

ماہم بلیک کلر کی شرٹ اور پینٹ کے ساتھ بلیک ہی لیدر جیکٹ اور بلیک گولوز میں ہیلمیٹ میں چہرہ کور کیے بائک پر سوار آگے آگے بڑھتی جارہی تھی۔

5 لڑکے اُسے ٹف کمپیٹیشن دے رہے تھے لیکن اسنے بھی بائک کی سپیڈ اور بڑھادی اور دیکھتے ہی دیکھتے فینیش لائن کے اُس پار ہو گئی۔ بائک کو بریک لگانے سے پہلے اُس نے زور سے بائک کو دائرے کی صورت میں گھمائی اور بریک لگا کر بائک اسٹینڈ پر کھڑا کیا اور ہیلمیٹ سر سے نکلتی اپنے ہاتھوں میں پہنے گلوز نکالنے لگی۔ باقی لڑکے بھی بائک روک کر اُسکی طرف آئے اور زور سے اُسکے ہاتھی کے ساتھ ہائی فائیو کی صورت میں ہاتھ ملایا۔

" You were amazing"

(تم بہت شاندار تھی۔)

مائک نے اُس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"You drove bike like plane"

(تم نے موٹر سائیکل جہاز کی طرح چلائی)

ولیم نے بھی تعریف کی۔

"Maaham you are sike.... Have you lost it?"

(ماہم تم بیمار ہو۔۔۔ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟)

رمشا بھاگتی ہوئی اُس کے پاس آئی اور اُسے ڈانٹ لگائی

"Chill Ramsha... I told you... I will win this game. Now see..I am the winner."

(ٹھنڈی رہو رمشا۔۔۔۔ میں نے تم سے کہا تھا۔ یہ کھیل میں ہی جیتو نگی۔ اب دیکھ لو۔ میں ہی فتح ہوں۔)

اُس نے رمشا کو ٹھنڈا کرنا چاہا جو غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی

"let's race again...but not in the the campus...we will race on road...."

(.. آیئے دوبارہ ریس لگائیں... لیکن کیمپس میں نہیں... ہم سڑک پر دوڑیں گے)

ماہم نے ولیم سے کہا۔

"Maaham....have you gone made?"

(ماہم تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو)

رمشا نے پریشان ہوتے ہوئے اُسے ریس کرنے سے بعض رکھنے کے لیے کہا۔

"What say William?"

For more visit (exponovels.com)

(ولیم کیا کہتے ہو)

ماہم رمشا کی بات کو نظر انداز کر کے پھر سے ولیم سے مخاطب ہوئی۔

"Let's do it..."

(چلو۔۔ کرتے ہیں)

ولیم نے اُسکی ہاں میں ہاں ملائی۔

پھر رمشا کے ہزار بار روکنے پر بھی وہ نار کی اور اب ولیم اور ماہم گیٹ کے باہر اپنی اپنی بائک پر سوار، چہرہ، ہیلمیٹ سے ڈھکے، ہاتھوں سے ایکسیلیٹر گھماتے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اور جورج کے 321 کہتے ہی دونوں نے بائک کو اسٹارٹ کر کے ریس شروع کر دی۔

رمشا ماہم کو روکتی ہی رہ گئی۔ اور وہ بائک سٹارٹ کر کے یہ جا وہ جا۔

دونوں کی بائک سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ کبھی ماہم آگے ہوتی یوں کبھی ولیم۔۔۔ کبھی پھر ماہم آگے نکل جاتی۔
دونوں ایک دوسرے کو برابر کی ٹکلر دے رہے تھے جب ہی اچانک ماہم کی بائک کو جھٹکا لگا شاید اُس کی بائک کسی کار سے ٹکرا گئی تھی۔ ماہم کو بائک روکنی پڑی لیکن ولیم آگے نکلا گیا اور وہ کچھ بھی نہیں کر سکی۔

کار میں سوار انگریز نے باہر نکل کر پولیس کو کال ملادی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں پولیس کارز نے آکر گھیرا بنا لیا اور ماہم کو پولیس اسٹیشن لے گئے اور بائک بھی ضبط کر لی۔

وہ پولیس اسٹیشن میں بیٹھی اسماعیل آفندی کو کال ملا کر اُس کے پولیس اسٹیشن میں ہونے کا بتا چکی تھی اور اب بیٹھی انکا انتظار کر رہی تھی۔

اسماعیل آفندی وکیل کے ساتھ پولیس اسٹیشن میں داخل ہوئے تو وہ اُنھیں دیکھ کر اُنکے پاس آئی لیکن وہ اُسے نظر انداز کرتے پولیس انسپیکٹر کی ٹیبل تک آئے اور سارے ڈاکیومنٹ اور جرمانہ ادا کر کے اُسکی ضمانت کے پیپرس پر سائن کر کے باہر نکل گئے۔ وکیل نے اُس کے پاس آکر اُسے چلنے کا کہا تو وہ اُس کے ساتھ چلتی باہر آگئی جہاں اسماعیل آفندی کار کے پاس کھڑے اُسکا انتظار کر رہے تھے۔ وہ چلتی ہوئی اُنکے پاس آئی اور کچھ کہنا چاہا تو اُنہوں میں ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیا اور کار میں بیٹھ گئے۔ وہ بھی دروازہ کھول کر اُنکے برابر میں بیٹھ گئی۔ اُس کے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے کار اسٹارٹ کر دی۔ سارے راستے دونوں کے بیچ کوئی بات نہیں ہوئی۔

گھر کے اندر آتے ہی اسماعیل آفندی ڈائریکٹ اپنے کمرے میں گئے اور اپنے کچھ کپڑے سویٹ کیس میں پیک کر کے باہر آئے اور اُسے بھی اپنی پیکنگ کرنے کا کہا۔

"لیکن ڈیڈ ہم جا کہاں رہیں ہیں؟"

ماہم نے انکا سوٹ کیس دیکھ کر کہا۔

"پاکستان۔۔۔ اور کوئی سوال نہیں۔ جاؤ جا کر کے پیکنگ کرو۔۔۔ ہماری فلائٹ میں زیادہ وقت نہیں ہے۔ "

اُنہوں غصے میں ذرا اونچی آواز میں کہا ورنہ وہ بہت نرمی اور آرام سے بات کرنے کے عادی تھے۔

"پاکستان؟۔۔۔ نو نو نو۔۔۔ نو۔ ڈیڈ۔۔۔ آئی ایم نوٹ گوئنگ۔۔۔۔ آپ کو جانا ہے آپ چلے جائیں۔۔۔"

اُس نے صاف انکار کار دیا۔

"ماہم میں کچھ نہیں سننا چاہتا۔ تم پیکنگ کر لو ورنہ میں ایسے ہی تمہیں بنا سامان کے بھی لے جا سکتا ہوں۔ پاکستان میں سب کچھ ملتا ہے۔"

وہ غصے سے دہاڑے۔

وہ خائف ہو کر بھاگ کر اپنے کمرے میں آئی اور الماری کے پٹ کھول کر ضروری سامان بیگ میں رکھے اور باہر آ گئی۔ اُس کے آتے ہی اسماعیل آفندی کے اشارے پر ملازم نے بیگز کار میں رکھ دیئے اور اسماعیل آفندی ماہم کے ساتھ چلتے کار میں آ کر بیٹھ گئے۔

اسماعیل آفندی پاکستان سے تھے اور وہاں اُنکے بھائی اور اُنکی فیملی رہتی تھی۔ کئی سالوں پہلے قدسیہ کے انتقال کے پہلے اُنکے والدین کار ایکسڈنٹ میں انتقال کر گئے تھے اور تب اُنہوں نے قدسیہ اور اپنی بیٹی کے ساتھ لندن شفٹ ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن قدسیہ کے انتقال نے اُنھیں توڑ کر رکھ دیا تھا اور وہ 6 ماہ بعد ماہم کو لے کر ہمیشہ کے لیے لندن آ گئے تھے اور یہیں کے ہی کر رہ گئے تھے۔ لیکن آج۔۔۔ ماہم کا پولیس اسٹیشن جانا اُنھیں اتنا گراں گزرا کے اُنہوں نے اُسی وقت پاکستان جانے کا فیصلہ کر لیا۔

اب وہ ماہم کی شادی پاکستان میں کر کے اُسے وہاں سیٹل کرنے کے بعد واپس آنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

"I am sorry Dad"

(مجھے معاف کر دیجئے ڈیڈ)

اسماعیل آفندی آنکھیں موندیں فلائٹ کی سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے اپنی سوچوں میں گم تھے تب ہی ماہم نے کہا۔

"It's okay..... "

اُنہوں نے بند آنکھوں سے کہا۔

پلیز ڈیڈ۔۔

"ماہم۔۔۔۔مجھے ابھی کوئی بات نہیں کرنی ہے۔۔۔"

اُنہوں آہستہ سے کہا۔

"ڈیڈاب آپ کی بات مان تو لی ہے۔۔۔جا رہی ہوں نے آپ کے ساتھ پاکستان۔۔۔اب تو ناراضگی ختم کریں۔۔۔۔"

اُس نے اُنکے سینے پر سر رکھ کر اُنہیں منانے کی کوشش کی۔

اسماعیل آفندی نے پیار سے اُس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔وہ بھی زیادہ دیر اپنی ناراضگی قائم نہ رکھ سکے آخر وہ اُنکی اکلوتی اور جان سے پیاری بیٹی تھی۔

ایرز آفندی۔۔

میکائیل آفندی اور اسماعیل آفندی دو بھائی تھے اور حسنہ آفندی اُنکی اکلوتی بہن تھیں۔

حسنہ آفندی کی شادی زبّار ملک سے ہوئی تھی لیکن شادی کے 8 سال بعد ہی ان کا انتقال ہو گیا اور وہ اپنی 5 سال کی بیٹی مصباح ملک کے ساتھ اپنے ماں باپ کے در پر واپس آ گئیں۔

اُن کے والد ذوالفقار آفندی نے اُن کی دوسری شادی کرنی چاہی تو اُنہوں میں صاف منع کر دیا۔ اور اس طرح وہ ہمیشہ کے لیے آفندیس کی حویلی میں رہ گئیں۔

اسماعیل آفندی اپنی بیگم قدسیہ کے انتقال کے بعد اپنی بیٹی ماہم آفندی کو لے کر ایسے لندن گئے کہ پھر پلٹ کر نہ دیکھا۔

میکائیل آفندی جب بھی اُنھیں فون کرتے، پاکستان آنے پر زور دیتے۔ لیکن وہ آج تک واپس نہیں آئے تھے۔

میکائیل آفندی کے 2 بیٹے معراج اور ایرز تھے اور ایک بیٹی زنیرہ تھی۔

مائیکل آفندی کی بیگم فردوس بھی بہت مل جل کر سب کو باندھ کر رکھنے والی صابر عورت تھیں۔ اُنہوں نے کبھی حسنہ ملک کو نند نہیں سمجھا۔ ہمیشہ اپنی چھوٹی بہن کی طرح انکا خیال رکھا اور مصباح تو اُنھیں بہت عزیز تھی اس لیے مصباح کو وہ اپنے چھوٹے بیٹے ایرز کے ساتھ منسوب کر چکی تھیں۔

میکائیل صاحب کو بھی مصباح اپنی زنیرہ کی طرح ہی عزیز تھی۔

معراج کی شادی بینش سے ہوئی تھی اور اُنکے دو بیٹے علی اور حمزہ تھے۔

ایرز نے MBA کرنے کے بعد اپنا فیملی بزنس جو کے اب دونوں بھائی ہی دیکھتے تھے وہ جوائن کر لیا تھا۔میکائیل آفندی نے آفس جانا کم کر دیا تھا۔

ایرزاور مصباح کی منگنی بچپن میں ہی کر دی گئی تھی۔اور وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند بھی بہت کرتے تھے۔

ایرز مصباح سے بہت محبت کرتا تھا۔اُسکا ارادہ مصباح فائنل ییئر کے بعد شادی کرنے کا تھا۔وہ اُس کی اسٹڈیز کو ڈسٹرب کرنے کے حق میں نہیں تھا۔

زنیرہ اور مصباح ایک ہی کالج میں B.Sc فائنل ییئر میں تھیں۔

ایرز روز صبح اُنہیں کالج ڈراپ کرنے کے بعد آفس چلا جاتا۔واپسی پر وہ لوگ ڈرائیور کے ساتھ آجاتی تھیں۔
اُنہیں اپنی کزن ماہم جو کے لندن میں رہتی تھی اُس کے بارے میں زیادہ معلوم نہیں تھا کیونکہ اُن کی کبھی اُس سے بات نہیں ہوئی تھی۔اسماعیل آفندی اکثر فون پر اُن سے بات کر لیا کرتے تھے۔اپنا اور ماہم کا حال چال دیتے رہتے تھے۔

اُس دِن زنیرہ اور مصباح کالج گیٹ پر کھڑے ڈرائیور کا انتظار کر رہیں تھی کہ ایک کار بلکل اُنکے پاس آکر رکی۔وہ لوگ کار پہچان کر اُس کی طرف بڑھے کیونکہ وہ کار ایرز کی تھی اور ضرور اُس نے ڈرائیور کو آنے سے منع کر دیا تھا تب ہی وہ اب تک نہیں آیا تھا ورنہ ہمیشہ وہ وقت سے پہلے آکر ان کا اِنتظار کیا کرتا تھا۔

زنیرہ پیچھے والی سیٹ پر جب کے مصباح فرنٹ سیٹ پر ایرز کے برابر آکر بیٹھی تھی۔

ایرز آنکھوں پر سن گلاسز لگائے کار اسٹارٹ کرنے لگا۔

ایرز نے کار ایک ریسٹورینٹ کے باہر روکی تو وہ دونوں بھی ایرز کے ساتھ چلتی اندر آ گئیں۔ اکثر ایرز اُنہیں لنچ کے لیے لاتا رہتا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد اُن لوگو نے آئس کریم کھائی تو ایرز بل پے کرتا باہر آ گیا جہاں وہ لوگ پہلے ہی کر میں بیٹھیں اُس کے آنے کا انتظار کر رہیں تھیں۔

ایرز سن گلاسز آنکھوں پر لگاتا کار کو اسٹارٹ کرنے لگا۔

اُن دونوں کو گھر ڈراپ کر وہ واپس آفس چلا گیا۔ اکثر وہ اُنھیں اسی طرح پک کر کے لنچ کرواکا گھر ڈراپ کرتا آفس چلا جایا کرتا تھا۔

ماہم اور اسماعیل آفندی کراچی ایئر پورٹ سے باہر آئے۔

اسماعیل آفندی چلتے ہوئے ٹیکسی اسٹینڈ تک آئے اور ڈرائیور کو ایڈریس سمجھانے لگے۔ ڈرائیور نے آگے بڑھ کر سامان کار میں رکھا اور اُن کے بیٹھتے ہی کار آگے بڑھالی۔

اسماعیل آفندی نے اپنے آنے کا کسی کو بتایا نہیں تھا ورنہ میکائیل آفندی اُنھیں خود لینے آتے۔آخر وہ اتنے سالوں سے انکا انتظار کرتے رہے تھے۔

"روکو۔۔۔کار روکو۔۔۔۔"

ماہم نے تیز آواز میں ڈرائیور سے کہا تو اُس نے کار روک دی وہ بھاگتی ہوئی باہر کی طرف لپکی۔اسماعیل آفندی بھی پریشانی سے اُس کے پیچھے بھاگے۔

"کیا ہوا۔۔۔تم ایسے۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے اُس کے پاس آکر پوچھا جو ایک ہاتھ کمر پر اور ایک ہاتھ سر پر رکھے پریشان سی یہاں وہاں دیکھ رہی تھی۔

"ڈیڈ وہ۔۔۔وہ میں نے۔۔۔مجھے اُسکو۔۔۔"

وہ اُنھیں کچھ بتا نہیں پائی۔اسماعیل آفندی نے اُسے پریشان نظروں سے دیکھا۔اُس کا کون جاننے والا مل گیا حالانکہ وہ کبھی پاکستان نہیں آئی تھی۔

"چلو ماہم"

اسماعیل آفندی اسکو بازو سے پکڑ کر کار تک لائے اور کار میں بیٹھ کر ڈرائیور کو چلنے کا کہا۔

ماہم پریشان سی بیٹھی کھڑکی کے باہر دیکھتی رہی۔

کار گیٹ کے اندر آ کر رکی تو ماہم اور اسماعیل آفندی باہر نکلے۔اسماعیل آفندی نے ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا۔کار کی آواز سن کر میکائیل آفندی گھر کے باہر آئے اور ماہم اور اسماعیل آفندی کو دیکھ کر خوشی خوشی اُن کی طرف بڑھے اور اسماعیل آفندی کے گلے لگ گئے۔مارے خوشی کے اُنکی آنکھیں چھلک گئیں۔اُنہوں نے آگے بڑھ کر ماہم کے سر پر ہاتھ پھیرا۔اور ساتھ ہی سب کو آواز دینے لگے۔

میکائیل آفندی کی آواز سن کر سب باہر آ گئے اور باری باری اُن سے ملنے لگے۔

"اوہ مائی گوڈ۔۔۔اتنی بڑی فیملی۔۔۔ان سے ملتے ملتے تو شام ہو جائیگی۔۔۔"

ماہم نے منہ بناتے ہوئے سوچا۔

حسنہ ملک اور فردوس آفندی نے بھی آگے آکر اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا جب کی زنیرہ، بینش اور مصباح تو باقاعدہ اُس سے گلے ملی تھیں۔

وہ سب سے مل چکی تو اُس کی نظر گیراج میں کھڑی بائک پر پڑی۔

"زنیرہ کیا میں اسے چلا کر دیکھ سکتی ہوں؟"

اُس نے زنیرہ سے آہستہ سے پوچھا۔

زنیرہ نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا اور ہاں کر دی۔

اُسے لگا شوقیہ چلانا ہو گا اُسے اور یہی چلا کر دیکھے گی جب کے وہ آگے بڑھ کر بائک تک آئی اور ستائشی نظروں سے بائک کو دیکھا۔

وہ ہارلی ڈیوڈسن کی لیٹسٹ بائک تھی۔ہیلمیٹ سر پر پہنتی وہ بائک پر بیٹھ کر بائک اسٹار کر گئی۔ بائک کیز زنیرہ اُسے لا کر دے چکی تھی۔اُس نے ایکسلیٹر کو زور سے گھمایا اور کھلے گیٹ سے بائک اُڑا لے گئی۔

بائک کی آواز سن کر اسماعیل آفندی نے مڑ کر دیکھا اور اُنکے روکنے سے پہلے ہی وہ گیٹ کراس کر چکی تھی۔

زنیرہ نے پریشانی سے بینش اور مصباح کو دیکھا۔

"کیا ضرورت تھی اُسے کیز دینے کی؟"

مصباح نے آہستہ آواز میں اُسے ڈانٹا تو وہ پریشان سے اُسے دیکھے گئی۔

ماہم کی بائک ہوا سے باتیں کرتی شہر کی سڑکوں پر رواں دواں تھی۔

ماہم نے ایئرپورٹ پر اُسے دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی۔ کوئی اتنا خوبصورت بھی ہو سکتا ہے اُسے اندازہ ہی نہیں تھا۔وہ بس اُسے دیکھے جا رہی تھی۔

وہ کسی سے باتیں کرتا ایئرپورٹ سے نکلا تھا۔ شاید انکوریسیو کرنے آیا تھا۔

ماہم اُسے دیکھنے میں اس قدر مگن تھی کے اُسے پتہ ہی نہیں چلا کے کب اسماعیل آفندی نے اُسے کار میں بیٹھایا اور کب کار آگے بڑھی۔

ہوش تو اُسے تب آیا جب وہ اُس شخص کے ساتھ کار میں بیٹھ کر کار کو وہاں سے نکال لے گیا۔ اُسے جاتا دیکھ ماہم کا سکتا ٹوٹا اور وہ ڈرائیور کو کار روکنے کا کہتی اُس کی طرف لپکی لیکن اُس کی کار آنکھوں سے اوجھل ہو گئی تھی۔

میکائیل ہاؤس آکر بھی اُس کا دھیان اُسی کی طرف تھا۔ وہ مسلسل اُسے ہی سوچے جا رہی تھی۔ اُسے لگا تھا وہ بنا دیکھے اُسے اپنا اسیر کر گیا ہے۔ تب ہی میکائیل آفندی نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور باقی سب کو آواز دے کر باہر بھی بلایا تھا۔

سب کو دیکھ کر ایک بار تو وہ پریشان ہو گئی تھی لیکن گیراج میں کھڑی بائک دیکھ کر وہ زنیرہ سے پرمیشن لیتے کیز لے کر بائک پر سوار ہو کر انجان راستوں پر نکل گئی تھی صرف اور صرف اُس شخص کی تلاش میں جس نے ایک جھلک میں ہی اُسے اپنا دیوانہ بنا دیا تھا۔

اُسے اپنی لندن میں رمشا سے کہی بات یاد آئی۔

"یہ محبت وحبت سب بیکار اور فضول کی باتیں ہیں۔ سب ایک جیسے ہی تو ہوتے ہیں۔ تو کیسے کوئی کسی کے پیچھے دیوانہ ہو جاتا ہے۔ یہ سب کتابی باتیں ہیں بس اور کچھ نہیں۔"

آج وہ خود کسی کی ایک جھلک میں دیوانہ وار اُسے ایک انجان شہر میں ڈھونڈھتی پھر رہی تھی۔

اُس نے سگنل پر بائک روکی اور یہاں وہاں نظریں گھوما کر دیکھا تو وہ سامنے کسی ریسٹورینٹ سے باہر نکل رہا تھا۔ شاید لنچ کرنے آیا ہوں۔اُس نے سوچا اور بائک سائڈ میں کھڑی کرتی ہیلمیٹ سر سے نکل کر ہاتھوں میں لے کر اُس کی طرف بڑھی۔اس سے پہلے کے وہ اُس سے کچھ کہتی وہ پھر کار میں بیٹھ کر کار بھگا لے گیا۔وہ اُس کے کار کے پیچھے بھاگی لیکن بیکار۔وہ بہت تیزی سے کار نکال لے گیا تھا۔

اور وہ جہاں تھی وہاں سے اُس کی بائک بھی کافی دور کھڑی تھی وہ چاہ کر بھی اُس کا پیچھا نہ کر پائی۔

اُس نے تھکے تھکے انداز میں ریسٹورینٹ کے بورڈ کو دیکھا پھر چلتی ہوئی ریسٹورینٹ میں آگئی۔

اُسے بہت بھوک لگی تھی تو اُس نے کھانا آرڈر کیا اور سوچا جب تک کھانا آتا ہے موبائل سے ہی ٹائم پاس کیا جائے۔موبائل نکال کر اُس نے جیسے ہی آن کیا وہاں اسماعیل آفندی کا نمبر جگمگانے لگا۔شاید وہ کافی وقت سے اُسے فون کر رہے تھے۔اُس نے فلائٹ میں فون بند کیا تھا اور ایئر پورٹ سے گھر اور پھر یہاں تک۔۔۔اُسے آن کرنے کا وقت ہی نہیں ملا تھا۔

"یس ڈیڈ۔۔۔"

اُس نے کال آن کرتے ہی کہا

"ماہم تم کہاں ہو۔۔۔اور یہ کیا حرکت ہے۔۔۔ تمہیں پتہ نہیں۔۔۔ایسے یہاں گھومنا سیف نہیں ہے۔۔"

"Dad relax.....I am not a child....I was hungry so I came here to eat something.... I will come back in some time."

)آرام کریں ڈیڈ۔۔۔۔میں بچی نہیں ہوں۔مجھے بھوک لگی تو میں یہاں کچھ کھانے آئی ہوں۔میں کچھ دیر میں واپس آجاؤنگی۔(

اُس نے آرام سے کہا۔

"بیٹاگھر میں بھی کھانا کھاسکتی تھیں نہ تم۔۔۔اور تم آو گی کیسے۔۔۔۔؟ تمہیں یہاں کے راستوں کا کیا پاتا۔۔۔؟ "

اُنھیں ایک اور فکر لاحق ہوئی۔

"Dad i have Google map. You don't worry. I wil be back soon."

(ڈیڈ میرے پاس گوگل میپ ہے۔آپ فکر نہ کریں۔میں جلد آجاؤنگی)۔

کہنے کے ساتھ اُس نے فون بند کردیا۔

ویٹر کھانا لے آیا تو وہ کھانا کھا کر بل پے کرتے باہر آگئی۔

بائک کے پاس آکر اُس نے بائک اسٹارٹ کو اور موبائل آن کرکے ایڈریس گوگل میپ میں لگاتی گھر کی طرف بڑھ گئی۔

اسماعیل آفندی اُس کے گھر سے نکلتے ہی اُسے کال ملانے لگے تھے لیکن اُس کا فون مسلسل بند جا رہا تھا۔ آدھے گھنٹے کے بعد اُسکی کال ملی تب اُنھیں چین آیا۔ اُس سے بات کرنے کے بعد بھی وہ مسلسل اُس کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ یوں ہی لان میں کھڑے چکر کاٹ رہے تھے۔ ابھی تک گھر کے اندر تک نہیں گئے تھے۔ ملازم اُن کا سامان اُس کے کمرے میں پہونچا چکا تھا۔ میکائیل آفندی بھی اُنکے ساتھ کھڑے ماہم کا انتظار کرنے لگے۔

باقی سب گھر کے اندر چلے گئے تھے۔ زنیرہ کا تو برا حال تھا کیونکہ وہ بائک ایراز کی تھی اور وہ کسی کو اپنی بائک چھونے نہیں دیتا تھا۔ اُس نے ماہم کو صرف یہ سوچ کر منع نہیں کیا تھا ایک تو وہ مہمان تھی دوسرے لڑکیاں کہاں بائک چلاتینے تھیں۔ لیکن اُسے پتہ نہیں تھا کے ماہم آفندی بائک صرف چلاتی نہیں بلکہ اڑاتی ہے۔

ماہم اور اسماعیل آفندی کراچی ایئرپورٹ سے باہر آئے۔

اسماعیل آفندی چلتے ہوئے ٹیکسی اسٹینڈ تک آئے اور ڈرائیور کو ایڈریس سمجھانے لگے۔ ڈرائیور نے آگے بڑھ کر سامان کار میں رکھا اور اُن کے بیٹھتے ہی کار آگے بڑھا لی۔

اسماعیل آفندی نے اپنے آنے کا کسی کو بتایا نہیں تھا ورنہ میکائیل آفندی اُنھیں خود لینے آتے۔آخر وہ اتنے سالوں سے انکا انتظار کرتے رہے تھے۔

"روکو۔۔۔کار روکو۔۔۔۔"

ماہم نے تیز آواز میں ڈرائیور سے کہا تو اُس نے کار روک دی وہ بھاگتی ہوئی باہر کی طرف لپکی۔اسماعیل آفندی بھی پریشانی سے اُس کے پیچھے بھاگے۔

"کیا ہوا۔۔۔تم ایسے۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے اُس کے پاس آکر پوچھا جو ایک ہاتھ کمر پر اور ایک ہاتھ سر پر رکھے پریشان سی یہاں وہاں دیکھ رہی تھی۔

"ڈیڈ وہ۔۔۔وہ میں نے۔۔۔مجھے اُسکو۔۔۔"

وہ اُنھیں کچھ بتا نہیں پائی۔اسماعیل آفندی نے اُسے پریشان نظروں سے دیکھا۔اُس کا کون جاننے والا مل گیا حالانکہ وہ کبھی پاکستان نہیں آئی تھی۔

"چلو ماہم"

اسماعیل آفندی اسکو بازو سے پکڑ کر کار تک لائے اور کار میں بیٹھ کر ڈرائیور کو چلنے کا کہا۔

ماہم پریشان سی بیٹھی کھڑکی کے باہر دیکھتی رہی۔

کار گیٹ کے اندر آ کر رکی تو ماہم اور اسماعیل آفندی باہر نکلے۔اسماعیل آفندی نے ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا۔کار کی آواز سن کر میکائیل آفندی گھر کے باہر آئے اور ماہم اور اسماعیل آفندی کو دیکھ کر خوشی خوشی اُن کی طرف بڑھے اور اسماعیل آفندی کے گلے لگ گئے۔مارے خوشی کے اُنکی آنکھیں چھلک گئیں۔اُنہوں نے آگے بڑھ کر ماہم کے سر پر ہاتھ پھیرا۔اور ساتھ ہی سب کو آواز دینے لگے۔

میکائیل آفندی کی آواز سن کر سب باہر آ گئے اور باری باری اُن سے ملنے لگے۔

"اوہ مائی گوڈ۔۔۔اتنی بڑی فیملی۔۔۔ان سے ملتے ملتے تو شام ہو جائیگی۔۔۔"

ماہم نے منہ بناتے ہوئے سوچا۔

حسنہ ملک اور فردوس آفندی نے بھی آگے آ کر اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا جب کی زنیرہ، بینش اور مصباح تو باقاعدہ اُس سے گلے ملی تھیں۔

وہ سب سے مل چکی تو اُس کی نظر گیراج میں کھڑی بائیک پر پڑی۔

"زنیرہ کیا میں اسے چلا کر دیکھ سکتی ہوں؟"

اُس نے زنیرہ سے آہستہ سے پوچھا۔

زنیرہ نے نا سمجھی سے اُسے دیکھااور ہاں کر دی۔

اُسے لگا شوقیہ چلاناہو گا اُسے اور یہی چلا کر دیکھے گی جب کے وہ آگے بڑھ کر بائک تک آئی اور ستائشی نظروں سے بائک کو دیکھا۔

وہ ہارلی ڈیوڈسن کی لیٹسٹ بائک تھی۔ہیلمیٹ سر پر پہنتی وہ بائک پر بیٹھ کر بائک اسٹار کر گئی۔بائک کیز زنیرہ اُسے لا کر دے چکی تھی۔اُس نے ایکسلیٹر کو زور سے گھمایا اور کھلے گیٹ سے بائک اُڑا لے گئی۔

بائک کی آواز سن کر اسماعیل آفندی نے مڑ کر دیکھااور اُنکے روکنے سے پہلے ہی وہ گیٹ کراس کر چکی تھی۔

زنیرہ نے پریشانی سے بینش اور مصباح کو دیکھا۔

"کیا ضرورت تھی اُسے کیز دینے کی؟"

مصباح نے آہستہ آواز میں اُسے ڈانٹا تو وہ پریشان سے اُسے دیکھے گئی۔

ماہم کی بائک ہوا سے باتیں کرتی شہر کی سڑکوں پر رواں دواں تھی۔

ماہم نے ایئرپورٹ پر اُسے دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی۔کوئی اتنا خوبصورت بھی ہو سکتا ہے اُسے اندازہ ہی نہیں تھا۔وہ بس اُسے دیکھے جا رہی تھی۔

وہ کسی سے باتیں کرتا ایئرپورٹ سے نکلا تھا۔ شاید انکو ریسیو کرنے آیا تھا۔

ماہم اُسے دیکھنے میں اس قدر مگن تھی کے اُسے پتہ ہی نہیں چلا کے کب اسماعیل آفندی نے اُسے کار میں بیٹھایا اور کب کار آگے بڑھی۔

ہوش تو اُسے تب آیا جب وہ اُس شخص کے ساتھ کار میں بیٹھ کر کار کو وہاں سے نکال لے گیا۔ اُسے جاتا دیکھ ماہم کا سکتا ٹوٹا اور وہ ڈرائیور کو کار روکنے کا کہتی اُس کی طرف لپکی لیکن اُس کی کار آنکھوں سے اوجھل ہو گئی تھی۔

میکائیل ہاؤس آکر بھی اُس کا دھیان اُسی کی طرف تھا۔ وہ مسلسل اُسے ہی سوچ جا رہی تھی۔ اُسے لگا تھا وہ بنا دیکھے اُسے اپنا اسیر کر گیا ہے۔ تب ہی میکائیل آفندی نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور باقی سب کو آواز دے کر باہر بھی بلایا تھا۔

سب کو دیکھ کر ایک بار تو وہ پریشان ہو گئی تھی لیکن گیراج میں کھڑی بائک دیکھ کر وہ زنیرہ سے پرمیشن لیتے کیز لے کر بائک پر سوار ہو کر انجان راستوں پر نکل گئی تھی صرف اور صرف اُس شخص کی تلاش میں جس نے ایک جھلک میں ہی اُسے اپنا دیوانہ بنا دیا تھا۔

اُسے اپنی لندن میں رمشا سے کہی بات یاد آئی۔

"یہ محبت وحبت سب بیکار اور فضول کی باتیں ہیں۔ سب ایک جیسے ہی تو ہوتے ہیں۔ تو کیسے کوئی کسی کے پیچھے دیوانہ ہو جاتا ہے۔ یہ سب کتابی باتیں ہیں بس اور کچھ نہیں۔"

آج وہ خود کسی کی ایک جھلک میں دیوانہ وار اُسے ایک انجان شہر میں ڈھونڈھتی پھر رہی تھی۔

اُس نے سگنل پر بائک روکی اور یہاں وہاں نظریں گھوما کر دیکھا تو وہ سامنے کسی ریسٹورینٹ سے باہر نکل رہا تھا۔ شاید لنچ کرنے آیا ہوں۔ اُس نے سوچا اور بائک سائڈ میں کھڑی کرتی ہیلمیٹ سر سے نکل کر ہاتھوں میں لے کر اُس کی طرف بڑھی۔ اس سے پہلے کے وہ اُس سے کچھ کہتی وہ پھر کار میں بیٹھ کر کار بھگا لے گیا۔ وہ اُس کے کار کے پیچھے بھاگی لیکن بیکار۔ وہ بہت تیزی سے کار نکال لے گیا تھا۔

اور وہ جہاں تھی وہاں سے اُس کی بائک بھی کافی دور کھڑی تھی وہ چاہ کر بھی اُس کا پیچھا نہ کر پائی۔

اُس نے تھکے تھکے انداز میں ریسٹورینٹ کے بورڈ کو دیکھا پھر چلتی ہوئی ریسٹورینٹ میں آگئی۔

اُسے بہت بھوک لگی تھی تو اُس نے کھانا آرڈر کیا اور سوچا جب تک کھانا آتا ہے موبائل سے ہی ٹائم پاس کیا جائے۔ موبائل نکال کر اُس نے جیسے ہی آن کیا وہاں اسماعیل آفندی کا نمبر جگمگانے لگا۔ شاید وہ کافی وقت سے اُسے فون کر رہے تھے۔ اُس نے فلائٹ میں فون بند کیا تھا اور ایئرپورٹ سے گھر اور پھر یہاں تک۔۔۔ اُسے آن کرنے کا وقت ہی نہیں ملا تھا۔

"یس ڈیڈ۔۔۔"

اُس نے کال آن کرتے ہی کہا

"ماہم تم کہاں ہو۔۔۔ اور یہ کیا حرکت ہے۔۔۔ تمہیں پتہ نہیں۔۔۔ ایسے یہاں گھومنا سیف نہیں ہے۔۔"

"Dad relax.....I am not a child....I was hungry so I came here to eat something.... I will come back in some time."

)آرام کریں ڈیڈ۔۔۔۔میں بچی نہیں ہوں۔مجھے بھوک لگی تو میں یہاں کچھ کھانے آئی ہوں۔میں کچھ دیر میں واپس آجاؤنگی۔(

اُس نے آرام سے کہا۔

"بیٹا گھر میں بھی کھانا کھا سکتی تھیں نہ تم۔۔۔اور تم آوگی کیسے۔۔۔۔؟ تمہیں یہاں کے راستوں کا کیا پاتا۔۔۔؟ "

اُنھیں ایک اور فکر لاحق ہوئی۔

"Dad i have Google map. You don't worry. I wil be back soon."

(ڈیڈ میرے پاس گوگل میپ ہے۔آپ فکر نہ کریں۔میں جلد آجاؤنگی)۔

کہنے کے ساتھ اُس نے فون بند کر دیا۔

ویٹر کھانا لے آیا تو وہ کھانا کھا کر بل پے کرتے باہر آگئی۔

بائک کے پاس آکر اُس نے بائک اسٹارٹ کو اور موبائل آن کر کے ایڈریس گوگل میپ میں لگاتی گھر کی طرف بڑھ گئی۔

اسماعیل آفندی اُس کے گھر سے نکلتے ہی اُسے کال ملانے لگے تھے لیکن اُس کا فون مسلسل بند جا رہا تھا۔ آدھے گھنٹے کے بعد اُسکی کال ملی تب اُنھیں چین آیا۔ اُس سے بات کرنے کے بعد بھی وہ مسلسل اُس کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ یوں ہی لان میں کھڑے چکر کاٹ رہے تھے۔ ابھی تک گھر کے اندر تک نہیں گئے تھے۔ ملازم اُن کا سامان اُس کے کمرے میں پہونچا چکا تھا۔ میکائیل آفندی بھی اُنکے ساتھ کھڑے ماہم کا انتظار کرنے لگے۔

باقی سب گھر کے اندر چلے گئے تھے۔ زنیرہ کا تو برا حال تھا کیونکہ وہ بائک ایراز کی تھی اور وہ کسی کو اپنی بائک چھونے نہیں دیتا تھا۔ اُس نے ماہم کو صرف یہ سوچ کر منع نہیں کیا تھا ایک تو وہ مہمان تھی دوسرے لڑکیاں کہاں بائک چلا تینے تھیں۔ لیکن اُسے پتہ نہیں تھا کے ماہم آفندی بائک صرف چلاتی نہیں بلکہ اڑاتی ہے۔

صبح کی تازگی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔

گھر میں معمول کی گہما گہمی تھی۔

زنیرہ اور مصباح کچن میں ناشتہ بنا رہیں تھی۔ جب کہ بینش علی اور حمزہ کو اسکول کے لئے تیار کر رہی تھی۔

میکائیل آفندی اور فردوس آفندی حسنہ ملک کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے اخبار کا مطالعہ کر رہے تھے۔

اسماعیل آفندی ڈائننگ ہال میں آئے اور سب کو سلام کرتے چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئے۔

مائیکل آفندی اور فردوس آفندی نے اُن کے سلام کا جواب دیا۔ حسنہ ملک سلام کا جواب دیتیں کچن میں اُس کے لیے چائے لانے چلیں گئیں۔

"ماہم اٹھ گئی؟"

میکائیل آفندی نے ماہم کا پوچھا۔

"نہیں ابھی نہیں بھائی صاحب۔"

اُنہوں نے آہستہ سے کہا۔

"مصباح بیٹا، جاؤ جا کر دیکھو ماہم اٹھ گئی ہو تو اُس ناشتے کے لئے بولا کر لے آؤ۔"

مصباح جو اسماعیل آفندی کے لئے چائے لے کر آ رہی تھی اُن کی بات پر "جی" کہتی ماہم کے کمرے میں آ گئی۔

"ماہم اُٹھو۔۔۔ سب ناشتے پر تمہارا انتظار کر رہیں ہیں۔"

مصباح نے ماہم کا کندھا ہلایا تو ماہم نے آنکھیں کھول کر اجنبی نظروں سے پہلے مصباح کو دیکھا اور پھر کمرے کو۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

"چلو۔۔۔ریڈی ہو جاؤ جلدی سے۔"

مصباح نے اُسے کپڑے تبدیل کر کے آنے کی تاکید کی تھی کیونکہ اس وقت وہ شورٹ ٹی شرٹ کے ساتھ کیپری پہنے سو رہی تھی۔

"تم چلو میں آتی ہوں۔۔۔"

ماہم کو پہلے تو سمجھ ہی نہیں آیا کے سامنے کھڑی لڑکی کون ہے اور وہ کس کے کمرے میں ہے۔

تھوڑی دیر بعد جب اُس کا سویا ذہین بیدار ہوا تو وہ مصباح کو تھوڑی دیر میں آنے کا کہہ کر واشروم کی طرف بڑھ گئی۔

"گڈ مارننگ ایوری ون۔۔۔"

میکائیل آفندی کے ساتھ سب نے ماہم کے گڈ مورنینگ کہنے پر پلٹ کر اُسے دیکھا جو شورٹ ٹی شرٹ پر کیپری پہنے اُن کے سامنے کھڑی تھی۔ ایراز کے ہاتھ کا نوالہ جو منہ تک جا رہا تھا ماہم کو دیکھ کر پلیٹ میں گر گیا۔

سب لوگ بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔ حمزہ اور علی نے خوش دلی سے اپنی نئی پھوپھو کے گڈ مورنینگ کا جواب دیا جب کے اور کسی نے اُس کے گڈ مورنینگ کے جواب میں کچھ نہیں کہا

"ماہم کمرے میں جاؤ۔۔۔جا کر چینج کر کے آؤ۔۔۔"۔

اسماعیل آفندی نے کہا۔

"I am hungry dad.... Let me do my breakfast...I will change later on"

)مجھے بھوک لگی ہے ڈیڈ۔۔۔مجھے میرا ناشتہ کرنے دیں۔میں بعد میں کپڑے بدل لونگی۔(

وہ آرام سے کہتی چلتی ہوئی ٹیبل تک آئی اور ایراز کے ساتھ والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

ایراز نے گھور کر اُسے دیکھا کیوں کی وہاں ہمیشہ سے مصباح بیٹھتی تھی اور ابھی وہ کیچن میں کیچپ لانے گئی تھی جو کے ٹیبل پر ختم ہو گیا تھا اور ایراز کیچپ کے بنا پراٹھے نہیں کھاتا تھا۔

"وہ بریڈ پاس کرنا"

ماہم نے گلاس اٹھا کر جگ سے جوس گلاس میں انڈیلا اور اب پلیٹ اٹھا کر بٹر لینے کے بعد بریڈ لینا چاہا جو اُس سے دور تھا لیکن ایراز کے بلکل پاس رکھا تھا۔

ایراز بنا کچھ کہے وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گیا۔

" What is the problem of this man?"

)اس شخص کی پریشانی کیا ہے؟(

اُس نے زور سے کہا تھا۔

I told you he is little weird...."،"Don't mind sister

)برا نہ مانیں بہن۔۔۔میں نے آپ کو کہا تھا یہ ذرا عجیب طبیعت کا ہے۔(

معراج جو اُس کی دوسری طرف بیٹھا تھا فوراً بولا اور ساتھ ہی بریڈ کی پلیٹ بھی اُسے پکڑائی۔

ماہم ناشتہ کرنے لگی۔مصباح اور زنیرہ کالج کے لیے نکل گئیں۔حمزہ اور علی اسکول کے لیے نکل گئے تو معراج بھی آفس جانے کے لیے کھڑا ہو گیا۔

"ہے معراج۔۔۔کیا تم مجھے کراچی گھماؤ گے؟ "

ماہم نے معراج کو چیئر سے اٹھتے دیکھا تو اُس سے پوچھا۔

"شیور۔۔۔"

معراج نے خوش دلی سے کہا۔

"Okay.......give me 5 minutes... I will change and come"

)ٹھیک ہے مجھے 5 منٹ دو میں کپڑے بدل کر ابھی آئی۔(

"Actually I getting late for a meeting.... If you don't mind can we go in the afternoon?"

)دراصل مجھے ایک ضروری میٹنگ کے لیے دیر ہو رہی ہے۔اگر تم برا نا مانو تو دوپہر میں چلیں ؟(

"اوہ شیور" ....

اُس نے حامی بھرلی۔

"بینش۔۔تم زنیرہ اور مصباح کو ماہم لے ساتھ دوپہر میں آفس آجانا۔ہم وہیں سے ساتھ چلیں گے۔اوکے ماہم ؟

معراج میں نے بینش سے کہا اور پھر ماہم کی طرف مڑا۔

"اوکے کول۔۔۔"

"زنیرہ بائک کیز دینا"

زنیرہ، بینش مصباح علی اور حمزہ سب تیار ہو کر باہر آئے جہاں ماہم پہلے ہی بلیک لیننگ والی شرٹ کے ساتھ بلیک جینز پہنے اُن کی منتظر تھی اُنھیں آتا دیکھ ماہم نے زنیرہ سے بائک کی چابی مانگی تو زنیرہ نے ایک نظر بینش اور مصباح کو دیکھا۔

"وہ۔۔وہ۔۔"

For more visit (exponovels.com)

زنیرہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ کیسے اُسے منع کرے

"تم۔۔ تم ہم سب کے ساتھ کار میں چلو نا۔۔۔ بائک کی کیا ضرورت۔۔۔۔"

مصباح نے آگے آکر بات سنبھالی۔

"اتنے لوگ ایک کار میں کیسے جائینگے؟"

ماہم نے سب پر باری باری نظر ڈال کر کہا۔

"ہم 2۔۔2 کار لے کر چلتے ہیں نہ۔۔۔ پھر سب آجائینگے"

نہیں۔۔۔ایک انسان کے لیے کار لے جانا ٹھیک نہیں۔۔۔ بائک ہی ٹھیک ہے۔لاؤ کیز۔۔۔۔"

اُس نے پھر سے چابی مانگی تو مصباح اندر گئی اور کیز لا کر اُس کے حوالے کر دی۔

سب آکر کار میں سوار ہو گئے تو ماہم نے ہیلمیٹ پہن کر بائک اسٹارٹ کر دی اور ایکسیلیٹر گھوما کر ڈرائیور کو کار آگے لے جانے کہا اشارہ کیا۔

ڈرائیور نے کار اسٹارٹ کر کے گیٹ کے باہر نکالی۔ماہم بھی اُس کے پیچھے بائک چلانے لگی۔

تھوڑی دور جا کر ماہم نے بائک کو کار کے آگے روک دی تو ڈرائیور نے جھٹکے سے بریک لگایا۔

زنیرہ، مصباح کا سر زور سے آگے کی سیٹ سے لگا جب کے بینش جو کے علی کو گود میں لے کر بیٹھی تھی اُسے بچاتے بچاتے اُس کا سر کھڑکی سے لگا تھا۔

حمزہ چوں کی فرنٹ سیٹ پر ڈرائیور کے برابر بیٹھا تھا وہ جھٹکا کھا کر واپس سیٹ پر آگیا کیونکہ اُس نے سیٹ بیلٹ لگا رکھی تھی۔

"لائسنس ہی تمہارے پاس؟"

ماہم نے بائک سے اتر کر ڈرائیور کی طرف کا شیشہ بجایا۔ڈرائیور نے شیشہ نیچے کیا تو ماہم نے جھٹ اُس سے سوال کر ڈالا۔

"جی۔۔جی۔۔بی بی جی۔۔۔"

ڈرائیور گڑ بڑا کر بولا۔

" تو کار کو بیل گاڑی کی طرح کیوں چلا رہے ہو؟"۔

ماہم نے زور سے کہا تو وہ ڈر کر اُسے دیکھنے لگا۔

ماہم غصے سے اُسے گھورتی زنیرہ کی کھڑکی کی طرف آئی۔

"ایڈریس دو مجھے۔۔۔۔"

اُس نے زنیرہ سے آفس کا ایڈریس مانگا۔

"ک۔۔کون سا ایڈریس۔۔۔"

زنیرہ بھی اُس کے غصے سے ذرا ڈر کر بولی۔

"معراج کے آفس کا ایڈریس اور کونسا ایڈریس۔۔۔مجھے ایڈریس دو میں پہنچ جاؤں گی۔۔ تم لوگ آؤ اس گھامڑ کے ساتھ اس بیل گاڑی میں۔۔۔"

ماہم نے پھر سے ایڈریس مانگا اور ڈرائیور کو اُس کی آہستہ کار چلانے پر چوٹ کی۔

بینش نے فوراً معراج کا کارڈ اُسے تھمایا تو وہ ایڈریس دیکھ کر موبائل آن کر کے گوگل میپ میں ایڈریس فیڈ کرنے لگی۔

کارڈ پینٹ کی جیب میں رکھ کر وہ مڑی اور بائک اسٹارٹ کر کے بائک کو اُڑا لے گئی۔

"سر میں ٹیکسی لے آتا ہوں۔۔۔"

ایراز جو کے پارکنگ میں کھڑا بار بار کھڑی دیکھ رہا تھا چہرے سے پریشان لگتا تھا۔

"او کے جاؤ۔۔۔لیکن جلدی۔۔۔مجھے پہلے ہی دیر ہو چکی ہے۔"

اُس کی کار خراب ہو گئی تھی اور اُسے ایک میٹنگ کے لیے فوری پہنچنا تھا۔

"ہیلو ایراز۔۔۔آپ یہاں پارکنگ میں کیا کر رہے ہیں۔۔۔"

اُس نے ایراز کو پارکنگ میں دیکھا تو بائک پارک کر کے ہیلمیٹ سر سے نکال کر ہاتھوں میں تھامے اُس کی طرف آ کر اُس کی پارکنگ میں ہونے کئی وجہ پوچھی۔

"تم یہاں کیسے۔۔۔"

ایراز نے اُسے دیکھا جو بلیک لائننگ والی شرٹ پر بلیک جینز پہنے ہاتھوں میں ہیلمیٹ لیے کھڑی اُس سے سوال کر رہی تھی۔

ایراز نے اُس کے سوال کو نظر انداز کر کے ماہم سے اُسکے یہاں ہونے کی وجہ پُوچھی۔

ماہم کے ہاتھوں میں ہیلمیٹ دیکھ کر اسنے ماہم کی پشت کے پیچھے کھڑی اپنی بائک کو دیکھا۔

"زنیرہ کو تو میں۔۔۔۔"

ایرز نے غصے سے دانت پیسے

ابھی وہ ماہم کو کچھ کہنے ہی جارہا تھا کہ اُسکا فون بجا۔

وہ فون آن کرتا بات کرنے لگا۔

"جی جی۔۔نہیں۔۔۔ہاں۔۔۔۔نہیں نہیں میں بس پہنچ رہا ہو۔۔۔اوکے۔۔۔"

"I can drop you at your meeting place..."

(میں آپکو آپکی میٹنگ کی جگہ پر پہونچا سکتی ہوں)

ماہم جو اُس کے کال سے اندازہ لگا چکی تھی کے وہ کسی میٹنگ میں جانے کے لئے لیٹ ہو رہا ہے فوراً ڈراپ کرنے کی او فر دی۔

"جی نہیں۔۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں چلا جاؤنگا۔۔۔ اور ہاں۔۔۔ یہ میری بائک ہے۔۔ تم آئندہ اسے چلانے کی غلطی مت دہرانا۔"

اُس نے غصے سے اُسے، پھر اپنی بائک کو دیکھا۔ دوسرا کوئی وقت ہوتا تو وہ بائک کی کیز اُس سے چھین کر بائک لے جاتا لیکن اُسے ابھی میٹنگ کے لیے پہنچنا تھا اور وہ بائک پر میٹنگ اٹینڈ کرنے نہیں جانا چاہتا تھا۔

"شکر۔۔۔ تمہاری بائک تمہاری طرح نہیں ہے۔۔۔"

ماہم نے ایک گہری سانس لے کر بائک کو دیکھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"

ایراز کو ماہم کی بات پر غصّہ ہی تو آگیا۔

"مطلب تمہاری بائک بہت اچھی ہے۔۔۔"

ماہم نے شانے اُچکاتے کہا۔

"دیکھو تم۔۔۔"

"سر آپ کی ٹیکسی آگئی ہے۔"

ابھی وہ کچھ کہہ ہی رہا تھا کہ ڈرائیور نے آکر ٹیکسی آنے کی اطلاع دی تو ایراز غصے میں اُسے گھورتا ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا۔

ماہم نے کارڈ نکال کر آفس کا فلور چیک کیا اور ہاتھوں میں ہیلمیٹ تھامے لفٹ کی طرف بڑھ گئی

For more visit (exponovels.com)

"ایراز تم ایسی غلطی کیسے کر سکتے ہو؟"

ماہم آفس میں آکر ریسیپشنسٹ سے معراج کا پوچھ کر اُس کے کیبن کی طرف آگئی۔ شاید معراج نے پہلے ہی ہدایات دے رکھی تھی اس لیے ریسیپشنسٹ نے اُس سے زیادہ سوال نہیں پوچھا اور اُسے معراج کے کیبن کی طرف بھیج دیا۔

وہ جیسے ہی کیبن میں آئی، معراج جو فون پر بات کر رہا تھا اُس کی بات پر ٹھٹھک گئی۔

"ہاں۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ ہاں میں آرہا ہوں۔۔۔۔"

کہہ کر اُس نے کال منقطع کی اور دروازے کی سمت مڑا تو ماہم کو دروازے پے کھڑا پایا۔

"ارے ماہم۔۔۔ آگئیں تم۔۔۔۔ آؤ آؤ۔۔۔ باقی سب کہاں ہیں۔۔۔؟

معراج نے اُسے دیکھا اور پھر اُس کی پشت کی طرف جہاں کوئی نہیں تھا۔

"وہ لوگ ابھی آجائینگے۔۔۔۔"

کہتی وہ چیئر کے پاس آکر اُس پر بیٹھ گئی۔ اور ہیلمیٹ ٹیبل پر رکھا۔

"لیکن تم اکیلی۔۔۔ تم کیسے آئیں۔۔۔۔۔ بائک سے؟"

معراج جو اُسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا کہ اُس کی نظر ٹیبل پر رکھے ہیلمیٹ پر پڑی۔اور اُسے دیکھ کر اُسے پتہ چل گیا کہ وہ اُنکے ساتھ کار میں نہیں بلکہ اکیلی بائیک پر آئی ہے۔

"ہاں۔۔۔ہم نکلے تو ساتھ ہی تھے۔میں اُن کی کار کو ہی فالو کر رہی تھی لیکن بڑی تمہارا ڈرائیور کار نہیں بیل گاڑی چلاتا ہے۔اور مجھ میں اتنا برداشت نہیں ہے۔تو میں نے تمہارا ایڈریس لیا اور چلی آئی۔۔۔وہ لوگ بھی آتے ہونگے۔"

ماہم نے پیپر ویٹ ٹیبل پر گھماتے ہوئے کہا۔

"تم کیا پیو گی؟ چائے یا کافی؟ میں منگوا دیتا ہو اور سنو مجھے ایک ضروری کام سے جانا پڑ رہا ہے میں آدھے گھنٹے میں آتا ہوں۔تم یہاں ویٹ کرو،تب تک وہ لوگ بھی آجائیں گے۔پھر ہم چلتے ہیں۔"

معراج نے جلدی جلدی بتایا اور ساتھ ہی کار کیز بھی اٹھالی۔

"Mearaj.... Is there any problem? Can I help you for something?"

)معراج۔۔۔۔یہاں کوئی پریشانی ہے؟ کیا میں تمہاری کوئی مدد کر سکتی ہوں؟(

ماہم نے اُس کے عجلت بھرے انداز کو دیکھ کر کہا۔

"دراصل ماہم میری ابھی 10 منٹ میں ایک کان کال ہے اور یہ ایراز میٹنگ کے لیے گیا ہے اور فائل یہیں بھول گیا ہے۔اب مجھے اُسے فائل دینے جانا ہے اور ساتھ میری کان کال کو بھی اٹینڈ کرنا۔۔اس لیے تھوڑا پریشان ہوں۔۔۔ چلو میں نکلتا ہو۔۔۔وہ وہاں میرا انتظار کر رہا ہے۔"

معراج کہتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا۔

"تو پیون کے ہاتھ سے بھیج دو نہ۔۔۔خود کیوں جا رہے ہو؟جب کے تمہیں کان کال بھی اٹینڈ کرنی ہے۔۔۔"

اُس نے پیچھے سے کہا تو معراج مڑا اور بولا۔

"یہ بہت کانفائڈنشال (رازدارانہ) فائل ہے۔پیون سے نہیں بھجوا سکتا اس لیے۔۔۔"

اُس نے فائل کی طرف اشارہ کیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ایڈریس مجھے دو۔۔۔میں دے آتی ہوں۔۔۔"

اُس نے حل بتایا۔

"نہیں ماہم۔۔۔تم کیسے۔۔۔۔تم اس شہر کے راستوں سے انجان ہو اور پھر تم اکیلی کیسے۔۔۔۔"

معراج کو یہ ٹھیک نہیں لگا۔

"Give it to me and send me the adress on whatsapp.... I will reach there ASAP.... You carry on with your concall....."

)یہ مجھے دو اور ایڈریس مجھے وہٹساپ پر بھیجو۔۔۔میں وہاں جلد سے جلد پہنچ جاؤ نگی۔ تم اپنی کان کال جاری رکھو۔(

فائل اُس سے لے کر اُسے ایڈریس بھیجنے کا کہتی وہ ہیلمیٹ اٹھا کر کیبن سے باہر نکل گئی۔

معراج نے اُسے جاتے دیکھا اور پھر موبائیل نکال کر ایڈریس بھیج دیا۔ تھوڑی دیر میں ہی اُس کی کان کال آگئی تو وہ اُس میں بزی ہو گیا۔

ماہم نے پارکنگ میں آکر موبائل پر آئے ایڈریس کو گوگل میپ پر لگایا اور ہیلمیٹ پہنتی فائل کو اپنے کمر کے پیچھے پینٹ کے ساتھ اُڑیستی ہیلمیٹ پہن کر بائک پر بیٹھی اور بائک کو اُڑا لے گئی۔

ایراز کب سے باہر کھڑا معراج کا انتظار کر رہا تھا۔ لیکن نہ وہ آیا نا ہی اُس کی کار۔اُپر سے اُس کا نمبر بھی مسلسل بیزی جا رہا تھا۔

وہ پریشان سا یہاں وہاں ٹہل رہا تھا۔ جلد بازی میں وہ فائل لینا بھول گیا تھا اور اب میٹنگ جو کے 1 بجے تھی اب 2 بج گئے تھے۔پہلے گاڑی کی خرابی، پھر ماہم سے جھڑپ اور پھر اب یہ۔۔۔وہ بے حد جھنجھلایا ہوا تھا۔

"ہیلو ایراز۔۔۔۔"

ماہم معراج کے بتائے ہوئے ایڈریس پر پہنچی اور بائک سائڈ میں کھڑی کر کے اسٹینڈ پر لگا کر یہاں وہاں دیکھا تو اُسے ایراز دور سے ہی نظر آ گیا۔

وہ چلتی ہوئی اُس کو طرف آئی اور اُس کی پشت کے پاس آ کر اُسے پُکارا۔

ایراز جو ایک بار پھر معراج کو کال کرنے جا رہا تھا ماہم کی آواز پر مڑا اور اُسے سامنے دیکھ کر اُس کی دماغ کی رگیں تن گئیں۔

"تم۔۔۔ یہاں؟"

اُس نے حیران ہو کر اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں میں۔۔۔"

ماہم نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کے ایراز نے اُس کی بات کاٹ دی۔

"Shut up .....just shut up....what are you doing here? Why are testing my patience? Stay away from me Maham....."

)چپ رہو۔۔۔ بلکل چپ۔۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ تم کیوں میرا صبر آزما رہی ہو؟ مجھ سے دور رہو ماہم۔۔۔(

وہ انگلی اٹھا کر اُسے وارن کرنے کے انداز میں تو ماہم فٹ پڑی۔

"Be in Your limits Aeraz......what is the problem with you? Why are you insulting me again and again? I am here to give your file..."

)حد میں رہو ایراز۔ تمہاری پریشانی کیا ہے؟ تم کیوں بار بار میری تذلیل کر رہے ہو؟ میں یہاں تمہیں تمہاری فائل دینے آئی تھی(

"کہاں ہے فائل؟ نظر تو نہیں آ رہی"

اُس نے اُس کے خالی ہاتھ دیکھ کر کہا۔

"یہ رہی تمہاری فائل۔۔۔۔"

اُس نے کمر میں پیچھے ہاتھ ڈال۔ کر فائل نکالی اور اُس کی ہتھیلی پر رکھی۔

ایراز نے حیران نظروں سے اُسے دیکھا اور پھر اُس کے ذرا فاصلے پر کھڑی اپنی بائک کو۔

وہ اس سے پہلے کچھ کہتا وہ، ہیلمیٹ کو ذرا اونچا کر کے سر پر پہنتی بائک کی طرف بڑھ گئی اور بائک تک۔ جا کر بائک اسٹارٹ کر کے یہ جا وہ جا۔

ایراز نے اُسے جاتے دیکھا اور فائل لے کر اندر کو طرف بڑھ گیا۔

ماہم دوبارہ معراج کے آفس پہنچی تو دیکھا زنیرہ بینش مصباح علی حمزہ سب بیٹھے معراج کے کان کال کے ختم ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ بھی ہیلمیٹ ہاتھوں میں تھامے چلتی ہوئی اُس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

یہ ایک الگ کمرا تھا جہاں پر مہمانوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا تھا۔ جب ماہم واپس آئی تو ریسیپشنینسٹ نے اُسے اس کمرے میں بھیج دیا تھا۔

"سوری ماہم۔۔۔ دراصل ایرز کے فائل بھول جانے کی وجہ سے اُس کی وہ میٹنگ ختم ہونے میں ابھی ت وقت لگے گا اور اگر وہ لیٹ نہ ہوا ہوتا تو اب تک دوسری میٹنگ کے لیے چلا گیا ہوتا۔ لیکن چوں کہ وہ اب پہلی میٹنگ میں بزی ہے تو مجھے اُس کی جگہ اس دوسری میٹنگ میں جانا ہوگا۔۔ آئی ایم سوری۔۔۔ میں آج آپ لوگوں کے ساتھ نہیں جاپاونگا۔ ہم ایک کام کرتے ہے۔۔۔ پرسو چلتے ہیں۔۔۔ پرسو سنڈے بھی ہے۔۔۔ سب فری بھی ہونگے۔۔۔"

معراج نے معذرت کرنے کے ساتھ سنڈے کا پلان بھی ترتیب دیا۔

"ہمم۔۔۔ میں سوچوں گی اس بارے میں۔۔۔"

ماہم نے انگلی سے تھوڑی کھجاتے ہے کہا۔

"ہم شاپنگ پر چلیں؟"

وہ لوگ پارکنگ میں آکر کار میں بیٹھنے لگیں تو ماہم سے اُنھیں روک کر کہا۔

مصباح اور زنیرہ کی آنکھیں چمک گئی۔

"ہاں چلو چلتے ہیں۔۔۔"

زنیرہ نے خوشی خوشی کہا۔ بینش بھی خوش ہو گی۔

"چلو پھر چلتے ہیں۔"

وہ لوگ کار میں بیٹھیں۔

ماہم ہیلمیٹ پہن کر اپنی بائک کی طرف آکر اُسے اسٹارٹ کر کے کھڑی ہو گئی۔

"اگر پچھلی بار کی طرح کار چلائی تو تمہاری خیر نہیں۔۔۔"

ڈرائیور نے کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھائی اور جیسے ہی ماہم کے برابر سے کار آگے لے جانے لگا ماہم نے جھک کر اُسے آنکھیں دیکھا کر دھمکی دینے والے انداز میں کہا۔

"ج۔۔۔ج۔۔۔جی بی جی۔۔۔"

ڈرائیور نے ڈر کر سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ڈرائیور نے کار آگے بڑھائی ماہم بھی بائک پر اُس کے پیچھے تھی۔اس بار ڈرائیور نے سپیڈ تھوڑی بڑھادی تھی لیکن ماہم اب بھی مطمئن نہیں تھی لیکن ضبط سے بائک چلاتی رہی۔

وہ لوگ کراچی کے ایک بہت مشہور شاپنگ مال میں آئے تھے۔

بائک پارکنگ میں پارک کر کے ماہم اُن لوگو کے ساتھ اندر کی طرف بڑھی۔

وہاں پہنچتے ہی علی اور حمزہ گیمنگ زون میں جانے کی ضد کرنے لگے تو وہ لوگ بھی گیمنگ زون کی طرف بڑھے

بینش نے اُنہیں وہ چھوڑا اور ساتھ "جب تک ہم نہیں آتیں کہیں اور نہیں جانا" یہ ہدایت بھی دی۔

وہاں سے وہ لوگ نکل کر ویمن کلوتھنگ سیکشن میں آگئیں۔

مصباح اور بینش نے بہت سارے ڈریس لیے اور چینجنگ روم کی طرف بڑھ گئی تاکہ سائز صحیح ہے یا نہیں چیک کر سکیں۔

بینش چلڈرن سیکشن کی طرف آکر علی اور حمزہ کے لیے کپڑے دیکھنے لگی۔

ماہم بھی اپنے لیے زینس ٹاپ، شرٹ، ٹرؤزرز وغیرہ دیکھنے لگی اور کپڑے لے کر چینجنگ روم میں جا کر فٹنگ دیکھنے لگی۔

ماہم جب چینجنگ روم سے باہر آئی تب تک مصباح اور زنیرہ بھی اپنے کپڑے لے کر باہر آچکی تھیں

"بینش بھابھی کہاں ہیں؟"

وہ لوگ ماہم کی طرف آئیں۔

"وہ وہ چائلڈ سیکشن کی طرف گئی تھیں چلو دیکھتے ھیں۔۔۔"

وہ تینوں اُس طرف بڑھیں۔ بینش وہاں ہاتھوں میں بچوں کے کپڑے لیے کھڑی اسٹینڈ سے اور بھی کپڑے دیکھ رہی تھی۔

"بھابھی۔۔۔ آپ اپنے لیے بھی تو کچھ لیں۔۔۔"

مصباح نے بینش سے کہا۔

"ہاں دیکھ رہی ہوں۔۔۔ پہلے حمزہ اور علی کے لیے لے لوں۔۔۔ دیکھو کتنے پیارے پیارے کپڑے ہیں۔۔ ہائے۔۔۔ دل کرتا ہے سارا اسٹور ہی خرید لوں۔۔"

اُس نے آنکھیں میچ کر کہا تو ماہم ہلکا سا مسکرائی۔

"بھابھی میرے بھائی پر رحم کریں۔۔۔ فلحال جو لیا ہی وہی کافی ہے۔۔۔ آپ اپنے لیے تو کچھ لیں۔۔۔ ابھی ہمیں دوسرے شاپ میں بھی جانا ہے۔"

زنیرہ نے کہا تو بینش منہ بناتی دوسرے سیکشن میں آکر اپنے لیے دو تین ڈریس دیکھنے لگی

"ماہم دکھاؤ تم نے کیا لیا۔"

زنیرہ نے پوچھا۔

"ہاں یہ دیکھو۔۔۔"

ماہم نے اپنے ہاتھوں میں پکڑے کپڑوں کے ہینگرز اُس کی طرف بڑھائے۔

"واؤ۔۔۔یار تماری پسند بہت اچھی ہے۔۔"

مصباح نے کپڑے دیکھتے ہوئے کہا۔

"چلو پھر تم بھی لے لو۔۔میں دکھاتی ہوں تمہیں۔۔۔"

اُس نے مصباح کو دوسرے سیکشن میں لیے جانا چاہا۔

مصباح نے گڑ بڑا کر زنیرہ کو دیکھا جو آنکھوں کے اشارے سے اُسے منع کر رہی تھی۔

"کیا ہوا۔۔۔"

ماہم نے پوچھا

"وہ دراصل۔۔۔ایراز کو پسند نہیں ایسے کپڑے۔۔مطلب ویسٹرن کپڑے۔۔۔اُسے بس پاکستانی کپڑے پسند ہے۔۔۔"

مصباح نے بتایا۔

"تو؟"

ماہم نے آنکھوں کی پُتلیاں سیکوڑ کر پوچھا

For more visit (exponovels.com)

"تو مطلب اگر ایرز بھائی کو پسند نہیں تو مصباح بھلا کیسے پہن سکتی ہے ایسے کپڑے؟"

زنیرہ نے کہا

"چلو۔۔۔"

ابھی ماہم زنیرہ سے پوچھنے ہی والی تھی کہ اگر ایرز کو نہیں پسند تو مصباح کیوں نہیں پہنے گی لیکن تب تک بینش نے آکر اُنھیں چلنے کا کہا تو وہ سب اُن کے ساتھ چلنے لگیں لیکن ماہم کی سوئی اُسے بات پر اٹکی رہی۔

اب وہ لوگ شو سیکشن میں آگئے تھے۔ مصباح، زنیرہ اور بینش آپ نے لیے فلیٹس، سینڈل اور ہیلس دیکھنے لگیں جب کہ ماہم اپنے لیے جوتے اور بوٹس دیکھنے لگی۔

ساری شاپنگ کرنے کے بعد اُنہوں نے علی اور حمزہ کو گیمنگ زون سے لیا اور فوڈ کورٹ آگئے۔ علی اور حمزہ ابھی آنا نہیں چاہتے تھے لیکن بینش کے زبردستی لے آنے پر وہ دونوں منہ پھلائے بیٹھے تھے۔

ماہم سب کے لیے کھانا لے آئی جس میں چھولے بھٹورے، چاٹ ایسے ہی سب چیزیں تھیں جب کہ ماہم اپنے لیے پیزا لے آئی تھی جسے وہ علی اور حمزہ کے ساتھ کھا رہی تھی۔

"آآآآ۔۔۔۔۔۔"

وہ لوگ فوڈ کورٹ سے نکلے تو زنیرہ گھڑی دیکھتے ہوئے چیخی۔

"یاالٰہی خیر۔۔۔۔۔"

مصباح اُس کی طرف متوجہ ہو گئی جب کے بینش نے ڈر کر دل پر ہاتھ رکھ لیا۔ حمزہ اور علی تو ڈر کر بینش کے پیچھے چھپ گئے۔ ماہم حیران سے کھڑی زنیرہ کو دیکھے جا رہی تھی۔

"زنیرہ پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔اس طرح سے کیوں چیخ رہی ہو۔۔۔چڑیل کہیں کی۔۔۔میرے بچو کو ڈرا رہی ہو ساتھ ہمیں بھی۔۔۔"

بینش نے زنیرہ کی کمر پر ایک دھموکا جڑتے ہوئے کہا۔

زنیرہ بلبلا کر اپنی کمر سہلانے لگی۔

"ہائے ظالم کمر توڑ دو گی کیا۔۔۔"

زنیرہ نے اپنی کمر سہلاتے ہوئے کہا۔

"کمر نہیں گلا گھونٹ دونگی تمہارا۔۔۔خام خہ ہی دل دہلا دیا۔"

بینش نے غصے سے کہا۔

"دل تو تمہارا وقت دیکھنے کے بعد دہلے گا میری پیاری بھابھی۔۔۔یہ دیکھو۔۔۔"

زنیرہ نے کہنے کے ساتھ اپنے ہاتھ پر بندھی گھڑی اُن کے سامنے کی تو مصباح بھی آگے بڑھ کر گھڑی دیکھنے لگی۔

ماہم نے بھی اپنی ڈیجیٹل واچ میں وقت دیکھا جہاں رات کے 9 بج رہے تھے۔

"ہائے اللہ۔۔۔۔آج تو مارے گئے۔۔۔"

مصباح نے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

بینش بھی پریشانی سے ہونٹ کاٹنے لگی۔

"ہے۔۔۔۔ کیا ہوا ہے تم لوگو کو۔۔۔۔ ابھی 9 ہی تو بجے ہیں۔۔۔"

ماہم اُنکے پریشان چہرے دیکھتے ہوئے بولی

"ماہم اتنی دیر ہو گئی ہے اور ہم نے کسی کو بتایا بھی نہیں تھا کہ ہم شاپنگ پر آئیں ہیں۔۔۔ اللہ۔۔۔۔ ایرز بھائی تو ہماری جان ہی لے لینگے۔۔۔"

زنیرہ پریشان پریشان سی بولی۔

"ویسے ابھی کوئی زیادہ دیر تو نہیں ہوئی ہے لیکن ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ اب تو ہم چل ہی رہے ہیں نہ گھر۔۔۔ میں سمجھا دونگی ایرز کو بھی۔۔۔۔ چلو اب سب جلدی سے کار میں بیٹھو۔۔۔"

ماہم نے سب کو تسلی دیتے ہوئے کار میں بیٹھنے کو کہا اور خود بھی ہیلمیٹ پہنتی اپنی بائک کی طرف آئی۔

سب جلدی جلدی پریشان سے کار میں بیٹھ گئی اور وہ لوگ گھر کی طرف گامزن ہو گئے۔

کار آگے چل رہیں تھی اور ماہم بائک پر انکے پیچھے تھی۔

ابھی وہ لوگ آدھے راستے ہی آئے تھے کہ راستے میں ایک آدمی بیہوش پڑا تھا۔ ڈرائیور نے کار روکی ویسے ہی 4 لوگ اُنکی کار کی طرف آئے۔ 2 کے ہاتھ میں بندوق تھی اور دو کے ہاتھ میں چاقو۔

وہ سب نقاب پوش اُنکے شیشے کے پاس آ کر اُنھیں کار سے نکلنے کا کہہ رہے تھے۔

ڈرائیور نے اُنھیں دیکھتے ہی اندر سے کار لوک کر لی تھی۔ مصباح اور زنیرہ کی تو چیخ نکل گئی جب کے بینش نے علی اور حمزہ کے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اُنھیں باہر دیکھنے سے بعض رکھنا چاہا۔

ماہم جو بائک پر اُن کے پیچھے آ رہی تھی اُس نے زنیرہ کو میسیج کر کے کار لوک رکھنے کا میسیج کیا جیسے زنیرہ نے دیکھا تو دہل گئی۔

وہ لوگ تو پھر بھی کار کے اندر تھیں جب کے ماہم بائک پر تھی۔۔۔اُسے زدہ خطرہ تھا۔

ماہم نے ایک اور اور میسیج کیا۔

میں انکا دھیان بٹاتی ہوں تم لوگ موقع دیکھ کر کار نکال لے جانا۔

اتنی دیر میں وہ نقاب پوش زور زور سے کار کا شیشہ پیٹ رہے تھے۔اور اُنھیں کار کا دروازہ کھولنے کو کہہ رہے تھے اور ساتھ ہی سارے دروازوں کے ہینڈل گھوما کر اُسے کھولنے کی بھی کوشش کر رہے تھے۔

ماہم نے بائک آگے لا کر اُن کے پاس روکی۔

"کیا پروبلم ہے تم لوگو کی؟ کیوں پریشان کر رہے ہو۔۔۔"

ماہم نے ہیلمیٹ نکلتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔۔یار یہ تو ہیروئن نے انٹری ماری ہے۔۔۔ ہمیں لگا یہ موبائل پر کسی ہیرو کو بولا رہی ہے۔ لیکن یہ تو ہیروئن نکلی۔۔ چلو۔۔ آج لوٹ میں تمہیں ہی اٹھا کر لے جاتے ہیں۔۔۔"

ایک نے ماہم کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا تو مصباح زنیرہ اور بینش نے اُسے دہل کے دیکھا۔

ماہم جو ایک نقاب پوش کو اپنی طرف آتا دیکھ چکی تھی جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ کے دروازے کی طرف بھاگی اور ڈرائیور کو کار چلانے کا کہا لیکن دوسرے 3 لوگ کار کے سامنے کھڑے تھے اس لیے ڈرائیور کار اسٹارٹ نہیں کر سکا۔

ماہم نے ہیلمٹ کو ہوا میں اُڑا کر اپنی طرف بڑھنے والے کے نقاب پوش کے پیروں پر مارا

"ابے پکڑ سالی کو"

ہیلمیٹ لگ کر اپنے پیر کو پکڑے کراہتے ہوئے نقاب پوش نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

تب تک اس کے دوسرے ساتھی ماہم کی طرف لپکے۔

ماہم نے اپنی طرف آنے والے دوسرے نقاب پوش پر اپنا دایاں پیر اچھال کار کیک ماری، ساتھ میں ایک زوردار گھُسا اُس کے پیٹ پر دے مارا۔ وہ زمین پر بیٹھا کراہنے لگا تیسرے نقاب پوش نے اُس کے ہاتھ کو پکڑنا چاہا تو ماہم نے ہیلمیٹ اُس کے آگے بڑھے ہاتھ پر مارا۔

"نکلو تم لوگ۔۔۔۔"

"ماہم زور سے چلائی تو ڈرائیور نے جلدی سے کار اسٹارٹ کر دی۔

"زنیرہ ہم ماہم کو ایسے اکیلا چھوڑ کے نہیں جا سکتے۔۔۔"

مصباح اس وقت ہمیں جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا ہو گا۔

ہم یہاں رک کر خود کو خطرے میں نہیں ڈال سکتے۔۔۔کچھ اور نہیں تو علی اور حمزہ کی سوچوں۔۔۔

تم ایرز بھائی کو فون کروں میں معراج بھائی کو فون کرتی ہوں کوئی نہ کوئی ہماری مدد کے لیے ضروری آجائیگا۔"

"شیٹ۔۔۔ایرز کا نمبر بند جا رہا ہے"

مصباح نے کہا

اور معراج بھائی فون نہیں اُٹھا رہے۔"

زنیرہ نے کہا۔

اچھا اب ہم گھر سے زیادہ دور نہیں ہے ہم گھر چل کر کسی کو مدد کے لیے ماہم کے پاس بھیجتے ہیں۔"

بینش نے کہا کیونکہ وہ لوگ گھر کے بالکل قریب آ گئے تھے۔

"بینیش ایک گلاس پانی تو پلانا"

معراج گھر میں آتے ہی صوفے کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

"لیکن بیٹا وہ تو تمہارے ساتھ تھیں نہ؟اور مصباح،ماہم،علی حمزہ اور زنیرہ بھی؟"

فردوس آفندی نے صوفے کے قریب جہاں معراج بیٹھا ہوا تھا آکر کہا

"نہیں امی میں نے تو اُنھیں گھر بھیج دیا تھا وہ دراصل میری ایک میٹنگ آگئی تھی جس کی وجہ سے مجھے انہیں گھر بھیجنا پڑا۔"

معراج نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا

"لیکن بیٹا وہ لوگ ابھی تک گھر نہیں آئیں ہیں"

فردوس آفندی نے پریشان ہوتے ہوئے بتایا

"کیا ہوا؟

Anything serious?"

ایرزا بھی ابھی گھر آیا تھا اُنکی باتیں سن کر اُن کی طرف آگیا۔

"ایرز۔۔۔مصباح، زنیرہ بینش اور علی حمزہ ابھی تک گھر نہیں آئے۔۔۔۔میں نے تمہیں بتایا تھا نہ کے میں نے اُنھیں آفس بلایا تھا پھر وہ میٹنگ کی گڑبڑ کی وجہ سے میں اُنھیں لے نہیں جا پایا تو اُنھیں گھر بھیج دیا تھا لیکن امی کہہ رہی ہیں وہ لوگ ابھی تک گھر نہیں آئیں۔۔۔"

معراج بھی پریشان ہو کر اُس کے پاس آیا

"چلو چل کر دیکھتے ہیں۔۔۔"

ایرز نے معراج کو کہا اور باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔ابھی معراج اور ایرز اپنی کار میں بیٹھ ہی رہے تھے کہ اُن لوگو کی کار گیٹ کے اندر داخل ہوئی۔

کار رکی تو مصباح بھاگتی ہوئی ایرز کے پاس آئی۔۔۔

"ایرز۔۔۔ماہم۔۔۔ماہم کو بچاؤ۔۔۔ایرز جلدی کرو۔۔۔۔"

مصباح ٹوٹے پھوٹے لحظے میں ایرز کو ماہم کا بتانے لگی۔

"کیا ہوا ماہم کو۔۔۔اور وہ ہے کہاں۔۔۔"

ایرز نے ایک نظر سب کو دیکھا جہاں سب تھے سوائے ماہم کو۔

"ایرز ہمیں کچھ نقاب پوش نے گھیر لیا تھا۔ماہم نے ہمیں بھگا دیا اور خود۔۔۔خود اُن سے اُلجھ پڑی۔۔۔ایرز جلدی کرو اُن کے پاس گن اور چاقو بھی تھا۔"

"ایرز جلدی چلو۔"

معراج نے کہااور ساتھ ہی کار اسٹارٹ کر دی۔

--

ماہم نے اُن کی کار کو نکلتے دیکھا تو اپنے جیب سے ایک چھوٹا سا چاقو نکال کر چوتھے نقاب پوش کے چہرے پر وار کیا وہ بلبلا کر آنکھوں پر ہاتھ رکھتا بیٹھتا چلا گیا۔اُس کے چہرے پر ننھی ننھی خون کی بوندیں چمکنے لگے تھی۔

ماہم نے اُن چاروں کو زمین پر درد سے کراہتے دیکھا تو اپنا ہیلمیٹ اٹھاتی اپنی بائک کی طرف بڑھی لیکن پیچھے سے ایک جس کے ہاتھ میں چاقو تھا اُس نے ماہم کے داہنے بازوں میں چاقو گھونپ دیا۔

ماہم درد سے کرائی اور ساتھ ہی اُس کا ہاتھ مروڑ کر چاقو اُس کے ہاتھ سے لے کر اُس کے داہنے پیر میں گھٹنے کے ذرا نیچے گھونپ دیا وہ چاقو اُس کے پیر میں چھوڑ کے وہ کھڑی ہوئی اور دوسرا چاقو جو زمین پر پڑا تھا اُسے اٹھا کر اُن تینوں کی طرف بڑھی اور دیوانہ وار کسی کے ہاتھ پر تو کسی کے پیر پر چاقو سے وار کرنے لگی۔

معراج جو دور سے اُسے اُن غنڈوں سے اُلجھتا دیکھ چکا تھا کار کو قدرے فاصلے پر روک کر اُس میں سے اُترا اور ہاتھ کی آستینے چڑھتا اُن کی طرف بڑھنے لگا۔ایرز بھی اُس کے ساتھ تھا۔

جب وہ دونوں قریب پہنچے تو دیکھا ماہم تینوں نقاب پوش پر دیوانہ وار چاقو سے وار کر کے انہیں بری طرح گھائل کر چکی تھی۔

معراج آنکھیں بڑی کرتا اُسے دیکھ کر اپنے ہاتھوں کی آستینے نیچے کرنے کہا۔

ایرز بھی حیرانی اور پریشانی سے اُسے دیکھے جا رہا تھا۔

"ماہم چھوڑوا نہیں۔۔۔۔مر جائینگے۔۔۔۔"

ایرز نے دیکھا کہ وہ رک ہی نہیں رہی تو زور سے بولا۔

ماہم نے نظریں اٹھا کر اپنے پاس کھڑے ایرز اور معراج کو دیکھا اور چاقو وہیں پھینک کر کھڑی ہو گئی اور پیر وسے اُنھیں ایک ایک لات مارتی اپنا ہیلمیٹ اٹھا کر اپنی بائک کی طرف آئی۔اور بائک اسٹارٹ کر دی۔

ایرز نے اُسے اٹھتے دیکھا تھا اور ساتھ ہی اُس کے بازو سے نکلتے خون کو بھی۔وہ بائک پر بیٹھ کر بائک آگے بڑھا لے گئی

"یہ لڑکی پاگل ہے کیا؟"

معراج نے ایرز کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔۔"

ایرز نے بس نہیں کہا اور کار میں آکر کار اسٹارٹ کر دی تو میرج بھاگتا ہوا اُس کے برابر میں آ بیٹھا۔

گھر میں طرف ہر کوئی پریشان تھا۔

جیسے ہی مصباح نے سب کو ماہم کا اُن غنڈوں سے اُلجھنے کا بتایا سب پریشان ہو گئے تھے۔

اسماعیل آفندی نے تو سر کو ہاتھوں میں تھام لیا تھا۔

فردوس آفندی اور حسنہ ملک بھی پریشانی سے کھڑی گیٹ کی طرف ہی دیکھ رہیں تھیں۔

میکائیل آفندی بھی پریشان پریشان سے یہاں وہاں ٹہل رہے تھے

ماہم بائک اندر لاتی پورچ میں کھڑی کر کے اس سے اُتری اور ہیلمیٹ نکال کر اندر کی طرف بڑھی۔

"ماہم۔۔۔"

اسماعیل آفندی بے قراری سے اُس کی طرف بڑھے۔

بلیک شرٹ جو صبح سے اُس نے ان کر رکھی تھی اب پینٹ کے باہر تھی، بال بکھرے ہوئے تھے جوتے خون کے دھبوں سے بھرے اور بازؤں سے ٹپکتا خون، اُسکی ابتر حالت کی گواہی دے رہے تھے۔

" بیٹا یہ خون۔۔۔ یہ خون کیسا۔۔"

کچھ نہیں ڈیڈ بس ذرا سا خون ہے۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔ آپ فکر نہ کریں۔۔۔ میں چینج کر کے آتی ہو۔۔۔"

اُس نے لاپرواہی سے اپنے بازؤں سے نکلتے خون کو ہاتھوں سے چھو کر کہا تو اُس کا سارا ہاتھ خون سے بھر گیا۔

"ماہم بیٹا اتنا خون بہہ رہا ہے اور آپ کہہ رہی ہی ذرا سا خون ہے۔۔۔؟ بھائی صاحب کسی ڈاکٹر کو بلائے پلیز۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے پریشانی سے کہا۔

ہاں میں بلاتا ہو۔۔۔ مصباح بیٹا آپ ماہم کو کمرے میں لے کر جاؤ۔۔۔"

میکائیل آفندی نے پہلے اسماعیل آفندی سے کہا پھر مصباح سے ماہم کو کمرے میں لے جانے کو کہا

"چلو۔۔۔"

اسماعیل آفندی اُسے بازوں سے تھام کر بولے اور اُسے اپنے ساتھ کمرے میں لے گئے۔

ایرزا اور معراج بھی گھر آ گئے تھے۔

ماہم چینج کر کے آئی اُس کی ٹی شرٹ جو اُس نے چینج کرنے کے بعد پہنی تھی خون کے دھبوں سے باہر گئی تھی۔

ڈاکٹر بھی آ گیا تھا۔

ڈاکٹر نے اُس کے زخم پر مرہم پٹی کر دی اور دوا دے کر چلا گیا۔

اسماعیل آفندی نے اُسے کھانا کھلا کر دوا دی تو وہ سو گئی۔

سب اپنے اپنے کمرے میں چلے گئی لیکن اسماعیل آفندی وہیں اُس کے پاس بیٹھے رہے۔

For more visit (exponovels.com)

صبح معمول کے مطابق گہما گہمی تھی۔

علی اور حمزہ اسکول، زنیرہ اور مصباح اپنے کالج اور ایراز اور معراج اپنے آفس کے لیے نکل رہے تھے۔

ماہم دوائیوں کی زیرِ اثر سو رہی تھی۔

اُس کا زخم کافی گہرا تھا اور رات درد کی شدت سے اُسے کوئی تکلیف نہ ہو اس لیے ڈاکٹر نے میڈیسن کے ہیوی دوز دے رکھی تھی۔

ماہم اٹھی تو اسماعیل آفندی کو اپنے پاس اپنا ہاتھ پکڑے بیٹھا پایا۔ اُن کی سرخ آنکھیں بتا رہیں تھی کے وہ رات بھر ایسے ہی اُس کے پاس بیٹھے جاگتے رہیں ہیں

"گڈ مارننگ ڈیڈ"

ماہم نے آنکھیں کھول کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اسماعیل آفندی نے اُسے آنکھیں کھولتے دیکھا تو آگے بڑھ کر اُسے گلے سے لگا لیا۔

"گڈ مارننگ میری جان۔۔۔۔ کیسا لگ رہا ہے اب۔۔۔"

اُنہوں نے اُسے کندھے سے لگا کر کہا۔

"ڈیڈ۔۔۔ میں نے رات کو ہی بتا دیا تھا کہ مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔۔ میں ایک دم فٹ ہو۔۔۔"۔

اُس نے اُن سے الگ ہو کر مسکرا کر اُنھیں بتایا۔

"بیٹا اتنا بڑا زخم لگا ہے تمہیں۔۔۔ تم کیسے۔۔۔۔ اور تمہیں کیا ضرورت تھی اُن سے اُلجھنے کی میری جان۔۔۔ تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں تو مر ہی جاتا۔"

اسماعیل صاحب نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈ۔۔۔ آپ کیا چاہتے تھے۔۔۔ میں اُن لوگو سے ڈر کر بھاگ جاتی؟

کیا ہو گیا ہے ڈیڈ آپ کو؟

وہ لوگ مصباح بینش اور زنیرہ کے ساتھ ساتھ علی اور حمزہ کو بھی نقصان پہنچا سکتے تھے۔۔۔"

ماہم نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

ماہم بیٹا میں وہ نہیں کہہ رہا لیکن آپ کو اپنی مدد کیلیئے کسی کو بولا لینا چاہیے تھا۔

ایسے یوں گنڈو سے اکیلے نہیں بھڑنا چاہیے تھا۔"

اسماعیل آفندی سے اُسے سمجھانا چاہا

"ڈیڈا گر میں کسی کے آنے کا انتظار کرتی نہ تو وہ لوگ اُن میں سے کسی کو بھی نقصان پہنچا سکتے تھے۔اور آپ تو جانتے ہیں ڈیڈ ماہم آفندی کسی کا انتظار نہیں کرتی اور نہ اُسے کسی کی مدد کی ضرورت ہے۔

میں اپنی مدد آپ کرتی ہوں۔۔"

ماہم نے اپنے سینے پیر انگلی رکھ کر کہا۔

"بیٹا آپ لڑکی ہو۔۔۔آپ کو ایسے گنڈو سے اُلجھنا بائک چلانا یہ سب نہیں کرنا چاہئے۔پاکستان میں اسے بہت معیوب سمجھا جاتا ہے۔"

اُنہوں نے اُسے زمانے کی سچائی بتانی چاہی۔

"اوہ کم آن ڈیڈ۔۔۔۔آپ یہ کس زمانے کی باتیں کر رہیں ہیں۔۔۔۔لڑکا لڑکی میں اب کوئی فرق نہیں ہے اور اگر پاکستان میں اسے برا سمجھا جاتا ہے تو چلیے۔۔۔ہم واپس لندن چلتے ہیں۔

میرے بائک چلانے سے اگر کسی کو پریشانی ہے تو وہ مجھے آکر کہے۔۔۔میں دیکھ لونگی اُسے۔۔۔اور رہی بات غنڈوں سے لڑنے کی تو ڈیڈ ایسے حالات میں لڑکا ہو یہ لڑکی۔۔۔سب کو ڈٹ کے مقابلہ کرنا چاہئے۔اگر میں اُن سے نہ اُلجھتی تو وہ لوگ اُنھیں نقصان پہنچا سکتے تھے اور ماہم آفندی کے ہوتے ہوئے ایسا کبھی اور کسی کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔"

کہہ کر وہ واشروم میں چلی گئی۔

اسماعیل آفندی نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا۔

ماہم فریش ہو کر ڈائننگ ہال میں آئی۔ فردوس آفندی اُسے دیکھتے ہی اُس کے پاس آئیں اور اُس کے ماتھے پر پیار کیا۔

"بیٹا۔۔۔ آپ نے کل رات جس بہادری کا مظاہرہ کیا ہے اُس سے ہم بہت متاثر ہوئے ہیں آپ سے۔

ہر لڑکی کو آپ کی طرح بہادر ہونا چاہیے۔ آپ نے جس طرح سے سب کی جان بچائی ہے اُس کے لیے ہم ہمیشہ آپ کے مشکور رہینگے۔ زندگی میں کبھی کوئی ایسا موقع آیا جہاں ہم آپ کے کام آسکیں تو ہمیں بتائیے گا ضرور۔۔۔۔"

فردوس آفندی نے اُس کی تعریف کرنے کے ساتھ اُس سے وعدہ بھی کر لیا تھا۔

"جی جی ضرور آنٹی۔۔۔"

ماہم نے آہستہ سے کہا۔

"ماہم اب آپ ہمیں آنٹی نہیں امی کہا کرو جیسے ایرزا اور معراج کہتے ہیں۔۔۔"

فردوس بیگم کو اُس کا اُنھیں آنٹی کہنا خاصہ پسند نہیں آیا تھا۔

"اوکے آنٹی۔۔۔ میرا مطلب ہے امی۔۔۔ میں اب آپ کو امی کہا کرونگی لیکن آپ بھی مجھے آپ نہیں زنیرہ اور مصباح کی طرح تم کہا کرینگی۔ اور صرف کہیں گی نہیں۔۔ مجھے اُن کی طرح ٹریٹ بھی کرینگی۔"

ماہم نے بچپن سے کبھی ماں کی محبت یہ شفقت نہیں دیکھی تھی۔فردوس بیگم کی اس قدر اپنائیت اُسے بہت اچھی لگی تھی۔

ماہم گھر میں بیٹھے بیٹھے بور ہورہی تھی۔سب اپنے اپنے کاموں میں لگے تھی اور وہ گھر میں ٹک کر بیٹھنے والوں میں تھی ہی نہیں۔

مصباح اور زنیرہ بھی ابھی تک نہیں آئے تھے اور بینش کچن میں کھڑی کھانا بنارہی تھی۔

وہ بور ہوتے ہوئے کمرے میں ٹہلنے لگی۔

وہ ٹہلتے ٹہلتے کمرے کی کھڑکی تک آئی۔

ماہم کو پورچ میں کھڑی ایرز کی بائک نظر آئی۔وہ اپنے کپڑے تبدیل کر ہمیشہ کی طرح بلیک جینس اور پلین بلیک شرٹ پہن کر شرٹ کو انّ کر کے بالوں میں برش کیا اور زنیرہ کے کمرے میں چلی آئی تاکہ ایرز کی بائک کی چابی لے سکے کیونکہ کل رات اسماعیل آفندی نے بائک کی چابی اُس سے لے کر زنیرہ کو دے دی تھی۔

وہ کافی دیر تک زنیرہ کے کمرے میں چابی تلاش کرتی رہی لیکن اُسے چابی وہاں نہیں ملی۔

"ایرز کے پاس ضرور بائک کی ڈبلیکیٹ کی ہوگی۔۔۔"

ماہم سوچتی ہوئی ایرز کے کمرے کی طرف آگئی۔

ماہم نے ایرز کے کمرے کے دروازے پر ہاتھ رکھا تو وہ کھولتا چلا گیا۔

ماہم اندر آئی تو کمرے کی نفاست کو سراہے بنا نہ رہ سکی لیکن کمرے نے جابجا بکھرے پھولوں کی پینٹنگ اور بیڈ شیٹ اُسے زیادہ پسند نہیں آئی تھی۔

ایرز کے کمرے کی دیواروں پر لائیٹ براؤن پینٹ لگایا گیا تھا۔

بیڈ کے پاس بڑی سے کھڑکی تھی جس پر براؤن ہی کلر کے پردے لٹک رہے تھے۔

دیوار کے ایک طرف قد آور الماریاں تھیں۔

ایک طرف شیلف میں کچھ کتابیں رکھیں گئیں تھی جن کی ترتیب کافی خراب تھی۔ شاید انہیں روز استعمال کیا جاتا تھا لیکن ٹھیک کم ہی کیا جاتا تھا۔

جہازی سائز بیڈ پے پھولوں والی بیڈ شیٹ بچھی تھی۔ بلنکٹ پر بھی ننھے ننھی گلاب کے پھول پینٹ کیے ہوئے تھے۔

دیواروں پر جابجا پھولوں کی پینٹنگز لگی تھی اور ایک دیوار پر ایرج اور مصباح کی تصویر بھی تھی۔ دروازے کے بلکل قریب ایک دیوار میں کی ہک لگا تھا جسے میں بہت ساری چابیاں لٹک رہی تھی۔ اور اُن میں ایک بائک کی بھی چابی تھی جیسے ڈھونڈ ھنے ماہم ایرز کے کمرے تک آئی تھی۔

ماہم کمرے پر ایک ستائشی نظر دوڑا کر کی ہک سے بائک کی چابی لیتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

For more visit (exponovels.com)

اُس کی آنکھوں میں مصباح اور اعراض کی تصویر وہ بھی ایرز کے کمرے میں دیکھ کر مرچیں بھرنے لگی۔

ماہم تیزی سے پورچ کی طرف آئی اور ہیلمیٹ پہن کر بائک اسٹارٹ کرتی گیٹ عبور کر گئی۔

فردوس آفندی نے اُسے لاؤنج سے باہر جاتے دیکھا تو اُسے پکارتی اُس کے پیچھے گئیں تھی لیکن ماہم بائک بھگا لے گئی تھی۔

ماہم تیزی سے بائک چلاتی انجان راستوں پر چلے جا رہی تھی۔ تقریباً 1 گھنٹے تک وہ بے مقصد بائک چلاتی رہی تھی۔

اُس کے بازوں پر لگے زخم سے خون رسنے لگا تھا لیکن اُسے اس بات کی بلکل کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ تو بس اپنے جلتے ہوئے دل کو سکون پہنچانا چاہتی تھی جو اُسے کہیں بھی نہیں مل رہا تھا۔

ماہم بائک چلاتی شہر سے کافی دور آ گئی تھی۔

اُس نے ایک جگہ بائک روکی اور بائک سے اتر کر ہیلمیٹ سر سے نکال کر ہاتھوں میں لے کر پاس نظر آ رہے ڈھابے پر چلی آئی۔

وہ چلتی ہوئی ڈھابے کے پاس پانی کے بڑے سے ڈرم کے پاس آئی۔ پانی نکال کر اُس نے اپنا زخمی بازو دھویا۔

اور پاس پڑی ایک ٹیبل پر آ کر بیٹھ گئی۔

اُس کے بال پشت پر لٹک رہے تھے اور وہ پر سوچ نگاہوں سے پاس پڑی دوسری ٹیبل پر بیٹھے ایک لڑکا لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔

لڑکا ہاتھوں سے نوالہ بنا کار لڑکی کو کھیلا رہا تھا اور لڑکی مسکراتے ہوئے منہ خول کر آہستہ آہستہ نوالہ منہ میں رکھ کر چبا رہی تھی۔

اچانک ماہم کو اُس لڑکے میں ایرزا اور لڑکی میں مصباح نظر آنے لگے۔

ماہم نے اپنے ٹیبل پر پڑا جگ اٹھا کر زمین پر پھینک دیا۔

"جو میرا ہے۔۔۔ میں اُسے کسی کو نہیں دیتی۔۔۔ اور ایرز میکائیل آفندی صرف میرا ہے، صرف میرا۔۔"

ماہم غصے میں سوچے جا رہی تھی۔

"کیا پتہ ایسے ہی لگا دی ہو۔۔ وہ آخر اُسکا کزین بھی تو ہے۔۔۔ شاید اُس ناطے۔۔۔۔"

ماہم اپنے دل کو جھوٹی تسلیاں دینے لگی لیکن اُس کا دل چیخ چیخ کر اُس کے سچ نہ ہونے کی گواہی دے رہا ہے

وہ غصے میں ٹیبل کو ٹھوکر مارتی بنا کچھ کھائے پیے ہی وہاں سے نکل گئی۔

ایک بار پھر وہ ہیلمیٹ پہن کر بائک پر سوار شہر کی سڑکیں ناپنے لگی۔

ماہم نے سڑکوں پر لگے ہورڈنگ پر نظر دوڑائی تو اُن میں سے ایک پر بائک ریسنگ کے کمپیٹیشن کی ڈیٹیلس لکھی تھی جو کہ کچھ دیر میں ہونے والی تھی۔

ماہم ایڈریس پڑھ کر اُس ایڈریس پر پہنچ گئی۔

بائک ریسنگ میں ابھی تھوڑا سا وقت باقی تھا۔

ماہم آگے آکر فورم بھرنے لگی تو بائک ریس میں حصہ لینے والے کچھ لڑکوں نے طنزیہ فقرے بھی کسی تھے۔

لیکن وہ اُسے جانتے جو نہیں تھے۔

ماہم اپنی بائک سمیت میدان میں آگئی جہاں اور بیک سوار کھڑے ریس اسٹارٹ ہونے کہا انتظار کر رہے تھے۔

بائک ریسنگ کا انتظام بہت بڑے پیمانے پر کیا گیا تھا۔

ہر طرف لوگ کھڑے، ریسنگ میں حصہ لینے والے ریسرس کی حوصلا افزائی کے لیے ہوٹنگ کر رہے تھے۔

پاس ہی کچھ میڈیا والے بھی کھڑے لائیو کوریج کر رہے تھے۔

ایک طرف اسٹیج تھا جہاں ٹیبل پر ٹرافی اور بڑا سا 5 لاکھ کا چیک رکھا ہوا تھا اور کرسیوں پر چند افراد بیٹھے تھے۔

جیتنے والے ریسر کو ٹرافی کے ساتھ 5 لاکھ کا انعام دیا جانے والا تھا۔

ریسنگ میں تمام بائیکر لڑکے تھے سوائے ماہم کے۔

ایک لڑکا بلیک ٹی شرٹ اور پینٹ پہنے ہاتھوں میں بڑا سا فلیگ لیے بائیکرز کے پاس کھڑا تھا۔

اشارہ ملتے ہی اُس نے فلیگ کو ہوا میں لہراتے اوپر سے نیچے تک ہلایا اور ساتھ میں سیٹی بھی بجائی۔

ریس سٹارٹ ہو گئی اور سارے بائیکر اپنی بائک لیے بائک کو دوڑانے لگے۔

ماہم دھیرے دھیرے سب کو پیچھے چھوڑ کر آگے ہی آگے بڑھے جا رہی تھی۔

اُس کے ہاتھ اکسلیٹر پر مضبوطی سے ذمے ہوئے تھے اور نظریں سامنے تھی۔

کبھی کبھی وہ مڑ کر اپنے آس پاس کی بائکس کو بھی دیکھ لیتی تھی جو اُس سے زیادہ دور نہیں تو زیادہ پاس بھی نہیں تھے۔

وہ آگے ہی آگے بڑھ رہی تھی تب ہی ایک بائک اُس کے بلکل برابر میں چلتی ہوئی اُس کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگی۔

ماہم نے نظر گھوما کر ایک نظر اُس بائک پر سوار لڑکے کو دیکھا جس کا چہرہ ہیلمیٹ سے چھُپا ہوا تھا۔ اور ایکسلیٹر پر دباؤ بڑھا دیا۔

ماہم ابھی کچھ آگے آئی ہی تھی کہ وہی بائک اُس کے بلکل پاس آگئی اور ایک زوردار کیک مار کر آگے جانے لگی۔

ماہم کی بائک جھٹکے سے ڈسبلانس ہوئی اور ماہم زمین پر رگڑتی چلی گئی۔

اس سے پہلے کہ ایک ایک کر کے سارے بائک سوار اُس سے آگے جاتے ماہم ایک جھٹکے سے اٹھی اور بائک کو سیدھا کیا۔

ماہم نے ایک بار پھر بائک اسٹارٹ کر لی اور ریس میں بھگانے لگی۔

اُس کی گھٹنے بائک گرنے کی وجہ سے چھل گئے تھے اور اُسکا بازو جو پہلے ہی زخمی تھا وہاں سے بھی خون نکل رہا تھا لیکن اُس وقت ماہم کے سر پر جنون سوار تھا۔

ایک تو مصباح اور ایرز کی تصویر جو اُس نے ایرز کے کمرے میں دیکھی تھی اُس کا غصّہ تھا دوسرا اُس بائیکر کے چیٹنگ کا غصّہ۔۔۔۔

ماہم غصے میں اکسلیٹر پر دباؤ بڑھاتے آگے ہی آگے بڑھتی جارہی تھی۔

ماہم ایک کے بعد ایک بائکر کو پیچھے چھوڑتی آگے بڑھتی جارہی تھی۔

ماہم نے ایک نظر اپنے برابر میں چلتی بائک پر سوار لڑکے کو دیکھا اور بائک کی سپیڈ بڑھتی ہوا سے باتیں کرتی اپنی بائک سمیت فنیشنگ لائن پار کر گئی۔

بائک فنشنگ لائن کے پار کے لے جاکر بھی ماہم نے بائک کو روکا نہیں بلکہ بائک کو گول گول گھوما کر بائک کے ٹائر سے زمین پر رگڑ پیدا کرتے ہوئے "L"

لکھ کر بائک روک دی۔ "L" مطلب "لوزر" جو ماہم اُس بائک والے لڑکے کو کہنا چاہتی تھی۔

جیسے ہی ماہم نے بائک روکی ہر طرف سے لوگ اُسکی طرف بڑھنے لگے۔ لیکن ہر طرف ڈیوائڈر لگا کر لوگو کی بھیڑ کو روکا گیا تھا۔

ماہم نے ایک ادا کے ساتھ ہیلمیٹ کو سر سے نکالا اور اپنے بال فضا میں یہاں وہاں لہرائے۔

آس پاس کھڑے بائک ریس ایجنوئے کرنے آئے لوگ جواب تک ماہم کو لڑکا ہی سمجھ رہے تھے اُس کے ہیلمیٹ نکالتے ہی سب زوروں شور و سے چلانے لگے۔

سب حیران تھے کہ ایک لڑکی اتنے ساری لڑکی کو بری طرح ہرا چکی تھی اور ساتھ بہت سے لوگ خوش بھی تھے۔اور زور زور سے چلا کر ماہم کی طرف آنا چاہتے تھے۔یہ سارا منظر میڈیا لائیو دیکھا رہی تھی۔

اور اینکر کھڑے ماہم کے نام کے قصیدے پڑھ رہے تھے کہ کیسے ایک لڑکی نے سارے لڑکوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔

سارے بائیکرز ایک فاصلے پر رکے تھے۔

ماہم ذرا آگے تھی۔

میڈیا والے کبھی اُس کا کلوزاپ لیتے کبھی اُسے دور سے بائک پر کے پاس کھڑا دکھاتے اور کبھی اُسکی بائک سمیت "L" جو اُس نے اپنے بیک کو روکتے وقت بنایا تھا اُس کے ساتھ دکھاتے۔

فرحان نے بائک روکی تو سامنے "L" دیکھ کر اُسے طیش آگیا تھا۔

اُس نے ماہم کو گرا کر آگے بڑھنے سے روک تو دیا تھا لیکن اُسے جیتنے سے نا روک پایا تھا۔

فرحان کا تعیش اُس وقت زیادہ بڑھ گیا جب ماہم نے ہیلمیٹ نکالا۔

فرحان جسے لڑکا سمجھ رہا تھا وہ لڑکی نکلی۔

"مطلب وہ ایک لڑکی سے ہار گیا؟"

وہ غصے میں سوچتے اپنی بائک وہاں سے نکال لے گیا۔

میڈیا والے کھچا کھچ ماہم کی تصاویر بنا رہے تھے اور اُس کے پاس آ کر مائک اُس کی طرف بڑھا کر اُس سے سوال بھی کر رہے تھے لیکن ڈیوائڈر کی وجہ سے اُس کے پاس نہیں پہونچ پائے تھے۔

ماہم اسٹیج کی طرف بڑھ رہیں تھی۔ جہاں اُس کے نام کی اناونسمینٹ ہو رہی تھی۔

ماہم کے پیر اور بازو سے خون اب زیادہ بہنے لگا تھا۔ ایک تو چوٹ اوپر سے چوٹ کے باوجود اتنی دیر تک بائک چلانا۔

ماہم کے پیر اور بازؤں سے خون تواتر سے بہہ رہا تھا تھا جیسے روکنے کے لیے اُس نے جیب میں رکھا رومال نکال کر اپنے پیر و پر گھٹنے کے قریب باندھ لیا تھا۔ لیکن بازو سے اُس کے اب بھی خون بہہ رہا تھا۔

یہ سارا ہی منظر گھر میں بیٹھے اسماعیل آفندی کے ساتھ میکائیل آفندی، فردوس آفندی، حسنہ ملک، بینش ،مصباح، علی حمزہ سب نے دیکھا۔

دراصل بائک ریس دیکھ تو صرف علی اور حمزہ رہے تھی۔

اُنھیں نہیں پتہ تھا کے ماہم بھی ریس میں شامل ہے کیونکہ اُس کے چہرے پر ریسنگ کے دوران ہیلمیٹ تھا لیکن جیسے ہی ریس ختم ہوئی اور ماہم نے ہیلمیٹ سر سے نکالا علی زور سے چلایا

"واؤ۔۔۔۔ماہم پھوپھو۔۔۔"

علی کی بات سن کرایک بعد ایک سارے لاؤنج میں آکر ٹیلیویژن کی طرف دیکھنے لگے جہاں ماہم اب اسٹیج پر چڑھ کرا سٹیج پر کھڑے لوگو سے مصافحہ کرتے ہوئے اُن سے ٹرافی اور 5 لاکھ کا چیک وصول کر رہی تھی۔

فرحان بائک کو گیٹ کے اندر لا کر جھٹکے سے اُسے کھڑا کر کے گھر کے اندر کی طرف بڑھا۔

"Congratulations"

گھر میں داخل ہوتے ہی فرحان کے سارے دوست ایک ساتھ چلائے تھے۔

فرحان آگے بڑھا تو سب نے مل کے اُسے کاندھے پر اٹھالیا اور زور زور سے چلانے لگے۔

فرحان کے امی ابّو بھی پاس کھڑے اُس سب دوستو کی ٹولی کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

اُن سب نے فرحان کو نیچے اُتارا تو فرحان نے غصے میں ٹیبل پر پڑے کیک کو اٹھا کر دیوار پر دے مارا۔

سب لوگ خاموش ہو گئے اور ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے سے اُس کے ردِ عمل کے بارے میں پوچھنے لگے۔

"کیا ہوا فرحان۔۔۔۔"

ایراز نے آگے بڑھ کر فرحان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تو فرحان اُس کا ہاتھ جھٹک کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

سب پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

فرحان نے سارے دوستو کو آج گھر بلایا تھا اپنی ریس جیتنے کی خوشی میں۔

فرحان ایراز کا کالج کا دوست تھا اور وہ بھی فرحان کے ساتھ اکثر بائک ریسنگ میں حصہ لیا کرتا تھا لیکن جب سے اُس نے آفس جانا شروع کیا تھا تب سے بہت کم ہی دوستو سے مل جل پاتا تھا۔

فرحان کو یقین تھا کہ آج کی ریس وہی جیتے گا اور وہ جیت بھی جاتا اگر ماہم آفندی اُس ریس میں حصہ نہ لیتی۔

فرحان نے اپنے سبھی دوستو کو پہلے ہی اپنی جیت کو خوشی کے لیے گھر بولا رکھا تھا اور اُس کے امی ابّو نے اُس کی خوشی کو سلیبرٹ کرنے کی ساری تیاریاں کیے بیٹھے تھے۔

چونکہ ایراز اور باقی سارے دوست سب ہی آفس جاتے تھے اس لیے سب ڈائریکٹ آفس سے آرہے تھے۔اس لیئے وہ لوگ ریس دیکھ نہیں پائے تھے۔

ابھی وہ ٹیلیویژن آن کرنے ہی جارہے تھے تب ہی فرحان گھر آگیا تھا۔سب نے اُسے دیکھا تو اُس کی طرف آگئے تھے۔

فرحان کاایسا ریکشن دیکھ کر ایراز نے پاس پڑا ریموٹ اٹھایااور ٹیلیوژن آن کر دیااور ریس نشر کرنے والا چینل لگا دیا۔

سب ٹیلیویژن کی طرف دیکھنے لگی۔

وہاں ماہم کو ٹرافی اور 5 لاکھ کا چیک دیا جا رہا تھا۔

وہ پر اعتمادی سے ٹرافی اور چیک تھامتی اسٹیج پر کھڑے لوگو سے مصافحہ کر رہی تھی۔

اُس کے بازو اور گھٹنوں سے بہتے خون کو ایراز نے دیکھ لیا تھا۔

اس سے پہلے کے کوئی ماہم پر کوئی تبصرہ کرتا ایراز تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔

ماہم ٹرافی اور چیک لے کر سب سے مصافحہ کرتی ہوئی اسٹیج سے اُتری اور ٹرافی بائک پر آگے کی طرف رکھتی ہیلمیٹ پہن کر بائک کو گھر کے راستے پر ڈال دی۔

گھر اُس جگہ سے کافی فاصلے پر تھا اس لیے اُسے گھر آتے آتے بہت دیر لگ گئی۔

اسماعیل آفندی نے اُسے اسٹیج سے اترتے دیکھا تھا۔

اب وہ بے چینی سے اُس کے گھر آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

سب ڈنر کے بعد اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔

ایراز بھی گھر آکر چپ چاپ اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

زنیرہ ایراز سے چھپ کر کمرے سے ہی نہیں نکلی تھی۔اُسے ڈر تھا کہ آج تو ایراز نے اُس کی جان ہی لے لینی ہے۔

لیکن اُسے ماہم کی ہمت پر بھی غصّہ آرہا تھا کیونکہ کل اسماعیل آفندی نے بائک کی چابی اُسے دے دی تھی جواب تک اُس کے پاس تھی۔

زنیرہ کو پتہ لگ گیا تھا کہ ماہم ایراز کے کمرے سے دوسری چابی لے کر بائک لے گئی تھی۔

اب اُسے ایراز کے ریکشن کا سوچ کر ہی خوف آرہا تھا۔

اسماعیل آفندی نے ڈاکٹر کو پہلے ہی بولا لیا تھا کیونکہ وہ ماہم کا زخمی بازو اور پیرو کے زخم کو بخوبی دیکھ چکے تھے۔

ماہم ٹرافی لے کر گھر کے اندر داخل ہوئی تو اسماعیل آفندی کو اپنا انتظار کرتا پایا۔

اُس کی بائک کی آواز سن کر فردوس آفندی بھی کمرے سے باہر آگئیں تھی اور ایراز بھی کمرے سے نکل کر ریکنگ پر جھکا اُسے آتا دیکھ رہا تھا۔

"ماہم۔۔۔۔"

اسماعیل آفندی اُس کی طرف بڑھے تھے۔

"سی ڈیڈ۔۔۔۔میں نے کیا جیتا ہی۔۔۔؟"

ماہم نے اندر آکر اسماعیل آفندی کو اپنی ٹرافی دیکھاتے ہوئے کہا اور اُن کے گلے لگ گئی۔

"بیٹا اسے یہاں رکھو۔۔اور آپ اس طرف آکر بیٹھو۔۔۔ڈاکٹر صاحب پلیز جلدی آئیں۔۔"

اسماعیل آفندی نے ماہم کو خود سے الگ کر کے اس کی ٹرافی ایک طرف رکھی اور ماہم کا ہاتھ پکڑ کر ایک سائڈ صوفے پر بیٹھا دیا۔اب وہ ڈاکٹر کی طرف متوجہ تھے۔

"ڈیڈ۔۔۔آپ کو خوشی نہیں ہوئی۔۔۔۔؟"

ماہم حیرت سے اُنھیں دیکھتے ہوئے صوفے سے کھڑی ہو گئی تھی۔

ڈاکٹر نے اسماعیل آفندی کو دیکھا۔

"بیٹا آپ تھوڑی دیر ریلیکس رہو۔۔۔ڈاکٹر کو زخم دیکھنے دو۔۔۔"

فردوس آفندی نے آگے بڑھ کر ماہم کو اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھا دیا۔

"آنٹی۔۔۔مطلب امی دیکھیں نہ ڈیڈ کو۔۔۔انھوں نے میری ٹرافی بھی نہیں سے دیکھی"۔

ماہم نے فردوس آفندی کی طرف دیکھتے ہوئے شکایتی انداز میں کہا۔

"بیٹا آپ کی ٹرافی بہت اچھی ہے۔۔۔۔"

فردوس آفندی نے ماہم کے سر پر بوسہ دیا۔

"یو آر ویری سویٹ امی۔۔۔"

ماہم نے اُس کے گلے میں باہیں ڈال کر کہا تو ایراز جو اوپر کھڑا اے ساری کارروائی دیکھ رہا تھا غصے سے مٹھیاں بھینچ گیا۔

اُسے ماہم پر غصّہ آرہا تھا جو اپنے زخموں کو ڈاکٹر کو دکھانے کے بجائے باتیں کرنے میں لگی تھی۔

اُسے رہ رہ کر غصّہ آرہا تھا جسے اُس نے ہاتھوں کی مٹھیاں نیند کر کے روکنا چاہا تھا۔

"آپ پلیز صحیح بیٹھ جائیں۔۔۔"

ڈاکٹر نے کہا تو فردوس آفندی نے اُس کے بازو کو پکڑ کر اُس کی آستین کو ذرا سا چاک کر دیا۔ڈاکٹر نے اُس کے زخم کا معائنہ کیا اور پٹی کر دی۔

اب وہ ماہم کے پیر کو ٹیبل پر رکھ کر اُس کے گھٹنوں کو دیکھ رہے تھے۔

اسماعیل آفندی اضطرابی کیفیت میں یہاں وہاں ٹہل رہے تھے۔

ڈاکٹر نے سارے زخم کی پٹی کی اور کچھ ادویات لکھ کر اسماعیل آفندی کی طرف بڑھایا تو وہ ڈاکٹر کو چھوڑنے باہر تک گئے اور دوا کا پرچہ لے کر باہر جانا چاہا تو فردوس آفندی نے پرچہ لے کر ڈرائیور کو تھما دیا۔

ڈرائیور دوائیں لانے چلا گیا

اسماعیل آفندی ماہم کے پاس آ گئے جو اب مزے سے ٹیلیویژن دیکھ رہی تھی۔

اسماعیل آفندی نے ہاتھ بڑھا کر اُس کے ہاتھ سے ریموٹ لیا اور ٹیلیوژن بند کر کے اُسے پکڑ کر کمرے میں لے جانے لگے۔

"ڈیڈ۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ اور چل بھی سکتی ہوں۔۔۔"

ماہم نے اسماعیل آفندی کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

اسماعیل آفندی بھی ساتھ آئے۔

ماہم آکر بیڈ پر لیٹ گئی تو اسماعیل آفندی بھی اُس کے پاس بیٹھ گئے۔

تھوڑی دیر بعد فردوس آفندی اُس کے لیے ٹرے میں کھانا لے آئیں تو ماہم اٹھ بیٹھی اور کھانا کھانے لگی۔

"تھینک یو سو مچ امی۔۔۔ مجھے بہت بھوک لگی تھی۔۔۔ پتہ ہے دِن بھر کچھ نہیں کھایا۔۔۔"

ماہم نے کھانا کھاتے ہوئے بتایا تھا۔

"کیوں نہیں کھایا؟ کہاں تھی تم پورا دن؟"

اسماعیل آفندی نے پوچھا تو ماہم نے برا سا منہ بنایا۔

فردوس آفندی اُس کے اُس کے پاس کھڑی اُس کے بال سہلا رہیں تھیں۔

"بور ہو رہی تھی گھر میں تو شہر کی سڑکوں پر بائک چلاتی رہی۔۔۔"

ماہم نے کھاتے ہوئے بتایا۔

"ماہم۔۔۔بیٹا آپ آج کے بعد بائک نہیں چلاؤ گی۔۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے کہا تو ماہم نے کھانے سے ہاتھ روک کر ٹرے پرے سرکا دیا۔

اسماعیل آفندی نے فکرمندی سے اُسے پھر ٹرے میں رکھے کھانے کو دیکھا۔

ابھی مشکل سے اُس نے 4 یہ 5 لقمے ہی لیے تھے۔

"ڈیڈ۔۔۔ بائک میرا اپیشن ہے۔۔۔ میں مر تو سکتی ہوں لیکن اُسے نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔۔"

ماہم نے کہا تو اسماعیل آفندی نے اُس کی مرنے کی بات پر اُس کی طرف تڑپ کے دیکھا تھا۔

"اچھا اس کے بارے میں ہم کال بات کرینگے۔۔۔ آپ ابھی کھانا کھالو۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے کہا تو ماہم ٹرے اپنے پاس سرکاتی پھر سے کھانا کھانے لگی۔ اُسے واقعی بہت بھوک لگی ہوئی تھی۔

فردوس آفندی نے ماہم کے کھانا کھانے کے بعد اُس کے سر پر بوسہ دیا اور باہر چلیں گئی تھیں۔

کچھ دیر بعد ڈرائیو دوا لے کر آگیا تو اسماعیل آفندی نے اُسے دوا کھلای اور وہیں بیٹھ گئے۔

"ڈیڈ۔۔۔ آپ جا کر ریسٹ کریں۔۔۔۔۔"

ماہم نے اسماعیل آفندی کو اپنے پاس بیٹھا دیکھا تو اُن کے آرام کے خیال سے اُنھیں بھیجنا چاہا۔

"نہیں بیٹا۔۔۔ تمھیں اتنی چوٹ لگی ہے۔۔۔ میں کیسے۔۔؟"

اسماعیل آفندی نے اُس کے زخمی ہاتھ پیر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈ۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔آپ جائیں پلیز۔۔۔"

ماہم نے ضدی لحظے میں کہا۔

"لیکن بیٹا۔۔۔"

"کچھ لیکن نہیں۔۔۔جائیں آپ آرام کریں ورنہ میں بھی نہیں سو پاؤں گی۔"

اُس نے ہاتھ سینے پر باندھ کر کہا تو اسماعیل آفندی اٹھے اور اُس کے سر پر بوسہ دے کر اُسے سونے کی تاکید کرتے کمرے سے نکل گئے۔

ماہم نے چینج کیا اور کمرے سے نکل کر اوپر ایراز کے کمرے کی طرف آئی۔

ماہم نے آہستہ سے کمرے میں قدم رکھا اور دبے قدموں سے کمرے میں آگئی۔

اُس نے سامنے بیڈ پر دیکھا تو ایراز بیڈ پر لیٹا ہوا سو رہا تھا۔

کمرے میں مکمل اندھیرا تھا سوائے کھڑکی سے آتی روشنی کی کوئی روشنی نہیں تھی۔

ماہم چلتی ہوئی اُس کے بیڈ کے سامنے کی دیوار تک آئی جہاں ایراز اور مصباح کی تصویر لگی تھی۔

اُس نے آہستہ سے فریم سے اُن دونوں کی تصویر نکالی اور ہاتھوں میں پکڑے لائٹر سے اُس تصویر کو آگ دیکھا دی۔

کچھ ہی دیر میں تصویر سے اٹھتی آگ نے کمرے کو چند سیکنڈز کے لیے منوّر کیا اور پھر تصویر ایک راکھ کی صورت میں فرش پر بکھر گئی۔

ماہم نے راکھ کو پیر و سے مسّلہ اور دبے پاؤں کمرے سے نکل گئی۔

اپنے کمرے میں آکر ماہم زور سے ہنسی تھی اور پھر اسی مسکراہٹ کے ساتھ سو گئی۔

For more visit (exponovels.com)

ایراز جو ڈاکٹر کے جانے کے بعد اپنے کمرے نے آگیا تھا اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ ماہم کو کیوں سوچ رہا ہے۔

وہ چلتا ہوا کھڑکی تک آیا اور سگریٹ نوشی کرنے لگا۔

کچھ دیر تک وہ توں ہی کھڑا سگریٹ پھونکتا رہا

کچھ دیر بعد سگریٹ کو پھینک کر پیروں سے مسلتا بیڈ پر آکر لیٹ گیا۔

جیسے ہی اُس نے آنکھیں بند کی ماہم کا مسکراتا چہرہ جو کہ ٹیلیویژن پر ٹرافی لیتے دیکھا تھا چھم سے اُس کے آنکھوں میں پردے پر چھا گیا۔

ایراز نے گھبرا کر جلدی سے آنکھیں کھول دی۔

"یہ مجھے کیا ہو رہا ہے؟۔۔۔ میں کیوں اُس کے لیے پریشان ہو۔۔۔...؟ کیوں مجھے وہ ہر جگہ نظر آرہی ہے۔۔۔۔؟ کیوں اُس کے زخم مجھے بے چین کر رہے ہیں۔۔۔؟ کیوں۔۔۔۔؟"

ایراز نے اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جھکڑ لیا تھا۔

وہ ایسے ہی بیٹھا خود سے سوال جواب کر رہا تھا تب ہی اُس کے کمرے کے کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز آئی۔

"اس وقت کون ہو سکتا ہے؟"

ایراز نے سوچتے ہوئے بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں موند کی اور ساتھ ہی لیمپ بند کر لی۔ اس وقت کمرے میں لیمپ کے علاوہ کوئی روشنی نہیں تھی۔ جواب وہ بند کر چکا تھا۔

ایراز نے آنکھیں ذرا سی کھول کر دیکھا تو ماہم اُس کے کمرے کی دیوار سے اُس کی اور مصباح کی تصویر نکال کر جلا دی اور کمرے سے نکل گئی۔

ایراز ماہم کے جاتے ہی بیڈ سے اٹھا رہے اور اپنی دیوار پر لگی خالی فریم کو دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے تک مصباح اور اُس کی تصویر تھی جواب راکھ کی صورت فرش پر پڑی تھی۔

وہ راکھ کو ہاتھوں سے چھوتا مسکرا دیا اور بیڈ پر آ کر لیٹ گیا۔

پتہ نہیں کیوں ماہم کا تصویر جلانا اُسے غصّہ نہ دیلا پایا تھا۔

-

"بھائی صاحب۔۔۔ کوئی رشتۂ ہو آپ کی نظر میں تو بتانا۔ میں ماہم کی شادی کر دینا چاہتا ہوں۔۔۔"

دوسری صبح سب اپنے اپنے معمول کے مطابق اسکول کالج اور آفس جا چکے تھے۔

ماہم ابھی سو رہی تھی۔

اسماعیل آفندی اور میکائیل آفندی ساتھ بیٹھے چائے پی رہے تھے تب اسماعیل آفندی نے میکائیل آفندی سے کہا تھا۔

"اسماعیل۔۔۔ابھی جلدی کیا۔۔۔وہ ابھی چھوٹی ہے۔۔۔"

میکائیل آفندی نے چائے پیتے ہوئے کہا

" بھائی صاحب میں اسی لیے پاکستان آیا ہوں۔۔۔میں اپنی بیٹی کو اب اپنے گھر کا دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے کہا تو میکائیل آفندی نے کپ ٹیبل پر رکھ کر اُن کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا۔

"تم فکر نہیں کرو۔۔۔۔میں دیکھتا ہوں کوئی اچھا رشتہِ ماہم کے لیے۔۔۔۔"

"گڈ مارننگ امی۔۔۔"

ماہم صبح اٹھی اور ڈائریکٹ کیچن میں آگئی جہاں فردوس آفندی بینش کے ساتھ مل کر لنچ بنانے کی تیاری کر رہیں تھیں۔

"گڈ مارننگ میری جان۔۔۔کیسی ہو؟اور اور پیر کیسا ہے تمہارا؟"

For more visit (exponovels.com)

فردوس آفندی نے اُسے دیکھا تو خوش دلی سے اُس کی طرف آئیں تھیں۔

"ویسے تمہیں اس طرح سے لڑکوں کی طرح بائک چلانا زیب نہیں دیتا۔۔۔۔"

حسنہ ملک جو کچن میں داخل ہو رہی تھیں، ماہم کو دیکھ کر بولیں۔۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے حسنہ۔۔۔۔ میری بچی بائک ہی چلاتی ہے نہ کچھ اور تو نہیں کرتی۔۔۔"

فردوس آفندی کو حسنہ ملک کی بات اچھی نہیں لگی۔

"پھوپھو۔۔۔آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔۔۔۔ میں ایسی بائک چلاؤں گی کہ آپ بھی کہیں گی کہ آپ کو بھی کل سے بائک چلانی ہے۔"

ماہم نے حسنہ کے گلے بے نہیں ڈال کر کہا تو حسنہ ملک نے اُس کا ہاتھ جھٹکے سے گلے سے نکالا اور کچن سے باہر چلی گئیں۔

"ماہم بیٹا۔۔۔آپ نے میڈیسن لی۔۔۔۔"

فردوس آفندی نے پوچھا تو ماہم نے نفی میں گردن ہلا دی۔

"بینش بیٹا آپ انہیں ناشتہ دیں۔۔۔۔ میں کمرے سے ان کی دوائیں لے آتی ہوں۔"

فردوس آفندی نے بینش کو کہا تو وہ سر ہلاتی ہوئی ماہم کے لیے ناشتہ بنانے لگی

ماہم وہیں ایک چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی

For more visit (exponovels.com)

"کل تو تم نے کمال ہی کر دیا۔ ویسے کمال تو اس دِن بھی کر دیا تھا تم نے جب تم نے ہماری جان بچائی تھی۔ لیکن کل۔۔۔۔ کل تو بھئی مان گئے تمہیں۔۔۔۔۔ ویسے تمہیں ڈر نہیں لگتا بائک چلاتے ؟"

بینش نے ماہم کو ناشتہ دینے کے بعد اُس کے پاس بیٹھتے ہوئے ستائشی لحظے کے ساتھ پوچھا تھا۔

"ڈر ؟ یہ لفظ ماہم کی ڈکشنری میں نہیں ہے بینش بھابھی۔۔۔"

ماہم نے نوالہ منہ میں رکھتے ہوئے کہا تھا۔

"مجھے تو بڑا خوف آتا ہے بائک سے۔۔۔ میں تو اسی لیے معراج کو بھی کبھی بائک نہیں چلانے دیتی۔"

بینش نے کہا تو ماہم نے زوردار قہقہہ لگایا تھا۔

"بھابھی بائک میں ایسا کچھ نہیں جس سے ڈرا جائے۔۔۔۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔۔۔ میں آپ کا سارا ڈر چٹکیوں میں دور کر دونگی۔"

۔ماہم نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔

"نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ مجھے نہیں بیٹھنا بائک پر۔۔۔۔ وہ بھی تمہارے ساتھ۔۔۔۔ میں نے دیکھا تھا کل۔۔۔۔ کیسے تم ہوا میں بائک اُڑا رہی تھی۔"

بینش ڈر کے مارے چیئر سے کھڑی ہو گئی۔

"پور بھابھی۔۔۔"

ماہم نے دل میں کہا اور ناشتہ ختم کر کے باہر آ گئی۔

وہ جیسے ہی باہر آئی فردوس آفندی ہاتھ میں دوائیں لیے اُسی کی طرف آ رہی تھیں۔اُس کے پاس آ کر اُسے دوائیں کھلاتے ہوئے وہ محبت سے اُسے دیکھ رہیں تھی۔

ایراز شام کو آفس نکلا تو پارکنگ میں کچھ لوگ موبائل لیے اُس نے کوئی ویڈیو دیکھتے ہوئے اُس پر تبصرے کر رہے تھے۔

ایراز اپنی کار میں بیٹھ رہا تھا جب اُس کے کانوں سے ماہم کا نام ٹکرایا۔

وہ لوگ ماہم کے کل والے ریس ویڈیو پر تبصرے کر رہے تھے

"کیا مال ہے یار۔۔۔کاش یہ ہمیں مل جائے۔۔۔"

"ہاں یار۔۔۔ایسی پٹاخہ ہمیں مل جائے تو زندگی سیٹ ہے۔"

"ابے زندگی بھر کون جھیلیگا اسے ؟بس ایک رات۔۔۔"

ابھی اُس کی بات منہ میں ہی تھی کہ ایراز نے آگے بڑھ کر اُس کے منہ پر ایک گھونسا دے مارا۔

وہ آدمی اپنا توازن برقرار نے رکھ سکا اور زمین بوس ہو گیا۔

باقی لوگ اُس کی طرف بڑھے تو اُس نے ایک ایک کر کے سب کو لاتوں اور گھونسوں سے مار مار کر ادھ مرا کر دیا۔

"ایراز پاگل ہو گئے ہو؟ چھوڑو انہیں۔۔۔۔"

معراج جو ابھی ابھی پارکنگ میں اپنی کار کی طرف جا رہا تھا ایراز کو کچھ لوگو سے اُلجھتا دیکھ ایراز کے پاس آ کر بولا۔

ایراز کے انداز میں جنون تھا۔

"آئندہ کبھی اُس کے بارے میں کچھ سوچا بھی تو جان لے لوں گا تم لوگوں کی۔۔۔ سمجھے۔۔۔"

ایراز نے اُن میں سے ایک کا کالر پکڑ کر اُسے زمین سے ذرا سے اونچا کر کے ایک اور گھونسا مارا۔

وہ آدمی جو پہلے ہی ایراز کی لاتوں اور گھونسوں کی وجہ سے زمین پر پڑا تھا اب درد سے کراہنے لگا تھا۔

"ایراز یار کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔ تم تو کبھی ایسے نہیں لڑتے تھے۔۔۔"

"یہ لوگ۔۔۔۔"

ایراز نے ایک نظر اُن اب کو دیکھا

وہ سب زمین پر پڑے درد سے کراہ رہے تھے

ایراز اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

گھر آ کر وہ سیدھا اپنے کمرے میں آ کر بند ہو گیا تھا۔

ساری رات وہ اسی کشمکش میں رہا تھا کہ اُسے آخر اتنا غصّہ کس بات پر آیا تھا۔ لیکن وہ اُس بات کی وجہ جاننے سے قاصر تھا۔

اسماعیل آفندی نے ماہم کو ایموشنل بلیکمیل کر کے کچھ دنوں سے گھر میں روک رکھا تھا۔

وہ بھی گھر اسماعیل آفندی کی قسم کی وجہ سے رکی ہوئی تھی

آج کل ماہم گھر میں بور ہو رہی تھی۔

مصباح اُس کے کمرے میں آئی تو ماہم نماز ادا کر رہی تھی۔

مصباح نے اُسے نماز ادا کرتے دیکھا تو حیران رہ گئی۔

وہ بلیک جینز اور شرٹ پہنے نماز ادا کر رہی تھی۔

ماہم نماز ادا کر کے اٹھی اور دوپٹہ نکال کر بیڈ پر رکھ رہی تھی کہ دروازے پر کھڑی مصباح کو دیکھا۔

"ارے مصباح۔۔۔آجاؤ۔۔۔وہاں کیوں کھڑی ہو؟"

ماہم نے مصباح کو اندر آنے کا کہا۔

"ہاں۔۔ نہیں وہ میں تمہارے پاس ہی آرہی تھی۔"۔

مصباح چلتی ہوئی بیڈ پر ماہم کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"تم کیا ساری نمازیں پڑھتی ہوں؟"

مصباح نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔۔۔بس جب وقت ملتا ہے پڑھ لیتی ہوں۔۔۔کیوں؟"

ماہم کو مصباح کی بات پر حیرانی ہوئی

"مجھے نہیں لگتا تھا کہ تمہیں نماز کے بارے میں پتہ بھی ہو گا۔۔۔وہ تم لندن جیسے ملک سے آئی ہو تو۔۔۔"

مصباح نے ہچکچاتے ہوئے بتایا

"کیوں؟ میں مسلمان نہیں ہوں کیا؟ ملک سے کیا ہوتا ہے؟ مسلمان تو وہاں بھی ہوتے ہیں۔۔۔"

ماہم نے کہا اور اپنے بال سمیٹ کر ربر بینڈ لگا یا۔

" لیکن نماز ایسے کپڑوں میں۔۔۔"

مصباح نے اُس کی جینز اور شرٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مصباح میرے کپڑے میں کسی بھی طرح میرے بدن کا کوئی حصہ نظر نہیں آرہا۔ نماز کے لیے جو تکازے ہوتے ہیں، میں اُن ساری چیزیں کی پاسداری کرتی ہوں۔

مصباح نے کچھ نہیں کہا کیوں کی ماہم کافی حد تک ٹھیک ہی کہہ رہی تھی۔

"اچھا میں بھی نہ۔۔۔میں تم سے تمہاری طبیعت کا پوچھنے آئی تھی اور دیکھو۔۔۔کیا باتیں کرنے لگ گئی"

مصباح سے جب کوئی بات نہ بن سکی تو اُس کی طبیعت پوچھنے لگی۔

مصباح رات کو ایراز کے کمرے میں چائے لے کر آئی تو دیکھا ایراز کھڑکی کے پاس کھڑا سگریٹ پی رہا تھا۔

"ایراز۔۔۔تم کب سے سگریٹ پینے لگے۔۔۔؟"

مصباح چائے ٹیبل پر رکھ کر ایراز کی طرف بڑھی تھی۔

"نہیں۔۔۔بس ایسے ہی۔۔۔آج پی لی تھی۔۔۔"

ایراز نے سگریٹ بجھا کر فرش پر پھینک دی اور اُسے پیروں اس مسلتا چائے کا کپ اٹھا کر پینے لگا۔

"ایراز مجھے پسند نہیں سگریٹ۔۔۔اگر میں تمہاری پسند کے مطابق ہر کام کرتی ہوں تو تمہیں بھی میری پسند کا خیال کرنا پڑیگا۔"

مصباح نے کہا تو ایراز چائے کا کپ واپس رکھ کر مصباح کی طرف آیا۔

"کیا نہیں ہوتا تمہاری پسند کے مطابق ؟ یہ۔۔۔یہ میرا کمرا۔۔۔اس کو دیکھ رہی ؟ کیا ہے اس میں میری پسند کا؟
سب کچھ ہی تمہاری پسند کا ہے۔یہ پردے۔۔۔یہ بیڈ شیٹ۔۔۔یہ پینٹنگز۔۔۔دیواروں
کے رنگ۔۔۔۔۔۔۔یہاں تک کہ میں یہ بلانکیٹ بھی تمہاری پسند کی اوڑھتا ہوں۔۔۔"

ایراز نے کمرے میں پڑی ایک ایک چیز ہاتھوں میں لے کر اُسے دیکھاتے ہوئے کہا تھا۔

" ایراز میں صرف سگریٹ کا کہہ رہی تھی۔۔۔"

مصباح مینمینائی تھی۔

ایراز سچ ہی تو کہہ رہا تھا۔

جب کچھ دنوں پہلے ایراز اپنا کمرا ری ڈیزائن کر رہا تھا تب مصباح نے ہر چیز اپنی پسند کی کروائی تھی۔اُسکا کہنا تھا کہ کچھ دنوں بعد اُسے ہی اس کمرے میں آجانا ہے تو میری پسند کو بھی اہمیت دینی چاہیئے۔

ایراز نے بھی کچھ نہیں کہا تھا۔

دیواروں کے رنگ،پردے،صوفہ سیٹ،بیڈ شیٹ سے لے کر لحاف بھی مصباح خود اپنی پسند کے لائی تھی۔

"ایراز۔۔۔یہاں تو ہماری تصویر تھی نہ۔۔۔؟"

مصباح نے اپنی اور ایراز کی تصویر والی فریم دیوار پر نہ دیکھ کر ایراز سے سوال کیا تھا۔

"ہاں۔۔۔وہ فریم گر کر ٹوٹ گیا تھا۔۔۔"

ایراز نے بہانہ بنایا۔

"اچھا۔۔۔لاؤ۔۔۔ تصویر مجھے دے دو۔۔۔ کل میں دوسرا فریم بنوا کر یہاں لگا دونگی۔۔۔"

مصباح نے ہاتھ آگے بڑھا کر تصویر مانگی

"وہ۔۔۔ تصویر۔۔۔اُس تصویر کو جانے دو۔۔۔ ہم شادی کے بعد دوسری تصویر لگا دینگے۔۔۔ اچھا اب اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔ مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔"

ایراز کہتا بیڈ پر لیٹ گیا تو مصباح اُسے دیکھ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

ایراز نے ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کی اور آنکھیں موند کر سونے کی کوشش کرنے لگا کیونکہ نیند اُسے آج کل بہت مشکل سے ہی آتی تھی۔

ماہم کے زخم اب کچھ مندمل ہو چکے تھے۔

اُس کی وہی روٹین پھر شروع ہو گئی تھی۔

روز بائک لے کر نکل جاتی اور شام کو واپس آتی۔

اسماعیل آفندی نے اُسے منع کرنا چاہا تو وہ کھانا پینا چھوڑ کے بیٹھ گئی۔اسماعیل آفندی کے اُس کی بات ماننے کے علاوہ کوئی چارہ نظر نہیں آیا۔

زنیرہ تو اُس بات پر حیران تھی کہ ایراز نے نہ اُس سے بائک کی چابی مانگی تھی اور نا ہی ماہم کے اُس کی بائک کو یوں روز چلانے پر غصّہ ہوا تھا۔

"بھابھی۔۔۔۔فردوس بھابھی۔۔۔۔"

حسنہ ملک فردوس آفندی کو اُن کے کمرے کے باہر سے ہی آوازیں دیتی ان کے کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔

" کیاہوا حسنہ۔۔۔۔کیا بات ہے بہت خوش لگ رہی ہو؟"

فردوس آفندی نے حسنہ ملک کے خوشی سے دمکتے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"بھابھی بات ہی کچھ ایسی ہی۔۔۔۔"

حسنہ ملک خوشی خوشی بتانے لگی۔

"بھابھی آپ کو یاد ہے میری نیند۔۔۔جو میری شادی کے بعد اپنے شوہر کے ساتھ امریکہ چلی گئی تھی؟"

حسنہ ملک نے اپنی نند کا بتایا۔

"کلثوم۔۔۔۔۔۔؟"

فردوس آفندی نے یاد کرنے کی کوشش کی

"ہاں۔۔۔۔بھابھی وہ اور ان بیٹا پاکستان آرہے ہیں۔۔۔۔۔انکا فون آیا تھا۔۔۔"

حسنہ ملک نے پوری بات بتائی۔

"اوہ۔۔۔اچھا اچھا۔۔۔۔۔کب آ رہی ہیں۔۔۔"

فردوس بیگم نے پوچھا۔

"پرسو صبح کی فلائٹ سے۔۔۔۔"

"اچھا۔۔۔۔چلو پھر اُنھیں یہاں آنے کا ضرور کہنا۔"

فردوس آفندی نے کہا تو حسنہ ملک بولیں۔

"جی۔۔۔جی بھابھی۔۔۔۔میں نے تو اُنھیں انوائیٹ بھی کر لیا ہے۔"

"اچھا کیا۔۔۔"۔

فردوس آفندی نے خوش دلی سے کہا تھا۔

ماہم نے کچھ دنوں سے ایک جگہ جہاں لوگو کو بائک چلانے سیکھنے کے بعد پر اپر ٹریننگ دے کر ریس کی تیاری کی جاتی تھی وہاں جوب شروع کر دی تھی اور یہ بات اُس نے اسماعیل آفندی یہ کیسی اور کو نہیں بتائی تھی۔

آج صبح سے ہی گھر میں گہما گہمی کا ماحول تھا۔آج سنڈے تھااس لیے سب گھر پر ہی تھے لیکن ہر جگہ افرا تفری مچی ہوئی تھی۔

بینش اور فردوس آفندی کچن میں کھڑی ڈھیر ساری ڈشیز بنانے میں مصروف تھیں۔

زنیرہ مصباح ملازموں کے ساتھ مل کر گھر کو اچھی طرح سے چمکانے میں مصروف تھیں تو حسنہ ملک ہر کام ٹھیک سے ہو رہا ہے یہ نہیں یہ دیکھ رہیں تھیں۔

آج صبح ہی کلثوم نے فون کر کے بتایا تھا کہ وہ اور انکا بیٹا ہادی آج اُن کے گھر آ رہے تھے اسی لیے یہ سارا ہڈ گمپ مچا ہوا تھا۔

ایراز صبح ہی اپنے ایک دوست کی طرف گیا ہوا تھا جبکہ معراج اپنے کمرے میں بیٹھا آفس کا کوئی کام کر رہا تھا۔اسماعیل آفندی اور میکائیل آفندی اپنے کسی رشتے دار کی عیادت کے لیے گئے ہوئے تھے۔

کلثوم اور ہادی گھر میں داخل ہوئے تو زنیرہ، ہادی کو دیکھ کر سینے پے ہاتھ رکھے بس اُسے دیکھے گئی۔

"کتنا ہینڈسم ہے یار۔۔۔"

زنیرہ میں کہا تو مصباح نے بھی دیکھا تھا۔

وہ ایک شاندار پرسنالٹی کا مالک تھا۔

اونچا لمبا قد، کھڑی ستواں ناک، ورزش کر کے بنایا گیا اُس کا کسرتی بدن۔۔۔اُس کی مردانا وجاہت کو چار چاند لگا رہے تھے۔

حسنہ ملک بہت گرمجوشی سے اُن سے ملیں تھی۔

"آؤ آؤ۔۔۔کیسی ہو کلثوم۔۔۔"

حسنہ نے کلثوم شیراز کو گلے لگا کر پوچھنے لگی۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔ہادی بیٹا یہاں آو۔۔۔"

کلثوم شیراز نے حسنہ ملک کی بات کا جواب دے کر اپنے بیٹے ہادی کو دیکھا جو اُن کے پیچھے چند قدم کے فاصلے پر کھڑا اُنھیں دیکھ رہا تھا۔

"یہ ہے میرا بیٹا ہادی۔۔۔اور ہادی یہ ہیں تمہاری مامی۔۔۔"

ہادی آگے آیا تو کلثوم شیراز نے ہادی کا اور حسنہ ملک تعارف کروایا۔

"السلام علیکم۔۔۔"

ہادی نے سلام کیا اور ساتھ ہی سر بھی اُنکے آگے جھکا دیا۔

حسنہ ملک نے آگے بڑھ کر اُس کے سر پر پیار کیا تھا۔

فردوس آفندی بھی کچن سے نکل کر اُن کی طرف آئیں وہ کلثوم شیراز سے ملنے کے بعد، ہادی کی طرف بڑھیں تھی۔ ہادی نے ان کو بھی سلام کیا تھا اور سر اُن کے آگے جھکا دیا جس پر فردوس آفندی نے بھی پیار سے مسکراتے ہوئے ہاتھ پھیرا تھا۔

وہ لوگ صوفے پر آکر بیٹھ گئے۔

مصباح اور زنیرہ چائے اور دیگر لوازمات ٹرے میں سجائے لاؤنج میں داخل ہوئی اور کلثوم شیراز کو سلام کرتے ہوئے اُس نے پیار لینے کے بعد انہیں چائے سرو کرنے لگی۔ اتنی دیر میں میکائیل آفندی اور اسماعیل آفندی بھی گھر میں داخل ہوئے۔

وہ بھی کلثوم اور ہادی سے بہت اپنائیت اور محبت سے ملے تھے۔

سب چائے پی رہے تھے۔

مصباح اور زنیرہ کچن میں بینش کی مدد کر رہیں تھیں۔

ماہم اپنا سنڈے انجوئے کرتی کچھ ہی دیر پہلے اٹھی تھی۔ اُس کے ٹریننگ سینٹر سے کال آئی تھی جس کی وجہ سے اُسے آدھے گھنٹے کے لیے سینٹر جانا پڑ گیا تھا۔

فردوس آفندی نے بہت روکنا چاہا لیکن وہ آدھے گھنٹے کا کہہ کر ابھی تک نہیں آئی تھی۔

"حسنہ۔۔۔۔ میں تمہارے پاس تم سے کچھ مانگنے آئی ہوں۔۔۔۔"

کلثوم شیراز نے بات شروع کی۔

"کلثوم تم کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔ تم کچھ بھی مانگ سکتی ہو۔۔اس میں اجازت کی کیا ضرورت ہے۔۔۔"

حسنہ ملک نے خوشدلی سے کہا تھا۔

فردوس آفندی اور میکائیل آفندی نے بھی اُن کی تائید کی تھی۔

"حسنہ میں اپنے ہادی کے لیے مصباح کو مانگنے آئیں ہوں۔۔"

کلثوم نے کہا تو سارے لاؤنج میں سنّاٹا چھا گیا

کچھ دیر بعد میکائیل آفندی نے گلا کھنکھار کر سب کو متوجہ کیا۔

"دیکھو کلثوم۔۔۔ تم برا نہیں ماننا لیکن مصباح اور میرے بیٹے ایراز کی بات بچپن سے ہی طے ہیں۔اُن کی بچپن میں ہی منگنی ہو چکی ہے۔تم چاہو تو تم زنیرہ یہ ماہم میں سے کسی کو بھی پسند کر سکتی ہو۔۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔۔"

میکائیل آفندی نے کہا

کلثوم شیراز نے ہادی کو دیکھا پھر حسنہ ملک کو۔

حسنہ ملک کو میکائیل آفندی کی بات بری لگی تھی۔

"نہیں بھائی صاحب۔۔۔۔ میرے بیٹے کو ماشاءاللہ لڑکیوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔وہ تو میں چاہتی تھی اپنے بھائی کی بیٹی کو بہو بناؤں تو اس لیے یہاں چلی آئی۔

ویسے حسنہ ابھی صرف منگنی ہوئی ہے۔۔۔ کوئی شادی نہیں ہوئی جو تم مجھے میرے بیٹے کے لیے منع کر رہی ہو۔۔۔"

کلثوم شیراز نے کہا تو حسنہ ملک کشمش میں گھر گئیں۔

اُنہوں نے ابھی کچھ کہا نہیں تھا لیکن اُن کا ارادہ ضرور تھا اس پر وپوزل پر غور کرنے کا۔

کلثوم شیراز ہادی کے ساتھ واپس چلی گئیں لیکن حسنہ ملک کے لیے سوچنے کی نئی راہیں کھول گئی تھیں۔

ماہم رات گھر واپس آئی تو اسماعیل آفندی اُس کے کمرے میں بیٹھے اُس کا انتظار کر رہے تھے۔

"السلام علیکم ڈیڈ۔۔۔ آپ یہاں۔۔۔۔؟"

ماہم نے اسماعیل آفندی کو اپنے کمرے میں دیکھا تو اُنکے پاس آتے ہوئے پوچھا۔

"ماہم۔۔۔ تم کہاں ہوتی ہو سارا دِن بیٹا؟"

اسماعیل آفندی نے پوچھا۔

"ڈیڈ۔۔۔کچھ کام تھا مجھے۔۔۔آپ بتائیں۔۔۔۔کیا ہوا؟"

اُس نے گول مول جواب دیا

"بیٹا میں تم سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"

"یس ڈیڈ۔۔۔بتائیں۔۔۔"

ماہم نے اُن کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ماہم۔۔۔میں۔۔۔۔میں اب۔۔۔تمہاری شادی کر دینا چاہتا ہوں۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے رک رک کر کہا۔

"او کے ڈیڈ۔۔۔۔"

ماہم نے بے نیازی سے کندھے اُچکائے۔

"ماہم تم تیار ہو۔۔۔؟"

اسماعیل آفندی نے حیرانی سے پوچھا۔

"یس ڈیڈ۔۔۔"

ماہم کے اطمینان میں رتّی بھر بھی فرق نہیں آیا تھا۔

"تھینک یو بیٹا۔۔۔میں کل ہی میکائیل بھائی سے کہتا ہوں کہ اُن لوگو کو گھر بولا لیں۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے خوشی خوشی کہا۔

"ہولڈ آن ڈیڈ۔۔۔آپ کسے بلانے کی بات کر رہے ہیں؟"

ماہم نے ہاتھ دیکھاتے ہوئے اسماعیل آفندی سے کہا

"بیٹا بھائی صاحب نے ایک بہت اچھا رشتہِ بتایا ہے اور وہ لوگ کل گھر آنا چاہتے ہیں تمہیں دیکھنے۔۔۔اس لیے۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے بتایا تو ماہم حیرت سے اُنھیں دیکھتے ہوئے بولی۔

"ڈیڈ۔۔۔آپ اُنھیں منع کر دیں۔۔۔بلکہ آپ کسی اور کو نہ بلائیں۔۔۔"

ماہم نے بیڈ سے کھڑے ہو کر کہا۔

"لیکن کیوں۔۔۔ابھی تو تم نے ہاں کہا ہے شادی کے لیے۔؟"

اسماعیل آفندی نے حیرانی سے پوچھا۔

"یس ڈیڈ۔۔۔میں شادی کرنا چاہتی ہوں لیکن اپنی پسند سے۔۔۔"

ماہم نے آرام سے کہہ دیا۔

"کون ہے وہ؟ کیا وہ لندن اس ہے؟"

اسماعیل آفندی کے چہرے پر غصے کا عنصر تھا۔

"نو ڈیڈ۔۔۔وہ تو پاکستان سے ہے۔۔۔بلکہ اسی شہر سے۔۔۔"

ماہم نے بتایا

"پاکستان سے؟لیکن تمہیں پاکستان آئے وقت ہی کتنا ہوا ہے؟اور وہ کہاں مل گیا تمہیں؟"

اسماعیل آفندی کو لڑکا پاکستان سے ہے، سن کے تسلّی تو ہوئی تھی لیکن وہ ماہم کی بچکانہ طبیعت سے بھی واقف تھے اس لیے فکر مندی سے پوچھا

"ڈیڈ۔۔وہ تو مجھے پاکستان آتے ہی نظر آ گیا تھا۔اور میں نے تب ہی فیصلہ کر لیا تھا کہ مجھے اُس سے ہی شادی کرنی ہے۔"

"پاکستان آتے ہی؟"

اسماعیل آفندی نے آنکھیں سکیڑ کر ماہم کو دیکھا۔

"یس ڈیڈ۔۔۔ایئرپورٹ پر۔۔۔جب ہم پارکنگ میں تھے تب۔۔۔اُسی کو ڈھونڈنے ہی تو میں گھر سے بائک لے کر چلی گئی تھی۔۔۔وہ مجھے نظر بھی آ گیا تھا لیکن میں اُس سے اُس وقت مل نہیں پائی تھی۔لیکن جسے میں سارے شہر میں ڈھونڈھ رہی تھی وہ مجھے یہیں اس گھر میں آتے ہی مل گیا تھا۔"

ماہم اُنھیں بتاتے کمرے میں ٹہلنے لگی۔ساتھ ہی وہ اسماعیل آفندی کو دیکھ رہی تھی۔

"اس گھر میں ؟ کون ؟"

اسماعیل آفندی نے حیران ہو کر بیڈ سے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا

"ایراز۔۔۔ڈیڈ مجھے ایراز سے شادی کرنی ہے۔۔۔۔۔"

ماہم نے ایک جگہ رک کر اسماعیل آفندی کو دیکھتے ہوئے بتایا

"ماہم۔۔۔تم یہ کیا کہہ رہی ہو بیٹا۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

اسماعیل آفندی پریشانی سے اُس کے قریب آئے

"کیوں۔۔۔ڈیڈ کیا کمی ہے ایراز میں ؟ڈیڈ مجھے ایراز سے پہلی نظر میں محبت ہو گئی ہے۔۔۔میں اُسے پانے کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہوں۔۔۔"

اُس بار ماہم کے انداز میں جنون تھا۔

"ماہم ایراز بہت اچھا لڑکا ہے بیٹا لیکن طمو اُس کا خیال ذہن سے نکال دو۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے ماہم کو سمجھنا چاہا۔

"خیال ذہن سے نکال دو؟ڈیڈ جب ایراز میں کچھ خرابی نہیں تو آپ کیوں ایسا کہہ رہیں ہیں ؟"

ماہم نے حیرانی سے اسماعیل آفندی کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"بیٹا۔۔۔ایراز اور مصباح کی بچپن میں ہی منگنی ہو چکی ہے۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے بتایا

"صرف منگنی ہوئی ہے نہ ڈیڈ۔۔۔ منگنی تو ٹوٹ بھی جایا کرتیں ہیں نہ۔۔۔"

ماہم نے آرام سے حل پیش کیا۔

"ماہم۔۔۔۔بیٹا وہ دونوں ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے ایک بار پھر اُسے سمجھانا چاہا۔

"نو ڈیڈ۔۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ایراز میکائیل آفندی صرف میرا۔۔۔ صرف ماہم آفندی کا ہے۔۔۔۔ صرف ماہم آفندی کا۔۔۔۔"

ماہم نے کہتے ہوئے پاس رکھا گلدان، فرش پر پٹخنے کے انداز میں پھینک دیا۔

"ماہم۔۔۔بیٹا کیا ہو گیا ہے؟ ایراز کے علاوہ دنیا میں اور بہت سے لڑکے ہیں۔۔۔ میری بیٹی کے لیے کوئی شہزادہ ڈھونڈھ کے لاؤں گا میں۔۔۔۔"

اسماعیل آفندی اُس کے انداز سے ڈر کر اُس کے پاس آتے ہوئے بولے۔

"نو ڈیڈ۔۔۔نو۔۔۔۔ماہم آفندی کے لیے دنیا میں ایراز میکائیل آفندی کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔۔۔۔ کوئی نہیں۔۔۔۔مجھے کوئی شہزادہ نہیں چاہیے۔۔۔۔ مجھے ایراز میکائیل آفندی چاہیے۔۔۔بس۔۔۔۔"

ماہم کا لہذا جنونیت سے بھرپور تھا۔

"بیٹا۔۔۔میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔۔ایراز تمہیں نہیں مل سکتا۔۔۔"

اسماعیل آفندی اسے سمجھانے کی ساری کوشش کر لینا چاہتے تھے۔

"نو ڈیڈ۔۔۔اگر ایراز ماہم کو نہیں مل سکتا تو ماہم بھی کسی کو نہیں ملے گی۔"

ماہم نے کہتے ساتھ پھلوں کے باسکٹ میں پڑے چاقو کو اپنی کلائی پر پھیر لیا۔

اُس کے ہاتھ سے خون فوارے کی مانند بہنے لگا۔

اسماعیل آفندی تیزی سے اُس کی طرف بڑھے تھے اور اُسے تھام کر اُس کے خون کو ہاتھوں سے روکنے کی کوشش کرنے لگے۔

ماہم کا انداز دیکھ کر اسماعیل آفندی پہلے ہی ڈر چکے تھے اور اب ایسے ماہم کو درد سے بلکتے دیکھ کر اُن کی جان حلق میں آگئی تھی۔

"کوئی ہے۔۔۔پلیز جلدی آئیں۔۔۔"

اسماعیل آفندی ماہم کی بگڑتی ہوئے حالت کو دیکھ کر خوف کے زیرِ اثر زور زور سے باہر کی طرف منہ کر کے آوازیں دینے لگے۔

"کیا ہوا چاچو۔۔۔اور یہ ماہم۔۔۔"

ایراز شاید ابھی آفس سے آیا تھا اور اسماعیل آفندی کی آواز سن کر ماہم کے کمرے میں آیا جہاں اسماعیل آفندی ماہم کو تھامے کھڑے تھے اور ماہم کی کلائی خون اُگل رہی تھی۔

"چاچو۔۔۔۔ ہمیں اسے ہسپتال لے جانا ہو گا۔۔۔"

ایراز نے کہا اور ماہم کو باہوں میں بھر کر پورچ میں کھڑی اپنے کار کی طرف بھاگا۔

ماہم نے ایراز کو دیکھا تو مسکرا کر اپنے خون آلود ہاتھوں کو ایراز کے گال تک لے آئی۔

ماہم کا ہاتھ ایراز کے گال تک جا کر اپنے خون کا نشان اُس کے گال پر مہر کرتا ڈھیلا پڑ کے ہوا میں لٹک گیا۔

ماہم کی آنکھیں اب بند تھی اور اُس کا خون بھل بھل بہہ رہا تھا۔

ایراز نے ماہم کو کار کی بیک سیٹ پر ڈالا اور اپنی جیب سے رومال نکال کر ماہم کی کلائی پر باندھ دی تا کہ خون کے روانگی میں کمی آجائے

خود وہ آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔ طبّی تک اسماعیل آفندی بھی بیک سیٹ پر ماہم کا سر اپنی گود میں رکھے بیٹھ چکے تھے۔

ایراز تیز رفتار سے کار چلاتا ہسپتال تک آیا اور ماہم کو اپنی باہوں میں اٹھائے اندر ایمرجنسی کی طرف بھاگا۔

اسماعیل آفندی بھی ساتھ تھے۔

ڈاکٹر نے ٹریٹمنٹ اسٹارٹ کرنے سے پہلے پولیس کو اطلاع کرنے کو کہا تو ایراز نے اپنے ایک دوست جس کے ابّو پولیس میں تھے اُن کی بات ڈاکٹر اس کروادی۔

ڈاکٹر نے فوراً ٹریٹمنٹ شروع کر دیا۔

اسماعیل آفندی اور ایراز دونوں کمرے کے باہر کھڑے بے چینی سے ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگے۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر کمرے میں سے باہر آیا۔

"ماہم اب کیسی ہے ڈاکٹر۔۔۔؟"

اسماعیل آفندی کے پوچھنے سے پہلے ایراز نے ڈاکٹر کے پاس آکر پوچھا۔

ایراز کا حال اس وقت کسی ایسے بچّے کا سا تھا جس سے اُس کی سب سے قیمتی چیز کھو گئی ہو اور وہ اُس کی تلاش میں بے حال ہو رہا ہو۔

اسماعیل آفندی نے ایک نظر ایراز کو دیکھا جو اُن ہی کی طرح ماہم نے لیے پریشان تھا اور پھر ڈاکٹر کی طرف متوجہ ہو گئے

"دیکھیے۔۔۔اب وہ ٹھیک ہیں۔۔۔ لیکن خون کافی بہہ چکا ہے۔اگر آپ لوگو نے رومال نہ بندھا ہوتا تو خون کے کثیر مقدار میں بہہ جانے کی وجہ سے اُن کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا تھا۔"

ڈاکٹر کے بات ختم کرنے سے پہلے ایراز نے ڈاکٹر کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ماہم اب کیسی ہے ڈاکٹر۔۔۔۔"

"شی اس فائن ناو۔۔۔۔کچھ دیر میں اُنھیں ہوش آ جاتا ہے۔اُس کے بعد آپ اُنھیں گھر لے جا سکتے ہیں۔"

ڈاکٹر نے بتایا تو ایراز نے ایک گہری سانس لے کر خود کو ریلیکس کیا اور کمرے نے i چلا آیا جہاں ماہم آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔اُس کے بائیں ہاتھ کی کلائی میں پٹی بندھی تھی اور اُس کا چہرہ کملا یہ ہوا لگتا تھا۔

ایراز چلتا ہوا اُس کے بیڈ کے پاس آیا اور اُس کا زخمی ہاتھ تھام لیا۔

ایراز کو پتہ ہی نہیں چلا کہ کب ایک آنسو اُس کی آنکھ سے بہہ کر اُس کے رخسار بھیگا گیا تھا۔

اسماعیل آفندی نے ایراز کے آنکھوں سے نکلنے والے آنسو کو دیکھ لیا تھا جسے ایراز بہت فورتی سے چھُپا گیا تھا۔

"چاچو۔۔۔ایسا کیا ہوا جو ماہم نے ایسا قدم اٹھالیا۔۔۔"

ایراز نے اسماعیل آفندی سے پوچھا تھا۔

"بیٹا۔۔۔وہ کسی کو پسند کرتی ہے۔۔۔اور اُس سے شادی کرنا چاہتی ہے۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے سچ بتانا مناسب سمجھا۔

ایراز کو لگا کمرے کی چھت اُس کے سر پر گر گئی ہو۔

ایراز نے ایک نظر بیڈ پر لیٹی ہوش وحواس سے بیگانہ ماہم کے وجود کو دیکھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

____

For more visit (exponovels.com)

ایراز کار کو بے مقصد سڑکوں پر چلاتا رہا۔

اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اُسے اسماعیل آفندی کی بات اتنی بری کیوں لگ رہی تھی؟ کیوں وہ ماہم کے بارے میں سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا۔

ایراز نے کار ایک طرف روک دی

وہ کار سے باہر نکل آیا۔

"میں مصباح سے پیار کرتا ہوں۔۔۔اور اسی سے شادی کروں گا۔۔۔"

ایراز اپنے سر کو تھامے اپنے آپ کو سمجھا رہا تھا۔

صبح فجر سے کچھ دیر پہلے اسماعیل آفندی ماہم کو لیے کر گھر آ گئے۔

ماہم کے بارے میں اُنہو نے گھر میں کسی کو نہیں بتایا تھا۔

ماہم چپ تھی بالکل چپ۔

اسماعیل آفندی نے اُسے دوا کھلادی۔

ماہم دواؤں کے زیرِ اثر سو گئی۔

اسماعیل آفندی ماہم کے اوپر لحاف ٹھیک کر کے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے

ایراز رات بھر سڑکوں پر گھومتا رہا کچھ دیر پہلے ہی وہ گھر آیا تھا۔

چوکیدار نے اُسے اسماعیل آفندی اور ماہم کے گھر آنے کے بارے میں بتا دیا تھا۔

ایراز کے قدم خود بہ خود ماہم کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

ایراز ماہم کے کمرے میں آیا جہاں وہ سینے تک لحاف اوڑھے آنکھیں موندیں سو رہی تھی۔

ایراز چلتا ہوا اُس کے بیڈ تک آیا اُس کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر اُسکا ہاتھ تھام لیا۔

"ماہم۔۔۔"

ایراز نے شاید پہلی بار ماہم کا نام لیا تھا۔

"ماہم۔۔۔مجھے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔میں کیوں تمہیں ایسے نہیں دیکھ پا رہا ہوں؟ ماہم پلیز آنکھیں کھول دو۔۔۔میرا دل ڈوب رہا ہے۔۔۔پلیز آنکھیں کھول کر مجھے ایک بار۔۔۔ایک بار مجھے دیکھ لو۔۔۔میں پرومیس کرتا ہوں۔۔۔میں کبھی تمہاری محبت کے بیچ نہیں آؤنگا۔۔۔پلیز ایک بار ماہم۔۔۔پلیز۔۔۔"

ایراز دیوانہ وار اُسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

اُسے کچھ ہوش نہیں تھا وہ کیا کر رہا ہے یہ کیا کہہ رہا ہے۔

اُسے بس ماہم کو پہلے کی طرح دیکھنا تھا۔

ماہم کو جب اُس نے پہلی بار دیکھا تھا تب ہی وہ اُس کے دل کے تار چھیڑ گئی تھی۔ لیکن ماہم کا اُس سے حد درجہ بے تکلفانہ رویہ اُسے پسند نہیں آیا تھا۔

کچھ دنوں بعد جب ایک رات وہ پانی پینے کچن میں جا رہا تھا تب اُس نے ماہم کو نماز پڑھتے دیکھا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں پوری طرح نماز میں غرق تھی۔

ماہم کے چہرے سے ٹپکتا نور ایراز کے دل میں ماہم کے لیے محبت کی شمع روشن کر گیا۔

لیکن وہ ماہم کی محبت سے انکاری رہا تھا کیونکہ وہ اور اس کے والدین بہت سالوں سے مصباح اور اُسے ساتھ دیکھنا چاہتے تھے اور وہ بھی مصباح کو اتنے سالوں سے یہی وعدہ کرتا آیا تھا۔ وہ کیسے۔۔۔ کیسے مصباح سے بے وفائی کر سکتا تھا۔اس لیے وہ اپنے آپ کو یہی دلاسہ دیا کرتا تھا کہ ماہم اُسے بالکل پسند نہیں آئی۔

لیکن آج۔۔۔ آج ماہم کو اس طرح سے تکلیف میں دیکھنا اُسے سوہانے روح لگ رہا تھا۔

ماہم بے حس و حرکت پڑی تھی۔

ایراز جھٹکے سے اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

اپنے کمرے میں آکر بھی ایراز کو ماہم کی فکر ستاتی رہی۔

"ماہم۔۔۔۔میں اب کبھی تمہارے اور تمہاری محبت کے بیچ نہیں آؤنگا۔ کبھی نہیں۔۔۔۔"

ایراز نے خود سے وعدہ کر لیا۔

"امی۔۔۔۔کیا ہوا؟آپ ایسے کیوں بیٹھی ہیں؟"

مصباح نے حسنہ ملک کو چپ چاپ بیٹھی دیکھا تو پوچھنے لگی۔

"مصباح یہاں آکر میرے پاس بیٹھو اور میری بات کو غور سے سنو۔"

حسنہ ملک نے مصباح کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے پاس بیٹھایا

"جی۔۔۔۔امی۔۔۔۔بولیں۔۔۔"

مصباح اُن کے انداز پر تھوڑی گڑ بڑا گئی تھی۔

"مصباح بیٹا میری بات کو دھیان سے سننا۔دیکھو جو میں کہہ رہی ہوں وہ تمہارے بھلے کے لیے ہی کر رہی ہوں۔۔۔"

حسنہ ملک نے تمہید باندھی۔

"امی آپ کیا کہہ رہی ہیں؟مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا"

مصباح حسنہ ملک کی باتوں پر کنفیوز ہوتے ہوئے بولی۔

"مصباح تمہاری کلثوم پھوپھو چاہتی ہیں کہ تم اور ہادی۔۔۔۔ تمہاری اور ہادی کی شادی کرنا چاھتی ہیں وہ"

حسنہ ملک نے رک رک کر بات پوری کی۔

"امی۔۔۔۔ آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں؟ امی میں ایراز سے پیار کرتی ہوں۔۔۔ اور میں اُسی سے شادی کروں گی۔ آپ پھوپھو کو منع کر دیں۔"

مصباح کھڑی ہوتے ہوئے بولی۔

"مصباح بیٹا میری بات سمجھو۔۔۔۔ ہادی ویل سیٹلیڈ بندہ ہے۔ امریکہ میں رہتا ہے۔ تمہیں دنیا کی ہر خوشی دے سکتا ہے۔"

حسنہ ملک نے مصباح کو قائل کرنا چاہا۔

"امی۔۔۔۔ ایراز بھی ویل سٹیلیڈ ہے۔ وہ بھی مجھے دنیا کی ہر خوشی دے سکتا ہے۔"

مصباح نے انہی کے انداز میں کہا۔

"مصباح میری بات سمجھو۔۔۔۔ ہادی تمہیں ایراز سے زیادہ خوش رکھے گا"

حسنہ ملک نے ایک بار پھر مصباح کو سمجھانا چاہا۔

نہیں امی۔۔۔۔ میں صرف ایراز سے شادی کروں گی بس۔۔۔۔"

مصباح کہہ کر کمرے سے نکل گئی۔

حسنہ ملک پریشانی سے اُسے جاتے ہوئے دیکھتی رہیں۔

ماہم کی آنکھ کھلی تو دیکھا اسماعیل آفندی اُس کے پاس بیٹھے ہیں۔

ماہم اٹھ کر بیٹھ گئی۔ بولی کچھ نہیں۔

"ماہم۔۔۔بچہ کیسا لگ رہا ہے اب؟"

اسماعیل آفندی نے محبت سے پوچھا

"زندہ ہوں ڈیڈ۔۔۔۔"

ماہم نے دھیرے سے کہا۔

"بیٹا۔۔۔۔ایسے کیوں کہہ رہی ہو؟ میری عمر بھی تمہیں لگ گئے میری جان۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے تڑپ کر کہا۔

"نہیں ڈیڈ۔۔۔۔ مجھے زندگی کی دعامت دیں۔۔۔۔ میں اب زندہ رہنا نہیں چاھتی۔۔۔۔ جس زندگی میں آپ مجھے ایراز آفندی نہیں دے سکتے۔ مجھے وہ زندگی ہی نہیں چاہیے"

ماہم کہتی واشروم میں بند ہوگئی۔

اسماعیل آفندی ایک بار پھر سوچ میں پڑ گئے۔

وہ اپنی بیٹی کو ایسے تڑپتے نہیں دیکھ سکتے تھے۔

ماہم فریش ہو کر آئی اور تیار ہو کر بنا کسی سے کوئی بات کیے بائک لے کر گھر سے نکل گئی۔

"میکائیل بھائی اور بھابھی میں آپ دونوں سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں"

رات اسماعیل آفندی میکائیل آفندی کے کمرے میں آکر بولے تھے۔

"ارے آؤ آؤ۔۔۔اسماعیل۔۔۔"

میکائیل آفندی نے کہا تو اسماعیل آفندی کمرے میں رکھے صوفے کی طرف بڑھ گئے۔

فردوس آفندی بھی ایک صوفے پر بیٹھ گئیں۔

"بھائی صاحب میں آپ دونوں سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔"

اسماعیل آفندی کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ سب کچھ جاننے کے باوجود وہ کیسے ماہم کے لیے ایراز کا ہاتھ مانگے

"بولو نہ اسماعیل۔۔۔اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے۔۔۔بولو۔۔۔کیا کہنا چاہتے ہو؟"

فردوس آفندی نے کہا۔

"بھابھی میں۔۔۔میں چاہتا ہوں کہ ماہم کی شادی کردوں۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے تمہید باندھی۔

"ہاں تو میں نے بتایا تھا نہ میرے دوست کی فیملی کے بارے میں؟ تم نے کوئی جواب ہی نہیں دیا۔ بھئی وہ لوگ ماہم سے ملنے آنا چاہتے ہیں۔ تم بتادو کب بلانا ہے اُنھیں۔۔۔ میں بلوالیتا ہوں۔۔۔"

میکائیل آفندی نے اسماعیل آفندی سے پوچھا

"نہیں بھائی صاحب آپ اُنھیں منع کر دیں۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے سر جھکا کر کہا۔

"کیوں؟ اسماعیل وہ میرے جاننے والے لوگ ہیں۔۔۔"

میکائیل آفندی نے صوفے سے آگے کی طرف جھک کر کہا

"بھائی صاحب میں۔۔۔ میں ماہم کے لیے ایراز کا ہاتھ مانگنا چاہتا ہوں آپ دونوں سے۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے ڈرتے ڈرتے بات مکمل کی۔

فردوس آفندی اور میکائیل آفندی صوفے سے کھڑے ہو گئے۔

"اسماعیل تمہیں پتہ ہے نہ مصباح اور ایراز کی منگنی ہو چکی ہے؟"

میکائیل آفندی نے غصے سے کہا۔

"ہاں بھائی صاحب لیکن ماہم اور ایراز۔۔۔"

"نہیں اسماعیل۔۔۔۔ مصباح میری بیٹی ہے اور میں اُس کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کرونگا۔ اگر تم نے یہ بات پہلے کی ہوتی تو میں بے شک ماہم کو ہی اپنی بہو بناتا لیکن اب جب کہ میں حسنہ کو زبان دے چکا ہوں تو میں اپنے وعدے سے نہیں پھر سکتا۔"

میکائیل آفندی نے دوٹوک لحظے میں بات ختم کر دی۔

اسماعیل آفندی دھیرے سے صوفے سے کھڑے ہوئے اور ایک نظر دونوں کو دیکھتے کمرے سے باہر چلے گئے۔

وہ اپنی طرف سے ایک کوشش کر لینا چاہتے تھے۔

اُنھیں اندازہ تھا کہ وہ لوگ اس رشتے کے لیے نہیں مانے گے لیکن ایک چھوٹی سی اُمید تھی کہ شاید وہ لوگ مان جائیں اور ماہم کو وہ ہمیشہ کی طرح اُس کی خوشیاں دے سکیں۔

مصباح اور زنیرہ کالج کے گیٹ کے پاس کھڑی اپنی کار کی طرف آئیں۔

ہادی وہاں اپنی کار کے ساتھ کھڑا تھا۔

"یہ ہادی بھائی تو نہیں؟"۔

زنیرہ نے ہادی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

For more visit (exponovels.com)

"ہاں یہ تو ہادی بھائی ہے۔۔۔ چلو۔۔۔"

مصباح زنیرہ کے ساتھ ہادی کی طرف آئی

"السلام علیکم"

ہادی نے اُن کی اپنی طرف آتے دیکھا تو آگے بڑھ کر اُنھیں سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔۔"

زنیرہ اور مصباح نے ہادی کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اسے دیکھا

" ہادی بھائی آپ یہاں؟"

زنیرہ نے ہادی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔وہ۔۔۔میں مصباح کو ساتھ لے جانے آیا تھا۔امی مصباح کو یاد کر رہی تھیں۔"

ہادی نے مصباح کو دیکھتے ہوئے بتایا۔

"اوہ۔۔۔"

زنیرہ نے اوہ کہا۔

"مصباح کیا تم امی سے ملنے چلو گی؟"

ہادی نے مصباح سے پوچھا

"جی۔۔۔ چلو زنیرہ۔۔۔"

مصباح نے زنیرہ کو ساتھ چلنے کا کہا۔

"نہیں۔۔۔آج صرف آپ چلیں۔۔۔انہیں پھر کبھی لے جاینگے۔۔۔"

ہادی نے مصباح سے کہا۔

"ہاں تم جاؤ مصباح۔۔۔۔مجھے ویسے بھی نوٹس بنانے ہیں گھر جا کر۔۔۔۔"

زنیرہ مصباح سے کہتی ایک نظر ہادی کو دیکھ کر اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔

"چلیں؟"

ہادی نے کہا تو مصباح اُسے دیکھتے ہوئے کار کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

ہادی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور کار آگے بڑھا لے گیا۔

"مصباح سوری۔۔۔امی نے تمہیں نہیں بلایا بلکہ میں تمہیں لنچ پر لے جانا چاہتا تھا"

ہادی نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے ہوئے بتایا

"لیکن۔۔۔"

مصباح نے کچھ کہنا چاہا

"اگر آپ کو کوئی پریشانی ہے تو میں۔۔۔۔"

ہادی نے کار ایک طرف روک دی۔

"نہیں۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ چلیں۔۔۔"

مصباح نے رضامندی دی۔

ہادی نے مسکرا کر کار اسٹارٹ کر دی۔

ہادی مصباح کو ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں لے کر آیا۔

اُن دونوں نے بہت خوشگوار ماحول میں لنچ کیا ساتھ وہ ہلکی پھلکی باتیں بھی کرتے رہے۔

مصباح نے ہادی کی باتوں کو بہت انجوئے کیا۔

مصباح نے کبھی ایراز کے ساتھ ایسا وقت نہیں بتایا تھا۔

پھر اکثر ایسا ہونے لگا۔

ہادی مصباح کو کالج سے اپنے ساتھ لے جاتا۔ اُسے لنچ کرواتا اور کبھی کبھار شاپنگ بھی کروا دیتا تھا۔

مصباح اُسے بہت منع کرتی لیکن وہ نہیں مانتا تھا۔

مصباح دل ہی دل میں ایراز اور ہادی کا موازنہ کرنے لگی تھی۔

آج بھی ہادی مصباح کو لے کر جا چکا تھا۔اور زنیرہ ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی۔

ایراز کالج کے گیٹ پر آیا تو زنیرہ کو اکیلے دیکھ کر مصباح کے بارے میں پوچھا۔

"بھائی وہ تو ہادی بھائی کے ساتھ گئی ہے۔۔۔"

زنیرہ نے بتایا۔

"ہادی کے ساتھ ؟ لیکن کیوں ؟"

ایراز نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں وہ اُن کی امی سے ملوانے لے گئے ہیں۔۔۔آج کل روز لے جاتے ہیں"

زنیرہ نے بتایا۔

ایراز کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"اگر اُسے مصباح کو ساتھ لے جانا ہی ہے تو گھر سے آ کر لے جائے نا۔۔۔کالج سے لے جانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔"

ایراز نے غصے میں کہا اور زنیرہ کو کار میں بیٹھنے کا کہتا کار میں آ بیٹھا۔

ایراز نے زنیرہ کو گھر ڈراپ کیا اور آفس کے لیے نکل گیا۔

ایراز رات کو آفس سے آیا

دور سے ہی ماہم اُسے ٹیرس پر کھڑی نظر آئی تھی۔

اُس کے چہرے پر رقم اُداسی کو وہ دور سے بھی دیکھ سکتا تھا۔

ایک بے چینی نے اسے آگھیرا۔

وہ سیدھا اپنے کمرے میں آگیا۔

فردوس آفندی نے ایراز کو آتا دیکھا تو مصباح کے ہاتھ ایراز کے چائے بھجوادی۔

مصباح چائے لے کر آئی۔اُس نے دیکھا ایراز کھڑکی پر کھڑا تھا۔

"ایراز چائے۔۔۔"

ایراز کھڑکی کے پاس کھڑا ماہم کے چہرے کو سوچے جا رہا تھا۔

ماہم کی اُداسی ایراز کو اپنے دل میں اترتی محسوس ہو رہی تھی۔

اُس کا دل کرب سے بھر جاتا تھا جب جب اُسے یاد آتا کہ ماہم کسی اور سے محبت کرتی ہے۔

اب بھی وہ ایسے ہی محسوسات میں گھیرا کھڑا تھا جب مصباح نے اُسے پیچھے سے آواز دی۔

ایراز نے مڑ کر مصباح کو دیکھا اور چلتا ہوا اُس کے پاس آ گیا۔

"تم کالج کے بعد کہاں گئی تھی؟"

ایراز نے مصباح سے پوچھا۔

"وہ۔۔۔وہ میں۔۔۔"

مصباح گڑبڑا گئی۔

"تم کس کی اجازت سے روز ہادی کے ساتھ گھومنے نکل

جاتی ہو؟"

ایرز کے لہذا غصّہ سموئے ہوئے تھا۔

"ایراز یہ تم مجھ سے کس طرح سے بات کر رہے ہو؟"

مصباح کو ایراز کا یوں سوال کرنا پسند نہیں آیا تھا۔

"مصباح تم میری ہونے والی بیوی ہو۔۔۔۔اور میں یہ سب برداشت نہیں کرونگا۔۔۔"

ایراز کو مصباح کی بات غصّہ دیلا گئی تھی۔

"تم بھی تو سارا سارا دن گھومتے رہتے ہو؟ میں نے تو کبھی تم سے کوئی سوال نہیں کیا"

مصباح کے انداز میں کچھ ایسا تھا جو ایراز کو روز والی مصباح سے الگ لگا۔

"میں سارا دِن آفس میں ہوتا ہوں۔۔۔ کیا یہ تمہیں نہیں معلوم؟"

مصباح کا انداز ایراز کے غصے کو ہوا دے رہا تھا۔

"ایراز ابھی ہماری صرف منگنی ہوئی ہے۔۔۔ شادی نہیں۔۔۔ مجھ سے سوال کرنے کا تمہیں کوئی حق نہیں۔۔"

مصباح کہہ کر کمرے سے نکل گئی۔

ایراز حق دق کھڑا رہ گیا۔

ایراز کار کو بے مقصد سڑکوں پر چلاتا رہا۔

اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اُسے اسماعیل آفندی کی بات اتنی بری کیوں لگ رہی تھی؟ کیوں وہ ماہم کے بارے میں سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا۔

ایراز نے کار ایک طرف روک دی

وہ کار سے باہر نکل آیا۔

"میں مصباح سے پیار کرتا ہوں۔۔۔اور اسی سے شادی کروں گا۔۔۔"

ایراز اپنے سر کو تھامے اپنے آپ کو سمجھا رہا تھا۔

صبح فجر سے کچھ دیر پہلے اسماعیل آفندی ماہم کو لیے کر گھر آ گئے۔

ماہم کے بارے میں اُنہونے گھر میں کسی کو نہیں بتایا تھا۔

ماہم چپ تھی بالکل چپ۔

اسماعیل آفندی نے اُسے دوا کھلا دی۔

ماہم دواؤں کے زیرِ اثر سو گئی۔

اسماعیل آفندی ماہم کے اوپر لحاف ٹھیک کر کے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے

ایراز رات بھر سڑکوں پر گھومتا رہا کچھ دیر پہلے ہی وہ گھر آیا تھا۔

چوکیدار نے اُسے اسماعیل آفندی اور ماہم کے گھر آنے کے بارے میں بتا دیا تھا۔

For more visit (exponovels.com)

ایراز کے قدم خود بہ خود ماہم کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

ایراز ماہم کے کمرے میں آیا جہاں وہ سینے تک لحاف اوڑھے آنکھیں موندیں سو رہی تھی۔

ایراز چلتا ہوا اُس کے بیڈ تک آیا اُس کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر اُسکا ہاتھ تھام لیا۔

"ماہم۔۔۔۔"

ایراز نے شاید پہلی بار ماہم کا نام لیا تھا۔

"ماہم۔۔۔۔مجھے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔میں کیوں تمہیں ایسے نہیں دیکھ پا رہا ہوں؟ماہم پلیز آنکھیں کھول دو۔۔۔۔میرا دل ڈوب رہا ہے۔۔۔۔پلیز آنکھیں کھول کر مجھے ایک بار۔۔۔ایک بار مجھے دیکھ لو۔۔۔۔میں پرومیس کرتا ہوں۔۔۔میں کبھی تمہاری محبت کے بیچ نہیں آؤنگا۔۔۔۔پلیز ایک بار ماہم۔۔۔پلیز۔۔۔۔"

ایراز دیوانہ وار اُسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

اُسے کچھ ہوش نہیں تھا وہ کیا کر رہا ہے یہ کیا کہہ رہا ہے۔

اُسے بس ماہم کو پہلے کی طرح دیکھنا تھا۔

ماہم کو جب اُس نے پہلی بار دیکھا تھا تب ہی وہ اُس کے دل کے تار چھیڑ گئی تھی۔لیکن ماہم کا اُس سے حد درجہ بے تکلفانہ رویہ اُسے پسند نہیں آیا تھا۔

کچھ دنوں بعد جب ایک رات وہ پانی پینے کچن میں جا رہا تھا تب اُس نے ماہم کو نماز پڑھتے دیکھا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں پوری طرح نماز میں غرق تھی۔

ماہم کے چہرے سے ٹپکتا نور ایراز کے دل میں ماہم کے لیے محبت کی شمع روشن کر گیا۔

لیکن وہ ماہم کی محبت سے انکاری رہا تھا کیونکہ وہ اور اس کے والدین بہت سالوں سے مصباح اور اُسے ساتھ دیکھنا چاہتے تھے اور وہ بھی مصباح کو اتنے سالوں سے یہی وعدہ کرتا آیا تھا۔ وہ کیسے۔۔۔ کیسے مصباح سے بے وفائی کر سکتا تھا۔ اس لیے وہ اپنے آپ کو یہی دلاسہ دیا کرتا تھا کہ ماہم اُسے بالکل پسند نہیں آئی۔

لیکن آج۔۔۔ آج ماہم کو اس طرح سے تکلیف میں دیکھنا اُسے سوہانے روح لگ رہا تھا۔

ماہم بے حس و حرکت پڑی تھی۔

ایراز جھٹکے سے اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

اپنے کمرے میں آکر بھی ایراز کو ماہم کی فکر ستاتی رہی۔

"ماہم۔۔۔ میں اب کبھی تمہارے اور تمہاری محبت کے بیچ نہیں آؤنگا۔ کبھی نہیں۔۔۔"

ایراز نے خود سے وعدہ کر لیا۔

"امی۔۔۔ کیا ہوا؟ آپ ایسے کیوں بیٹھی ہیں؟"

مصباح نے حسنہ ملک کو چپ چاپ بیٹھی دیکھا تو پوچھنے لگی۔

"مصباح یہاں آ کر میرے پاس بیٹھو اور میری بات کو غور سے سنو۔"

حسنہ ملک نے مصباح کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے پاس بیٹھایا

"جی۔۔۔امی۔۔۔بولیں۔۔۔"

مصباح اُن کے انداز پر تھوڑی گڑبڑا گئی تھی۔

"مصباح بیٹا میری بات کو دھیان سے سننا۔ دیکھو جو میں کہہ رہی ہوں وہ تمہارے بھلے کے لیے ہی کر رہی ہوں۔۔۔"

حسنہ ملک نے تمہید باندھی۔

"امی آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا"

مصباح حسنہ ملک کی باتوں پر کنفیوز ہوتے ہوئے بولی۔

"مصباح تمہاری کلثوم پھوپھو چاہتی ہیں کہ تم اور ہادی۔۔۔ تمہاری اور ہادی کی شادی کرنا چاہتی ہیں وہ"

حسنہ ملک نے رک رک کر بات پوری کی۔

"امی۔۔۔ آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں؟ امی میں ایراز سے پیار کرتی ہوں۔۔۔ اور میں اُسی سے شادی کروں گی۔ آپ پھوپھو کو منع کر دیں۔"

For more visit (exponovels.com)

مصباح کھڑی ہوتے ہوئے بولی۔

"مصباح بیٹا میری بات سمجھو۔۔۔ہادی ویل سیٹلیڈ بندہ ہے۔امریکہ میں رہتا ہے۔ تمہیں دنیا کی ہر خوشی دے سکتا ہے۔"

حسنہ ملک نے مصباح کو قائل کرنا چاہا۔

"امی۔۔۔ایراز بھی ویل سٹیلیڈ ہے۔وہ بھی مجھے دنیا کی ہر خوشی دے سکتا ہے۔"

مصباح نے انہی کے انداز میں کہا۔

"مصباح میری بات سمجھو۔۔۔ہادی تمہیں ایراز سے زیادہ خوش رکھے گا"

حسنہ ملک نے ایک بار پھر مصباح کو سمجھانا چاہا۔

نہیں امی۔۔۔میں صرف ایراز سے شادی کروں گی بس۔۔۔"

مصباح کہہ کر کمرے سے نکل گئی۔

حسنہ ملک پریشانی سے اُسے جاتے ہوئے دیکھتی رہیں۔

ماہم کی آنکھ کھلی تو دیکھا اسماعیل آفندی اُس کے پاس بیٹھے ہیں۔

ماہم اٹھ کر بیٹھ گئی۔ بولی کچھ نہیں۔

"ماہم۔۔۔بچہ کیسا لگ رہا ہے اب؟"

اسماعیل آفندی نے محبت سے پوچھا

"زندہ ہوں ڈیڈ۔۔۔۔"

ماہم نے دھیرے سے کہا۔

"بیٹا۔۔۔۔ایسے کیوں کہہ رہی ہو؟میری عمر بھی تمہیں لگ گئے میری جان۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے تڑپ کر کہا۔

"نہیں ڈیڈ۔۔۔۔مجھے زندگی کی دعا مت دیں۔۔۔۔میں اب زندہ رہنا نہیں چاھتی۔۔۔۔جس زندگی میں آپ مجھے ایراز آفندی نہیں دے سکتے۔مجھے وہ زندگی ہی نہیں چاہیے"

ماہم کہتی واشروم میں بند ہو گئی۔

اسماعیل آفندی ایک بار پھر سوچ میں پڑ گئے۔

وہ اپنی بیٹی کو ایسے تڑپتے نہیں دیکھ سکتے تھے۔

ماہم فریش ہو کر آئی اور تیار ہو کر بنا کسی سے کوئی بات کیے بائک لے کر گھر سے نکل گئی۔

"میکائیل بھائی اور بھابھی میں آپ دونوں سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں"

رات اسماعیل آفندی میکائیل آفندی کے کمرے میں آکر بولے تھے۔

"ارے آؤ آؤ۔۔۔اسماعیل۔۔"

میکائیل آفندی نے کہا تو اسماعیل آفندی کمرے میں رکھے صوفے کی طرف بڑھ گئے۔

فردوس آفندی بھی ایک صوفے پر بیٹھ گئیں۔

"بھائی صاحب میں آپ دونوں سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔"

اسماعیل آفندی کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ سب کچھ جاننے کے باوجود وہ کیسے ماہم کے لیے ایراز کا ہاتھ مانگے

"بولو نہ اسماعیل۔۔۔اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے۔۔۔بولو۔۔۔کیا کہنا چاہتے ہو؟"

فردوس آفندی نے کہا۔

"بھابھی میں۔۔۔میں چاہتا ہوں کہ ماہم کی شادی کردوں۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے تمہید باندھی۔

"ہاں تو میں نے بتایا تھا نہ میرے دوست کی فیملی کے بارے میں ؟ تم نے کوئی جواب ہی نہیں دیا۔ بھئی وہ لوگ ماہم سے ملنے آنا چاہتے ہیں۔ تم بتادو کب بلانا ہے اُنھیں۔۔۔ میں بلوالیتا ہوں۔۔۔"

میکائیل آفندی نے اسماعیل آفندی سے پوچھا

"نہیں بھائی صاحب آپ اُنھیں منع کر دیں۔۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے سر جھکا کر کہا۔

"کیوں ؟اسماعیل وہ میرے جاننے والے لوگ ہیں۔۔۔"

میکائیل آفندی نے صوفے سے آگے کی طرف جھک کر کہا

"بھائی صاحب میں۔۔۔ میں ماہم کے لیے ایراز کا ہاتھ مانگنا چاہتا ہوں آپ دونوں سے۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے ڈرتے ڈرتے بات مکمل کی۔

فردوس آفندی اور میکائیل آفندی صوفے سے کھڑے ہو گئے۔

"اسماعیل تمھیں پتہ ہے نہ مصباح اور ایراز کی منگنی ہو چکی ہے ؟"

میکائیل آفندی نے غصے سے کہا۔

"ہاں بھائی صاحب لیکن ماہم اور ایراز۔۔۔۔"

"نہیں اسماعیل۔۔۔۔ مصباح میری بیٹی ہے اور میں اُس کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کرونگا۔ اگر تم نے یہ بات پہلے کی ہوتی تو میں بے شک ماہم کو ہی اپنی بہو بناتا لیکن اب جب کہ میں حسنہ کو زبان دے چکا ہوں تو میں اپنے وعدے سے نہیں پھر سکتا۔"

میکائیل آفندی نے دوٹوک لحظے میں بات ختم کر دی۔

اسماعیل آفندی دھیرے سے صوفے سے کھڑے ہوئے اور ایک نظر دونوں کو دیکھتے کمرے سے باہر چلے گئے۔

وہ اپنی طرف سے ایک کوشش کر لینا چاہتے تھے۔

اُنھیں اندازہ تھا کہ وہ لوگ اس رشتے کے لیے نہیں مانے گے لیکن ایک چھوٹی سی اُمید تھی کہ شاید وہ لوگ مان جائیں اور ماہم کو وہ ہمیشہ کی طرح اُس کی خوشیاں دے سکیں۔

مصباح اور زنیرہ کالج کے گیٹ کے پاس کھڑی اپنی کار کی طرف آئیں۔

ہادی وہاں اپنی کار کے ساتھ کھڑا تھا۔

"یہ ہادی بھائی تو نہیں ؟"۔

زنیرہ نے ہادی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ تو ہادی بھائی ہے۔۔۔ چلو۔۔۔"

مصباح زنیرہ کے ساتھ ہادی کی طرف آئی

"السلام علیکم "

ہادی نے اُن کی اپنی طرف آتے دیکھا تو آگے بڑھ کر اُنھیں سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔۔"

زنیرہ اور مصباح نے ہادی کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اسے دیکھا

" ہادی بھائی آپ یہاں ؟"

زنیرہ نے ہادی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔وہ۔۔۔میں مصباح کو ساتھ لے جانے آیا تھا۔امی مصباح کو یاد کر رہی تھیں۔"

ہادی نے مصباح کو دیکھتے ہوئے بتایا۔

"اوہ۔۔۔"

زنیرہ نے اوہ کہا۔

"مصباح کیا تم امی سے ملنے چلو گی ؟"

ہادی نے مصباح سے پوچھا

"جی۔۔۔چلو زنیرہ۔۔۔"

مصباح نے زنیرہ کو ساتھ چلنے کا کہا۔

"نہیں۔۔۔آج صرف آپ چلیں۔۔۔انہیں پھر کبھی لے جائینگے۔۔۔"

ہادی نے مصباح سے کہا۔

"ہاں تم جاؤ مصباح۔۔۔۔مجھے ویسے بھی نوٹس بنانے ہیں گھر جا کر۔۔۔"

زنیرہ مصباح سے کہتی ایک نظر ہادی کو دیکھ کر اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔

"چلیں؟"

ہادی نے کہا تو مصباح اُسے دیکھتے ہوئے کار کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

ہادی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور کار آگے بڑھا لے گیا۔

"مصباح سوری۔۔۔امی نے تمہیں نہیں بلایا بلکہ میں تمہیں لنچ پر لے جانا چاہتا تھا"

ہادی نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے ہوئے بتایا

"لیکن۔۔۔"

مصباح نے کچھ کہنا چاہا

"اگر آپ کو کوئی پریشانی ہے تو میں۔۔۔۔"

ہادی نے کار ایک طرف روک دی۔

"نہیں۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔چلیں۔۔۔"

مصباح نے رضامندی دی۔

ہادی نے مسکرا کر کار اسٹارٹ کر دی۔

ہادی مصباح کو ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں لے کر آیا۔

اُن دونوں نے بہت خوشگوار ماحول میں لنچ کیا ساتھ وہ ہلکی پھلکی باتیں بھی کرتے رہے۔

مصباح نے ہادی کی باتوں کو بہت انجوئے کیا۔

مصباح نے کبھی ایراز کے ساتھ ایسا وقت نہیں بتایا تھا۔

پھر اکثر ایسا ہونے لگا۔

ہادی مصباح کو کالج سے اپنے ساتھ لے جاتا۔اُسے لنچ کرواتا اور کبھی کبھار شاپنگ بھی کروا دیتا تھا۔

مصباح اُسے بہت منع کرتی لیکن وہ نہیں مانتا تھا۔

مصباح دل ہی دل میں ایراز اور ہادی کا موازنہ کرنے لگی تھی۔

آج بھی ہادی مصباح کو لے کر جا چکا تھا۔اور زنیرہ ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی۔

ایراز کالج کے گیٹ پر آیا تو زنیرہ کو اکیلے دیکھ کر مصباح کے بارے میں پوچھا۔

"بھائی وہ تو ہادی بھائی کے ساتھ گئی ہے۔۔۔"

زنیرہ نے بتایا۔

"ہادی کے ساتھ ؟لیکن کیوں ؟"

ایراز نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں وہ اُن کی امی سے ملوانے لے گئے ہیں۔۔۔آج کل روز لے جاتے ہیں"

زنیرہ نے بتایا۔

ایراز کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"اگر اُسے مصباح کو ساتھ لے جانا ہی ہے تو گھر سے آ کر لے جائے نا۔۔۔کالج سے لے جانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔"

ایراز نے غصے میں کہا اور زنیرہ کو کار میں بیٹھنے کا کہتا کار میں آ بیٹھا۔

ایراز نے زنیرہ کو گھر ڈراپ کیا اور آفس کے لیے نکل گیا۔

ایراز رات کو آفس سے آیا

دور سے ہی ماہم اُسے ٹیرس پر کھڑی نظر آئی تھی۔

اُس کے چہرے پر رقم اُداسی کو وہ دور سے بھی دیکھ سکتا تھا۔

ایک بے چینی نے اسے آگھیرا۔

وہ سیدھا اپنے کمرے میں آگیا۔

فردوس آفندی نے ایراز کو آتا دیکھا تو مصباح کے ہاتھ ایراز کے چائے بھجوادی۔

مصباح چائے لے کر آئی۔اُس نے دیکھا ایراز کھڑکی پر کھڑا تھا۔

"ایراز چائے۔۔۔۔"

ایراز کھڑکی کے پاس کھڑا ماہم کے چہرے کو سوچے جارہا تھا۔

ماہم کی اُداسی ایراز کو اپنے دل میں اترتی محسوس ہورہی تھی۔

اُس کا دل کرب سے بھر جاتا تھا جب جب اُسے یاد آتا کہ ماہم کسی اور سے محبت کرتی ہے۔

اب بھی وہ ایسے ہی محسوسات میں گھیرا کھڑا تھا جب مصباح نے اُسے پیچھے سے آواز دی۔

ایراز نے مڑ کر مصباح کو دیکھا اور چلتا ہوا اُس کے پاس آگیا۔

"تم کالج کے بعد کہاں گئی تھی؟"

ایراز نے مصباح سے پوچھا۔

"وہ۔۔۔وہ میں۔۔۔"

مصباح گڑ بڑا گئی۔

"تم کس کی اجازت سے روز ہادی کے ساتھ گھومنے نکل

جاتی ہو؟"

ایرز کے لہذا غصّہ سموئے ہوئے تھا۔

"ایراز یہ تم مجھ سے کس طرح سے بات کر رہے ہو؟"

مصباح کو ایراز کا یوں سوال کرنا پسند نہیں آیا تھا۔

"مصباح تم میری ہونے والی بیوی ہو۔۔۔۔اور میں یہ سب برداشت نہیں کرونگا۔۔۔"

ایراز کو مصباح کی بات غصّہ دیلا گئی تھی۔

"تم بھی تو سارا سارا دن گھومتے رہتے ہو؟ میں نے تو کبھی تم سے کوئی سوال نہیں کیا"

مصباح کے انداز میں کچھ ایسا تھا جو ایراز کو روز والی مصباح سے الگ لگا۔

"میں سارا دِن آفس میں ہوتا ہوں۔۔۔ کیا یہ تمہیں نہیں معلوم ؟"

مصباح کا انداز ایراز کے غصے کو ہوا دے رہا تھا۔

"ایراز ابھی ہماری صرف منگنی ہوئی ہے۔۔۔ شادی نہیں۔۔۔ مجھ سے سوال کرنے کا تمہیں کوئی حق نہیں۔۔"

مصباح کہہ کر کمرے سے نکل گئی۔

ایراز حق دق کھڑا رہ گیا۔

ایراز ساری رات بے چین رہا تھا۔

"ماہم۔۔۔ اب نہیں۔۔۔ بس اب اور نہیں۔۔۔ میں اب تمہیں اپنی محبت کی اور تذلیل کرنے نہیں دوں گا۔ تم جس کسی سے بھی محبت کرتی ہو۔۔۔ مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔ مجھے صرف اتنا پتہ ہے کے تم نے میری محبت مجھ سے چھین لی ہے۔۔۔ میری محبت۔۔۔ ماہم آفندی۔۔۔"

ایراز غصے میں ٹیبل کو ٹھوکر مارتا گھر سے باہر نکل گیا۔

گھر سارا مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہر طرف لوگ آ جا رہے تھے۔

سب لوگوں نے ماہم کے بارے میں پوچھا تھا کیونکہ وہ بہت سال بعد پاکستان آئی تھی۔ سب اُس سے ملنا چاہتے لیکن وہ گھر پر ہوتی ہی نہیں تھی۔ صبح جلدی نکل جاتی اور رات دیر سے آتی اور ڈائریکٹ اپنے کمرے میں بند ہو جاتی۔

اُس نے ایک بھی فنکشن میں شرکت نہیں کی تھی۔

آج بارات تھی۔

اسماعیل آفندی نے ماہم کو آج صبح ہی قسم دے گھر روک رکھا تھا۔

ماہم مجبوراً گھر پر رکی تھی لیکن اپنے کمرے سے وہ تب بھی باہر نہیں آئی تھی۔

ساری لڑکیاں تیار ہونے پارلر جا رہی تھی اسماعیل آفندی نے اُسے بھی بھیجنا چاہا لیکن وہ نہیں گئی۔

رات کو اسماعیل آفندی کے بہت منّت سماجت کرنے کے بعد کمرے سے باہر آ گئی تھی۔

سارے لوگ تیار ہو کر یہاں وہاں آ جا رہے تھے جب ماہم نے دیکھا ایراز کریم کلر کی شیروانی میں سر پر پگڑی پہنے پیروں میں کھسّے فسائے کسی ریاست کے شہزادے کی طرح پوری آن بان شان کے ساتھ چلا آ رہا تھا

ماہم ایک ٹک اُسے دیکھے گئی

ماہم آہستہ سے چلتی ہوئی ایراز کے پاس آئی اور اُسے چھو کر دیکھنے لگی۔

اُسے لگا یہ اُس کا خواب ہے

ایراز کو ماہم کا اس طرح چھونا پسند نہیں آیا تھا۔

وہ اپنا عہد بھولا نہیں تھا۔

ایراز ماہم کا ہاتھ جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔

ماہم کی آنکھوں کے کونے ایک بار پھر بھیگ گئے تھے۔

آج وہ دشمن جان کیسی اور کا ہونے جا رہا تھا۔

ماہم آج فردوس آفندی کی ضد پر ایک کریم کلر کا لہنگا پہنا تھا جو کافی بھاری تھا۔

اُنہوں نے ماہم کو اچھی طرح تیار کیا تھا۔

ماہم بنا کچھ بولے بیٹھی رہی۔ فردوس آفندی اُسے ہر ہر طرح سے خوبصورت بنانے میں جوتی ہوئی تھیں۔

"ماہم بیٹا۔۔۔ مجھے معاف کر دینا۔۔۔ میں تمہاری خواہش پوری نہیں کر سکی۔۔۔"

فردوس آفندی نے ماہم کی چپ کو نوٹ کرتے ہوئے اُس سے کہا۔

ماہم بھیگی آنکھوں سے مسکراتے ہوئے اُن کے گلے لگ گئی۔

اُس کے گلے میں آنسوں کا پھندا لگ گیا۔

اُس سے کچھ بولا ہی نہیں گیا۔

سارے لوگ پارلر سے آگئے تھے سوائے مصباح کے۔

مصباح کے ہاتھوں کی مہندی گیلي تھی جس وجہ سے وہ وہاں رک گئ تھی۔ باقی سب لوٹ آئیں تھی۔

سارے مہمان تقریب کے لیے اکٹھا ہو چکے تھے۔

قاضی صاحب بھی آگئے۔

ایراز لان میں لگے اسٹیج پر قاضی صاحب کے ساتھ بیٹھا تھا۔

"امی۔۔۔۔مصباح کو لائیں۔۔۔ قاضی صاحب نکاح پڑھوانے کا کہہ رہے ہیں۔۔۔"

معراج فردوس آفندی کے پاس آکر بولا۔

"ٹھیک ہے رکو۔۔۔میں اُسے لے کر آتی ہوں۔۔۔"

فردوس آفندی اندر کی طرف بڑھ گئیں۔

ماہم اسٹیج کے سامنے لگے ٹیبلوں میں سے ایک پر بیٹھی ایراز کو بنا پلکیں جھپکے دیکھے جا رہی تھی۔

For more visit (exponovels.com)

"آج کے بعد تمہیں دیکھنے کا بھی حق نہیں ہو گا مجھے۔۔۔"

ماہم دل ہی دل میں سوچے جا رہی تھی

ایراز نے ایک دو بار ماہم کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔

ایراز کو اب اُس کے اس طرح دیکھنے سے چڑھ ہو رہی تھی۔

ایراز نے نا گواری سے ماہم کو دیکھا اور پھر قاضی صاحب سے کچھ بات کرنے لگا۔

"زنیرہ۔۔۔ مصباح کو لے آو۔۔۔"

فردوس آفندی نے زنیرہ کے کمرے میں آ کر کہا۔

زنیرہ اپنی چوڑیاں تبدیل کر رہی تھی کیونکہ جو اُس نے پہلے پہنی تھی وہ اُس کے گرارے کے ساتھ میچ نہیں کر رہی تھی۔

"لیکن امی وہ تو۔۔۔"

زنیرہ کی بات منہ میں ہی رہ گئی۔

فردوس آفندی نے گھور کر زنیرہ کو دیکھا تھا۔

"امی۔۔۔ امی وہ مصباح کی مہندی گیلی تھی تو اُس نے کہا وہ بعد میں آ جائیگی۔ ڈرائیور وہیں تھا۔

ہم ایک کار میں آ گئے تھے۔"

"زنیرہ تم اس قدر لاپرواہ کیسے ہو سکتی ہو؟"

فردوس آفندی نے غصے سے کہا۔

"سوری امی۔۔۔۔"۔

زنیرہ مینمینائی۔

"اُسے فون کرو۔۔۔پوچھو کہاں پہنچی ہے۔۔۔"

فردوس آفندی نے زنیرہ سے کہا اور باہر کی طرف بڑھ گئیں۔

"امی۔۔۔امی۔۔۔"

فردوس آفندی معراج کے پاس آئیں تھی کہ اُسے مصباح کو لانے بھیج سکیں۔ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگی تھیں جب زنیرہ بھاگتی ہوئی اُن کی طرف آئی۔

"کیا ہوا۔۔۔مصباح کہاں تک پہنچی؟"

فردوس آفندی نے پوچھا تو معراج بھی اُنھیں دیکھنے لگا۔

"امی۔۔امی مصباح کا فون نہیں لگ رہا اور پارلر والے کہہ رہے ہیں کہ وہ پارلر سے جا چکی ہے۔۔۔"

زنیرہ پریشانی سے بولی۔

"توڈرائیور کو فون کرو۔۔۔شاید مصباح کا فون ڈسچارج ہو گیا ہو۔۔۔"

معراج نے زنیرہ سے کہا۔

"بھائی۔۔۔۔میں نے ڈرائیور کو کال کی تھی۔۔۔وہ کہہ رہا ہے کہ وہ کافی دیر سے پارلر کے باہر کھڑا ہے لیکن مصباح ابھی تک باہر نہیں آئی۔"

زنیرہ نے بتایا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔۔"

فردوس آفندی نے پریشانی سے اُسے دیکھا

"امی۔۔۔میں دیکھ کے آتا ہوں۔۔۔۔"

معراج نے فوراً کہا اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔

سب لوگ مصباح کا انتظار کر رہے تھے۔فردوس آفندی سب کو "وہ ابھی آجاتی ہے" کہہ کہہ کر تھک چکی تھیں۔

معراج پارلر آیا وہاں اُسے پتہ چلا کہ مصباح بہت دیر پہلے ہی پارلر کے پچھلے دروازے سے جا چکی ہے۔

معراج نے ڈرائیور کو گھر بھیج دیا اور سارا راستہ مصباح کو ڈھونڈ ھتے ہوئے گھر آ گیا لیکن مصباح نہیں ملی۔

فردوس آفندی نے معراج کو آتا دیکھا تو اُسے لیے اپنے کمرے میں آ گئیں۔

اسماعیل آفندی اور میکائیل آفندی بینش اور زنیرہ بھی کمرے میں آ گئیں۔

"مصباح کہاں ہے؟ "

میکائیل آفندی نے معراج سے پوچھا۔

"ابو وہ نہیں تھی پارلر میں اور پارلر والو نے بتایا کہ وہ بہت دیر پہلے ہی پارلر سے چلی گئی ہے۔"

معراج سے بتایا۔

"پارلر سے نکل چکی ہے تو کہاں گئی؟"

فردوس آفندی نے معراج سے پوچھا۔

معراج نے نے علمی کا مجاہرا کرتے کندھے اچکا دیئے۔

"حسنہ کہاں ہے؟ حسنہ کو بلاؤ۔۔۔"

میکائیل آفندی نے زنیرہ کو کہا۔

زنیرہ فوراً کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہ لوگ سب پریشانی سے حسنہ ملک کا انتظار کرنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد زنیرہ واپس آئی

" حسنہ کہاں ہے؟"

میکائیل آفندی نے زنیرہ کو اکیلے آتے دیکھ پوچھا۔

"ابّو۔۔۔وہ پھوپھو شام سے باہر گئیں ہیں ابھی تک نہیں آئی۔اور انکا فون بھی بند جا رہا ہے۔"

زنیرہ نے انکو دیکھتے ہوئے بتایا۔

"کیا ہو گیا ہے۔۔ کیا ہو رہا ہے؟حسنہ اور مصباح دونوں کہاں جا سکتی ہیں؟"

اسماعیل آفندی نے فکر مندی سے کہا۔

"امی۔۔۔مصباح اب نہیں آئے گی۔۔۔آپ سب کو جا کر کہہ دیں کہ یہاں کوئی شادی نہیں ہو رہی۔۔۔."

ایراز کمرے میں داخل ہوا

ایک نظر سب کو دیکھ کر کہا اور صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا ایراز؟"

فردوس آفندی اُس کی طرف بڑھیں۔۔۔

ایراز نے خاموشی سے موبائل نکال کر اُن کی طرف بڑھا دیا۔

سب ایک کے بعد ایک موبائل لیتے اور اُس میں کچھ دیکھ کر حیرانی سے موبائل دوسرے کے ہاتھ میں تھما دیتے۔

ہادی نے اپنی اور مصباح کی نکاح کی کچھ تصاویر ایراز کو وٹس آپ کر دی تھی جواب سب باری باری دیکھ رہے تھے۔

"یہ۔۔۔یہ سب۔۔۔۔"۔

فردوس آفندی نے تصویر دیکھتے ہوئے کچھ کہنا چاہا تھا لیکن کہہ نا سکی۔

ایراز آنکھیں موندیں صوفے کی بیک سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔

"ایراز چلو دیر ہو رہی ہے۔۔۔ قاضی صاحب نکاح کے لیے انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"

میکائیل آفندی نے کہا تو سارے لوگ حیرت سے اُنھیں دیکھنے لگے۔

ایراز کو اُن کی دماغی حالت پر شک سا ہوا۔

"لیکن ابّو مصباح تو۔۔۔"

معراج نے کہا لیکن میکائیل آفندی نے اُس کی بات کاٹ دی۔

"ایراز کی شادی آج اور ابھی ہو گی۔۔۔ ماہم کے ساتھ۔۔۔ چلو ایراز"

میکائیل آفندی نے بم پھوڑا۔

"نہیں ابّو۔۔۔میں ماہم سے شادی نہیں کرونگا۔۔۔"

ایراز صوفے سے کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔

"ایراز آج ہماری عزت داؤ پر لگی ہے اور میں اپنے خاندان کے عزت کو ایسے تباہ ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔اتنے سارے رشتے دار آئے ہوئے ہیں۔سارا خاندان اکٹھا ہوا ہے۔

آج شادی تو ہو گی اور تمہیں ماہم سے شادی کرنی ہی پڑے گی۔میں اور کچھ نہیں سنوں گا۔۔ جلدی سے باہر آؤ۔۔۔"

میکائیل آفندی کہہ کر کمرے سے نکل گئے

ایراز نے بے چینی سے فردوس آفندی کو دیکھا۔

"بیٹاہاں کہہ دو۔۔۔یہ ہمارے خاندان کی عزت کا سوال ہے۔۔۔"

فردوس آفندی نے کہاتو وہ ایک غصے بھری نظر اُنھیں دیکھتا باہر نکل گیا

"اسماعیل۔۔۔تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں؟"

فردوس آفندی نے اسماعیل آفندی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں بھابھی۔۔۔میری ماہم ایراز سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔بھابھی میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھول پاونگا "

اسماعیل آفندی کی آنکھوں میں آنسو تھے لیکن لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

For more visit (exponovels.com)

زنیرہ اور بینش ماہم کو کمرے میں لے آئیں۔

ماہم اُنھیں حیرت سے دیکھتی رہی۔

وہ لوگ اُس کا لہنگا ٹھیک کر اُس کا دوپٹہ سر پر برابر کر رہی تھیں۔

"یہ آپ لوگ۔۔۔آپ لوگ کیا کر رہیں ہیں؟"

ماہم نے حیرت سے پوچھا تھا۔

"بیٹا۔۔۔میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا نہ کہ آپ جو مانگو گی وہ تمہیں دونگی۔۔۔آج میں تمہیں تمہاری خوشی دینے جا رہی ہوں۔

فردوس آفندی نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہا۔

ماہم ڈریسنگ ٹیبل کی چیئر سے کھڑی ہو کر اُنھیں دیکھنے لگی۔

"امی آپ۔۔۔آپ۔۔۔"

"ہاں بیٹا۔۔۔کچھ دیر میں قاضی صاحب آ رہے ہیں۔۔۔تمہاری اور ایراز کا نکاح ہونے جا رہا ہے۔۔۔"

فردوس آفندی نے کہا اور اُس کا ماتھا چوم کر اُس کا دوپٹہ سر سے ذرا آگے کر کے گھونگھٹ کر دیا۔اور اُسے صوفے پر ایک طرف بیٹھا دیا۔

تھوڑی دیر میں قاضی صاحب آ گئے۔

قبول وایجاب کے مراحل طے پا گئے۔

پھر ایراز کے پاس جا کر اُس سے رضامندی لی گئی۔ نکاح ہو گیا۔

ماہم۔۔۔ماہم اسماعیل آفندی سے ماہم ایراز آفندی بن گئی۔

ماہم کو اب بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ ایراز کے نکاح میں آچکی ہے۔

"کیا دعائیں ایسے بھی قبول ہوتی ہیں؟"

ماہم دل ہی دل میں سوچے جارہی تھی۔

ایراز سخت خفا لگتا تھا۔

اُسے لگ رہا تھا ماہم کبھی اس شادی کے لیے راضی نہیں ہو گی۔ وجہ اُس کی بے لوث محبت تھی جس کے لیے وہ جان تک دے سکتی تھی۔ جس کے لیے وہ فردوس آفندی کے آگے رو رو کر فریاد کر رہی تھی۔ وہ کیسے اپنی محبت سے بیوفائی کر سکتی ہے۔۔۔ لیکن جب قاضی صاحب اُس کی رضامندی لے کر اُس کے پاس آئے تو وہ شوک ہی رہ گیا۔

"ماہم کیا تم نے مجبوری میں یہ رشتہِ جوڑا ہے؟ کیا تم اپنی محبت سے بیوفائی کر گئی؟ ان لوگو کے مجبور کرنے پر تم نے اپنی محبت چھوڑ دی؟ وہ محبت جس کے لیے تم اپنی جان دینے پیر تولی ہوئی تھی؟"

ایراز نے ان ہی سب سوچوں کے درمیان نکاح نامے پر سائن کیے تھے۔

تھوڑی دیر بعد ماہم کو لا کر اسٹیج پر ایراز کے برابر بیٹھا دیا گیا۔

ماہم شرمائی، لجائی سے ایراز کے پاس بیٹھی اُس کے سحر میں کھوئی تھی۔

وہ اتنی خوش تھی کہ اگر کوئی اُس سے پوچھ لیتا خوشی کی کیا ڈیفینیشن ہے تو وہ ایراز آفندی کا نام لے لیتی۔

ایراز چپ چاپ سپاٹ چہرے کے ساتھ بیٹھا تھا۔

منم نے چہرے پر گھونگھٹ ہونے کی وجہ سے وہ ماہم کے تصورات دیکھنے سے قاصر تھا۔

"مجھے پتہ ہے ماہم۔۔۔۔۔۔ یہ رشتہ تمہارے لیے ایک بوجھ ہے۔۔۔ لیکن تم فکر مت کرو۔۔۔ میں تمہیں اس۔ قدر مجبور کر دونگا کہ تم خود ہی یہ رشتہ توڑ دو گی۔"

ایراز اسٹیج پر بیٹھا ایک نظر ماہم کو دیکھ کر دل ہی دل میں عزم لے رہا تھا۔

کچھ دیر بعد رخصتی کی رسم ادا کر دی گئی اور ماہم کو لا کر ایرز کے کمرے میں بیٹھا دیا گیا۔

ماہم گھونگھٹ نکالے بیٹھی ایرز کا انتظار کرنے لگی۔

ایرز رخصتی کے بعد ٹیرس پر آ کر سگریٹ پر سگریٹ پیے جا رہا تھا۔

گھر میں سے کسی نے اُس سے کچھ نہیں کہا تھا کیونکہ سب جانتے تھے کہ یہ رشتہ کن حالات میں جوڑا ہے۔

میکائیل آفندی نے کسی کو بھی ایرز کو کچھ کہنے سے منع کر رکھا تھا

ایرز بہت دیر سے ٹیرس پر کھڑا سگریٹ پینے کا شغل فرما رہا تھا ساتھ ہی بہت ساری سوچیں اُس کے دل کو بے قرار کر رہیں تھی۔

ماہم آفندی۔۔۔اس کی محبت۔۔۔اُس کے ساتھ ایک پاک اور شرعی رشتے میں جوڑ کر اُس کے کمرے میں بیٹھی اُس کا انتظار کر رہی تھی۔ لیکن ایرز کو یہی بات چین نہیں لینے دے رہی تھی کہ اُس کی محبت نے مجبوری کے تحت اس رشتے کو قبول کیا ہے۔

ماہم اُس کے نکاح میں ہونے کے باوجود کیسی اور سے محبت کرتی ہے۔۔۔بے پناہ محبت۔۔۔۔ جس کا گواہ وہ خود رہ چکا تھا۔

بہت دیر تک اپنا سینا جلانے کے بعد وہ تھکے قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

ایرز کمرے میں آیا تو دیکھا ماہم اُس کے بیڈ پر سجی سنوری گھونگھٹ نکالے بیٹھی اُس کا انتظار کر رہی ہے۔

ایرز نے کمرے میں آ کر دروازہ بند کیا اور چلتا ہوا بیڈ تک آیا۔

"نکلو یہاں سے۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کا دایاں بازو پکڑ کر اُسے بیڈ سے کھڑا کر دیا۔

ماہم حیران نظروں سے ایرز کو دیکھنے لگی۔

"تم۔۔۔۔ماہم آفندی تم۔۔۔ تم نے مجھ سے میری محبت چھینی ہے۔۔۔۔میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگا۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔ نکل جاؤ میرے کمرے سے۔۔۔ابھی اور اسی وقت۔۔۔۔"

ایرز نے ایک بار پھر اُس کے بازو پکڑ کر اسے دھکّا دینا چاہا۔

"ایرز۔۔۔۔ یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔میں۔۔۔۔میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔میں کہاں جاؤنگی۔۔۔۔پلیز مجھے یہی رہنے دیں۔۔۔۔میں۔۔۔میں آپکو ڈسٹرب نہیں کروں گی۔۔۔۔میں اُس کونے میں بیٹھ جاؤں گی۔۔۔آپ کو۔۔۔آپ کو پتہ بھی نہیں چلے گا کہ کمرے میں کوئی اور بھی ہے۔۔۔"

ماہم کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

اُس نے کب سوچا تھا جس محبت کو پانے کے لیے اُس نے اپنی جان کی بازی تک لگا دی تھی وہ محبت تو اُسے مل کر بھی نہیں مل پائی تھی۔ایرز تو مصباح کی محبت میں دیوانہ ہوئے جا رہا ہے۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تمہیں یہاں رہنا ہے تو تو رہو۔۔۔۔"

ایرز کہہ کر دروازے کی طرف بڑھا۔

"میری بات سنیے۔۔۔۔رک جایئے نہ۔۔۔پلیز ایسے مجھے اکیلا چھوڑ کے مت جائیں۔۔۔۔"

ماہم نے روتے ہوئے ایراز کا بازو پکڑ کر اُسے جانے سے روکنے کی کوشش کی۔

ایراز نے اُسکا ہاتھ اپنے بازو سے جھٹکنے کے انداز میں ہٹایا۔ جھٹکا اتنا شدید تھا کے ماہم اپنا بیلنس برقرار نہیں رکھ پائی اور بیڈ کے پاس جا گری۔

"آئندہ مجھے چھونے تو دور کی بات میرے سامنے آنے کی ہمت بھی مت کرنا۔۔۔۔شادی تو کرلی ہے تم سے ۔۔۔۔لیکن تمہیں میں کبھی بھی اپنی بیوی تسلیم نہیں کروں گا۔۔۔یاد رکھنا میری یہ بات۔۔۔۔"

وہ دروازے کا ہینڈل گھوما کر باہر نکلنے لگا

"ایرز پلیز۔۔۔پلیز میری بات سنیں۔۔۔میں۔۔۔میں آپ سے بہت محبت کرتی ہو۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔آپ مجھے ایسے چھوڑ کر مت جائیں۔۔۔پلیز۔۔۔"

اُس نے وہیں سے اُسے آواز دی کیونکہ گرنے کی وجہ سے اُس بیڈ کا کونا اُسکی کمر میں لگا تھا جہاں سے ٹیسیں اٹھ رہی تھی اور وہ خود کو کھڑا ہونے سے قاصر پاتی تھی۔

"محبت۔۔۔۔۔۔۔۔؟کیا جانتی ہو تم محبت کے بارے میں۔۔۔۔۔؟تم۔۔۔تم نے جو کیا اُسے تم محبت کہتی ہو۔۔۔۔۔؟"

وہ چلتا ہوا اُسکے پاس آیا اور دوزانوں ہو کر اُسکے سامنے بیٹھا اور اُسکا بازو دبوز کر اُسے کھڑا کیا۔

"میں۔۔۔میں سچ میں۔۔۔سچ میں آپ سے بہت۔۔۔محبت کرتی ہو۔۔۔"

کمر سے اُٹھتی ٹیسو کی وجہ سے اُسکی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے لگے۔ لیکن اُس نے اُسکی پرواہ کیے بنا پھر سے اُس دشمن جان کو اپنی محبت کا یقین دلانے کی کوشش کی۔

ایراز کو اُسکی محبت محبت کی گردان نے اور تعیش دیلا دیا۔اُس نے اُسکا بازو چھوڑا اور ڈریسنگ ٹیبل پر جاکر پرفیوم کی تین بوتل اٹھاکر باری باری فرش پر دے ماری۔ سارے فرش پر کانچ کے ٹکڑے بکھر گئے۔

"محبت کرتی ہو نا مجھ سے۔۔۔۔ تو محبت تو آسانی سے نہیں ملا کرتی۔۔۔۔ آج سے تمہارا محبت کا امتحان شروع۔۔۔۔ چلو اب وہاں سے بنا آنسوؤں بہائے اور بنا کوئی آواز نکالے یہاں تک آؤ۔۔۔"

ایراز ڈریسنگ ٹیبل سے ذرا دور بالکونی کی طرف کھڑا ہو گیا جہاں تک فرش پر کانچ کے ٹکڑے پڑے تھے۔ ماہم نے کمر سے اُٹھتی ٹیسو کو پیش پات ڈالتے ہتھیلی کی پشت سے اپنے رخسار پر بہتے آنسوؤں کو رگڑے اور مسکرا کر ایراز کو دیکھا۔

ماہم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے لہنگے کو ذرا اونچا اٹھایا اور مسکراتے ہوئے ایراز کی آنکھوں میں دیکھتے اُس کی طرف بڑھنے لگی۔ کانچ کا ایک ٹکڑا اُسکے پیرو کے تلوے پر زخم لگا گیا جِس سے خون رسنے لگا لیکن نہ اُس کی مسکراہٹ میں کمی آئی اور نہ ہی اس کے قدم رکے۔ وہ جیسے جیسے قدم بڑھاتی گئی سفید فرش سرخ ہوتا چلا گیا۔ خون تواتر سے اُسکے پیروں سے نکل کر فرش پر بہنے لگا۔ لیکن وہ پرواہ کیے بغیر اُس تک پہنچی اور لہنگا ہاتھوں سے چھوڑ دیا۔ وہ اب بھی مسکراتے ہوئے اُسکی آنکھوں میں دیکھے جا رہی تھی۔ جیسے وہ کانچ لے ٹکڑوں پر نہیں بلکہ پھولوں پر چل کر اُس تک آئی ہو۔۔۔

ایراز حیران سا کھڑا کبھی اُسکے پیر جو خون سے لت پت سرخ ہو رہے تھے تو کبھی اُس پاگل کی لڑکی کی دیوانگی دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر کہیں بھی درد کا شائبہ تک نہیں تھا۔

"تم۔۔۔ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہی؟"

ایرز اُس کے خون بھرے پیروں کو دیکھتے ہے پوچھ رہا تھا۔

ایرز آپ جو بولو گے میں وہ کروں گی۔۔۔ لیکن پلیز۔۔۔۔ پلیز مجھے چھوڑ کر مت جائیں۔۔۔"

ماہم اُس کے سامنے کھڑی اُس سے فریاد کر رہی تھی۔

"اہ۔۔۔ کاش۔۔۔۔ کاش ماہم میں تمہاری محبت کے بارے میں نہ جانتا۔۔۔۔ اگر میں تمہاری محبت کے بارے میں نہیں جانتا ہوتا تو آج تمہارے منہ سے اپنے لیے اظہارِ محبت سن کر کس قدر خوش ہوتا۔ میں تمہیں اتنی محبت دیتا ماہم کہ تم خود پر رشک کرتی۔۔۔ لیکن نہیں۔۔۔ تم ضرور کسی مجبوری کے تحت اپنی محبت کو بھلائے مجھ سے اقرار محبت کر رہی ہو۔۔۔۔ لیکن میں۔۔۔۔ میں تمہاری قطائی تمہاری مجبوری کا فائدہ نہیں اٹھاوں گا۔ میں تمہیں تمہاری محبت واپس لوٹاوں گا ماہم۔۔۔۔"

ایرز دل میں سوچتا ماہم کو دیکھے گیا

"کچھ بھی کر سکتی ہو نہ۔۔۔ تو جاؤ۔۔۔۔۔ آج کی ساری رات وہاں۔۔۔۔ اُس کونے میں بیٹھی رہنا۔۔۔ اگر مجھے تمہاری ایک ذرا سی بھی آواز آئی تو میں یہ تو تمہیں اس کمرے سے باہر پھینک دوں گا یہ پھر خود کہیں چلا جاؤنگا۔"

ایرز نے ماہم کو کمرے کی بالکونی کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

ماہم نے ایک نظر ایرز کو دیکھا اور چلتی ہوئی ایرز کی بتائی ہوئی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی۔

باہر سردی اپنے عروج پر تھی

ماہم کا لہنگا بہت بھاری تھا لیکن پھر بھی برف کی طرح ٹھنڈی ہوائیں ماہم کو اپنے جسم کے اندر سرائیت کرتی ہوئی محسوس ہوئی۔

لیکن وہ آنکھیں موندیں اپنے بازوؤں اپنے گرد لپیٹے اپنے زخمی پیروں کو سمیٹے بیٹھی رہی۔

ایرز کچھ دیر کھڑا اُسے دیکھتا رہا اور چلاتا ہوا بیڈ پر آ گیا۔

"کیوں کر رہی ہو ماہم تم۔۔۔؟۔کیوں۔۔۔۔۔؟ کیوں سہ رہی ہو یہ سب۔۔۔ایک بار۔۔۔ماہم ایک بار کہہ دو کہ تم میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔۔۔میں آج ہی تمہیں تمہاری محبت کے پاس چھوڑ آؤں گا۔۔۔کیوں خود کو ازیت دے رہی ہو۔۔۔۔"

ایرز ماہم کو دیکھتے ہوئے کرب سے سوچے جا رہا تھا۔

ماہم کا ٹھنڈک سے برا حال تھا لیکن اُس نے اپنی زبان سے ایک سسکاری بھی نہیں نکلنے دی۔وہ اُسے طرح سے بیٹھی رہی۔اُس کے پیروں پر خون بہہ بہہ کر اب جم کر سوکھ گئے تھے۔

ایرز نے جب دیکھا ماہم ویسی ہی بیٹھی ہے تو دراز میں سے نیند کی گولیاں نکال کر کھالی اور بیڈ پر چت لیٹ گیا۔

تھوڑی دیر میں اُس کی پلکیں بوجھل ہو گئی اور وہ نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔

۔

صبح ایرز کی آنکھ کھلی تو کمرا پوری طرح سے روشن ہو چکا تھا۔

ایرز بیڈ سے اٹھ کر واشروم کی طرف بڑھا تو فرش پر بکھرے کانچ کر ٹکڑے اور ماہم کا خون۔۔۔ماہم کا خون دیکھتے ہی اُسے ماہم یاد آئی اور ساتھ ہی رات اُسے بالکونی میں بھیجنے کا اپنا فرمان یاد آیا۔

وہ بالکونی کی طرف بڑھا جہاں ماہم سردی کی زیادتی کو برداشت کرتے ہوئے سمٹی بیٹھی تھی۔اُس کے پیروں پر خون جم کر سوکھ گیا تھا اور اُس کے ہونٹ سردی کی وجہ سے نیلے پڑ گئے تھے۔

"ماہم۔۔۔۔"

ایرز ماہم کی طرف بڑھا اور اُسے اپنے بازوں میں اٹھا کر بیڈ تک لایا۔

ایرز ماہم کی دیکھتے ہوئے ڈاکٹر کو کال کر کے اُسے جلدی آنے کا کہہ رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر آ گیا لیکن اُس کے ساتھ فردوس آفندی، میکائیل آفندی، بینش زنیرہ معراج اور اسماعیل آفندی بھی تھے۔

سب نے ماہم کو بیہوش دیکھا تو ایرز سے اُس کے بارے میں پوچھنا چاہا لیکن ڈاکٹر کی موجودگی کی وجہ سے میکائیل آفندی نے آنکھوں سے ہی سب کو تنبیہ کر کے کچھ بھی پوچھنے سے بعض رکھا ہوا تھا۔

ڈاکٹر نے ماہم کا چیک اپ کیا اور اُس کے پیروں کے زخم صاف کر کے اُن پر پٹی لگا دی

ڈاکٹر نے ماہم کو اُس کے ہاتھ پر انجکشن لگا کر کچھ دوائیں لکھ کر پرچہ ایرز کو تھما دیا۔

ایرز اُنھیں چھوڑنے باہر گیا اور ساتھ ہی ڈرائیور کو پرچہ دے کر دوائیں لانے کا بھی کہہ دیا۔

ایرز کے کمرے سے جاتے ہیں سب نے کمرے کو دیکھا جہاں ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کانچ کے ٹکڑے پڑے تھے اور ماہم کے پیرو سے بہے خون کے نشانات جواب سوکھ چکے تھے۔

ماہم بیڈ پر بے حس و حرکت پڑی تھی۔

اسماعیل آفندی نے ماہم کی حالت دیکھی تو تڑپ ہی اٹھے۔

"کیا میں نے ماہم کی شادی ایرز سے کروا کر کوئی غلطی کر دی؟

ایرز نے پہلی رات کو ہی ماہم کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے تو یہ آگے کیا کرے گا؟ کیسے رہںگی میری بچی ایسے انسان کے ساتھ؟"۔

اسماعیل آفندی ماہم کے سرہانے بیٹھے اُسے دیکھتے ہوئے سوچے جا رہے تھے۔

فردوس آفندی بھی حیرت سے ماہم کی حالت دیکھ رہی تھی۔

زنیرہ اور بینش بھی پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہیں تھی۔

معراج تو ایرز کے رویے پر حیران تھا۔ کہ کیسے ایرز مصباح کا غصّہ ماہم پر ظلم کر کے نکال رہا تھا۔

"ایرز۔۔۔ یہ تم نے کیا حالت کر دی ہے ماہم کی؟"

ایرز کمرے میں آیا تو میکائیل آفندی نے اُس سے باز پرس کرنی چاہی۔

"ابّو۔۔۔ یہ میرے اور ماہم کے بیچ کی بات ہے۔۔۔ اور اچھا ہو گا آپ لوگ بیچ میں نہ آئیں۔۔۔۔"

ایرز سفاکی سے کہتا کسی کو بھی بولنے سے منع کر رہا تھا۔

"ایرز تم مصباح کا غصّہ میری بیٹی پر نہیں نکال سکتے۔۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے بھی بتانا ضروری سمجھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ آپ اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں۔۔۔۔"

ایرز کہہ کر واشروم میں چلا گیا۔

"ہاں۔۔۔ میں لے کر چلا جاؤنگا۔۔۔ میں اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ لے جاؤنگا۔۔۔۔۔ میں ایسے انسان کے ساتھ اپنی بیٹی کو رہنے نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے میکائیل آفندی نے کہا اور ماہم کے بال سہلانے لگے۔

" اسماعیل۔۔۔۔ تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔۔۔ ماہم اب ہماری بھی بیٹی ہے۔۔۔ ہم اُسے کہیں نہیں جانے دینگے۔ میں ایرز سے بات کرتا ہوں۔۔۔"۔

میکائیل آفندی نے کہا تو اسماعیل آفندی بس اُنھیں دیکھ کر رہ گئے۔

ایرز واشروم سے باہر آیا اور ماہم کو ایک نظر دیکھ کر کسی کو کچھ کہنے کا موقع دیے بغیر گھر سے باہر چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد ماہم نے آنکھیں کھول دی

ماہم نے سب کو اپنے اس پاس دیکھ کر اٹھنا چاہا لیکن نقاہت کی وجہ سے اٹھ نہیں سکی۔

زنیرہ اور بینش نے اُس کو سہارا دے کر تکیوں کے سہارے بیڈ پر بیٹھا دیا۔

"آپ لوگ یہاں ؟اور ایرز کہاں ہیں ؟اُنہوں نے ناشتہ کر لیا کیا؟"

ماہم نے سب کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ماہم تم تیاری کر لو۔۔۔ہم کل لندن واپس جا رہیں ہیں۔"

اسماعیل آفندی نے ماہم کے ہاتھ کو تھامے کہا۔

"ابّو۔۔۔آپ اتنی جلدی چلے جائیں گے ؟"۔

ماہم نے اسماعیل آفندی سے پوچھا۔

"ماہم میں نہیں ہم جا رہے ہیں۔۔۔تم میرے ساتھ چل رہی ہو۔۔۔"

اسماعیل آفندی کو لگا ماہم کو اُن کی بات سمجھ نہیں آئی ہے۔

"ابو۔۔۔آپ شاید بھول رہیں ہیں آپ نے کل رات میری شادی کر کے مجھے رخصت کیا ہے۔اب یہی میرا گھر ہے اور میں یہی رہوں گی اپنے شوہر کے ساتھ۔۔۔"

ماہم نے آہستہ سے اسماعیل آفندی کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ نکال لیا۔

"کون سا شوہر؟ وہ۔۔۔ جو کل ساری رات تم پر تشدد کرتا رہا ہے؟"

اسماعیل آفندی غصے سے بولے تھے۔

سب خاموشی سے تماشائی بنے اُن دونوں باپ بیٹی کو دیکھ رہے تھے۔

"کس نے کہا آپ کو کہ ایرز نے مجھ پر تشدد کیا ہے؟"

ماہم نے اُن کی بات جھٹلائی

"اچھا۔۔۔ تو یہ کیا ہے؟ یہ پیرو کے زخم؟ یہ تمہارے سردی کی زیادتی سے نیلے پڑے ہونٹ؟ کیا ہے یہ سب؟"۔

اسماعیل آفندی کو ماہم کا جھوٹ بولنا تپا گیا تھا۔

"یہ زخم دیکھ کر آپ لوگ یہ سوچ رہیں ہے کہ یہ ایرز نے دیئے ہیں؟ نہیں۔۔۔۔ یہ بوتل تو میرے ہاتھ لگانے ٹوٹ گئے تھے اور میں نے دیکھا نہیں تو یہ میرے پیرو کو زخمی کر گئے۔۔۔۔ اور رہی بات ٹھنڈک کی تو ابّو میں اور ایرز رات بھر بالکونی میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ اس لیے مجھے ٹھنڈک لگ گئی۔۔۔۔"

ماہم نے سب کو دیکھ کر نظریں جھکاتے ہوئے جھوٹ بولا۔

"ماہم بیٹا کیوں جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔کیوں نہیں بتاتی کہ ایرز نے تمہیں ساری رات کمرے سے باہر بالکونی میں رکھا ہوا تھا۔کیوں؟"

اسماعیل آفندی نے ماہم کے بازو پکڑ کر اُسے جھنجھوڑ ڈالا۔

"ابّو۔۔۔آپ ایرز پر خامخاہی الزام لگا رہے ہیں۔۔۔اُنہوں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔"

ماہم اُس کے ہاتھ اپنے بازوں پر سے ہٹا کر اُنہیں دیکھتے ہوئے اب بھی اپنی بات پر اڑی رہی۔

"ماہم تم۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے کچھ کہنا چاہا۔

"اسماعیل۔۔۔آپ سب جائیں۔۔۔میں ماہم سے بات کرتی ہوں۔۔۔"

فردوس آفندی نے اسماعیل آفندی کی بات کاٹ کر کہا تو سب کمرے سے باہر چلے گئے۔

"ماہم بیٹا۔۔۔مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا۔۔۔کیا ایرز نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے؟"

فردوس آفندی نے اُس کے گال پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تھا

ماہم جو اب تک مضبوط بنی سب سے جھوٹ بول رہی تھی فردوس آفندی کی ممتا بھرے انداز پر اُن سے لپٹ کر رو پڑی۔

"امی۔۔۔امی ایرز اب بھی۔۔۔اب بھی مصباح سے پیار کرتے ہیں۔۔۔"

ماہم نے روتے روتے بتایا۔

"بیٹا۔۔۔ میں نے تو تمہیں پہلے ہی بتایا تھا نہ۔۔۔ ماہم بیٹا اُسے تھوڑا وقت دو۔۔۔ وہ ضرور تمہاری محبت کو سمجھ جائیگا۔۔۔ میں جانتی ہو۔۔۔ میری بیٹی کبھی نہیں ہارتی۔۔۔۔ وہ تو لوگو کو ہراتی ہے۔۔۔۔ ایرز بھی میری بیٹی کی محبت کے سامنے ہار جائیگا۔۔۔۔۔ دیکھنا۔۔۔۔"

فردوس آفندی نے اُس کو الگ کر کی اُس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

"میں۔۔۔ میں ایرز کے لیے کچھ بھی کرونگی امی۔۔۔ کچھ بھی۔۔۔ میں اُنھیں اپنی محبت کا یقین دلا یا کر رہوں گی۔۔۔۔"

ماہم نے ایک عزم سے کہا۔

"یہ ہوئی نہ بات۔۔۔۔ ہمت نہیں ہارنا بیٹا۔۔۔۔"

فردوس آفندی نے مسکرا کر اُسے حوصلا دیا۔

ماہم بھی مسکرا کر سر ہلانے لگی۔

"میں زنیرہ اور بینش کے ہاتھ تمہارے لیے کپڑے بھجواتی ہوں۔۔۔ تم تیار ہو جاؤ۔۔۔۔ تھوڑی دیر میں منہ دکھائی کی رسم ہونی ہے۔۔۔ میں اس بات کا خیال رکھوں گی کہ رسم بہت دیر تک نہ چلے اور تم جلدی سے کمرے میں آکر آرام کر سکو۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے؟"

فردوس آفندی نے پوچھا تو ماہم نے سر کو ہاں میں جنبش دی

فردوس آفندی نے جھک کر اُس کے سر پر پیار کیا اور کمرے سے نکل گئیں۔

ایرز سارا دن سڑکوں پر گھومتا رہا تھا۔

ماہم کو تکلیف دے کر وہ خود بے چین تھا لیکن ساتھ اُسے سکون بھی تھا کہ باقی گھر والے اُس کے پاس تھے۔اب شاید اسماعیل آفندی اُسے اپنے ساتھ لے کر چلے جائیں۔۔۔جہاں وہ اپنی محبت کو پا سکے۔۔۔۔

ایرز آنکھیں موندیں کار کی سیٹ سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔

کار اس نے سڑک کے کنارے پارک کر رکھی تھی۔

ڈرائیور ماہم کی دوائیں لا کر دے گیا تھا۔

بینش اور زنیرہ نے اُسے تیار کرنے کے بعد ناشتہ کروا کر دوائیں کھیلا دی۔

فردوس آفندی نے ماہم کے پیروں کے زخم کو دیکھتے ہوئے منہ دکھائی کی رسم کو ایراز کے کمرے میں ہی انجام دینے کا سوچا تھا

ماہم بیڈ پر گھونگھٹ نکالے بیٹھی تھی۔

سارا کمرا عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔

ساری عورتیں باری باری ماہم کا گھونگھٹ اٹھا کر اُس کا چہرہ دیکھتی اور ایک گفٹ اُس کی طرف بڑھا کر دعائیں دیتی دوسری طرف چلی جاتیں۔

"بھابھی میں بہت تھک گئی ہوں۔۔۔۔"

3 گھنٹے تک یہ رسم چلتی رہی۔ماہم بیٹھ بیٹھ کر تھک گئی تو بینش کے کان کے قریب آکر بولی

فردوس آفندی نے بینش کی بات سنی تو رسم کو ختم کروا کر عورتوں کو لے کر کمرے سے باہر جانے لگی۔

جاتے جاتے وہ ماہم کو آرام کرنے کے تاکید کرتی ہوئی گئیں تھی۔

ماہم بیڈ پر ایک طرف لیٹ گئی۔

شام سے کچھ دیر پہلے ایراز گھر آیا تھا۔

وہ کمرے میں آیا تو ماہم کو سجے سنورے بیڈ پر دراز پایا۔

وہ کمرے میں آیااور دروازہ بند کر کے بیڈ کے قریب آ کر ماہم کو دیکھنے لگا۔

ماہم آنکھیں بند کیئے اُس کے دل کے تار چھیڑ گئی۔وہ چلتا ہوا اُس کے قریب آیا اور جھک کر اُس کے ماتھے پر لب رکھنے ہی لگا تھا کہ اُسے ماہم کی محبت یاد آ گئی اور وہ جھٹکے سے سیدھا ہوا اور بالکونی میں کھڑا ہو کر سگریٹ پینے لگا۔

ماہم کی نیند سگریٹ کی سمیل کی وجہ ٹوٹی

اُس نے آنکھیں کھول کر بالکونی کی طرف دیکھا جہاں ایراز کھڑا سگریٹ پی رہا تھا۔

ماہم اٹھ کر ایراز کی طرف جانے لگی تب ہی دروازے پر دستک ہوئی۔

ماہم کے ساتھ ایراز نے بھی مڑ کر دروازے کو دیکھا ایراز ماہم کو کمرے کے وسط میں کھڑا دیکھ کر پھر سے باہر دیکھنے لگا۔

ماہم نے آگے بڑھ کر دروازہ خول دیا۔

بینش اور زنیرہ ایک بیوٹیشن کے ساتھ دروازے پر کھڑی تھیں۔

ماہم نے ایک طرف ہو کے اُنھیں کمرے میں آنے کا راستہ دیا۔

وہ لوگ کمرے میں آئیں تو ایراز اُنھیں دیکھ کر سگریٹ پھینک کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

بینش اور زنیرہ نے ماہم کو شام کے ولیمے کے لیے ڈریس دیا اور اُسے تیار ہونے کا کہا۔

ماہم کپڑے لے کر واشروم میں چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ چینج کر کے آئی تو بیوٹیشن اُسے تیار کرنے لگی۔

زنیرہ اور بینش بھی تیار ہونے اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

ماہم کو تیار کرنے کے بعد زنیرہ اور بینش اپنے ساتھ لے گئیں۔

ماہم کے جانے کے بعد ایراز کمرے میں آیا اور تیار ہو کر باہر آ گیا۔

ولیمے میں اُن دونوں کی جوڑی کو بہت سراہا گیا۔

وہ دونوں ایک ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔

تقریب کے اختیتام پر ایک بار پھر ماہم کو ایراز کے کمرے میں لا کر بیٹھا دیا گیا۔

ماہم ایراز کا انتظار کرنے لگی۔

فردوس آفندی نے ماہم کے لیے جوس بھیجا تھا۔

ایراز کمرے تک آیا تو ملازم ہاتھ میں جوس کا گلاس لیے کھڑا تھا۔

ایراز نے جوس کا گلاس ملازم سے لے کر ملازم کو بھیج دیا اور ملازم کے جاتے ہی اپنی جیب سے کچھ نکال کر جوس میں ملا دیا

ایراز جوس لے کر کمرے میں آیا۔

ماہم ایراز کو دیکھتے ہی بیڈ سے کھڑی ہو گئی۔

For more visit (exponovels.com)

ایراز چلتا ہوا ماہم کے پاس آیا اور جوس کا گلاس اُس کی طرف بڑھایا۔

ماہم نے سوالیہ نظروں سے ایراز کو دیکھا تھا۔

"امی نے بھیجا ہے۔۔۔اسے پی کر سو جاؤ۔۔۔"

ایراز نے ماہم کے سوالیہ نظریں کے جواب میں کہا تھا۔

"لیکن اس وقت۔۔۔۔"

ماہم نے جوس دیکھ کر پوچھا۔

امی نے بتایا کہ تم نے ٹھیک سے کھانا نہیں کھایا۔جو دوائیاں تم استعمال کر رہی ہو اُس کے لیے غذا کی اچھی مقدار لینا ضروری ہے۔فلحال یہ جوس پی لو۔"

ایراز نے کہہ کر جوس کا گلاس ماہم کے ہاتھ میں پکڑا دیا اور اپنے کپڑے الماری سے نکال کر چینج کرنے واشروم کی طرف بڑھا۔

ماہم نے ایک نظر ایراز کو دیکھا اور پھر جوس پی لیا۔

ایراز نے ماہم کو جوس پیتا دیکھا تو مطمئن سا ہو کر کپڑے چینج کرنے چلا گیا۔

ماہم کی آنکھیں تھوڑی دیر میں بوجھل ہو گئیں۔وہ بیڈ پر بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی۔

ایراز واشروم سے باہر آیا اور ماہم کو اڑا ترچھا بیڈ پر لیٹا دیکھتا چلتا ہوا بیڈ تک آیا اور اُسے اچھے سے لیٹا کر لحاف اوڑھا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

ایراز نے ماہم کو نیند کی گولی جوس میں ملا کر کھیلا دی تھی جس کی وجہ سے ماہم تھوڑی دیر میں ہی سو گئی تھی۔

ایراز ماہم کے سونے کے بعد گھر سے نکل آیا تھا اور سڑکوں پر پھرتا رہا تھا۔

وہ ماہم کو تکلیف نہیں دے پا رہا تھا جیسا کہ اُس نے وعدہ کیا تھا۔

اس لیے خود کو اُس سے دور کیے سڑکوں پر کار دوڑتا رہا تھا۔

فجر کے کچھ دیر پہلے اُس کی واپسی ہوئی تھی۔

وہ کمرے میں آیا تب بھی ماہم لحاف اوڑھے سو رہی تھی۔

وہ چلتا ہوا صوفے تک آیا اور صوفے کی بیک سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا۔

ساری رات کی تھکن اور مسلسل جاگنے کی وجہ سے اُس کی آنکھیں بھاری ہو رہیں تھی۔

ماہم کی آنکھ کھلی تو ایراز کو صوفے پر بیٹھے بیٹھے سوتا پایا۔

وہ اٹھ کر ایراز کے پاس آئی اور اُسے اٹھانا چاہا لیکن اُس کے پہلے ہی دروازے پر دستک ہوئی جو ایراز کے جاگنے کی وجہ بنی تھی۔

ایراز نے آنکھیں کھول کر ماہم کو دیکھا جو اُس کے بہت پاس کھڑی تھی۔

ماہم دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی اس لیے ایراز کا اپنی طرف دیکھنا وہ جان نہیں پائی تھی۔

ماہم م آگے بڑھ کو دروازہ کھولا تو سامنے بینش اور زنیرہ کھڑی تھی۔

اُسے دیکھ کر اُسے کمرے میں چلی آئیں۔

ایراز نے اُن دونوں کو دیکھا تو واشروم میں بند ہو گیا۔

"ماہم جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔سب ناشتے پر تمہارا اور بھائی کا انتظار کر رہیں ہیں.

تم بتادو کیا پہنوں گئ تو ہم تمہیں جلدی سے تیار کر دیتے ہیں۔۔۔"

زنیرہ نے کہا تو ماہم نے الماری کھول کر ایک بالکل جینز اور بلیک ہی شرٹ جس پر وائٹ پٹی کھینچی ہوئی تھی وہ نکال کر سامنے کی۔

فردوس آفندی نے ماہم کے سارے کپڑے اُس کے کمرے سے ایراز کے کمرے میں ایراز کی الماری کے ایک طرف سیٹ کروادی تھی۔

"ماہم۔۔۔تم یہ پہنو گئ؟"

زنیرہ نے اُس کے ہاتھ سے کپڑے لے کر اُس سے پوچھا۔

"یہ ٹھیک نہیں ہے؟"

رکو۔۔۔میں کچھ اور نکالتی ہوں۔۔۔"

ماہم ایک بار پھر الماری کی طرف بڑھی۔

"ماہم تم رکو۔۔۔ہم دیکھتے ہیں۔۔۔"

بینش نے آگے آکر کہا اور اُس کی الماری دیکھنے لگی۔

بینش اُس کی الماری دیکھ رہی تھی جس میں سوائے بلیک جینز اور بلیک شرٹ کے کوئی اور کپڑے نہیں تھے۔

ماہم اور کچھ پہنتی جو نہیں تھی۔

"ماہم۔۔۔تمہارے پاس اس کے علاوہ کوئی کپڑے نہیں؟"

بینش نے ماہم کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بھابھی اتنے ساری کپڑے تو ہیں۔۔۔کیا ان میں سے ایک بھی اچھے نہیں؟۔۔۔یہ والا دیکھیں۔۔۔یہ تو میں نے آپ لوگو کر ساتھ جا کر لیا تھا یہیں کراچی سے۔۔۔"

ماہم نے ایک جینز اور بلیک شرٹ کو نکال کر دیکھاتے ہوئے کہا۔

"ماہم۔۔۔تمہاری اب شادی ہو گئی ہے۔۔۔۔تم اب یہ سب نہیں پہن سکتی۔۔۔تمہیں اپنے کپڑے پہننے کا سٹائل چینج کرنا ہو گا۔"

بینش نے کہا تو ماہم نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا۔

"ماہم۔۔۔میری بات سنو۔۔۔۔پہلی بات تو یہ کہ ہمارے یہاں شادی شدہ لڑکیاں یہ جینزاور شرٹ نہیں پہنا کرتی۔دوسری بات یہ کہ لڑکی کو وہی پہننا چاہیے جو اُس کے شوہر کو پسند ہو۔اور ایراز کو ایسے کپڑے بلکل پسند نہیں۔۔۔"

بینش نے ماہم کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ایراز کو پسند نہیں تو میں آج کے بعد یہ کپڑے نہیں پہنوں گی۔"

ماہم نے کہا لیکن ساتھ ہی وہ پریشان بھی ہی گئی تھی۔

"لیکن میرے پاس تو پہننے کے لیے ان کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں۔۔۔کل سے تو آپ لوگ کپڑے لالا کر دے رہی ہو۔۔۔میں وہی پہن رہی تھی۔۔لیکن اب؟"

ماہم نے پریشانی سے پوچھا

"تم فکر مت کرو۔۔۔میں نے ابھی شادی کے لیے بہت شاپنگ کی تھی۔میں اُن میں سے کوئی ڈریس لے آتی ہوں۔۔پھر دِن میں جا کر میں اور بینش بھابھی تمہارے لیے کچھ کپڑے خرید لائیں گے۔"

زنیرہ نے حل پیش کیا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

ایراز واشروم سے باہر آیا اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال بنانے لگا۔

زنیرہ واپس کمرے میں آئی تو اُس کے ہاتھ میں ایک شاپر تھا۔

ایراز اُسے دیکھتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

بینش اور زنیرہ ماہم کو تیار کر کی نیچے لائیں سب لوگ اُس کا انتظار کر رہے تھے۔ ماہم آ کر ایک چیئر پر بیٹھی اور سارے لوگو کو دیکھا لیکن ایراز وہاں نہیں تھا۔ وہ شاید کہیں جا چکا تھا۔

ماہم بے دلی سے ناشتہ کرتی رہی۔

کچھ مہمان جا چکے تھے کچھ آج جانے والے تھے۔

زنیرہ اور بینش نے ایراز کی پسند کے مطابق بہت سر ڈریسز لا کر ماہم کی الماری میں رکھ دیئے تھے۔

ماہم سارا دن ایراز کا انتظار کرتی رہی لیکن وہ نہیں آیا۔

رات نے وہ کمرے نے آیا تو اُس کے ہاتھ میں دودھ کا ایک گلاس تھا جسے اُس نے ماہم کی طرف بڑھا دیا۔

ماہم اُسے دیکھ کر گلاس کو دیکھنے لگی۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔ اسے پی لو۔۔۔"

ایراز نے گلاس اُس کے ہاتھوں میں تھما دیا اور واشروم کی طرف بڑھا۔

ماہم نے چپ چپ دودھ پی لیا۔

ایراز کمرے آیا تو دیکھا ماہم تکیے پر سر رکھے سو رہی ہے۔

ایراز آج بھی اُس کا لحاف ٹھیک کر کے گھر سے باہر نکل گیا

اب اکثر ایسا ہونے لگا تھا۔

ایراز روز ماہم کو کبھی دودھ تو کبھی جوس میں نیند کی گولی دے کر سلا دیتا اور خود اپنے کسی دوست کی طرف چلا جاتا تھا۔

آج اُن کی شادی کو 15 دِن ہو چکے تھے۔آج بھی ایراز آفس سے آنے کے بعد ٹیرس پر کھڑا سگریٹ پیتا رہا تھا اور اب ڈنر کے بعد کمرے میں آیا تو اس کے ہاتھ دھود کا گلاس تھا جس میں وہ پہلے ہی نیند کی گولی ملا چکا تھا۔

ماہم نے دودھ اُس کے ہاتھ سے لے لیا اور اُس کے سامنے لبوں سے لگا لیا۔

ایراز ماہم کو دودھ پیتا دیکھ واشروم کی طرف بڑھ گیا۔ماہم نے ایراز کے جاتے ہی دودھ کا گلاس لبوں سے ہٹایا اور سارا دودھ کھڑکی کے باہر پھینک دیا اور آکر بیڈ پر لیٹ گئی۔

ایراز کمرے میں آیا تو ماہم کو سوتا دیکھ کر ہمیشہ کی طرح اُس کا لحاف ٹھیک کر کے کمرے سے باہر جانے لگا۔

ماہم نے آنکھیں کھول کر دیکھا جہاں ایراز دروازے کی سمت بڑھ رہا تھا

"کہاں جا رہے ہیں آپ؟"

ماہم نے پیچھے سے پوچھا تھا۔

"تم۔۔۔تم تو۔۔۔"

ایراز نے ماہم کو دیکھا اور حیرت سے پوچھنا چاہا۔

"نہیں۔۔۔آج میں نے آپ کا لایا ہوا دودھ نہیں پیا۔آپ روز مجھے نیند کی دوا پلا کر کہاں جاتے ہیں؟"

ماہم ایراز کے سامنے آکر پوچھنے لگی۔

"کہیں بھی جاتا ہوں۔۔۔تم سے مطلب۔۔۔۔"

ایراز کو اُس کے دودھ نہ پینے پر غصّہ آرہا تھا۔

"مجھے مطلب ہے ایراز۔۔۔بلکہ مجھے ہی تو مطلب ہے۔۔۔"

ماہم نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"ماہم میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا ہے کہ میرے سامنے مت آیا کرو۔۔۔مجھ سے دور رہا کرو۔۔۔اور میرے معاملات سے بھی۔۔۔۔"

ایراز کہتا ایک بار پھر باہر جانے لگا۔

"ایراز پلیز۔۔۔مت جائیں پلیز۔۔۔۔میں آپ کو ڈسٹرب نہیں کرونگی۔۔۔آپ نہیں چاہتے نہ کہ میں آپ کو اپنی شکل دکھاؤں تو۔۔۔تو میں۔۔۔جب تک آپ میرے آس پاس ہوں ہے میں۔۔۔میں اپنا چہرہ کور کر لیا کروں گی۔۔۔۔لیکن پلیز۔۔۔پلیز آپ کہیں مت جائیں۔۔۔"

ماہم اُس سے منّت بھرے لحظے میں بولی۔

"ماہم تم۔۔۔۔"

ماہم کی بات ایراز کو غصّہ دیلا گئی تھی۔

"ایک تمہیں دیکھنے کا ہی تو حق ہے مجھے۔۔۔۔ تم مجھ سے وہ بھی چھین لینا چاہتی ہو۔۔۔"

ایراز دل میں سوچ کے رہ گیا۔

"ماہم تمہاری بھلائی اسی بات میں ہے کہ روز تم وہ دودھ پی کر سے جایا کرو۔۔۔ ورنہ ہر رات میں تمہیں سزا دیتا رہوں گا۔۔۔"

ایراز نے رخ موڑ کر کہا

"میں۔۔۔ میں ہر سزا۔۔۔ ہر سزا جھیلنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔ لیکن آپ کہیں مت جائیں۔۔۔ آپ یہی رہیں۔۔۔"

ماہم نے ایراز کا بازو پکڑ کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تو آج رات کی تمہاری سزا ہے کہ تم اب سے جب تک میں نہیں کہتا نہ کچھ کھاؤ گی اور نہ ہی کچھ پیو گی۔۔۔"

ایراز نے بہت سوچ کر اُسے یہ سزا دی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ ماہم زیادہ دیر تک بھوک پیاسی نہیں رہ پائیگی اور پھر میں اُسے یہاں سے چلے جانے کا کہہ دونگا۔ لیکن وہ ماہم آفندی کو اب تک جان ہی تو نہیں پایا تھا۔

ماہم آفندی مرتی مر جائیگی لیکن اپنی سزا ضرور پوری کریگی۔۔۔

\-

ماہم نے سر کو اثبات میں جنبش دی۔

ایراز ایک نظر ماہم کو دیکھ کر طنزیہ مسکرایا اور بیڈ پر آ کر لیٹ گیا۔

ماہم صوفے کی طرف بڑھ گئی۔

"ایک منٹ۔۔۔ تم صوفے پر نہیں بلکہ فرش پر سوو گی۔ وہ بھی بنا تکیہ اور بنا کسی لحاف کے"

ایراز نے ماہم کو صوفے کی طرف جاتا دیکھا تو لیٹے لیٹے ہی اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔

ماہم نے ایک نظر ایراز کو دیکھا اور بیڈ کے دوسری طرف آ کر فرش پر لیٹ کر آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی۔

کمرے میں ہیٹر کی وجہ سے اُسے ٹھنڈک تو نہیں لگ رہیں تھی لیکن وہ کبھی ایسے فرش پر نہیں سوئی تھی وہ بھی بنا تکیہ اور لحاف کے اس لیے اُسے دشواری تو بہت ہوئی لیکن وہ ایسے ہی فرش پر سوئی رہی۔

ایراز بہت دیر تک اُسے کروٹ بدلتے دیکھتا رہا نیند تو اُسے خود نہیں آ رہی تھی ماہم کو تکلیف میں دیکھ کر۔

وہ بس اِنتظار کرتا رہا کہ کب ماہم اُس سے آکر کہے کہ وہ فرش پر نہیں سو سکتی اور کب وہ اُسے کمرے سے نکال کر اسماعیل آفندی کے پاس یہ کہہ کر چھوڑ آئے کہ آپ کی بیٹی میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی

لیکن ماہم تھی کہ کچھ کہہ ہی نہیں رہی تھی۔

ایراز ساری رات اُسے بیڈ پر لیٹا دیکھتا رہا۔

فجر سے تھوڑی دیر پہلے ماہم کی آنکھ لگی اور پر سکون ہو کر سو گئی۔

ایراز نے ماہم کو پر سکون دیکھا تو بیڈ سے اٹھ کر اُسے بازؤں میں اٹھا کر بیڈ پر لیٹا دیا اور خود تیار ہو کر گھر سے نکل گیا

آج اُس کی بہت ضروری میٹنگز لائن اپ تھیں۔

وہ جلدی جا کر اُن کی تیاری میں لگ گیا۔

ماہم کی آنکھ کھلی تو دو پہر کے 12 بج رہے تھے۔

ماہم نے آنکھ کھول کر پہلے گھڑی میں وقت دیکھا اور پھر خود کو کیونکہ جب وہ سوئی تھی تب وہ فرش پر تھی اور اب وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"تو کیا ایراز نے؟"

ماہم نے دل میں سوچا۔

وہ فریش ہو کر نیچے آ گئی۔

فردوس آفندی نے آگے بڑھ کر ہمیشہ کی طرح اُسے پیار کیا اور اُسے ناشتہ بنا کر دینے لگی

"امی۔۔۔آپ۔۔آپ رہنے دیں میں بنا لیتی ہوں۔۔۔"

ماہم نے فردوس آفندی کو ناشتہ بناتے دیکھا تو اُن کے پاس آ کر بولی۔کیونکہ روز ناشتہ بینش اور فردوس آفندی مل کر بناتی تھی اور کبھی جب وہ دیر سے اُٹھتی تو یہ ذمے داری بینش باخوبی انجام دیا کرتی تھی۔

کبھی ماہم کام کرنے کی ضد کرتی تو فردوس آفندی اُسے پیار بھری ڈانٹ لگا کر روک دیا کرتی تھی۔

"نہیں بیٹا۔۔۔تم دلہن ہو ابھی۔۔۔۔ساری زندگی تو یہی کرنا ہی تمہیں۔۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔۔کچھ دنوں بعد سے کر لینا۔۔۔"

فردوس آفندی نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اسے چیئر پر بیٹھا دیا اور خود اُس کے لیے آملیٹ بنانے لگیں۔

"بینش بھابھی کہاں ہیں؟ نظر نہیں آ رہیں؟"

ماہم نے بینش کو نا دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں۔۔۔وہ کمرے میں ہے۔۔۔معراج کو آج بہت فیور ہے۔۔۔اس لیے ایراز بھی جلدی آفس چلا گیا۔ناشتہ بھی نہیں کیا۔پتہ نہیں کچھ کھایا بھی ہو گا اُس نے آفس میں یہ نہیں۔۔۔۔"

فردوس آفندی نے معراج کے بارے میں بتایا ساتھ ایراز کے بارے میں بھی بتایا

ایراز کا نام سن کر ماہم کو رات کی اُس کی دی ہوئی سزا یاد آگئی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تو آج رات کی تمہاری سزا ہے کہ تم اب سے جب تک میں نہیں کہتا نہ کچھ کھاؤ گی اور نہ ہی کچھ پیو گی۔"

ماہم کو ایراز کی بات یاد آتے ہی وہ چیئر سے کھڑی ہو گئی۔

"کیا ہوا بیٹا۔۔۔ تم ایسے کھڑی کیوں ہو گئی۔۔۔ بیٹھو اور ناشتہ کرو۔۔۔"

فردوس آفندی نے ٹیبل پر ناشتہ رکھنے کے بعد ماہم کا بازو پکڑ کر اُسے چیئر پر بیٹھانا چاہا۔

"نہیں۔۔۔ نہیں امی۔۔۔ مجھے ناشتہ نہیں کرنا۔۔۔ میں ناشتہ نہیں کر سکتی۔۔۔"

ماہم کہتی جلدی سے بھاگتی ہوئی کمرے میں آگئی۔

سارا دن وہ کمرے سے نہیں نکلی

فردوس آفندی نے اُسے لنچ کے لیے بلوایا تب بھی وہ سوتی بنی رہی۔

بینش بھی معراج کی طبیعت کی وجہ سے ماہم کو دیکھنے نہ جا سکی۔

فردوس آفندی پر بھی آج کام کا زدہ بوجھ تھا اُس لیے وہ بھی ماہم کو دیکھنے اُس کے کمرے میں نہیں گئیں۔ حالانکہ وہ ماہم کے ناشتہ اور پھر لنچ نہ کرنے پر پریشان ضرور ہوئی تھیں۔

اسماعیل آفندی اور میکائیل آفندی صبح ہی اپنے کسی دوست کے بیٹی کی شادی میں لاہور گئے ہوئے تھے

زنیرہ بھی اپنی کالج ٹریپ پر گئی ہوئی تھی ورنہ وہ ہی ماہم کے کھانا نہ کھانے کی وجہ پوچھ لیتی۔

For more visit (exponovels.com)

ایراز سارادن آفس میں بیزی رہا تھا۔اور اب شام کو اُسے اسلام آباد جانا تھا میٹنگ کے لیے۔

اُس میٹنگ کے لیے معراج کو اسلام آباد جانا تھا لیکن اُس کی طبیعت خرابی کی وجہ سے اب ایرز کو جانا پڑ رہا تھا۔

میٹنگ اٹینڈ کرتے کرتے اُسے کافی دیر ہو چکی تھی۔ابھی کچھ لوگو سے اور ملنا باقی تھا۔اگر وہ اس کے بعد گھر جاتا تو اُس کی فلائٹ مس ہونے کا خطرہ تھا اس لیے اُس نے آفیس سے ڈائریکٹ ایئرپورٹ جانے کا سوچا تھا۔

ایرز نے ڈرائیور کو گھر بھیج دیا اور اپنے چند کپڑے اور ضرورت کی چیزیں دینے کے لیے فردوس آفندی کو کال کردی تھی۔

ڈرائیور گھر آیا تو ماہم نے ایرز کا بیگ پیک کر کے اس کے حوالے کر دیا۔

ڈرائیور بیگ لے کر چلا گیا۔

ماہم نے ایرز کو فون کیا لیکن میٹنگ میں ہونے کی وجہ سے اُس کا فون بند جا رہا تھا۔

ایرز آفیس سے ڈائریکٹ ایئرپورٹ آگیا اُس کی فلائٹ کا وقت ہو گیا تھا۔

ایئرپورٹ کے انٹرنس پر ہی ڈرائیور اُس کا بیگ تھامے کھڑا تھا۔

ایرز ڈرائیور سے بیگ لے کر اندر کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر میں اُس کی فلائیٹ بورڈنگ کی اناؤنسمینٹ ہوئی تو ایرز چلتا ہوا فلائٹ کے اندر آ گیا اور اپنی مطلوبہ سیٹ پر بیٹھ کر سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا لی۔

آنکھیں بند کرتے ہی اُسے ماہم شدّت سے یاد آئی تھی۔ "ماہم۔۔۔۔"

اُس نے بے آواز ماہم کو پُکارا تھا۔

آنکھیں بند کیے اُسے چند ہی منٹ گزرے تھے جب فلائیٹ اڑان کی اناؤنسمینٹ ہوئی۔

کچھ ہی دیر میں جہاز پرواز کر گیا۔

ایرز آنکھیں بند کئے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائیے بیٹھا رہا۔

رات بھر جاگنے اور دن بھر کی میٹنگز کے بعد وہ کافی تھک گیا تھا۔

اُس کی آنکھ لگ گئی۔

فلائٹ کے لینڈنگ کے وقت اُس کی آنکھ کھلی۔

فلائٹ کے دروازے کھلے تو وہ چلتا ہوا باہر آیا اور اپنا بیگ لے کر ایئرپورٹ سے باہر کھڑی ہوٹل کی کار جو اُسے لینے کے لیے بھیجی گئی تھی اُس میں بیٹھ کر ہوٹل آ گیا۔

ابھی 8 بج رہے تھے۔ 9 بجے اُس کی ایک میٹنگ تھی اور باقی کل رکھی گئی تھی۔

ایرز فریش ہو کر آیا اور تیار ہو کر میٹنگ کی مطلوبہ جگہ پر پہنچ گیا۔

میٹنگ بہت اچّھی ہو گئی تھی۔

ایرزاُن لوگوں سے مصافحہ کرتا دوبارہ اپنے ہوٹل آ گیا۔

وہ بہت زیادہ تھک گیا تھا۔

اس لیے آتے ہی اُس نے کوٹ نکال کر ایک طرف پھیکا اور بیڈ پر جوتوں سمیت لیٹ گیا۔

تھوڑی دیر میں ہی وہ نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔

ماہم نے کئی بار ایرز کو فون کیا تھا لیکن اُس کا فون بند جا رہا تھا۔

ماہم صبح سے بھوکی پیاسی بیٹھی تھی۔اُسے لگا تھا شام تک ایرز اُس کی سزا ختم کر دیگا لیکن وہ تو بنا کچھ بتائے اسلام آباد چلا گیا تھا۔

ماہم کو اُس کا یوں اسلام آباد چلے جانا پریشان کر گیا۔

"کہیں کل میں نے اُنھیں باہر جانے سے روک دیا تھا اُس لیے غصے میں تو نہیں وہ اسلام آباد چلے گئے ؟"۔

ماہم انہیں سب باتوں کو سوچتے ہوئے فرش پر بیٹھی ہوئی تھی۔

جب وہ ڈنر پر بھی نہیں آئی تو فردوس آفندی اُس کے کمرے میں آئیں اور اُسے فرش پر بیٹھا دیکھ کر اُس کی طرف آئیں۔

"بیٹا۔۔ایسے یہاں کیوں بیٹھی ہو؟"

فردوس آفندی نے ماہم کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ امی۔۔۔ایسے ہی۔۔۔"۔

ماہم فوراً کھڑی ہو گئی۔

"اچھا بتاؤ کھانا کیوں نہیں کھا رہی ہو تم؟"

فردوس آفندی نے فکرمندی سے پوچھا۔

"وہ۔۔ایسے ہی امی۔۔۔مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔"

ماہم نے نظریں چرائی۔

"ماہم بیٹا بتاؤ کیا بات ہے؟"۔

فردوس آفندی نے اس کا چہرہ اونچا کر کے پوچھا۔

"کچھ نہیں امی۔۔۔بس بھوک نہیں تھی۔۔۔"

ماہم نے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے کہا تھا۔

"ٹھیک ہے میں کھانا بھجوا رہی ہوں۔۔۔تم کھالو اور ریسٹ کرو۔۔۔"

ماہم نے تذبذب سے اُنھیں دیکھا۔

فردوس آفندی کمرے سے چلی گئیں۔

ماہم پریشانی سے یہاں وہاں ٹہلنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد ملازم کھانے کے ٹرے کے ساتھ ایرز کے کمرے میں آیا۔

ماہم نے کھانا تھام لیااور ملازم کو بھیج کر کھانا صوفے کے پاس رکھے ٹیبل پر رکھ دیا۔اور خود وہیں فرش پر بیٹھ گئی

ساری رات ماہم ایسے ہی بیٹھی رہی۔

ایرز کی دونوں سزائیں اُسے یاد تھی۔

کچھ نہ کھانے پینے کی اور فرش پر سونے کی۔

نہ اُس نے کھانا کھایا اور نہ ہی بیڈ پر سوئی۔

ساری رات فرش پر بیٹھی رہی کیوں کہ کل ساری رات فرش پر لیٹے رہنے کی وجہ سے اُس کی پیٹھ میں درد ہو گیا تھا۔

ماہم صبح کمرے سے باہر آئی تو اُسے چلنے میں دشواری ہو رہی تھی۔کل سے کچھ نہ کھانے پینے کی وجہ سے اُسے چکّر آ رہے تھے۔وہ لڑکھڑاتے قدموں سے چلتی ہوئی دھیرے دھیرے سیڑھیاں اترنے لگی۔

ذراسی بے احتیاطی سے اُس کا پیر دوسری سیڑھی پر سے فیصل گیا اور وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی۔

وہ پھسلتی ہوئی آخری سیڑھی پر آ گری۔اُس کے سر سے خون فوارے کی صورت اُبل پڑا۔خون سے لت پت چہرے کے ساتھ وہ زمین پر پڑی تھی۔

" ماہم۔۔۔"

ایرز چیختا ہوا نیند سے جاگا تھا۔وہ بیڈ پر بیٹھا گہری گہری سانسیں لے رہا تھا۔

وہ پوری طرح پسینے سے سرابور ہوٹل کے کمرے کے بیڈ پر بیٹھا لمبی لمبی سانیں لیتا اپنا تنفظ بحال کرنے لگا۔

ایرز نے خواب میں ماہم کو اوپر سے گرتے دیکھا تھا اور اُسکا خون سے لت پت چہرہ۔۔۔

ایرز کو اُس کے آگے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا۔

"ماہم۔۔۔"

ایرز ماہم کا نام بڑبڑاتے ہوئے جلدی سے اپنا فون ڈھونڈھنے لگا۔

For more visit (exponovels.com)

فون کوٹ کی جیب میں تھا۔

ایرز بیڈ سے اٹھ کر کوٹ اٹھالایا اور فون نکال کر دیکھا جو بند پڑا تھا۔

ایرز جلدی جلدی فون آن کرتا ماہم کا نمبر ملانے لگا لیکن ماہم کا نمبر تو اُس کے پاس تھا ہی نہیں۔

کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی۔

کچھ سوچ کر اُس نے بینش کے نمبر پر فون کیا۔

"ہیلو۔۔۔"

بینش نے تیسری بیل پر فون اٹھالیا تھا۔

"بھابھی۔۔۔میں ایرز۔۔۔بھابھی ماہم سے بات کرادیں۔۔"

ایرز عجلت میں بولا

"اوہو۔۔۔آج بہت یاد آرہی ہے بیگم کی وہ بھی صبح صبح۔۔۔"

بینش نے مسکرا کر پوچھا۔

"بھابھی پلیز۔"...

ایرز نے پھر سے کہا۔

"ایرز سب ٹھیک تو ہے؟"

بینش اُس کے لحاظے کی بے چینی کو محسوس کر سکتی تھی

" کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔بھابھی میری بات کروادیں۔۔۔"

ایرزا اپنے لحظے کو چاہ کر بھی نورمل نہ بنا پایا۔

"ٹھیک ہے تم رکو۔۔۔۔میں ماہم کے پاس جا کر تمہیں فون کرتی ہوں۔۔۔"

بینش نے کہااور فون منقطع کرتی ماہم کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"ماہم۔۔۔"

بینش ماہم کمرے میں آئی تو اُسے صوفے کے قریب فرش پر بیٹھا دیکھا۔

"ماہم۔۔۔۔"

بینش نے دوبارہ پُکارا تھا۔

ماہم نے بینش کی آواز پر آنکھیں کھول کر بینش کو دیکھا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں؟اور تم ایسے کیوں بیٹھی ہو؟"

بینش نے اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اُس کے چہرے سے نقاہت جھلک رہی تھی۔

"کچھ نہیں۔۔۔وہ بس ایسے ہی۔۔۔"۔

ماہم نے کھڑے ہونے کی کوشش کی تھی۔

لیکن نقاہت ہی وجہ سے اُس سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا۔

36 گھنٹوں سے زیادہ ہو گیا تھا اُسے بھوکے پیاسے۔۔

"یہ کھانا؟ تم نے رات کو کھانا بھی نہیں کھایا کیا؟"

بینش نے ٹیبل پر رکھے کھانے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں وہ۔۔۔مجھے بھوک نہیں تھی۔۔۔"

ماہم نے نقاہت زدہ لحظے میں کہا۔

"ماہم کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔"

بینش نے ماہم کو دیکھا اور اُسے سہارا دے کر بیڈ تک لائی۔

"کچھ نہیں بھابھی۔۔۔بس مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔"

ماہم نے کہا اور بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں بند کر لی۔

بینش نے اُسے دیکھا اور کھانے کی ٹرے لے کر باہر چلی گئی۔

ایرز بے چینی سے یہاں وہاں ٹہلنے لگا۔

15 منٹ سے زیادہ ہو چکے تھے لیکن بینش کی دوبارہ کال نہیں آئی تھی۔

کچھ سوچ کر ایرز نے بینش کو دوبارہ کال ملائی۔

بینش کال نہیں لے رہی تھی۔

ایرز کو اب ماہم کی فکر ہونے لگی۔

اُس نے دوبارہ کال ملائی۔

4 رنگ کے بعد بینش نے کال ریسیو کی تھی۔

"بھابھی۔۔۔ماہم۔۔۔ماہم ٹھیک تو ہے نہ۔۔۔؟"

ایرز نے کال ریسیو ہوتے ہی عجلت میں پوچھنے لگا۔

"ہاں۔۔۔وہ۔۔وہ سو رہی ہے۔۔۔"

بینش پریشان تھی۔اُسے سمجھ نہیں آیا کہ ماہم کے بارے میں کچھ بتائے یہ نہ بتائے۔

" ابھی تک؟"

ایرز نے گھڑی دیکھی۔

"ہاں شاید وہ رات سوئی نہیں تھی اس لیے۔۔۔"

بینش نے کچھ سوچ کر بتایا۔

"کھانا۔۔۔اُس نے کھانا کھالیا تھا نا بھابھی؟"

ایرز نے جھجھکتے ہوئے پوچھا تھا۔

"نہیں رات کو امی نے کھانا بھیجا تھا لیکن میں ابھی کمرے میں گئی تو کھانا جوں کا توں رکھا ہوا تھا۔ لیکن ایرز ۔۔۔ تمہیں کیسے۔۔۔"

بینش کچھ کہتے کہتے رکی۔۔

ایرز نے بنا کچھ کہے فون کاٹ دیا اور اپنے مینیجر کو کال ملائی۔

"ہاں۔۔۔میری واپسی کی فلائٹ بک کروا کر ڈیٹیل مجھے بھیجو۔"

ایرز نے کال ریسیو ہوتے ہی کہا تھا۔

"لیکن سر۔۔۔آپ کو تو کل آنا ہے۔آج آپ کی 4 میٹنگز ہیں۔"

دوسری طرف سے مینیجر بولا تھا۔

"میں سب دیکھ لونگا۔دوپہر کے بعد کو کوئی بھی فلائٹ بک کر کے مجھے ڈیٹیل بھیجو"

ایرز کہتا کال منقطع کر گیا۔

اب اُسے 4روں میٹنگ دوپہر سے پہلے ہی ختم کر کے واپس کراچی جانا تھا۔اپنی ماہم کے پاس۔

ایرز ماہم کے لیے بہت فکر مند ہو رہا تھا۔

وہ جلدی جلدی تیار ہو کر کمرے سے نکلااور چاروں میٹنگ ایک ہی ہوٹل میں رکھوالی۔

اب وہ مطلوبہ ہوٹل میں بیٹھا ایک کے بعد ایک میٹنگ اٹینڈ کر رہا تھا۔

ہوٹل سے وہ چیک آوٹ پہلے ہی کر چکا تھا اب میٹنگ ختم کر کے ڈائریکٹ ایئرپورٹ جانا تھا۔

" کیاہوا بینش ؟پریشان کیوں لگ رہی ہو ؟"

بینش فردوس آفندی کے پاس کیچن میں آئی تھی۔

"امی۔۔۔امی وہ ماہم۔۔۔۔"

بینش ماہم کے بارے میں بتانے لگی۔

"ماہم۔۔۔ماہم کو کیا ہوا بینش۔۔۔"

فردوس آفندی ماہم کا نام سن کر پریشان ہوتے ہوئے پیاز ٹماٹر کی ٹرے ایک طرف رکھ کر پوچھنے لگیں۔

"امی ماہم سو رہی ہے"

بینش نے پریشانی سے بتایا۔

"بینش۔۔۔تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا۔"

فردوس آفندی ٹرے اپنی طرف کھینچ کر پھر سے پیاز کاٹنے لگیں۔

"امی وہ۔۔۔اُس نے آپ کا بھیجا ہوا رات کا کھانا بھی نہیں کھایا"

بینش اب بھی پریشان تھی۔

"اچھا میں ابھی دیکھتی ہوں اُسے جا کر"

فردوس آفندی نے اُس کی پریشانی نوٹ کرتے ہوئی کہا تھا۔

ایرز فلائٹ میں بیٹھا بیقراری سے کراچی پہنچنے کا انتظار کر رہا تھا۔

ماہم کے بارے میں سوچ سوچ کر اُس کی بے چینی تھی کہ بڑھتی ہی جا تھی۔

For more visit (exponovels.com)

فلائٹ کے کراچی ایئرپورٹ پر لینڈ ہوتے ہی ایرز جلدی جلدی فلائٹ سے نکلا اور تقریباً بھاگتے ہوئے ایئرپورٹ سے باہر آیا تھا۔

ایئرپورٹ سے باہر آکر اُس نے ایک کیب میں بیٹھ کر ڈرائیور کو ایڈریس سمجھایا اور جلدی چلنے کا کہتا وہ بے چین اور بے قرار لگتا تھا۔

فردوس آفندی ماہم کے کمرے میں آئیں تو ماہم کو آنکھیں بند کئے بیڈ پر چیت لیٹا دیکھا۔

"ماہم بیٹا۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔ اتنی دیر تک کیوں سو رہی ہو؟"

فردوس آفندی نے ماہم کا گال تھپکتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا

ماہم نے آنکھیں کھول کر فردوس آفندی کو دیکھا تو اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے اندر اٹھنے کی طاقت کو مفقود پاتی تھی۔

"بیٹا۔۔ کیا ہوا تمہیں؟ تم اتنی کمزور کیوں لگ رہی ہو؟"

فردوس آفندی نے ماہم کو دیکھا جو بہت کمزور سی لگتی تھی۔

"امی۔۔۔ مجھے۔۔۔ مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ میں تھوڑی دیر۔۔۔ سو جاؤں؟"

ماہم نے کمزور آواز میں رک رک کر پوچھا تھا۔

ماہم پر کمزوری کی وجہ سے غنودگی سوار ہو رہی تھی۔اُس سے آنکھیں کھولنا محال ہو رہا تھا۔

فردوس آفندی کے سامنے بھی اُس نے بہت مشکل سے آنکھیں کھول رکھی تھی۔

فردوس آفندی نے ہاں میں سر ہلا دیا تو ماہم پھر سے آنکھیں بند کر گئی۔

فردوس آفندی فکرمندی سے اُسے دیکھتے ہوئے کمرے سے باہر آگئی اور ڈاکٹر کو کال کرنے لگیں۔

ایرز کیب کے گیٹ کے اندر آتے ہی جلدی سے اُس میں سے نکلا اور بھاگتے ہوئے گھر کے اندر آیا تھا۔اُس کا بیگ اُس کے ہاتھ میں تھا۔

وہ سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اوپر اپنے کمرے میں آیا جہاں ماہم چیت لیٹی آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی۔

ایرز کے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی پڑی اور بیگ وہی دروازے کے قریب فرش پر گر گیا۔

"ماہم۔۔۔"

ایرز چلاتا ہوا ماہم کے پاس بیڈ تک آیا اور اُسے آواز دی۔

ماہم بے حس و حرکت پڑی رہی۔

"ماہم۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

ایرز بیڈ پر بیٹھ تھا جب ماہم نے دوبارہ پکارنے پر بھی کوئی جواب نہیں دیا تو ایرز نے ہاتھ بڑھا کر ماہم کے وجود کو بیڈ سے اٹھا کر اُسے تھام کر اپنے سینے سے لگا لیا۔

ماہم کے جسم میں اب بھی کوئی حرکت نہیں ہوئی۔

"ماہم۔۔۔"

ایرز ماہم کو اپنے سینے میں بھینچے اُسے آوازیں دے رہا تھا۔

اُس کی آنکھوں سے آنسوؤں تواتر سے بہنے لگے۔

ایرز نے آج پہلی بار ماہم کو چھونے کی گستاخی کی تھی وہ بھی بنا اُس کے اجازت کے۔

اس وقت اُسے کچھ ہوش نہیں تھا۔

وہ بس ماہم کو سینے سے لگائے اُسے آوازیں دے رہا تھا

ماہم کسی کے لمس کو محسوس کرتی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔ بہت مشکل سے اُس نے آنکھیں کھول کر اپنے وجود سے لگے شخص کو دیکھنا چاہا لیکن وہ اس قدر شدّت سے ماہم کو تھامے ہوئے تھا کہ ماہم چاہ کر بھی اُس سے الگ نہیں ہو پا رہی تھی۔

اُس نے دھیرے دھیرے اپنا دایاں ہاتھ اٹھا کر ایرز کی پیٹھ پر رکھ دیا۔

ایرز جو روتے ہوئے اُسے پکارے جا رہا تھا ماہم کے ہاتھ کو اپنی پیٹھ پر محسوس کر کے اُسے خود سے الگ کر کے اس کا چہرہ دیکھا۔

ماہم بہت مشکل سے آنکھیں کھول ایرز کو دیکھ رہی تھی۔

"ماہم۔۔۔۔ تم۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہوا۔۔۔ میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دونگا۔۔۔۔"

ایرز بھیگی آنکھوں کے ساتھ مسکراتا ہوا کہتا اُسے بیڈ پر لیٹا کر کمرے سے باہر کی طرف بھاگا تھا۔

ماہم نے آہستہ سے آنکھیں بند کر لیں۔

ایرز کیچن میں آیا۔

"بھابھی کچھ کھانے کو دے دیں جلدی سے۔۔۔۔ اور جوس بھی۔۔۔"

ایرز نے بینش سے کہا جو معراج کے لیے چائے بنا رہی تھی۔

"ارے ایرز تم؟ تم کب آئے؟ تم تو کل آنے والے تھے نہ؟"

بینش نے ایرز کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بھابھی پلیز جلدی سے کچھ کھانے کو دے دیں۔۔۔"

ایرز بینش کے سوالوں کو نظرانداز کر کے کہتا ہوا کیبنیٹ سے برتن نکالنے لگا۔

"تم ٹیبل پر بیٹھو۔۔۔ میں کھانا دیتی ہوں۔۔"

بینش نے ایرز کے ہاتھ سے پلیٹ لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔مجھے اس میں دے دیں میں ماہم کے لیے کھانا لینے آیا ہوں۔۔۔ "

ایرز نے بتایا۔

بینش نے ایک نظر ایرز کو دیکھا اور کھانا نکالنے لگی۔

"بھابھی جوس بھی دیں نہ۔۔۔"

بینش نے ساری چیزیں نکال دی تو ایرز سب ٹرے میں رکھنے لگا۔

بینش نے اُس کی عجلت دیکھی تو جلدی سے جوس ایک گلاس میں نکال کر ٹرے میں رکھنے لگی۔

ایرز ٹرے لے کر کچن سے نکل گیا۔

ایرز کمرے میں آیا تو فردوس آفندی ڈاکٹر کے ساتھ ماہم کے بیڈ کے پاس کھڑی تھیں۔

ڈاکٹر نے ماہم کو چیک کیا اور انجکشن لگا دیا۔

"دیکھیے۔۔۔انھوں نے شاید بہت دیر سے کچھ کھایا پیا نہیں ہے اس لیے انہیں کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔
میں نے انجیکشن دے دیا ہے اور یہ گلوز بھی لگا دیا ہے۔

تھوڑی دیر میں ان کی کمزوری میں افاقہ ہو جائیگا۔آپ لوگ انہیں کھانا وغیرہ کھلائے اور جوس پیلاتے رہیں۔ان شاءاللہ جلد ہی یہ ٹھیک ہو جائیگی۔"

ڈاکٹر نے فردوس آفندی کو بتایا اور ساتھ چند سطر ایک کاغذ پر لکھ کر فردوس آفندی کے آگے بڑھا دیا۔ فردوس آفندی نے ایک نظر ماہم کے وجود پر ڈالی اور پھر غصے سے ٹرے پکڑے ہوئے ایرز کو دیکھا۔

فردوس آفندی ڈاکٹر کے ساتھ ہی کمرے سے نکل گئیں۔

ایرز چلتا ہوا بیڈ تک آیا اور کھانا ایک طرف رکھتا ہوا ماہم کے پاس بیٹھ گیا اور اُس کے گلوکوز کو دیکھنے لگا۔ تھوڑی دیر میں گلوکوز ختم ہوا تو ایرز نے ماہم کے ہاتھوں نے گلوکوز کی سوئی نکال کر اُس پر پیپر ٹیپ جو ڈاکٹر نے گلوکوز کی سوئی کے ساتھ لگائی تھی اُسے لگا دی تاکہ خون ضائع نہ ہو۔

ایرز ایک ٹک ماہم کو دیکھے جا رہا تھا۔

ماہم نے تھوڑی دیر بعد آنکھیں کھول دی۔

اپنے پاس بیٹھے ایرز کو دیکھ کر ماہم کو جھٹکا لگا۔

وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہونے لگی لیکن کمزوری کی وجہ سے وہ بیڈ کے پاس ہی گر گئی۔

ایرز جب تک سمجھ پاتا کہ ماہم کیا کر رہی ہے وہ زمین بوس ہو چکی تھی۔

"ماہم۔۔۔"

ایرز جلدی سے ماہم کی طرف آیا اور اُسے بازوؤں سے پکڑ کر اٹھا اور بیڈ پر بیٹھا دیا.

"تم ٹھیک ہو؟ لگی تو نہیں؟"

ایرز نے ماہم کے ہاتھ اور پھر گال اور سر کو چھو کر پوچھا۔

اُس کے چہرے پر پریشانی رقم تھی

ماہم کے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی۔

ایرز نے آج پہلی بار اُسے چھوا تھا۔

ماہم کو یہ سب ایک خواب لگ رہا تھا۔

"ماہم۔۔۔بتاؤنہ۔۔۔۔ تمہیں کہیں لگی تو نہیں۔۔۔"

ایرز نے ماہم کو خاموش دیکھ کر ایک بار پھر پوچھا۔ماہم کا سکتہ ٹوٹا۔

میں۔۔۔میں یہی۔۔۔۔فرش پر۔۔۔فرش پر بیٹھی تھی رات بھر۔۔۔۔میں نہیں سوئی بیڈ ۔۔۔۔بیڈ۔۔۔پر۔۔۔۔میں۔۔۔میں پتہ نہیں کیسے۔۔۔۔ صبح۔۔۔ صبح بینش بھابھی نے مجھے بیڈ پر۔۔۔۔میں یہی ۔۔۔یہی فرش پر سوں جاؤنگی۔۔۔۔میں اپنی سزا پوری۔۔۔پوری کرونگی۔۔۔۔ایرز پلیز آپ کہیں مت جائیں۔۔۔"

ماہم ایک بار پھر بیڈ سے اٹھ کر فرش پر بیٹھ گئی اور رک رک کر ایرز سے کہنے لگی۔

"ماہم۔۔۔۔"

ایرز نے تڑپ کر ماہم کو بازؤں سے تھام کر ایک بار پھر اپنے سینے میں بھینچ لیا۔

آج وہ اپنے سارے وعدے۔۔ سارے عزم بھولا بیٹھا تھا۔

"ماہم۔۔۔مجھے معاف کردو ماہم۔۔۔پلیز۔۔۔پلیز معاف کردو مجھے۔۔۔۔"

ایرز ماہم کو سینے میں بھینچے اُس سے معافی مانگ رہا تھا۔

ماہم ایرز کے اس قدر قریب آنے پر مدہوش سی اُس کے لمس میں کھو گئی۔اُسے کچھ نا سنائی دے رہا تھا اور وہ سننا چاہتی تھی۔وہ بس ایرز کے لمس کو محسوس کرنا چاہتی تھی۔

بہت دیر تک ایرز ماہم کو تھامے کھڑا رہا۔

ماہم اپنے کمزور وجود کے ساتھ اُس کے سینے سے لگی اُس کی خوشبو میں مدہوش ہوتی رہی۔

ایرز نے آہستہ سے ماہم کو الگ کیا اور اُسے بیڈ پر بیٹھا کر جوس کا گلاس اٹھا کر اُسے لبوں سے لگادیا۔

ماہم نے ایرز کو دیکھتے ہوئے جوس کے چند گھونٹ بھر کے گلاس کو لبوں سے ہٹادیا۔

ایرز نے مسکرا کر گلاس دوسری طرف رکھ کر کھانے کی ٹرے پاس کھینچ کر اُس میں سے روٹی کے ایک ٹکڑے کو سالن میں ڈوبو کر ماہم کی طرف بڑھایا۔

ماہم نے بنا کچھ بولے چپ چاپ منہ کھول کر لقمہ منہ میں رکھ لیا اور چبانے لگی۔

ایرز آہستہ آہستہ اُسے لقمے کھلاتا رہا

ماہم چپ چاپ کھتی رہی۔

ماہم تھوڑی حیران بھی تھی اور پریشان بھی۔

ایرز کا اپنی اتنی پرواہ کرنا اُسے پتہ نہیں کیوں ایک خواب جیسا لگ رہا تھا جیسے ابھی اُس کی آنکھ کھلے گی اور پھر وہی بدلہ لینے والا، سزا دینے والا ایرز اُس کے سامنے کھڑا ہو گا۔

ماہم نے چند لقموں کے بعد منع کرنا چاہا لیکن ایرز نہیں مانا اور اُسے چند لقمے اور کھلا دیئے۔

ماہم نے منہ بنا کر اُسے دیکھا تو ایرز مسکرا کر رک گیا۔ اور بچا ہوا جوس اُس کے لبوں سے لگا کر تب تک نہیں ہٹایا جب تک ماہم نے اُسے پورا نہیں پی لیا تھا۔

ایرز نے کھانے کی ٹرے کو ایک طرف رکھا اور ماہم کو بیڈ پر لیٹا دیا اور لحاف ٹھیک کرنے لگا۔

ماہم نے ایک نظر ایرز کو دیکھا اور پھر بیڈ کو۔

"اب سے تم یہیں سویا کرو گی۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کو بیڈ کو دیکھتے دیکھا تو بول پڑا۔

"نہیں۔۔۔میں بیڈ نہیں۔۔۔آپ کہیں مت جائیے۔۔۔۔۔میں۔۔۔"

ماہم نے کہنا چاہا لیکن ایرز نے اُس کے لبوں پر انگلی رکھ دی

"ششش۔۔۔۔۔"

کوئی کہیں نہیں جائیگا۔۔۔میں یہی رہونگا۔۔۔تمہارے پاس۔۔۔اسی کمرے میں۔۔۔اب تم آرام کرلو۔"

ایرز اُسے کہتا ہوا اُس کا گال تھپک کر کھڑا ہو گیا اور آ کر بالکونی میں سگریٹ پینے لگا۔

"بس۔۔۔اب اور نہیں ماہم۔۔۔تم جس کسی سے بھی محبت کرتی تھیں وہ تمہارا ماضی تھا۔اب میں تمہیں اتنی محبت دوں گا کہ تم اپنی اُس محبت کو بھول جاؤ گی۔ تمہیں کوئی یاد رہیگا تو وہ ہے ایراز آفندی۔"

ایراز دل ہی دل میں سوچتا سگریٹ نوشی میں مشغول تھا۔

دروازے پر دستک ہوئی تو ایراز سگریٹ پھینک کر دروازے کی طرف بڑھا۔

ماہم کب سے ایراز کی پشت کو دیکھے جا رہی تھی۔اُسے ایراز کے بدلے ہوئے رویے کی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ایسا کیا تھا جس کی وجہ سے ایراز اُس کی اتنی پرواہ کر رہا تھا۔

دروازے پر دستک پر اُس کی سوچ کا تسلسل ٹوٹا اور اُس نے بھی دروازے کی سمت دیکھا جہاں ایراز دروازہ کھول رہا تھا۔

ایراز نے دروازہ کھولا تو ملازم ماہم کی دوائیوں کا شاپر لیے کھڑا تھا۔

ایراز نے اُس سے شاپر لیا اور پریسکریپشن کے حساب سے دوائیاں نکال کر ماہم کی طرف بڑھادی۔

ماہم نے دوائیں کھا کر ایراز کو دیکھا جو محبت بھری نظروں سے ماہم کو دیکھ رہا تھا۔

"اب تم آرام کرو۔۔۔۔ مجھے آفس کا کچھ کام ہے۔ میں آفس جارہا ہوں۔۔۔اور کمرے سے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔اپنا بہت خیال رکھنا۔ میں رات تک آجاؤنگا۔ ٹھیک ہے؟"

ایراز نے ماہم کے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا تو ماہم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ماہم ایراز کو ہی دیکھے جارہی تھی۔

ایراز مسکرا کر کھڑا ہو گیا اور الماری سے کپڑے لے کر واشروم میں چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ واشروم سے باہر آیا اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تیار ہونے لگا۔

ماہم بیڈ پر نیم دراز ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے میں نظر آتے ایراز کے عکس کو دیکھے جارہی تھی۔

ایراز نے ماہم کو اپنی طرف دیکھتا پایا تو گھڑی کا کلیپ بند کرتا ہوا ماہم کی طرف مڑا۔

ماہم نے ایراز کو مڑتے دیکھا تو سٹپٹا کر جلدی سے نظریں پھیر لی۔

ایراز مسکراتا ہوا ماہم کی طرف آیا اور اُسے بازوؤں سے پکڑ کر بیڈ پر لیٹا دیا اور اُس کا لحاف ٹھیک کرنے لگا۔

ماہم مسلسل ایراز کو دیکھ رہی تھی۔

"آنکھیں بند کرو۔۔۔۔"

ایراز نے ماہم کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ماہم نے فوراً آنکھیں بند کر لی۔

ایراز نے اُس کے بالوں پر ہاتھ پھیرا اور کمرے سے باہر نکل کر دروازہ آہستہ سے بند کر کے نیچے آیا۔

"بھابھی۔۔۔میں آفس جا رہا ہوں۔۔۔آپ ماہم کا خیال رکھنا۔۔۔"

ایراز درخواست کرنے والے انداز میں بولا۔

"تم فکر مت کرو۔۔۔میں ماہم کا خیال رکھوں گی۔۔۔"

بینش نے ایراز کو تسلّی دیتے ہوئے کہا تو ایراز سر ہلا کر باہر پورچ میں آیا اور اپنی کار لے کر آفس کی طرف آ گیا۔

ماہم ایراز کے ہاتھوں کا لمس اپنے سر پر اب بھی محسوس کر سکتی تھی۔

تھوڑی دیر میں ہی دوائیوں کی زیرِ اثر اُسے نیند آ گئی تھی۔

\-

شام کو ماہم کی آنکھ کھلی تو بینش کو اپنے پاس بیٹھا پایا۔

ماہم بینش کو دیکھ کر اٹھ بیٹھی۔

"اب کیسا لگ رہا ہے؟"

بینش نے مسکرا کر پوچھا۔

"میں۔۔۔ٹھیک۔۔۔ہوں۔۔۔آپ۔۔آپ یہاں کب سے۔۔۔۔"

ماہم نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارے شوہر صاحب کا فرمان تھا کہ اُن کے جانے کے بعد اُن کی بیگم کا خیال رکھا جائے۔۔۔تو بس میں چلی آئی۔۔۔"

بینش نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"ایراز نے آپ سے کہا تھا کہ۔۔۔"

ماہم نے حیرت سے پوچھا تھا۔

"ہاں بھئی جانے سے پہلے میرے پاس آیا تھا اور کہنے لگا کیا آپ میرے آنے تک ماہم کا خیال رکھیں گی؟"۔ بینش نے ایراز کے انداز میں کہا تو ماہم حیرت کے ساتھ مسکرائی۔

"ایراز کو میری اتنی فکر ہے؟"

ماہم نے دل میں سوچا

"کیا سوچنے لگی۔۔۔؟"

بینش نے ماہم کو چپ دیکھ کر پوچھا۔

"نہ۔۔۔نہیں۔۔۔کچھ بھی تو نہیں۔۔۔"

ماہم نے ہڑبڑا کے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔تم ایراز کے بارے میں سوچ سکتی ہو۔۔۔شوہر ہے تمہارا۔۔۔۔"

بینش نے ایک آنکھ کا کونا دبا کر دبی دبی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو ماہم نچلا لب دانتوں میں فسا کر مسکرا کر نظریں جھکا گئی۔

"اوہو۔۔۔۔مطلب دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی۔۔۔"

بینش نے ماہم کو شرماتے دیکھا تو لہک کر بولی۔

"بھابھی۔۔۔آپ بھی نہ۔۔۔"

ماہم نے جھینپ کر کہا۔

"میں بھی کیا۔۔۔؟"

بینش نے پھر سے اُسے چھیڑا۔

"میں۔۔۔میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔۔"

ماہم شرماتے ہوئے بولی اور بھاگ کر واشروم میں بند ہو گئی۔

بینش پیچھے سے زور سے ہنس پڑی۔

For more visit (exponovels.com)

ماہم نے بینش کی ہنسی سنی تو شرما کر چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔

"میں نیچے جا رہی ہُوں۔۔۔۔تم بھی فریش ہو کر آ جاؤ پھر چائے پیتے ہیں۔۔۔۔"

بینش نے واشروم کے دروازے کو دیکھ کر پُکارا تھا۔

"جی۔۔۔"

ماہم نے وہی سے جواب دیا تو بینش مسکراتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

ایراز آفس آیا لیکن اُس کا ذہین ماہم میں لگا ہوا تھا۔

ایراز نے جلدی جلدی ایک دو کام نپٹائے اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

ایراز گھر آیا تو ماہم بینش، فردوس آفندی اور معراج کے ساتھ بیٹھی چائے پی رہی تھی۔

ایراز ماہم کو ایسے تر و تازہ دیکھ کر مطمئن سا اُن کے پاس چلا آیا اور صوفے پر ماہم کے برابر بیٹھ کر سب کو سلام کیا۔

"السلام علیکم۔۔۔"

"وعلیکم السلام"

معراج اور بینش نے مسکرا کر اُسے کے سلام کا جواب دیا لیکن فردوس آفندی چپ ہی رہیں۔

For more visit (exponovels.com)

ایراز نے نوٹ کیا تھا لیکن چپ رہا۔ اُسے پتہ تھا فردوس آفندی اُس سے ناراض ہیں۔

بینش نے ایراز کے لیے چائے بنا کر اُسے پکڑا دی۔

ایراز چائے کا کپ لبوں سے لگاتا ماہم کے کان کے پاس جھک کر اُس کا احوال پوچھنے لگا۔

"کیسی ہو؟"

"سسس۔۔۔"

ماہم ایراز کے اس قدر پاس بیٹھنے پر پہلے ہی سانس روکی بیٹھی تھی ایراز کی سرگوشی نما آواز پر اُس کے ہاتھ میں پکڑ پیالے سے چائے جھلک گئی۔

وہ کافی وقت سے چائے ایسے ہی لیے بیٹھی تھی اس لیے چائے اتنی زیادہ گرم نہ تھی۔ لیکن اچانک چائے چھلکنے پر اُس کی سسکاری نکل گئی۔

"You okay?"

(تم ٹھیک ہو؟)

ایراز چائے کا کپ ایک طرف رکھ کر بے قراری سے ماہم کا ہاتھ تھام کر پوچھنے لگا ساتھ ہی اُس کے ہاتھ پر پھونک مار کر اُس کی جلن کو کم کرنا چاہا۔

ماہم کے ہاتھ پر زیادہ جلن تو نہیں ہو رہی تھی لیکن ایراز کے ہاتھ پکڑنے پر اُس نے اپنے اندر ایک ٹھنڈک سی اترتی محسوس کی۔

"زیادہ جلن ہو رہی ہے؟"

بینش اور فردوس آفندی نے ساتھ پوچھا۔

"بینش جاؤ برنول لے کر آؤ۔۔۔"

معراج نے کہا۔

"نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں ٹھیک۔۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔"

ماہم نے سب کو فکر مند دیکھا تو اُنھیں منع کرنا چاہا۔

ایراز اب بھی اُس کا تھا پکڑے پھونکیں مار رہا تھا۔

"میں۔۔۔ میں ٹھیک۔۔۔ ہوں۔۔۔"۔

ماہم نے ایراز کو دیکھتے ہوئے کہا جو اب بھی پریشانی سے اُس کا ہاتھ تھامے بیٹھا تھا۔

ماہم نے ایراز کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا تو ایراز نے سب کو آس پاس دیکھ کر اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"بھابھی برنول لادیں۔۔۔ دیکھیں کتنا سرخ ہو رہا ہے ماہم کا ہاتھ۔۔۔"

ایراز نے کہا تو بینش ہاں میں سر ہلا کر اندر جانے لگی۔

"بھابھی۔۔۔میں آپ۔۔آپ کے ساتھ چلتی ہوں۔۔۔۔"

ماہم نروس سی اٹھ کر بینش کے ساتھ اندر چلی گئی۔

"ہاں آؤ۔۔۔"

بینش ماہم کو لے کر اندر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

ایراز کی بے قرار نظروں نے ماہم کے کمرے میں غائب ہو جانے تک اُس کا تعاقب کیا تھا۔

ماہم بینش کے ساتھ کمرے میں گئی تو پھر بہت دیر تک باہر ہی نہیں آئی۔

ایرز ماہم کو دیکھنے کے لیے یہاں وہاں گھومتا رہا پھر اپنے کمرے میں آکر چینج کرنے واشروم میں چلا گیا۔

ماہم بینش کے ساتھ کمرے میں آئی تو بینش نے اُس کے ہاتھوں پر برنول لگا دیا

"بس بس۔۔۔اب اتنا بھی نہیں جلا بھابھی۔۔۔"

ماہم نے بینش کو برنول کی کثیر مقدار ہاتھوں پر لگاتے دیکھا تو بول پڑی۔

"لگانے دو۔۔۔ تمہارے شوہر جی کا حکم ہے۔۔۔"

بینش نے اپنے بازو اُس کے بازو سے ٹکرا کر کہا تو ماہم شرما کر نظریں جھکا گئی۔

"اوہ۔۔۔ ہماری ماہم۔۔۔ دی ریسر ماہم کو شرمانا بھی آتا ہے؟"

بینش نے ماہم کو دیکھتے ہوئے پھر سے اُسے چھیڑا۔

آج بینش ماہم کو شرماتا دیکھ اُسے چھیڑے جا رہی تھی۔

"میں۔۔۔ میں جا رہی ہوں۔۔۔"

ماہم نے کمرے سے باہر جانا چاہا۔

"ارے۔۔۔ ایسے کیسے۔۔۔ تھوڑا تڑپنے دو ایرز کو بھی۔۔۔"

بینش نے ماہم کا بازو پکڑ کر کہا تو ماہم نے سوالیہ نظروں سے بینش کو دیکھا۔

"اُس کی بے قراری نہیں دیکھی تم نے؟ ارے جب تم میرے ساتھ چلی آئی تب وہ کیسے بے قرار ہو کر دیکھ رہا تھا تمہیں"

بینش نے اُس کو ایرز کی بے قراری بتائی۔

"بھابھی ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ ایرز ایسے نہیں۔۔۔"

ماہم نے نظریں جھکا کر کہا۔

"اچھا۔۔۔ ایرز ایسے نہیں کی بچی۔۔۔ ثبوت دیکھنا ہے؟"

بینش نے کمر پر ہاتھ رکھ کر اُسے غصّے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مطلب ؟"

ماہم نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مطلب کہ کچھ دیر کے لیے یہیں اسی کمرے میں رہو۔۔۔ پھر دیکھنا ایرز کی حالت۔۔۔"

بینش نے ایک آنکھ دبا کر کہا تو ماہم مسکرانے لگی۔

بینش اُسے کمرے میں چھوڑ کر چلے گئی۔

کچھ دیر تک ماہم وہاں بیٹھی رہی پھر اٹھ کر اپنے کمرے میں آئی۔

کمرہ خالی تھا لیکن واشروم سے پانی گرنے کی آواز سے ماہم نے اندازہ لگایا کہ ایرز نہا رہا ہے۔

ماہم چلتی ہوئی بالکونی میں آگئی۔ ٹھنڈی ہوا ماہم کے بالوں سے اٹھکیلی کرتے ہوئے کمرے میں منتقل ہو رہی تھی۔

ایرز نہا کر تولیے سے بال رگڑتا کمرے میں آیا تو ماہم کو بالکونی میں کھڑے دیکھا۔

وہ چلتا ہوا ماہم کے پاس آیا اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر دیکھنے لگا۔

"کہاں تھی تم؟ کب سے ڈھونڈھ رہا ہوں تمہیں؟ کیسا ہے ہاتھ؟ جلن تو نہیں ہو رہی۔۔۔؟"

ایرز نے پوچھا تو ماہم کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"مطلب بینش بھابھی کو کہہ رہیں تھی سچ ہے۔۔۔۔"

اُس نے ایرز کو دیکھتے ہوئے نفی میں گردن کو جنبش دی۔

"اندر چلو۔۔۔۔ ٹھنڈک بڑھ رہی ہے۔۔۔"

ایرز ماہم کا ہاتھ تھامے کمرے میں لے آیا۔

"میں سوچ رہا تھا کل ہم لوگ۔۔۔۔۔"

ایرز کچھ کہہ رہا تھا جب ملازم دروازہ کھٹکھٹا کر اندر آگیا

"سر۔۔ بڑی بیگم صاحبہ نے آپ دونوں کو کھانے کے لیے نیچے بلایا ہے۔۔۔۔"

ملازم نے مؤدیبِ انداز میں کہا۔

"آپ چلیں۔۔۔ ہم آتے ہیں۔۔۔"

ایرز نے کہا اور اپنے بال خشک کر کے ماہم کی طرف مڑا۔

"چلیں؟"

ایرز نے پوچھا تو ماہم اثبات میں ہلاتی اُس کے ساتھ نیچے آگئی۔

ایرز ماہم کے ساتھ بیٹھا اُس کے ساتھ کھانا کھاتا رہا اور ساتھ ہی اُسے بھی کھانے کے لیے فورس کرتا رہا۔

ماہم نہ نہ کرتی رہی لیکن ایرز نے اُس کی ایک نہیں سنی۔

معراج اور بینش اُنھیں دیکھ کر معنی خیزی سے مسکراتے رہے جب کہ فردوس آفندی کو ایرز کا یوں ماہم کا خیال رکھنا اچھا لگا۔

کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ کمرے میں آئے تو ایرز نے ماہم کو دوائیں دے دی اور اپنا تکیہ لے کر صوفے پر آکر لیٹ کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔

ماہم بیڈ پر بیٹھی اُسے کروٹ بدلتے اور صوفے پر خود کو ایڈجسٹ کرتے دیکھتی رہی۔

"آپ۔۔۔آپ یہاں بیڈ۔۔۔بیڈ پر سو جائیں۔۔۔میں صوفے پر۔۔۔صوفے سو جاتی ہوں۔۔۔"

ماہم صوفے کے پاس آکر بولی تو ایرز نے نظریں اٹھا کر ماہم کو دیکھا اور اٹھ بیٹھا

" تم یہاں کنفرٹیبل فیل نہیں کرو گی۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کنفرٹیبل تو آپ بھی نہیں ہیں نہ۔۔۔"

ماہم نے دھیمی آواز میں کہا۔

"ہمم۔۔۔۔تو اس کا مطلب ہے اس کا کوئی اور حل تلاش کرنا پڑیگا۔"

ایرز کہتا کھڑا ہو گیا اور تکیہ اٹھا کر بیڈ تک آیا۔

"ویسے ماہم۔۔۔بیڈ تو اچھا خاصا بڑا ہے۔۔۔ہم دونوں آرام سے سو سکتے ہیں۔۔۔نہیں؟"

ایرز نے تھوڑی کھو جاتے ہوئے ماہم سے پوچھا

"ج۔۔۔ج۔۔۔۔جی۔۔"

ماہم نے نظریں جھکا کر کہا

"اگر تمہیں کوئی اعتراض ہے تو۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کے جھجھکنے پر کہا

"نہ۔۔۔نہیں۔۔۔نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔"۔

ماہم نے گھبرا کر ایرز کو دیکھا۔

"اوہ۔۔۔پھر ٹھیک ہے۔۔۔چلو سو جاتے ہیں۔۔۔۔"

ایرز نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور ایک طرف لیٹ گیا۔

ماہم تذبذب سے کھڑی رہی۔

"ماہم سونا نہیں ہے کیا۔۔۔۔؟"

ایرز نے ماہم کو کھڑے دیکھ کر پوچھا۔

ماہم کچھ بولتی اُس سے پہلے ایرز نے ہاتھ بڑھا کر ماہم کو بیڈ پر کھینچ لیا۔

ماہم کو اندازہ نہیں تھا کہ ایرز ایسا بھی کچھ کر سکتا ہے اس لیے وہ سیدھا ایرز کے اوپر گر پڑی تھی۔

ماہم کا سر ایرز کے سینے پر تھا اور ہاتھ ایرز کے کندھوں پر۔

ماہم اور ایرز کے چہرے اتنے قریب تھے کہ ماہم ایرز کی گرم سانسوں کی تپش کو اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔ جبکہ ایرز ماہم کی تیز دھڑکن کو اپنے سینے پر محسوس کر رہا تھا۔

ایرز نے ماہم کو آہستہ سے ایک طرف لٹایا اور خود فاصلہ قائم کرتا دوسری طرف آ گیا۔

"ماہم۔۔۔ فکر مت کرو۔۔۔ تمہاری اجازت کے بغیر تم پر اپنا کوئی حق استعمال نہیں کروں گا۔ تم بے فکر ہو کر سو سکتی ہو۔"

ایرز نے کہا تو ماہم دوسری طرف کروٹ بدل کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔

ایرز کا اس قدر قریب آنا اُس کی دھڑکنے بڑھا گیا تھا۔

صبح ماہم کی آنکھ کھلی تو ماہم ایرز کی طرف رخ کیے سوئی تھی اور ایرز بھی ماہم کی طرف کروٹ کے بل سو رہا تھا۔

ماہم کچھ دیر تک ایرز کے چہرے کو دیکھتی رہی پھر اٹھ کر واشروم میں چلی گئی۔

ماہم واشروم سے باہر آئی تب بھی ایرز سو رہا تھا۔

ماہم کچھ دیر تک کھڑی سوچتی رہی کہ اُسے جگائے یہ نہیں۔

ماہم نے ایرز کو جگانے کا ارادہ ترک کر کے اپنے بالوں سے تولیہ نکالا اور اُنھیں خشک کرنے لگی۔

کمرے میں ہو رہی ہلچل پر ایرز نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ سامنے ماہم کھڑی اپنے بال خشک کر رہی تھی۔

ایرز مسکراتا ہوا بیڈ سے اٹھا اور چلتا ہوا ماہم کے پاس آیا۔

"گڈ مارننگ۔۔۔"

ایرز نے پیچھے سے آ کر ماہم کو گڈ مارننگ کہا تو وہ چونک گئی اور اُس کے ہاتھوں سے تولیہ چھوٹ کر فرش پر گر گیا۔

ایرز نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے مسکراتے چہرے کے ساتھ جھک کر تولیہ اٹھایا اور ماہم کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

"تم۔۔۔ دی ریسر۔۔۔ ماہم آفندی نہیں ہو؟ جس نے فرحان جیسے رائیڈر کو ہرایا تھا؟"

ایرز نے شک بھری نظروں سے ماہم کو دیکھا۔

"کیا انہوں نے وہ ریس دیکھی تھی؟"

ماہم کو حیرت ہوئی۔

"بھئی تم ایسے ڈرو گی تو شک تو ہو گا ہی۔۔۔"

ایرز نے اُس کی حیرت سمجھتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہ ہم دونوں ریس لگائیں۔۔۔۔ پتہ تو چلے تم کتنی بڑی ریسر ہو۔۔۔۔"

ایرز ماہم کو اکسا رہا تھا۔

"آپ۔۔۔آپ ریس کرینگے؟"۔

ماہم نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔کیوں۔۔۔ تمہیں پتہ ہے نہ وہ بائک میری ہے جس کو چلا کر تم نے میرے ہی دوست کو ہرادیا تھا؟"

ایرز نے کمر پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

"وہ۔۔۔وہ آپ کا دوست تھا۔۔۔؟"

ماہم کو ہنسی آگئی۔

"ہاں۔۔۔۔اور اچھا ہی ہوا کہ ہار گیا ورنہ میں اُسے بہت پیٹتا۔۔۔"

ایرز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔۔۔۔۔آپ کیوں۔۔۔؟"

ماہم نے آنکھیں سکوڑ کر پوچھا۔

"وہ جانے دو۔۔۔ یہ بتاؤ۔۔۔۔ریس کروگی میرے ساتھ؟"

ایرز نے ایک بار پھر پوچھا۔

"آپ ہار جاؤ گے۔۔۔"

ماہم نے چہرہ موڑ کر کہا۔

"ماہم تم مجھے ابھی جانتی نہیں ہو۔۔۔مجھے چلینج مت کرو۔۔۔اتنی خود اعتمادی اچھی نہیں۔۔۔"

ایرز ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگا کر بولا۔

"خود اعتمادی نہیں خود پر اعتماد ہے مجھے۔"

ماہم نے ایرز کو دیکھتے ہوئے فخریہ کہا۔

"چلو پھر ہو جائے مقابلہ۔۔۔میں بھی تو دیکھوں میری مسز میں کتنا دم خم ہے۔۔۔"

ایرز نے ستائشی لحظے میں کہا۔

ماہم ایرز کے مسز کہنے پر ذرا دیر کو چپ ہوئی پھر اپنے کپڑوں کو دیکھ کر کچھ سوچنے لگی۔

"کیا ہوا۔۔"

ایرز نے ماہم کو خاموش دیکھ کر پوچھا۔

"میں۔۔۔میں آپ کے ساتھ ریس نہیں کر سکتی۔۔۔"

ماہم نے دھیرے سے کہا۔

"کیوں۔۔۔۔"

ایرز حیرت سے سیدھا ہوا۔

"وہ۔۔۔میرے۔۔۔ایسے کپڑے۔۔۔مطلب یہ کپڑے پہن کر بائک چلانا رسکی ہے۔۔۔۔ریس لگانا تو ممکن ہی نہیں۔۔۔"

ماہم نے اپنے بڑے سے گھیر دار فراک چوڑیدار پاجامے اور ساتھ کندھے پر لٹکتے بڑے سے ڈوپٹے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو تم جینز اور شرٹ پہن لینا نہ۔۔۔۔"

ایرز ماہم سے کہتا الماری کی طرف بڑھا اور پٹ کھول کر ماہم کے کپڑے دیکھنے لگا۔

"ماہم۔۔۔تمہارے پرانے کپڑے کہاں ہے؟"

ایرز نے الماری میں ماہم کے کپڑے یہاں وہاں کر کے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ۔۔۔۔وہ میں نے ڈونیٹ کر دیے۔آپ کو۔۔۔۔آپ کو ویسے کپڑے نہیں پسند تو بھابھی اور زنیرہ نے کہا کہ۔۔۔۔"

ماہم ایرز کے پاس آ کر بولی۔

"مجھے تم ہر کپڑے میں اچھی لگتی ہو۔۔۔۔ چاہیے وہ تمہاری پہلے دن والی بلیک شرٹ اور جینز ہو یا پھر تمہاری وہ لائن والی شرٹ اور جینز یہ پھر وہ تمہاری کاٹن کی شرٹ اور جینز۔۔۔ یہ پھر تمہارا لہنگا یا پھر یہ سب فراک، کرتے، شرٹ جو تم اب پہنتی ہو۔

مجھے تم ہر ایک کپڑے میں اچھی بلکہ بہت اچھی لگتی ہو۔۔۔"

ایرز نے ماہم کو بازوں سے تھا کر اپنے مقابل کھڑا کر کے کہا تو ماہم منہ کھولے اُسے دیکھے گئی۔

"مطلب ایرز نے مجھے ہر بار اتنے غور سے دیکھا ہے؟" ماہم دل ہی دل میں سوچنے لگی۔

ایرز نے اُس کی تھوڑی کو چھو کر مسکراتے ہوئے اُس کا کھولا منہ بند کیا۔

ماہم نے سٹپٹا کر نظریں جھکا لیں۔

"ایک کام کرتے ہیں۔۔۔ آج شاپنگ پر چلتے ہیں۔۔۔۔ آج سنڈے بھی ہے۔۔۔ آوٹینگ بھی ہو جائیگی۔"

ایرز نے کہا تو ماہم کچھ بول ہی نہیں پائی۔

ایرز کا ہر انداز اُسے حیران کیے دے رہا تھا۔

کہاں وہ اُس کی پرچھائی سے بھی دور بھاگتا تھا اور کہاں آج اپنے ساتھ آوٹینگ پر چلنے کی اوفر کر رہ تھا۔

ایرز ماہم کی خاموشی کو اُس کی رضامندی جانتے ہوئے واشروم کی طرف بڑھ گیا۔

ایرز باتھ لے کر آیا تب تک ماہم بال خشک کر کے تیار ہو چکی تھی

ایرز ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال ٹھیک کر کے گھڑی پہننے لگا۔

اپنا موبائل اور رومال لے کر وہ ماہم کا ہاتھ تھامے نیچے آ گیا

فردوس آفندی آور بینش ملازم کی مدد سے ٹیبل پر ناشتہ لگا رہی تھیں۔

فردوس آفندی نے ماہم کو ایرز کے ساتھ آتے دیکھا تو نظروں ہی نظروں میں اُن کی بلائیں لے لیں۔

ماہم اور ایرز فردوس آفندی کے قریب آئے تو اُنہوں نے باری باری دونوں کے چہرے کو تھام کر اُن کے ماتھے پر پیار کیا۔

"امی۔۔۔نوٹ فیئر۔۔۔۔یہ صبح صبح صرف ان دونوں کو پیار ملے گا کیا؟"

معراج نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

بینش معراج کی بات پر ہنس دی۔

"نہیں بیٹا جی۔۔۔آپ دونوں کو بھی ملے گا۔ بینش بیٹا آپ بھی آؤ۔۔۔"

فردوس آفندی نے معراج اور بینش کو بھی پیار کیا۔

سب مسکراتے ہوئے ٹیبل پر آ بیٹھے۔

ایرز کارن فلیکس کھا رہا تھا جبکہ ماہم کی پلیٹ میں اُس نے پراٹھے نکال کر اُسے کھانے کا کہہ رہا تھا

ماہم کو پراٹھا بہت ہیوی لگتا تھا اس لیے کبھی وہ آملیٹ تو کبھی کارن فلیکس کھالیا کرتی تھی لیکن آج ایرز اُسے پراٹھا کھانے پر مجبور کر رہا تھا۔

ماہم نے ایک بے بس سی نظر سے ایرز کو دیکھا اور پھر پراٹھا توڑنے لگی۔

کل سے آج تک ایرز کے بدلے ہوئے روپ کو دیکھ کر ماہم کو اندازہ تھا کہ اگر اُن سے پراٹھا نہیں کھایا تو ایرز سے کچھ بعید نہیں کہ وہ خود اُسے کھلانے لگ جاتا۔

ماہم نے ابھی دو لقمے ہی کھائے تھے کہ اُسے بری طرح کھانسی کا دورہ پڑ گیا۔

ایرز فوراً ماہم کی پیٹھ تھپتھپانے لگا۔

کھانستے کھانستے ماہم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔

ایرز نے ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر ماہم کے لبوں سے لگا دیا۔

ماہم نے 2-3 گھونٹ پانی پیا اُس کے بعد اُسے ذرا آرام ہوا۔ فردوس آفندی، معراج بینش سب ماہم کو دیکھے جا رہے تھے۔

"ماہم۔۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟"

ایرز ماہم کے ہاتھ مسلنے لگا۔

"ہاں۔۔۔ میں ٹھیک۔۔۔۔ اوہو۔۔۔۔"

ماہم نے کہنا چاہا لیکن ایک کھانسی نے اُس کی بات مکمل نہیں ہونے دی۔

ایرز نے پھر سے پانی کا گلاس اُس کے لبوں سے لگا دیا۔

اس بار اُس نے پہلے کی بانسبت پورے گلاس کا پانی حلق میں اُتار لیا۔

اب وہ قدرے مطمئن تھی۔

"تم ٹھیک ہو نہ ماہم۔۔۔"

ایرز ایک بار پھر پوچھنے لگا۔

ماہم نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

اُس کی آنکھوں میں اب بھی آنسو تیر رہے تھے۔

ایرز نے جیب سے رومال نکال کر ماہم کے رخساروں پر پھیلے آنسو صاف کیے۔

ماہم ایرز کے آنسو صاف کرنے پر اُس کے ہاتھ سے رومال لے کر اپنے چہرے پر پھیرنے لگی۔

"تم اسے رہنے دو۔۔۔ تم یہ کارن فلیکس کھا لو۔۔۔"

ایرز نے اپنا کارن فلیکس کا باؤل ماہم کے سامنے رکھا اور اُس کا پراٹھے والا پلیٹ اٹھا کر اپنے سامنے رکھ لیا۔

"میں تمہارے لیے دوسرا بنا دیتی ہوں۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

بینش نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں بھابھی۔۔۔میں یہ پراٹھا کھالیتا ہوں۔۔۔"

ایرز نے بینش کو منع کر دیا اور خود ماہم کا چھوڑا ہوا پراٹھا کھانے لگا۔

"بھائی۔۔۔بیوی سے پیار کرنا اچھی بات ہے۔۔۔لیکن آس پاس کا بھی خیال کریں۔۔۔امی بیٹھی ہیں ساتھ۔ اور شکر کرو کہ آج صرف امی ہیں۔۔۔ابّو اور چاچو بھی ہوتے تو؟"

معراج ایرز کے کان کے پاس آکر سرگوشی کرنے لگا۔

ایرز نے جھینپ کر چہرہ اپنی پلیٹ پر جھکا لیا۔

"امی۔۔۔ہم لوگ شاپنگ پر جا رہے ہیں۔۔۔۔لنچ بھی باہر سے ہی کر کے آئینگے۔۔۔"

وہ لوگ ناشتہ کر کے فارغ ہوئے تو ایرز نے فردوس آفندی کہا اور ماہم کو چلنے کا اشارہ کیا۔

"ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔ماہم کا خیال رکھنا۔۔۔"

فردوس آفندی نے خوشی سے کہا اور ساتھ ایرز کو ہدایت بھی دی۔

"بالکل امی۔۔۔۔میں اپنی ماہم کا بہت خیال رکھوں گا۔۔۔۔"

ایرز کہتا ماہم کے ساتھ باہر آگیا

ایرز کار کے پاس کھڑی اپنی بائک کے پاس آیا تو ماہم نے سوالیہ نظروں سے ایرز کو دیکھا۔

"سوچا آج تمہیں ریس سے پہلے اپنی بائک رائڈنگ کی تھوڑی سی جھلک دیکھادوں۔۔۔"

ایرزنے ہیلمیٹ ہاتھ میں گھوماتے ہوئے کہا۔

ماہم نے ایک نظر بائک اور پھر ایرز کو دیکھا۔

وہ لوگ بائک پر بیٹھنے ہی جارہے تھے کہ اسماعیل آفندی اور میکائیل آفندی کیب سے گیٹ کے اندر آتے دکھائی دیئے۔

"السلام علیکم ابّو۔۔۔"

ماہم بھاگ کر اسماعیل آفندی کے گلے لگ گئی۔

"کیسی ہے میری جان؟"

اسماعیل آفندی نے ایک اچاٹ نظر ایرز پر ڈالی اور مسکراتے ہوئے ماہم سے پوچھا۔

"بہت اچھی۔۔۔"۔

ماہم کی آواز میں خوشی کورمق شامل تھی۔

شاید یہ خوشی ایرز کے ساتھ کی وجہ سے تھی۔

ایرز بھی چلتا ہوا اُن کے پاس آگیا۔

"السلام علیکم۔۔۔ابّو آپ لوگ تو کل آنے والے تھے نہ؟"

ایرزاُن کے پاس آ کر بولا۔

"وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔کچھ ضروری کام تھا اس لیے آنا پڑ گیا۔۔۔"

میکائیل آفندی نے اُن کے قریب آ کر ایک نظر اسماعیل آفندی کو دیکھا اور پھر بولے۔

دراصل اسماعیل آفندی کو لندن جانا تھا۔اُن کے بزنس میں کچھ پروبلم ہو گئی تھی اور انکا وہاں جانا ضروری ہو گیا تھا۔اس لیے کل کی بجائے وہ آج ہی لوٹ آئے تھے۔وہ ماہم کو ایرز کے ساتھ چھوڑ کر جانا تو نہیں چاہتے تھے لیکن کام کی وجہ سے اُنھیں جانا تھا۔انھوں نے سوچ لیا تھا کہ وہ جلد ہی آ کر ایرز سے صاف بات کرینگے اور ماہم کو اپنے ساتھ لے جائینگے۔

"اوہ... کیسا کام؟"

ایرز نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آپ دونوں کہیں باہر جا رہے تھے؟"

میکائیل آفندی نے بات بدلتے ہوئے پوچھا۔

اسماعیل آفندی ماہم کا ریکشن کیا ہو گا ہے سوچ کر گھبرا رہے تھی اور اُس سے تحمّل سے بات کرنا چاہتے تھے۔اس لیے میکائیل آفندی نے بات بدل دی۔

"ہاں۔۔۔میں اور ماہم شاپنگ کرنے جا رہے تھے۔"

ایرزنے ماہم کو دیکھ کر کہا۔

"اوہ۔۔۔اچھا اچھا۔۔۔آپ لوگ جائیں پھر۔۔۔بعد میں ملتے ہیں آپ لوگوں سے۔۔۔۔"

میکائیل آفندی نے ماہم کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اسماعیل آفندی کے ساتھ گھر کے اندر داخل ہو گئے۔

____

For more visit (exponovels.com)

"چلیں۔۔۔۔"

ایراز نے ماہم کو دیکھ کر پوچھا۔

"ہم۔۔۔ہم کار سے چلتے ہیں نا۔۔۔میں ایسے کپڑوں کے ساتھ بائک پر نہیں بیٹھی کبھی۔۔۔اور مجھے ڈر بھی لگ رہا ہے۔۔۔"

ماہم نے اپنے کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ڈر؟ کس بات کا ڈر؟ ماہم جب میں ساتھ ہوں تو تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔"

ایراز نے کہا تو ماہم اُسے پھر بائک کو دیکھنے لگی۔

"اسی بات کا تو ڈر ہے۔۔۔"

ماہم زیرِلب بڑبڑای

"کیا مطلب؟"

ایراز نے اُس کی بڑبڑاھٹ سن لی تھی۔

"میرا مطلب ہے۔۔۔ میرا دوپٹہ بہت بڑا ہے۔۔ کہیں ٹائر میں نا آجائے۔۔۔ اور ویسے بھی میں آپ کے ساتھ کبھی بائک پر نہیں بیٹھی تو۔۔۔ پتہ نہیں آپ۔۔۔"

ماہم نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"ماہم۔۔۔ مجھ پر بھروسہ رکھو۔۔۔ میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ اور رہی بات دوپٹے کی تو اسے اس طرح سے کر لیتے ہیں اور تم میرے پیچھے دونوں پیر ایک طرف کر کے بیٹھ جاؤ۔۔ سیمپل۔۔۔"

ایراز نے ماہم کے بڑے سے دوپٹے کو اُس کے کندھے سے ترچھا کر کے اس کی کمر کے پاس گرہ لگادی اور اُسے پیچھے بیٹھنے کا کہنے لگا۔

ایراز نے ہیلمیٹ پہن کر بائک پر بیٹھا اور بائک اسٹارٹ کر کے ماہم کو دیکھا جو اب بھی ویسے ہی کھڑی تھی۔

"ماہم چلو۔۔۔ آؤ بیٹھو۔۔۔۔"

ایراز نے ماہم کو بائک کی پچھلی نشست کی طرف اشارہ کر کے کہا تو ماہم ایراز کو ایک نظر دیکھنے کے بعد بائک پر بیٹھ گئی۔

"چلیں۔۔۔؟"

ایراز نے گردن موڑ کر ماہم کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔"

ماہم نے سر ہلا دیا۔

ماہم نے بائک کو پیچھے سے پکڑ لیا تھا۔

ایراز بائک بہت فاسٹ چلا رہا تھا۔

کبھی کبھی وہ اچانک بریک لگاتا تو ماہم جھٹکے کی وجہ سے ایراز کے پیٹھ سے لگ جاتی۔

ماہم نے ایک ہاتھ ایراز کے کندھے پر رکھا تو ایراز نے بائک سائڈ میں روک کر ماہم کا دوسرا ہاتھ اپنے کمر کے گرد لپیٹ لیا۔

ماہم کچھ نہیں بولی اور مضبوطی سے ایراز کو پکڑ لیا۔

ایراز نے ایک بار پھر بائک اسٹارٹ کر دی۔

ماہم اب قدرے مطمئن سی ایراز کو پکڑے بیٹھی تھی۔

ایراز نے مال کی پارکنگ میں بائک روکی اور ہیلمیٹ نکالتا ہوا ماہم کا ہاتھ تھام کر اندر کی طرف آیا۔

دونوں ساتھ چلتے لیڈیز کے ویسٹرن کلوتھینگ سیکشن میں آ گئے۔

"جاؤ۔۔۔ چینج کر کے دیکھ لو فیٹنگ وغیرہ ٹھیک ہے؟"

ماہم یہاں وہاں دیکھنے لگی تو ایراز نے چند شرٹس اور چند جینز نکال کر ماہم کو دیے اور بولا۔

ماہم نے کپڑے لیے اور چینگینگ روم میں آ کر کپڑے چیک کرنے لگی۔

اُس نے 3 شرٹ اور جینز چیک کیے اور پھر چینج کر کے باہر آ گئی۔

"سائز ٹھیک ہے؟"

ایراز نے ماہم کو باہر آتے دیکھا تو پوچھ لیا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ یہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟"

ماہم نے ایراز کے ہاتھ میں پکڑے شاپر کو دیکھ کر پوچھا۔ شاید اُس کی بیلنگ بھی وہ کروا چکا تھا۔

"نہیں۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ تم چلو۔۔۔ کچھ اور لیتے ہیں۔"

ایراز نے شاپر کو ہاتھوں سے کمر کے پیچھے کیا اور ماہم کو کندھوں سے تھامے آگے بڑھ گیا۔

ماہم ایراز کو ناسمجھی سے دیکھتی اُس کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔

ایراز نے ماہم کی پسند کی کچھ اور چیزیں جیسے جوتے جو وہ پہلے پہنا کرتی تھی، چند لٹیسٹ واچ اور چند کپڑے لیے اور اُس کے ساتھ مال سے باہر آ گیا۔

"لنچ کرنے چلیں؟"

ایراز نے گھڑی دیکھی جہاں 2.30 بج رہے تھے۔

"لیکن یہ سب؟"

ماہم نے شاپنگ بیگز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈرائیور لے جائیگا۔ وہ رہا ڈرائیور۔۔۔۔ تم رکو۔۔۔ میں اُسے یہ سب دے کر آتا ہوں۔۔۔۔"

ایراز کہتا ہوا ماہم کے بھی ہاتھ سے شاپر لے کر ڈرائیور کی سمت بڑھ گیا۔

مال سے نکلنے سے پہلے اُس نے ڈرائیور کو کال کر کے بولا لیا تھا کیوں کہ اُس کا ارادہ ابھی ماہم کے ساتھ اور وقت گزارنے کا تھا۔

"چلو۔۔۔"

ایراز ماہم کے قریب آ کر بولا تو ماہم بھی ایراز کے ساتھ چلتی بائک تک آئی۔ جب ایراز نے ہیلمیٹ پہن کے بائک اسٹارٹ کر دی تب ماہم ایراز کے پیچھے بیٹھ گئی اور ایک ہاتھ ایراز کی کمر میں ڈال کر اُسے پکڑ لیا۔

ایراز مسکراتا ہوا بائک آگے بڑا لے گیا

کچھ دیر بعد وہ لوگ ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں بیٹھے لنچ کر رہے تھے۔

ایراز نے ماہم کی پسند کی ڈشیز آرڈر کی تھی۔ وہ ماہم کو ہر طرح سے کمفرٹیبل فیل کروانا چاہتا تھا۔

ماہم نے ایراز کو دیکھا اور کھانا کھانے لگی۔

"آئس کریم منگواوں؟"

ایراز نے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔بس۔۔۔"

ماہم نے آہستہ سے کہا۔

ایراز کا رویہ اُسے چونکائے دے رہا تھا۔

"آئس کریم تو ہونی چاہیے یار۔۔۔رکو۔۔۔میں منگواتا ہوں۔۔۔"

کہتے ہوئے ایراز نے ویٹر کو بلایا اور چاکلیٹ فلئیور آئس کریم اور ساتھ بل بھی منگوا لیا۔

"آپ کو کیسے پتہ کہ مجھے چاکلیٹ فلیور ہی پسند ہے؟

ماہم نے ایراز کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اکثر لڑکیوں کو چاکلیٹ فلیور ہی پسند ہوتا ہے"

ایراز نے مسکرا کر کہا

"ہاں۔۔۔آپ کو کافی لڑکیوں کہ تجربہ بھی تو ہے۔۔۔"

ماہم زیرِلب بڑبڑای۔

ایراز نے ماہم کی بڑبڑانا سن لیا تھا۔ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ ویٹر آئس کریم اور بل لے آیا۔

"مجھے چاکلیٹ فلیور نہیں پسند"

ماہم بولی اور چیئر سے کھڑی ہو گئی۔

For more visit (exponovels.com)

ایراز بھی ماہم کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور بل پے کرتا ماہم کے پیچھے بھاگا۔

"ماہم۔۔۔۔میری بات تو سنو۔۔۔"

ایراز بھاگتا ہوا ماہم کے پیچھے آیا تھا۔

"ماہم کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں۔۔۔۔مجھے گھر جانا ہے۔۔۔"

ماہم نے دوسری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ایراز نے کچھ نہیں کہا بس اپنی بائک کی طرف بڑھ گیا۔

ماہم بائک پر بیٹھی اور پیچھے سے بائک کو پکڑ لیا۔

ایراز نے نوٹ کیا ماہم نے نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اور نہ ہی اُس کو کمر سے پکڑا تھا مطلب صاف تھا کہ وہ ناراض ہو گئی ہے۔

ایراز نے بائک کو گھر کے بجائے بیچ کی طرف موڑ لی۔

ایراز نے بائک کو بیچ کے پاس روکی تو ماہم بائک سے اتر کر اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

"تم کافی دنوں سے کراچی میں ہو لیکن شاید تم نے اب تک سمندر نہیں دیکھا تو میں نے سوچا اپنی مسز کو ساحل سمندر کی سیر کرا دی جائے۔"

ایراز نے نورمل انداز میں بولا۔

جیسے اُسے پتہ ہی نہ ہو کہ ماہم اُس سے ناراض ہے۔

"میں نے دیکھا ہے۔۔۔میں آئی ہوں یہاں۔۔۔مجھے ابھی گھر جانا ہے۔۔۔پلیز۔۔۔"

ماہم اب بھی منہ پھلائے کھڑی تھی۔

"ماہم۔۔۔مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔کیا کچھ دیر کے لیے میرے ساتھ آسکتی ہو؟ کیا تھوڑا اساٹرسٹ کر سکتی ہو مجھ پر؟"

ایراز نے ماہم کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو ماہم ایراز کو دیکھ کر ساحل سمندر کی طرف بڑھ گئی۔

ایراز بھی اُس کے ساتھ آیا۔

وہ لوگ چلتے چلتے لہروں کے قریب آگئے۔

ایراز نے آہستہ سے ماہم کا ہاتھ تھام لیا۔

"ماہم۔۔۔میں جانتا ہوں کہ ہماری شادی کن حالات میں ہوئی ہے اور اس شادی کو اپنانے کے لیے تمہیں وقت چاہیے۔یہ پھر تم سرے سے اس رشتے کو قبول ہی نہ کر پا رہی ہو لیکن میں۔۔۔ماہم میں تمہارے ساتھ اپنے اس رشتے کو نبھانا چاہتا ہوں۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

میں اپنی اس شادی کو نبھانا چاہتا ہوں۔۔۔ کیا تم پچھلی باتوں کو بھول کر مجھے ایک موقع دے سکتی ہو؟ کیا تم میرے ساتھ ایک نئ زندگی کہ آغاز کر سکتی ہو؟"

ایراز نے بہت آس کے ساتھ ماہم کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

ماہم ایراز کو دیکھنے لگی

"میں تو آپ کے ساتھ اپنی زندگی کا آغاز اُس وقت ہی کر چکی ہوں جس وقت مجھے آپ کے نکاح میں دیا گیا تھا ایراز۔۔۔ میں صرف آپ ہی کے ساتھ تو اپنی زندگی گزارنی چاہتی ہوں۔۔۔۔ میں آپ کی محبت میں تب سے گرفتار ہوں جب میں آپ کو جانتی بھی نہیں تھی۔۔۔۔ میں تو خود کو آپ کے نام کر چکی ہیں ایراز۔۔۔۔"

ماہم ایراز کو دیکھتے ہوئے سوچ گئی۔ کہا کچھ نہیں۔

"ماہم۔۔۔ کیا تم مجھے ایک موقع نہیں دے سکتی؟ "

ایراز ماہم کو خاموش دیکھ کر خائف ہوا۔

"کہیں ماہم مجھے چھوڑ کر اپنی محبت کے پاس جانے کے لیے نا کہہ دے۔۔۔۔"

ایراز دل ہی دل میں ڈرا ہوا تھا۔

"ایراز میں آپ کے ساتھ اپنی پوری زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔۔۔ لیکن شرط یہ ہے آپ کو صرف میرا بن کے رہنا پڑے گا۔۔۔۔ میں اپنی محبت میں شراکت برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔"

ماہم نے ایراز کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اقرار کیا تھا۔

"ماہم۔۔۔میں۔۔۔میں ہمیشہ بس تمہارا رہوں گا۔ صرف تمہارا۔۔۔"

ایراز کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔ماہم نے ہمیشہ کے لیے اُس کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا

تھا

ایراز اتنا خوش تھا کہ اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ ناچے۔۔۔زور زور سے چلا کر اپنی خوشی بیان کرے یہ ہر ایک کو پکڑ پکڑ کر بتائے کہ آج اُس کی محبت۔۔۔اُس کی ماہم نے اُس کے ساتھ رہنے کا وعدہ کیا ہے۔

ایراز نے آگے بڑھ کر ماہم کو اپنے سینے سے لگا لیا۔

"ماہم میں تمہیں دنیا کی ہر خوشی دونگا۔۔۔میں تمہیں اتنا پیار دوں گا کہ تم خود پر رشک کروگی۔۔۔ماہم میں تمہیں کبھی مایوس نہیں کرونگا۔۔۔"

ایراز مسرور لحظے میں کہتا اُسے اپنے سینے میں بھینچے اُس سے اپنی آنے والی زندگی کے وعدے کر رہا تھا۔

"ایراز۔۔۔سب لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔۔"

ماہم نے آس پاس سے گزرتے لوگو کو دیکھا جو اُنھیں معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے ہنس ہنس کر گزر رہے تھے۔

ماہم نے ایراز کو خود سے الگ کرنا چاہا۔

ایراز نے ماہم کو آہستہ سے خود سے الگ کیا اور اُس کا ہاتھ تھامے لہروں کے قریب چلنے لگا۔

دونوں کی آنکھوں میں خوشی تھی۔ دونوں ہی خوش تھے۔

آخر دونوں کو اپنی محبت جو مل گئی تھی۔

یہ شاید یہ اُنکی خام خیالی تھی؟

شاید زندگی ابھی اُن سے اور امتحان لینے کا سوچ رہی تھی۔

ایراز اور ماہم گھر آئے تو سب شام کی چائے پی رہے تھے۔

وہ لوگ چلتے ہوئے اُن کے قریب آکر بیٹھ گئے۔

بینش نے اُنھیں چائے دی تو ماہم نے مسکراتے ہوئے بینش کو دیکھا۔

بینش اُس کی مسکراہٹ دیکھتے ہوئے ماہم کے بغل میں آکر بیٹھ گئی۔

"ماہم۔۔۔ تم سچ میں بہت لکی ہو۔۔۔۔ دیکھو نہ ایراز تم سے کتنا پیار کرتا ہے۔۔۔ تمہیں شاپنگ کروانے لے گیا لنچ بھی کروایا۔ ایک معراج ہیں۔۔۔۔ اُنھیں کبھی باہر چلنے کا کہو تو اُس کے آفس کے کام ہی نہیں ختم ہوتے اور اگر میں ناراض ہو جاؤں تو کہتے اب تم دو بچو کی ماں ہو۔۔۔۔ تم پر یہ سب سوٹ نہیں کرتا۔

تم ہی بتاؤ۔۔۔ایسا ہوتا ہے کیا۔۔۔۔؟ دو بچو کی ماں ہوں تو اس کا مطلب ہے میرے پاس دل ہی نہیں ہے کیا۔۔۔؟ ہائے۔۔۔اب تو سویڈزرلانڈ کی برف بھی پگھل گئی اتنے سالوں میں۔۔۔۔۔ صرف ایک بار گھومانے لے گئے تھے اب تک یاد آتی ہے اپنے ہنیمون کی۔۔۔"

بینش ماہم کے پاس بیٹھی آہیں بھرتی اُسے اپنے ہنیمون کا بتانے لگی ساتھ معراج کے بارے میں جو بینش کے حساب سے کافی خشک مجاز واقع ہوا تھا۔

ماہم بینش کی بات پر دل ہی دل میں مسکرائی۔

"ویسے ماہم۔۔۔۔ تم کہاں جا رہی ہو؟"

بینش نے پھر سے ماہم سے پوچھا۔

"میں۔۔۔ مطلب؟"

ماہم نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"ارے بھئی ہنیمون کا پوچھ رہی ہوں۔۔۔ تم کہاں جا رہی ہو ایراز کے ساتھ؟"

بینش نے اُسے سمجھاتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے۔۔۔مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔ مطلب۔۔۔ہماری کوئی بات نہیں ہوئی اس بارے میں۔۔۔"

ماہم گڑبڑا گئی

"اوہو۔۔۔تو تم دونو کس بارے میں باتیں کرتے رہتے ہو سارا وقت ؟ یہ پھر باتیں نہیں کچھ اور کرتے رہتے ہو۔۔۔"

بینش ماہم کے کان میں سرگوشی کی تو ماہم کا چہرہ شرم سے گلنار ہو گیا۔

وہ شرم کے مارے صوفے سے اٹھی اور بھاگتے ہے اپنے کمرے میں آگئی۔

"اسے کیا ہوا؟"

ایراز جو آنے کے بعد سے میکائیل آفندی سے اسماعیل آفندی کے لندن جانے کے بارے میں سن کر پریشان ہو گیا تھا کیوں کہ ماہم اسماعیل آفندی کے یوں اچانک جانے پر کیا ریکشن دیگی یہ ایراز کے لیے بھی باعث فکر تھا۔

ایراز ماہم کو ایسے بھاگ کر جاتے دیکھا تو بینش سے پوچھنے لگا۔

بینش نے نہ سمجھی سے کاندھے اچکا دیئے اور اپنی مسکراہٹ چھُپانے کے لیے چائے کا کپ ہونٹوں سے لگا گئی۔

"کہیں ماہم نے ہماری باتیں تو نہیں سن لی؟"

ایراز پریشان سا سیڑھی کے اوپر نظر آتے اپنے کمرے کے دروازے کو دیکھنے لگا۔

"میں دیکھ کر آتا ہوں۔۔۔"

ایراز کہتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

ماہم بیڈ پر تکیہ گود میں لیے بیٹھی بینش کی باتوں کو سوچ کر شرم سے لال چہرے کے ساتھ ایراز کو ہی سوچ رہی تھی۔

"ماہم۔۔۔"

ایراز کمرے میں آیا تو ماہم کو سر جھکاتے بیٹھا دیکھا۔

وہ ماہم کو دروازے سے پکارتا اُس کے پاس آ رہا تھا۔

ماہم ایراز کی آواز پر چونک کر بیڈ سے کھڑی ہو گئی۔

اور یہاں وہاں دیکھنے لگی۔

"ماہم۔۔۔ کیا ہوا؟ تم ایسے نیچے سے چلی کیوں آئیں؟"

ایراز نے ماہم کا چہرہ ہاتھوں سے اونچا کیا تو ماہم نے شرما کر اُس کے سینے سے سر ٹیکا دیا۔

ایراز ماہم کے انداز پر ناسمجھی سے ماہم کے سر کو دیکھا جو ایراز کے سینے سے لگا تھا۔

ایراز نے کچھ نہیں کہا بس مسکراتے ہوئے اُس کے گرد باہوں کا گھیرا تنگ کر دیا۔

"اب بتاؤ۔۔۔ کیا ہوا تھا؟ تم ایسے چلی کیوں آئیں؟"

ایراز نے جھک کر ماہم کے سر کو دیکھا

"وہ بینش۔۔۔۔ بینش بھابھی کہہ رہیں تھی۔۔۔۔ کہہ رہی تھی کہ۔۔۔۔۔

ماہم سے جملہ پورا نہ ہو سکا

"کیا کہہ رہی تھی بھابھی؟"

ایراز نے عبرو سیکوڑ کر پوچھا۔

"وہ۔۔۔ وہ کہہ رہی تھی کہ ہنی۔۔۔۔ ہنیمون۔۔۔۔"

ماہم نے اب بھی پوری بات نہیں بتائی۔

ایراز کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

"ہمم۔۔۔ ویسے بات تو تم نے پتے کی ہے۔۔۔۔ میں کل ہی انتظام کرتا ہوں۔۔۔۔"

ایراز نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماہم اپنے نام پر بیدک کر ایراز سے الگ ہوئی اُسے دیکھا

" میں نے نہیں۔۔۔ بینش بھابھی نے کہا تھا۔۔۔"

ماہم معصومیت سے بولی۔

"جس نے بھی کہا۔۔۔۔ اب تو ہم جا رہے ہیں ہنیمون پر۔۔۔ بتاؤ کہاں جانا ہے۔۔۔۔"

ایراز نے محبت سے ماہم کو دیکھ کر اُس کے گال پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

"مجھے۔۔۔مجھے نہیں پتہ۔۔۔"

ماہم نے شرما کر رخ موڑ لیا

"یہ بھی ٹھیک ہے۔۔۔اب میں تمہیں اپنی پسند کی جگہوں پر لیے جاؤنگا۔۔۔"

ایراز نے ماہم کو پیچھے سے پکڑ کر اُس کے پیٹ کے گرد بازوں لپیٹے ہوئے کہا۔

ماہم کے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی۔

ایراز اس لے بھی ہنیمون پر جانے کے لیے زور دے رہا تھا کیوں کہ اسماعیل آفندی کے لندن چلے جانے کی خبر سے ماہم بہت اپسیٹ ہو جائیگی یہ ایراز کو اچھی طرح پتہ تھا۔اس لیے وہ ماہم کو جلد سے جلد باہر لے جانے کا سوچ چکا تھا۔

ماہم ایراز کے ہاتھوں کو اپنے پیٹ پر رینگتے ہوئے محسوس کر سکتی تھی۔

وہ دم سادھے آنکھیں بند کر کے کھڑی تھی۔

"I wil make this trip memorable for us and I will make sure you'll enjoy every second of our "HOMYMOON"

)میں اس سفر کو ہمارے لیے یادگار بنا دوں گا۔اور میں اس بات کا خاص خیال رکھوں گا کہ تم ہمارے ہنیمون کے ہر لمحے سے پوری طرح سے لطف اندوز ہوتی رہو"(

ایراز نے ہنیمون پر زور دے کر ماہم کے بلکل کانوں کے قریب کہا تو ماہم گھوم کر ایراز کے سینے سے لگی گہری سانسیں لینے لگی۔

ایراز ماہم کی سانسوں کی رفتار کو دیکھتے ہوئے اُس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں پکڑے اُس کے ہونٹوں پر جھکنے ہی لگا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

سارا افسوں ایک پل میں زائل ہو گیا۔

ماہم ایراز سے الگ ہو گئی اور اپنا دوپٹہ جو پہلے ہی ٹھیک تھا اُسے پھر سے ٹھیک کر کے دروازے کی طرف بڑھی۔

ماہم نے دروازہ کھولا تو سامنے معراج کھڑا تھا

معراج ماہم کو دیکھ کے مسکرایا۔

"میری پیاری بہن پلس بھابھی۔۔۔ مجھے میرے بھائی سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے۔۔۔ کیا آپ کچھ دیر کے لیے ہمیں اکیلا چھوڑ سکتی ہیں؟"

معراج ماہم کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولا تو ماہم نے پیچھے مڑ کر ایک نظر ایراز کو دیکھا اور سر ہلاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

ایراز نے معراج کو کمرے میں آتے اور پھر دروازہ بند کرتے دیکھا۔

"کمینے۔۔۔۔۔بولا تھا نہ۔۔۔۔بولا تھا نہ۔۔۔تُجھے۔۔۔بیوی سے پیار کرو لیکن اکیلے میں۔۔۔۔"

معراج دروازہ بند کر کے ایراز پر جھپٹا اور اُس کے شرٹ کا کلائی پکڑ کر اُسے بیڈ پر گرا دیا اور خود جھک کر اُس کا گلہ پکڑ کر کہنے لگا۔

ماہم جو سیڑھی اُتر رہی تھی کمرے میں کچھ گرنے کی آواز پر چونک کر کمرے کے بند دروازے کو دیکھا اور کندھے اچکا کر نیچے آ گئی۔

"معراج۔۔۔کیا ہو گیا ہے۔۔ابھی تو نیچے میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔۔"

ایراز نے کھانستے ہوئے مشکل سے جملہ ادا کیا۔

"کمینے۔۔۔۔۔کچھ نہیں کیا؟کچھ نہیں کیا تو اتنی ساری شاپنگ کس نے کرائی ماہم کو؟اور لنچ؟تو اُسے لنچ بھی کروا کر آ رہا ہے اور کہتا ہے کچھ نہیں کیا؟"

معراج اُس کا گلا چھوڑنے کے لیے تیار ہی نہیں تھا۔

"ارے بیوی ہے وہ میری۔۔۔۔۔میں نے شاپنگ کروا دی یہ لنچ کروا دیا تو کیا گناہ کیا۔۔۔۔"

ایراز نے پورا زور لگا معراج کو پرے دھکیلا اور کھڑا ہوتے ہوئے پوچھنے لگا۔

معراج ایراز کے دھکّے کی وجہ سے فرش پر جا گرا لیکن پھر فوراً کھڑا ہو کر ایک بار پھر اُس کی طرف بڑھا۔

"گناہ تو نے اُسے شاپنگ کروا کر یہ لنچ کروا کر نہیں کیا۔۔۔بلکہ اس بات کا ڈھنڈورا پیٹ کر کیا ہے۔

کیا ضرورت تھی بینش کو یہ سب بتانے کی؟"

معراج کمر پر ہاتھ رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح بولا۔

"میں نے تو نہیں بتایا۔۔۔"

ایراز نے میراج کو دیکھتے ہوئے بتایا

"تو کیا تیرے بھوت نے بتایا؟"

معراج کا پارا نیچے ہی نہیں آرہا تھا۔

"شاید جب صبح میں امی کو بتانے گیا تھا کہ ہم لوگ شاپنگ کرنے جارہے ہیں اور ہم لنچ بھی باہر کرینگے تو بینش بھابھی نے سن لیا ہو۔۔۔۔۔۔"

ایراز نے سوچتے ہوئے بتایا۔

"جیسے بھی پتہ لگا ہو۔۔۔میری تو بینڈ بجادی نہ تو نے۔۔۔اب وہ روٹھ کے بیٹھی ہے۔۔۔کہتی میں کبھی اُسے شاپنگ پر نہیں لے جاتا اور نہ ہی کھانا کھلانے۔۔۔"

معراج کہتا بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"تو لے جاؤ نہ بھابھی کو اپنے ساتھ۔۔۔ پروبلم کیا ہے؟ ویسے بھی سارا دِن تو بچاری گھر اور بچوں میں لگی رہتی ہیں۔۔۔۔"

ایراز نے کہا تو معراج نے موڑ کر اُسے دیکھا اور سر ہلتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔

"ہمم۔۔۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔۔۔۔ مجھے بھی اُسے باہر لے جانا چاہئے۔۔۔۔ مری لے جاؤں؟"

معراج سے سوچتے ہوئے کہا تو ایراز جلدی سے بول پڑا۔

"ہاں لے جائیں۔۔۔ لیکن کچھ دن بعد۔"..

"کیوں۔۔۔۔"

معراج نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں کہ میں ماہم کو اپنے ساتھ۔۔۔۔ میں اُسے اپنے ساتھ باہر گھومانے لے جانا چاہتا ہوں۔۔۔"

ایراز نے کہا تو معراج نے اُسے گھورتے ہوئے بولا۔

"اب دیکھنا۔۔۔ اب کیسے روٹھتی ہے بینش۔۔۔۔"

معراج نے خونخوار نظروں سے ایراز کو دیکھا۔

"یہ بھی آپ کی بیگم نے ہی ماہم کے ذہین میں ڈالا ہے۔"

ایراز نے سادگی سے چہرے مسکان سجائے کہا۔

"ہاں۔۔۔ جان تو میری عذاب میں ہے۔۔۔ چلو کوئی نہ۔۔۔۔ تم چلے جاؤ۔ میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔اُسے منانے کو کوشش کرتا ہوں۔۔۔"

معراج کا منہ لٹک گیا تھا۔

ایراز کا ارادہ اُن دونوں کو بھی ساتھ لے جانے کا تھا لیکن اگر معراج اور بینش بھی اُن کے ساتھ چلتے تو اُن دونوں کی غیر حاضری میں اُن کے بزنس کا کافی نقصان ہو سکتا تھا۔

وہ لوگ ڈنر کرنے کے بعد چائے پی رہے تھے جب اسماعیل آفندی نے ماہم کو اپنے لندن جانے کے بارے میں بتانے کا سوچا۔

ماہم اسماعیل آفندی کے ساتھ بیٹھی تھی جب کہ ایراز میکائیل آفندی اور معراج کے ساتھ بیٹھا تھا۔

"ماہم۔۔۔۔ بیٹا میری بات سنو۔۔۔"

ماہم جو چائے کا کپ منہ سے لگائے چائے کا گھونگھٹ بھر رہی تھی اسماعیل آفندی کی بات پر کپ ایک طرف رکھ کر اُنھیں دیکھا۔

"ماہم۔۔۔بیٹا میں۔۔۔۔ میں کل۔۔۔ کل لندن جا رہا ہوں۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے بتایا تو ماہم کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

"ڈیڈ۔۔۔ڈیڈ آپ اتنی جلدی۔۔۔"

ماہم نے اسماعیل آفندی کا ہاتھ پکڑ کر کہنا چاہا لیکن آنسوؤں کا ایک گولہ اُس کے گلے میں پھنس کر اُسے کچھ بھی کہنے سے روکنے لگا۔

آنسو اُس کی آنکھ سے جھر جھر گرنے لگے۔

"ماہم بیٹا۔۔ایسے نہیں روتے۔۔۔میں کونسا ہمیشہ کے لیے جا رہا ہوں۔۔۔میں اپنی بیٹی سے ملنے آیا کرونگا نہ۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے اُسے تسلّی دینی چاہئ

"لیکن ڈیڈ۔۔۔آپ کو جانے کی کیا ضرورت۔۔۔آپ یہی رہیں نہ۔۔۔ہمارے ساتھ۔۔۔"

ماہم نے آنسوؤں کے درمیان کہا۔

"نہیں بیٹا۔۔۔اب یہ تمہارا سسرال ہے۔۔۔اور بیٹی کے سسرال میں زیادہ دِن رہنا ٹھیک بات نہیں۔۔"

اسماعیل آفندی نے مسکرا کر ماہم کا گال تھپکا۔

سب خاموشی سے اُن دونوں کو بات کرتا دیکھتے رہے۔

"آپ بیٹی کے سسرال میں نہ سہی۔۔۔بیٹے کے گھر میں تو رہ ہی سکتے ہیں چاچو۔۔۔کیا میں آپ کا بیٹا نہیں؟"

ایراز وہیں سے بولا تو ماہم کے ساتھ اسماعیل آفندی نے بھی ایراز کو دیکھا۔

اسماعیل آفندی ماہم کو صبح سے ہی ایراز کی سنگت میں خوش باش دیکھ کر قدرے مطمئن تھے۔اُنھیں لگا کہ شاید اب ماہم اُن کے بغیر رہ لے گی۔

"کیوں نہیں بیٹا۔۔۔ تم اور معراج بالکل میرے ہی بیٹے ہو۔۔ لیکن تم ساتھ میں داماد بھی ہو میرے۔۔۔ایسے داماد کے گھر رہنا مجھے زیب نہیں دیتا"

"چاچو یہ کیا بات ہوئی؟ "

ماہم کے آنسو رواں دواں تھے اور ایراز ماہم کو ایسے آنسو بہاتا نہیں دیکھ پا رہا تھا۔

"بیٹا میں آتا جاتا رہوں گا نہ۔۔۔"

اسماعیل آفندی اب بھی بضد تھے۔وہ ماہم کو یہ کسی اور کو اپنے بزنس میں ہو رہے نقصان کے بارے میں بتانا نہیں چاہتے تھے۔

ماہم اُن کی آخری بات پر آنسو بہاتی اپنے کمرے میں آگئی۔

اسماعیل آفندی نے پریشانی سے ایراز کو دیکھا۔

"چاچو میں دیکھتا ہوں۔۔۔"

ایراز کہتا ہوا اپنے کمرے میں آگیا۔

ماہم بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی رو رہی تھی۔

For more visit (exponovels.com)

اُس کے بدن میں ہلکی ہلکی لرزش ہو رہی تھی۔

ایراز چلتا ہوا بیڈ تک آیا اور بیڈ پر بیٹھ کر ماہم کو سیدھا کر کے اُسے اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا۔

"اب رونا بند کرو۔۔۔ ماہم شادی کے بعد تو ایسا موڑ ہر لڑکی کی زندگی میں آتا ہے نہ۔۔۔ تم ایسے رو کر مجھے شرمندہ کر رہی ہو۔۔ مجھے لگ رہا ہے میں تمہیں شاید خوش نہیں رکھونگا اس لیے تم رو رہی ہو۔۔"

ایراز نے ماہم کو خود سے الگ کر کے بیڈ پر بیٹھا دیا اور اُس کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔ میں۔۔۔ میں کبھی ڈیڈ کے بغیر نہیں رہی نا۔۔ اس لیے۔۔ مجھے رونا آرہا ہے۔۔۔"

ماہم نے نظریں جھکائے جھکائے کہا۔

"ماہم۔۔۔ میں ہوں نہ۔۔۔ میں تمہیں اتنی محبت دوں گا کہ تمہیں میرے علاوہ کچھ یاد ہی نہیں رہیگا۔"

ایراز نے شرارت سے کہا تو ماہم نے نظریں اٹھا کر ایراز کو دیکھا۔

"ماہم۔۔۔ تم مجھ سے اپنے دل کی ہر بات کر سکتی ہو۔۔۔"

ایراز نے ماہم کو کہا اور اُسے کھینچ کر باہوں میں لے لیا۔

کچھ دیر وہ یوں ہی ماہم کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھا رہا پھر آہستہ سے ماہم کو اُس کی طرف لیٹا دیا اور خود فاصلا قائم کرتا اپنی طرف آگیا۔

ماہم کھسک کر ایراز کے پاس آئی اور اُس کے سینے پر سر رکھ کر ایک ہاتھ سے اُس کے پیٹ پر رکھ دیا۔

ایراز نے مسکراتے ہوئے اپنا بایاں بازوں پھیلا کر ماہم کو پوری طرح سے اپنی گرفت میں لے لیا۔

"ایراز آپ کو پتہ ہے۔۔۔میں کبھی ڈیڈ سے دور نہیں رہی ہُوں۔۔۔ڈیڈ ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ کبھی بزنس ٹریپ پر بھی جاتے تو مجھے ساتھ لے جاتے تھے۔ میں اُن سے دور کیسے رہ پاؤں گی۔۔۔"

ماہم کی آنکھوں میں پھر آنسو آ گئے۔

"ماہم۔۔۔میں ہوں نہ تمہارے پاس۔۔۔"

ایراز نے ماہم کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔ایراز۔۔۔آپ تو کبھی مجھے چھوڑ کر نہیں جائینگے نہ؟"

ماہم نے کسی خوف کے زیرِ اثر ایراز سے پوچھا تھا۔

"بالکل نہیں مائی لو۔۔۔اب سو جاؤ"

ایراز نے کہا اور ساتھ ماہم کو سونے کی تاکید بھی کی۔

ماہم ایسے ہی ایراز کے سینے سے لگی آنکھیں موند گئی۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں نیند کی وادیوں میں اتر گئے۔

ایرز ناشتہ کرنے کے بعد معراج کے ساتھ آفس چلا گیا تو ماہم اسماعیل آفندی کے ساتھ مل کر اُن کی پیکنگ کرانے لگی۔

"اب آپ کب آئینگے ڈیڈ؟"

ماہم نے اسماعیل آفندی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بیٹا۔۔۔مجھے جانے تو دو پہلے۔۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے مسکرا کر کہا۔

" ڈیڈ۔۔۔بتائیں نا؟"

ماہم نے پھر سے پوچھا۔

"بیٹا میں جلدی آجاؤنگا۔۔۔اور اگر میں نہیں آیا تو تم ایرز کو لے کر لندن آجانا"...

اسماعیل آفندی نے حل بتایا۔

ساتھ ہی کپڑے بھی الماری سے نکال کر بیڈ پر رکھ رہے تھے۔

ماہم اُداس چہرے کے ساتھ اُن کے کپڑے بیگ میں رکھ رہی تھی۔

"ماہم۔۔۔۔۔بیٹا۔۔۔۔میں ہمیشہ کے لیے تو نہیں جا رہا؟اور ویسے بھی تمہاری شادی کے بعد تو تمہیں مجھ سے دور جانا ہی تھا۔لیکن میں اب مطمئن ہو کر جا سکتا ہوں کیونکہ تم میرے اپنوں کے ساتھ ہو۔"

"ڈیڈ۔۔۔"۔

ماہم اُن کی جانے کی بات پر اُن کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔

سارا دن وہ وقفے وقفے سے روتی رہی تھی۔

ایرز نے دِن میں کئی بار فون کیا لیکن ماہم کا فون کمرے میں تھا

وہ اسماعیل آفندی کے جانے کا سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہی تھی۔

اسماعیل آفندی کی فلائٹ رات کو تھی۔

شام دھیرے دھیرے اپنے پر پھیلا کر رات کی طرف گامزن تھی۔

ایرز اور معراج گھر آ گئے۔

ماہم اسماعیل آفندی کے کمرے میں بیٹھی تھی۔

ایرز ماہم کو نظریں سے یہاں وہاں ڈھونڈھتا ہوا اپنے کمرے میں آگیا اور چینج کر کے ماہم کو ڈھونڈھتا نیچے آیا۔

ماہم اسماعیل آفندی کے ساتھ کمرے سے باہر نکل رہی تھی

اُس کی آنکھوں میں آنسو تھے

ایرز نے دور سے ہی دیکھ لیا تھا۔

وہ چلتا ہوا اُن کے پاس آیا

"السلام علیکم۔۔۔۔"

ایرز نے دونوں کو سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام بیٹا۔۔۔کیسے ہو؟"

اسماعیل آفندی نے مسکرا کر اُس کے سلام کا جواب دیا اور اُس کی خیریت دریافت کی۔

"میں ٹھیک ہوں چاچو۔۔۔آپ بتائیں۔۔۔تیاری مکمل ہو گئی؟"

ایرز نے ماہم کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ماہم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔چونکہ اُن سے گردن جھکا رکھی تھی اس لئے اسماعیل آفندی تو نہ دیکھ سکے۔ لیکن ایرز کی آنکھوں سے اُس کے آنسو مخفی نہیں تھے۔

ماہم اپنی آنکھوں کے آنسو اپنے ہاتھوں کی پشت سے رگڑتی کیچن کی طرف بڑھ گئی۔

ایرز اسماعیل آفندی کے ساتھ ڈائننگ ہال میں آگیا۔

سب لوگ ڈنر کے لیے آچکے تھے۔

For more visit (exponovels.com)

اسماعیل آفندی کو ڈنر کے بعد ایئرپورٹ کے لئے نکلنا تھا اس لیے سب نے خوش گوار ماحول میں کھانا کھایا اور اسماعیل آفندی کو الوداع کہنے باہر تک آئے۔

میکائیل آفندی نے اُنھیں گلے لگا کر جلدی آنے کا کہا تھا۔

فردوس آفندی نے بھی اُنھیں جلدی آنے کی تاکید کرتے الوداع کہا تھا۔

ایرز ماہم کے ساتھ اسماعیل آفندی کو چھوڑنے ایئرپورٹ جانے کے لیے کار میں بیٹھ گئے۔

ماہم اسماعیل آفندی کے ساتھ پیچھے بیٹھی تھی ایرز کار ڈرائیو کر رہا تھا۔

ماہم بیک ویو مرر سے بار بار ماہم کو دیکھ رہا تھا۔ماہم کے آنکھوں سے آنسو بھی جاری تھے اور ساتھ اُس کے ہاتھ میں رومال بھی تھا جس سے وہ بار بار اپنی ناک پونچھ رہی تھی۔

وہ لوگ ایئرپورٹ پہنچے تو ایرز اسماعیل آفندی کا سامان کار سے نکال کر ٹرالی میں رکھ کر اُن کے ساتھ آگے انٹرنس کی طرف آ گیا۔

"اچھا بیٹا۔۔۔ میری ماہم کا بہت خیال رکھنا۔۔۔ کبھی اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسے معاف کر دینا۔۔۔ یہ میری زندگی کا کل اثاثہ ہے۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے رک کر ایرز سے کہا تو ماہم روتے ہوئے اُنکے گلے لگ گئی۔

"چاچو آپ فکر نہ کریں۔۔۔ میں ماہم کا بہت خیال رکھوں گا۔"

ایرز نے آہستہ سے ماہم کو اسماعیل آفندی سے الگ کر کے اپنے ساتھ کھڑا کیا۔

"ماہم۔۔۔بیٹا اب مت روؤ پلیز۔۔۔میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے ماہم کے رخسار پر بہتے آنسو صاف کیے۔

"ڈیڈ۔۔۔"

ماہم ایک بار پھر اُن کے گلے لگ کر رونے لگی۔۔۔

اسماعیل آفندی کی آنکھوں سے بھی اشکباری ہونے لگی۔

ایرز چپ چاپ کھڑا ان دونوں کو دیکھتا رہا۔

کچھ دیر بعد اسماعیل آفندی نے ماہم کو خود سے الگ کیا اور اُس کے سر پر پیار کرتے ٹرالی اپنے ہاتھوں سے دھکیلتے آگے بڑھ گئے۔

"ڈیڈ۔۔"

ماہم اُنھیں پکارنے لگے لیکن وہ نہیں رکے۔۔۔بنا پیچھے موڑے ایئرپورٹ کے اندر چلے گئے۔

ماہم اُن کے پیچھے اندر جانے لگی۔

"ماہم۔۔۔"

ایرز نے ماہم کا بازوں تھام کر اُسے روکا۔

"ایرز ڈیڈ۔۔۔۔ڈیڈ۔۔۔۔"

ماہم بلکتی ہوئی ایرز کے سینے سے لگ گئی

ایرز ماہم کی پیٹھ سہلا کر اُسے چپ کرانا چاہا لیکن ماہم چپ ہی نہیں ہو رہی تھی۔

ایرز اُسے ایسے ہی تھامے ایئرپورٹ سے باہر پارکنگ میں کھڑی اپنی کار تک آگیا۔

ماہم کو کار میں بیٹھا کر ایرز ڈرائیونگ سیٹ تک آیا اور کار اسٹارٹ کر دی۔

ماہم اب بھی سوں سوں کرتی روئے جا رہی تھی۔

"ماہم۔۔۔۔پلیز اب بس کر دو یار۔۔۔"

ایرز ماہم کو ایسے روتا ہوا نہیں دیکھ پا رہا تھا۔

ماہم نے اپنی ناک پوچھی اور ایرز کی طرف دیکھا۔

" "مجھے۔۔۔۔۔مجھے ڈیڈ۔۔۔ڈیڈ کے پاس جانا ہے۔۔۔"

ماہم نے روتے ہوئے پھر سے ناک پونچھی۔۔۔۔

ایرز ایک زوردار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"آپ۔۔۔آپ مجھ پر ہنس رہیں ہیں؟ میں۔۔۔میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔۔"

ماہم نے آنکھوں میں آنسو اور لال ناک کے ساتھ کہا۔۔

" پتہ ہے اس وقت تم ایک بچی لگ رہی ہو۔۔۔ایک دم 5 سال کی بچی۔۔۔"

ایرز نے ماہم کی ناک کھینچی۔

"ہاں تو میں۔۔۔تو مجھے ڈیڈ کی یاد آ رہی ہے نہ۔۔۔"

ماہم نے ناک اندر کھینچی

"اُف۔۔۔ماہم۔۔۔"

ایرز نے ماہم کا ہاتھ کھینچ کر اُسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

ماہم سوں سوں کرتی رہی۔

"بس۔۔۔بس۔۔۔اب اور نہیں۔۔۔"

ایرز نے ماہم کے بال سہلائے

ایرز نے ماہم کو الگ کر میں اُس کے آنسو پونچھے۔

"اب نہیں رونا۔۔۔۔میں ہوں نہ۔۔۔۔میں تمہارے ساتھ رہونگا۔۔۔تمہارے پاس۔۔۔ہمیشہ۔۔۔"

ایرز نے ماہم کا ہاتھ پکڑ کر کہا تو ماہم بھیگی آنکھوں سے مسکرا دی۔

"چلیں؟"

ایرز نے کہا تو ماہم نے سر ہلا دیا۔

ایرز نے کار اسٹارٹ کر دی۔

وہ لوگ ابھی آدھے راستے ہی پہنچے تھے کہ ایرز نے ایک کافی شاپ کے سامنے کار روک دی۔

اُس کا ارادہ ماہم کے ساتھ کافی پینے کا تھا تاکہ ماہم کچھ ریلیکس ہو سکے۔

وہ لوگ کافی شاپ میں آئے تو ایرز نے اپنے اور ماہم کے لیے ماہم کی پسند کی کافی آرڈر کر دی۔

"ماہم تو بتاؤ کہاں چلنا ہے؟"

ایرز نے ماہم سے پوچھا۔

دونوں ایک ساتھ بیٹھے تھے اور ایرز نے ماہم کے کندھے کے گرد اپنا بازو پھیلا رکھا تھا۔

ماہم نے رخ موڑ کر سوالیہ نظروں سے ایرز کو دیکھا

"ہنیمون پر کہاں جانا ہے یہ پوچھ رہا ہوں۔۔۔"

ایرز نے ماہم کے سوالیہ نظروں کے جواب میں کہا۔

"مجھے۔۔۔مجھے نہیں پتہ۔۔۔"

ماہم چہرہ جھکا کر بولی۔

"ہمم۔۔۔ چلو۔۔۔ میں ہی ڈیسائیڈ کر لوں گا۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کے جھکے چہرے کے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اتنی دیر میں کافی آگئی دونوں نے کافی پی اور دونوں باہر آئے۔

"ماہم تم کار میں بیٹھو۔۔۔۔۔ میں علی اور حمزہ کے لیے آئس کریم لے لیتا ہوں۔۔۔"

ماہم نے سر اثبات میں ہلا دیا اور کار کی طرف بڑھ گئی۔

ایرز واپس اندر چلا گیا

"دیکھ۔۔۔۔ وہ ہے سالی۔۔۔ کب سے اس کی تلاش میں ہوں میں۔۔۔۔"

چند لڑکے پارکنگ کے پاس کھڑے تھے۔

ماہم کو آتا دیکھ اُن میں سے ایک بولا تھا۔

"چل۔۔۔ آج اسے مزا چکھاتے ہیں۔۔۔۔"

دوسرے نے کہا اور ماہم کی طرف بڑھے۔

ماہم جو کار کا دروازہ کھول کر کار میں بیٹھ رہی تھی اُن لوگو کے پاس آنے پر رک کر اُنھیں دیکھا۔

"کیسی ہو ہیر وئن۔۔۔۔"

ایک لڑکا مکار ہنسی ہنستے ہوئے بولا تھا۔

"تم۔۔۔۔"

ماہم نے حیرت سے اُس لڑکے کو دیکھا۔

یہ اُن میں سے ایک لڑکا تھا جنہیں ماہم نے مال سے لوٹتے ہوئے بینش، مصباح، زنیرہ اور علی حمزہ کو بچانے کے لیے مار مار کر برا حال کیا تھا۔

ماہم نے ان میں سے ایک کہ نقاب کھینچ لیا تھا یہ وہی شخص تھا۔اب شاید بدلہ لینے آیا تھا

" ہاں میں۔۔۔۔اُس رات بڑی ہیر وئن بن رہی تھی نہ۔۔۔آج کون بچائیگا تُجھے سالی۔۔۔"

وہی لڑکا طنزیہ ہنسی کے ساتھ بولا۔

"شاید تم اُس رت کو بھول گئے۔۔۔۔بچایا تو مجھے اُس رات بھی کسی نے نہیں تھا۔۔۔بلکہ تم لوگ مجھ سے پیٹ گئے تھے۔اپنی خیریت چاہتے ہو تو میرے راستے سے ہٹ جاؤ۔۔۔ورنہ آج اُس سے زیادہ مار پڑے گی۔۔۔"

ماہم نے انگلی دیکھا کر وارن کرنے والے انداز میں کہا اور کار کا دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

"سالی مجھے چیلنج کرتی ہے۔۔۔"

لڑکے نے ماہم کے کار کی طرف جاتے ہوتے ہاتھ کو پکڑنے کی کوشش کی تو ماہم نے اپنا ہاتھ جھٹک کر اُس کا ہاتھ مروڑ کر اُس کی کمر کے پیچھے کر دیا۔

وہ درد سے کراہنے لگا تو دوسرا لڑکا ماہم کی طرف بڑھا جیسے ماہم نے اپنا بایاں پیر اٹھا کر کیک ماری تو وہ دور جا گرا۔

تیسرا لڑکا ماہم کی دائیں طرف سے اُس پر حملہ کرنے آیا

ماہم نے اپنے سر سے اُسے ٹلکر مار کر گرا دیا۔

ایک اور لڑکا ماہم کر پیچھے سے اُس کے اوپر حملہ کرنے کی کوشش کرتا اُس کی طرف بڑھا تو ماہم نے جس لڑکے کا ہاتھ پکڑا تھا اُسے آگے کی طرف دھکّا دیا وہ زمین پر گر گیا اور پیچھے گھوم کے پیچھے سے آنے والے لڑکے کو دونوں ہاتھوں سے گھونسا بنا کر اُس کے پیٹ سینے اور ناک پر مارنے لگی۔

ماہم کا گھونسا اتنا زبردست تھا کہ وہ برداشت نہ کر سکا اور زمین بوس ہو گیا۔

پہلا لڑکا پھر کھڑا ہو کر ماہم کی طرف بڑھا۔

ماہم نے گھوم کر اُسے اپنی طرف آتا دیکھا تو اپنے گلے میں لٹک رہے دوپٹے کو نکال کر دونوں سرے ایک ایک ہاتھ میں پکڑ کر اُسے ہوا میں گول گول گھوما کر ایک لت کی صورت بنا کر اپنی طرف آ رہے لڑکے کے گلے میں پھندے کی صورت ڈال کر کھینچنے لگی۔

"ماہم۔۔۔"

ایرز آئس کریم لے کر باہر آیا تو ماہم کو اُن غنڈوں سے اُلجھتا دیکھ ماہم کی طرف بڑھا۔

ماہم اُس لڑکے کے گلے میں دوپٹہ پھسائے اُسے رسّی کی طرح اُس کی گردن پر کستی جارہی تھی۔

ایک دوسرا لڑکا فرش پر سے اٹھا اور اپنی جیب سے چاقو نکال کر ماہم کی طرف بڑھنے لگا۔

ایرز نے اُسے ماہم کی طرف بڑھتا دیکھا تو آئس کریم کا شاپر پھینک کر تیزی سے ماہم کی طرف بڑھا اور اپنا ایک پیر اٹھا کر اُس لڑکے کے چاقو والے ہاتھ پر کِیک مار کے اُس کے ہاتھ سے چاقو گرادیا اور ایک ہاتھ سے اُس کا کالر پکڑ کر اُس کے منہ پر گھونسوں کی برسات کردی

اُس لڑکے کے منہ اور ناک سے خون آنے لگا۔

ماہم نے ایرز کو دیکھا تو اُس لڑکے کے گلے سے دوپٹہ نکال کر ایرز کی طرف بڑھی جہاں ایک دوسرا لڑکا پیچھے سے ایرز کے گلے کو پکڑنے کے لئے آرہا تھا۔

ماہم نے آگے آکر اُس کے گلے میں پیچھے سے بازو پھنسا کر زور دیا تو وہ گوں گوں کر کے اپنی اکھڑتی ہوئی سانس بحال کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

ماہم نے ایک جھٹکا دے کر اُسے فرش پر دھکیل دیا اور اُس رات والے نقاب پوش لڑکے کے پاس جو فرش پر پڑا تھا آکر اُس کا کالر پکڑ کر اُسے فرش سے تھوڑا اونچا کیا۔

"کیوں ؟مزا آیا؟ کہا تھا نا اس بار زیادہ مار پڑے گی۔۔۔اگلی بار نظر آئے تو آج کی طرح زندہ نہیں بچو گے۔وہ دِن تمہاری زندگی کا آخری دن ہوگا یہ ماہم آفندی کا وعدہ ہے تم سے۔۔۔"

ماہم نے شولا بار نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا اور جھٹکے سے اُسے چھوڑ کر ایرز کی طرف آئی جو ماہم کو ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ لڑکے فرش پر پڑے کرہا رہے تھے۔

"یہ سب کیا تھا ماہم۔۔۔۔ کون تھے یہ لوگ؟"

ماہم کے پاس آتے ہی ایرز نے اُس سے پوچھا۔

"وہی اُس دن والا لڑکا۔۔۔۔ اپنے اور ساتھیوں کو لے کر مجھ سے بدلہ لینے آیا تھا۔۔۔۔ اب زندگی بھر اس مار کو نہیں بھولے گا باسٹرڈ۔۔۔۔"

ماہم نے بگڑے منہ کے ساتھ بتایا اور ساتھ ایک گالی بھی دے دی۔

ایرز آنکھیں کھول ماہم کو گالی دیتے دیکھ رہا تھا پھر "ماہم آفندی سے کچھ بھی اُمید کی جاسکتی ہے" سوچ کر نفی میں سر ہلا کر مسکرا دیا۔

"ماہم۔۔۔۔ تمہارے لیے ایک جوب ہے میرے پاس۔۔۔۔ بولو کرو گی۔۔۔"

ایرز ماہم کا دوپٹہ صحیح کرتا اُسے ساتھ لے کر کار میں آبیٹھا اور کار اسٹارٹ کر کے ماہم سے بولا۔

"جوب؟ کیسی جوب؟"

ماہم نے ایرز کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

" میرے باڈی گارڈ کی۔۔۔۔"

ایرز نے کہا تو ماہم زور سے ہنس پڑی۔

"نہیں سچ۔۔۔۔ دیکھو۔۔۔۔ ایک تو تم ایسے مارتی ہو گنڈو کہ وہ بیچارہ مر ہی جائے تو اگر کسی نے کبھی مجھے ٹارگٹ کرنے کی کوشش کی تو تم اُس کو مار مار کر اُس کا بھور گھس نکال دو گی اور دوسرے۔۔۔"

ماہم غور نے ایرز کی بات سن رہی تھی۔

ایرز کہتے کہتے رکا تو ماہم نے پوچھا

"اور دوسرے۔۔۔؟"

"دوسرے کہ اس طرح سے تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی۔۔۔ میرے پاس۔۔۔"

ایرز نے موڈ کاٹتے ہوئے ایک نظر ماہم کو دیکھتے ہوئے کہا تو ماہم شرما کر نظریں جھکا گئی۔

ایرز ہنس پڑا۔

"ماہم تم۔۔۔ تم شرما رہی ہو؟ آئی کانٹ بیلیو یار۔۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو تم گنڈو سے لڑتی جھانسی کی رانی بنی ہوئی تھی۔۔۔ اور اب شرما رہی ہو؟"

ایرز ہنستے ہوئے ماہم کے چہرے پر نظر ڈال کر بولا تو ماہم نے اپنا رخ موڑ لیا۔

ایرز ایک بار پھر ہنس پڑا۔

For more visit (exponovels.com)

وہ لوگ گھر آئے تو کافی دیر ہو گئی تھی۔ سب اپنے اپنے کمرے میں جا چکے تھے۔

ماہم اور ایرزا اپنے کمرے میں آ گئے۔

ماہم چینج کرنے چلی گئی تو ایرزا اپنی کلائی دیکھنے لگا جہاں رگڑ لگ گئی تھی۔

اُس نے ڈیٹول نکال کر کلائی صاف کی اور اپنے کپڑے الماری سے نکالنے لگا۔

الماری سے کپڑے نکالتے ہوئے ایرز کو اپنا کل والا شاپنگ بیگ نظر آیا جو الماری میں ایک طرف رکھا تھا۔

یہ ایک ون پیس ڈریس تھی جو ایرز نے ماہم میں لیے خریدی تھی لیکن وہ یہ ماہم کو دینے کو ہمت نا کر سکا تھا اور نہ ہی اُسے پہننے کے لیے کہہ پایا تھا۔

ماہم واشروم سے باہر آئی تو ایرزا الماری بند کر کی اپنے کپڑے لے کر واشروم میں چلا گیا۔

ماہم بیڈ پر آ کر ایرز کا انتظار کرنے لگی۔

اُس نے موبائل اٹھا کر وقت دیکھا ابھی اسماعیل آفندی کے لندن پہنچنے میں کافی وقت تھا۔

ماہم یوں ہی سیل پر اپنے پرانے دنوں کی پیکچرز نکال کر دیکھنے لگی۔

اُس کی بائک ریسنگ کی۔۔۔۔رمشا کی۔۔۔اُس کے سینئرز کی۔۔۔۔بہت ساری پکچرز تھی۔۔۔اُسے اپنے لندن والے دوستوں کی یاد آگئی

اُس نے وقت دیکھا۔۔۔۔لندن کے وقت کے مطابق ابھی وہاں صبح ہو رہی ہو گی۔

ماہم نے اُنھیں کال فون کرنے کا ارادہ کرتے اپنی چند اور پکچرز نکال لی اور دیکھنے لگی۔

ایرز واشروم سے باہر آیا تو ماہم کو موبائل پر کچھ دیکھ کر مسکراتے ہوئے دیکھا۔

"کیا دیکھا جا رہا ہے؟"

ایرز نے ماہم کے پاس بیٹھ کر پوچھا۔

"نہیں۔۔۔بس اپنے لندن والے دوستو کی پکچرز دیکھ رہی تھی۔۔۔"

ماہم نے اُسے دیکھ کر موبائل ایک طرف رکھ کر بتایا۔

"مجھے بھی دیکھاؤ۔۔۔"

ایرز نے موبائل اٹھا کر کہا تو ماہم نے گیلری اوپن کر دی اور ایرز کو ایک ایک پکچر دکھانے لگی۔

ایک پکچرز میں وہ رمشا کے ساتھ کھڑی تھی۔

دوسری میں وہ بائک پر ہیلمیٹ لگا کر بیٹھی تھی اور ساتھ اور بھی چند بائک سوار تھے۔شاید وہ ریس کے شروع ہونے سے چند سیکنڈز پہلے کی پکچر تھی۔

ایک پکچر میں ماہم بائک کے پاس کھڑی تھی اور اُس کے ہاتھ میں ہیلمیٹ تھا اور اُس کی پیٹھ سے پیٹھ لگا کر ایک لڑکا کھڑا تھا اُس کے ہاتھ میں بھی ہیلمیٹ تھا۔ دونوں کے چہرے پر بہت خوبصورت مسکراہٹ تھی۔

ایک پکچر میں بہت سارے بائیکر اپنی بائک کے ساتھ کھڑے تھے اور ماہم ہیلمیٹ لیے اُن کے پاس کھڑی ہاتھوں سے وکٹری کا نشان بناتی پوز دے رہی تھی۔

وہ ایک ایک تصویر دکھاتی ہر ایک کا پس منظر بھی ساتھ ساتھ بتا رہی تھی۔

"کہیں۔۔۔۔ان میں سے کوئی وہ تو نہیں جسے ماہم پسند کرتی تھی؟"

ایرز کے دل میں کھٹکا ابھرا۔

" کیا ہوا؟"

ماہم نے ایرز کو سوچ میں گم دیکھ کر پوچھا۔

"نہیں۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔رات بہت ہو گئی ہے۔۔۔۔ ہمیں سونا چاہیے۔۔۔"

ایرز نے کہا اور اٹھ کر بیڈ کی دوسری طرف آ کر لیٹ گیا۔ ماہم نے ایک نظر ایرز کو دیکھا

"انہیں کیا ہوا؟"

ماہم دل میں سوچتی لائیٹ آف کر کے بیڈ پر آ گئی۔

ایرز نے ماہم کو اپنی طرف کھینچ کر اپنی باہوں میں قید کر لیا اور اُس کا سر اپنے سینے سے لگا یا

ایرز ماہم کے گرد بازو لپیٹ کر آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا۔

اُس کا ذہین بار بار اُن تصویروں پر اٹک رہا تھا۔ لیکن وہ ماہم پر کوئی شک نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ماہم نے ابھی تک اپنی کسی ردِّ عمل سے یہ ظاہر نہیں کیا تھا کہ وہ ایرز کے ساتھ خوش نہیں۔۔۔ نا ہی اُس نے کبھی ایرز کے پاس آنے پر کوئی مزاحمت کی تھی۔

ان ہی سب سوچو کے درمیان ایرز ماہم کو باہوں میں لیے نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔

ماہم جو ایرز کے رویے پر سوچ میں پڑ گئی تھی ایرز کے اُسے اپنے پاس اپنی باہوں میں لینے پر پر سکون ہو کر اُس کے سینے پر سر رکھ کر سو گئی تھی۔

" تمہیں ایک تصویر بھیجی ہے۔۔۔۔ مجھے وہ لڑکا کسی بھی حال میں چاہیے۔۔۔۔"

دوسرے دن ایرز اپنے آفس میں بیٹھا فون پر اپنے ایک دوست جس کا نام شفیق تھا اُس سے کہہ رہا تھا۔

"یہ ہے کون اور تم اسے کیوں پکڑنا چاہتے ہو؟"

دوسری طرف سے شفیق نے پوچھا

"ہے ایک بدمعاش۔۔ اس نے میری ماہم کو دو بار۔۔۔ دو بار اس نے ماہم کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔۔۔ میں اُسے سبق سیکھانا چاہتا ہوں۔۔۔۔"

ایرز نے پین ہاتھوں میں گھماتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔تو یہ بات ہے۔۔۔تو تم پولیس کمپلین کیوں نہیں کرتے۔۔۔"

شفیق نے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔میں اُسے خود سزا دینا چاہتا ہوں۔۔۔اُس نے میری ماہم کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔۔۔میں اُسے ایسی سزا دوں گا کہ وہ زندگی بھر یاد رکھے گا۔"

ایرز کے آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"ٹھیک ہے کام ہو جائیگا۔

میں اُسے پکڑنے کے بعد تمہیں کال کرتا ہوں۔۔۔"

شفیق نے کہہ کر کال منقطع کر دی تو ایرز بھی اپنا لیپ ٹاپ آگے کر کے کام کرنے لگا۔

"السلام علیکم ڈیڈ۔۔۔کیسے ہیں آپ؟"

ماہم نے اسماعیل آفندی کو کال کی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں میری جان۔۔۔آپ بتاؤ۔۔۔کیسی ہو؟ ایرز کیسا ہے؟ آپکا خیال تو رکھتا ہے نا؟"

اسماعیل آفندی نے ایک ہی سانس میں ڈھیر سارے سوال کر ڈالے۔

"میں ٹھیک ہوں ڈیڈ۔۔۔اور ایرز بھی۔۔۔اور وہ میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔۔۔"

ماہم نے اُنھیں ایرز کے کیرنگ نیچر کے بارے میں بتایا۔

آج کل وہ ماہم کا کتنا زیادہ خیال رکھتا تھا اُس کی جھلک تو اسماعیل آفندی دیکھ ہی چکے تھے۔اب بس تسلّی کرنی چاہی۔

ماہم کی آواز میں ہونے والی جلترنگ سے اسماعیل آفندی نے بخوبی جان لیا کہ ماہم ایرز کے ساتھ بہت خوش ہے۔

"بیٹا۔۔۔تمہاری دوست رمشا آئی تھی۔۔۔تمہارا پوچھ رہی تھی۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے رمشا کا بتایا۔

"اوہ۔۔۔ہاں ڈیڈ۔۔۔میں اُسے کال کرنے ہی والی تھی۔

"اوکے بیٹا آپ اُس سے بات کرلو۔۔۔۔میں ایک میٹنگ میں جارہا ہوں۔۔۔تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے کہا تو ماہم نے اُنھیں اپنا خیال رکھنے کی ڈھیروں نصیحت کرتے کال منقطع کی۔

اسماعیل آفندی نے ماہم کو تسلّی دیتے ہوئے کال کاٹی اور میٹنگ ہال میں چلے گئے۔

ماہم اب رمشا کو کال کررہی تھی۔

"ماہم۔۔۔۔کیسی ہو۔۔۔۔تم تو بڑی بیوفا نکلی یار۔۔۔۔اپنی شادی میں اپنی سب سے پیاری دوست تک کو نہیں بلایا؟"

رمشانے ماہم کا نمبر دیکھتے ہی کال ریسیو کی تھی اور نون سٹاپ بولنا شروع کر دیا تھا۔

"رمشا یار سانس تو لے لو۔۔۔۔۔ میری شادی کسی پلان کا حصہ نہیں تھی۔ اگر ہوتی تو بلاتی نہ۔۔۔۔ وہ تو بس اچانک ڈیڈ نے کہا شادی کر لو۔۔۔

And I can't tell you..... Within an hour.... Within an hour I got married....."

)اور میں بتا نہیں سکتی۔۔۔۔۔ ایک گھنٹے کے اندر۔۔۔۔ ایک گھنٹے کے اندر میری شادی ہو گئی (

ماہم نے حیرت سے ہاتھ چلاتے ہوئے بتایا۔

"What rabish Maham.....

ایسا بھی ہوتا ہے کبھی؟

رمشانے حیرت سے کہا۔

"I swear Ramsha..... I didn't know that is am getting married till last moment......"

(میں قسم کھا کر کہہ رہی ہوں رمشا۔۔۔۔۔ مجھے آخری لمحے تک پتہ نہیں تھا کہ میری شادی ہو رہی ہے۔)

ماہم نے اُسے سمجھانا چاہا۔

For more visit (exponovels.com)

"اچھا نہ۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔اب تو شادی ہو گئی ن۔۔۔ پکچرز تو بھیج دو شادی کی۔۔۔"

رمشا نے بات مانتے ہوئے تصویروں کا تقاضہ کیا۔

"میرے پاس تو نہیں۔۔۔ لیکن ایرز کے پاس ہوں شاید۔۔۔ میں رات تک بھیج دوں گی۔۔"

ماہم نے رمشا کو تصویر بھیجنے کا بتایا۔

"ٹھیک ہے لیکن صرف تصویر سے کام نہیں چلے گا۔۔۔ تمہیں دولہا بھائی کو ساتھ کے کر لندن ہم سب سے ملوانے لانا ہو گا۔

اور ہاں۔۔۔ وہ جیک، رابرٹ اور باقی سب بھی تمہارا پوچھ رہے تھے۔ میں نے انکل سے پوچھا تو انہوں نے بتایا تمہاری شادی ہو گئی تو مجھے کتنی ہی دیر تک تو یقین ہی نہیں آیا۔ لیکن اب تم نے کنفرم کر ہی دیا ہے تو میں اُن لوگو کو بھی کل بتا دوں گی۔۔۔"

رمشا نے تفصیل سے بتایا۔

"اوکے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ رمشا ایرز کی کال آ رہی ہے ویٹنگ میں۔۔۔ میں تمہیں بعد میں کال کرتی ہوں۔۔۔"

ماہم نے فون کو دیکھا جہاں ایرز کی کال آ رہی تھی۔

"اوکے بائے۔۔"

ماہم نے کال کاٹ کر ایرز کی کال لی۔

"السلام علیکم۔۔۔۔"

ماہم نے کال ریسیو کرتے ہی سلام کیا۔

"وعلیکم السلام میسیز۔۔۔۔ کہاں بزی تھی؟"

ایرز نے کال کے دیر تک ویٹنگ پر ہونے کے بارے میں پوچھا۔

"وہ ابھی ڈیڈ کو کال کی تھی تو اُنہوں نے بتایا کہ رمشا۔۔۔ میری دوست۔۔۔۔اُن کے پاس آئی تھی تو میں اُس سے بات کرنے لگی تھی۔۔۔"

ماہم نے جلدی سے صفائی دی۔

"ہمم۔۔۔۔"

ایرز نے ہنکارا بھرا۔

"کہیں ماہم۔۔۔ کہیں ماہم اُس سے تو بات نہیں کر رہی تھی؟"

ایرز نے دل میں سوچا۔ایک عجیب سی آگ اُس کے اندر جلنے لگی۔

"ایرز۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔چپ کیوں ہو گئے۔۔۔"

جب ایرز بہت دیر تک کچھ نہیں بولا تو ماہم نے اُس سے پوچھا۔

For more visit (exponovels.com)

"نہیں۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔"

ایرز نے جلدی سے بات ٹالنے کی کوشش کی۔

"کیا ہوا ایرز۔۔۔بتائیں نہ۔۔۔۔کیا سوچنے لگے تھے۔۔۔"

ماہم نے پھر سے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔۔بس میں یہ سوچ رہا تھا کہ آج کہیں باہر چلیں؟ڈنر کر لینگے اور تھوڑی اوٹنگ بھی ہو جائیگی۔۔۔۔"

ایرز نے دراصل فون بھی ماہم کو اپنے ساتھ ڈنر پر لے جانے کا بتانے کے لیے کیا تھا۔

"ماہم۔۔۔چالو گی نا؟"

ماہم خاموش رہی تو ایرز نے پھر سے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔لیکن بینش بھابھی اور معراج بھائی کو بھی ساتھ لے چلیں۔۔۔۔بھابھی بیچارے دِن بھر کام میں لگی رہتیں ہیں۔"

ماہم نے بینش کی اُداسی نوٹ کی تھی جب ماہم اور ایرز لنچ پر گئے تھے۔اس لیے وہ چاہتی تھی وہ دونوں بھی ساتھ آئیں۔

"میں تو تمہیں ایک رومینٹک ڈنر پر لے جانا چاہتا تھا۔ لیکن خیر۔۔۔۔ چلو۔۔۔ ہم ہنیمون پر تو جا ہی رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ وہاں کر لینگے اپنا والا رومانٹک ڈنر۔۔۔"

ایرز نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر کہا تو ماہم ہولے سے مسکرا دی۔

"آپ۔۔۔ آپ بہت۔۔۔۔"

ماہم نے کچھ کہنا چاہا لیکن شرم آڑے آگئی۔

"ہاں مجھے پتہ ہے میں بہت۔۔۔۔"

ایرز معنی خیزی سے مسکرا دیا۔

"ماہم۔۔۔ شام کو آپ دونوں تیار رہنا۔۔۔ ہم 6.30 تک آجائیں گے۔۔"

ایرز نے اپنے اور معراج کے آنے کا وقت بتایا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ میں بینش بھابھی کو بتا کر آتی ہوں۔۔۔"

ماہم خوشی خوشی بولی تو ایرز نے مسکرا کر کال بند کر دی۔

" بینش بھابھی۔۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

ماہم خوشی خوشی سیڑھیاں اُتر کر لاؤنج میں آئی اور دور سے ہی بینش کو پکارنے لگے۔

بینش زنیرہ اور فردوس آفندی کر ساتھ بیٹھی کوئی بات کر رہی تھی۔

"ماہم۔۔۔۔آؤ۔۔۔"

فردوس آفندی نے ماہم کو دیکھ کر اُسے اپنے پاس بلایا۔

"امی۔۔۔۔"

ماہم جھٹ اُن کے پاس آئی اور جھک کر اُن کے گال پر ایک بوسا دیا۔ مسکراہٹ جیسے اُس کے لبوں سے چمٹ گئی تھی۔

"ماشاءاللہ۔۔۔۔۔بہت خوش ہے میری بیٹی۔۔۔"

فردوس آفندی نے ماہم کے چہرے سے چھلکتی خوشی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" امی۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ ایرز کی کال آئی تھی۔۔۔وہ کہہ رہے تھے۔۔۔ کہہ رہے تھے کہ ہم۔۔۔ ہم ڈنر پر۔۔۔امی کیا ہم لوگ ڈنر پر جا سکتے ہیں؟"

ماہم نے نظریں جھکائے رک رک کر پوچھا۔

ماہم اتنی بولڈ ہونے کے باوجود ایرز کی بات کرتے ہوئے شرما جاتی تھی۔

"ہاں۔۔۔تو میرا بیٹا۔۔۔جا کے تیار ہو جاؤ۔۔۔اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

فردوس آفندی نے ماہم کے جھکے سر کو دیکھا اور مسکرا کر بولیں۔

"امی۔۔۔ ہم۔۔ مطلب۔۔۔ میں ایرز اور بینش بھابھی اور معراج بھائی۔۔۔۔۔ ہم چاروں۔۔۔"

ماہم نے بینش کے لیے بھی اجازت لینی چاہی۔

بینش کا چہرہ کھل گیا

"بینش اور معراج؟ بیٹا دیکھنا معراج کہے گا اُس کی کوئی میٹنگ ہے۔۔۔"

فردوس آفندی نے ماہم کو دیکھتے ہوئے بتایا

بینش کے ارمانوں پر اوس پڑ گئی۔

"امی۔۔۔۔ ایرز نے کہا ہے وہ معراج بھائی کے ساتھ 6.30 تک آجائیں گے۔۔۔۔ اور ہمیں تیار ہونے کا بھی کہا ہے۔"

ماہم نے بینش کو دیکھا جس کا چہرہ پھر سے کھل گیا تھا۔

"اوہ۔۔۔ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔ جاؤ۔۔۔ آپ دونوں تیار ہو جاؤ۔۔۔۔"

فردوس آفندی نے خوشی خوشی دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن امی۔۔۔ علی اور حمزہ؟"

بینش کو علی اور حمزہ کی فکر ہوئی جو باہر لان میں کھیل رہے تھے۔

"بیٹا میں اور زنیرہ ہیں نہ۔۔۔ ہم اُنھیں سمبھال لے گے۔۔۔ آپ دونوں جا کر تیار ہو جاؤ۔"

فردوس آفندی نے مسکرا کر کہا تو ماہم اور بینش خوشی خوشی تیار ہونے چلیں گئیں۔

ماہم الماری کھولے کھڑی کپڑے کپڑے دیکھ رہی تھی اُسے کچھ سمجھ میں ہی نہیں آرہا تھا کہ کیا پہنے۔

کچھ سوچ کر اُسے نے ایک انارکلی اور ایک کرتا شلوار کا ہینگر نکال کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے لگے آئینے میں کپڑے ایک ایک کر کے اپنے کندھے سے لگا کر دیکھنے لگی۔

اب بھی اُن میں سے کیا پہنے یہ ڈیسائیڈ نہیں کر پائی تو دونوں ہینگرز لے کر بینش کے کمرے میں جانے لگی تاکہ اُس سے پوچھ سکے۔

ابھی وہ کمرے کے دروازے پر پہنچی تھی کہ بینش کپڑوں کے 5 ہنگرز لے کر اُس کے کمرے میں داخل ہوئی۔

"ماہم۔۔۔ بتاؤ ان میں سے کیا پہنو؟"

بینش نے کپڑے بیڈ پر پھیلا کر ماہم سے پوچھا

ماہم زور سے ہنس پڑی

"کیا ہوا۔۔۔"

بینش نے ماہم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں آپ کے کمرے میں یہی پوچھنے آرہی تھی۔۔۔"

ماہم نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہینگرز کو اوپر کر کے دیکھایا۔

"اوہ۔۔۔ایسا کرتے ہیں تم مجھے بتادو کہ میں کیا پہنو۔۔۔اور میں تمہیں بتادیتی ہوں۔۔۔"

بینش نے چٹکی بجائی۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔"

ماہم نے کہااور بیڈ پر پھیلے کپڑوں میں سے ایک نفیس سے بلیک کلر کی ساڑی جس پر سفید دھاگوں کے ساتھ خوبصورت نگوں کو پیرویا گیا تھااُسے اٹھا کر بولی۔

"This is perfect"

)یہ بلکل ٹھیک ہے(

ماہم نے ساڑی کا ہینگر اونچا کر کے بینش کے آگے کیا۔

"ہمم۔۔۔تھینکس۔۔۔لیکن ماہم تمہیں نہیں لگتا ہے ریڈ ڈریس زیادہ پیارا ہے؟"

بینش نے بیڈ پر پڑے ریڈ گول فراک کی طرف اشارہ کیا جس میں بڑے بڑے پھول کشیدہ کیے گئے تھے۔

"نہیں۔۔۔وہ بہت بھڑ کیلا ہو جائیگا بھابھی۔۔۔۔آپ کو یہ ساڑی ہی پہننی چاہیے۔"

ماہم نے ریڈ ڈریس کو دیکھا پھر اپنے ہاتھ میں پکڑے ساڑی کے ہینگر کی طرف دیکھ کر بتایا۔

"ماہم۔۔۔ویسے بلیک کلر کے علاوہ بھی زندگی میں اور رنگ ہیں۔۔۔"

بینش نے ماہم کو بتانا ضروری سمجھا کیوں کہ ماہم ہمیشہ سے ہی صرف بلیک کلر ہی پہنتی تھی۔

شادی کے بعد جب بینش اور زنیرہ ماہم کی شاپنگ کرنے گئی تھی تب اُنہوں نے ایک بھی بلیک ڈریس نہیں لیا تھا۔

چند ایک ایرز نے خریدے تھے بس وہیں بلیک ڈریس تھے اُس کے پاس۔

ماہم نے بھی کوئی ضد نہیں کی تھی کیوں کہ اُسے لگا تھا بینش اور زنیرہ ایرز کی پسند کے مطابق کپڑے لائیں ہیں اور ایرز کو شاید بلیک کلر زیادہ پسند نہیں۔

"ہاں بھابھی۔۔۔ لیکن مجھے بلیک کلر بہت پسند ہے۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔"

ماہم نے آنکھیں میچ کے کسی بچے کی طرح کہا تو بینش مسکرا دی۔

"ماہم۔۔۔ بلیک کلر اتنا بھی کچھ خاص نہیں۔۔۔ اور بھی رنگ پیارے ہے۔۔۔"

بینش نے اُسے دوسرے رنگ کے بارے میں بتانا چاہا۔

"بھابھی۔۔۔ بلیک کلر سے پیارا اور کوئی کلر نہیں۔۔۔ اگر یہ پیارا نا ہوتا تو خانہ کعبہ کا غلاف اس کلر کا نا ہوتا۔

بھابھی اس سے پیارا میرے لیے کوئی رنگ نہیں"

ماہم نے مسکراتے ہوئے کہا تو بینش دنگ رہ گئی۔

کتنی پیاری بات کی تھی ماہم نے۔

"ایک کام کرتے ہیں تم یہ بلیک ساڑی باندھ لو۔۔۔ میں یہ بلیو ساری باندھ لیتی ہوں۔۔۔"

بینش نے ماہم کا کالے رنگ سے پیار کو دیکھتے ہوئے کہا تو ماہم گڑ بڑا گئی۔

"لیکن بھابھی۔۔۔مجھے تو یہ باندھنا نہیں آتا۔۔۔"

ماہم نے مسکین سے صورت بنائی

"یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے ماہم۔۔۔میں باندھ دیتی ہوں۔۔۔۔جاؤ یہ بلاؤج اور پیٹیکوٹ پہن کے آؤ۔"

بینش نے چٹکی بجا کر حل پیش کیا تو ماہم بھی سر ہلاتی واشروم میں چینج کرنے چلی گئی۔

ماہم بلاؤج اور پیٹیکوٹ پہن کر کمرے میں آئی تب تک بینش بھی دروازہ لوک کر کے اپنی ساڑی باندھ چکی تھی۔

ماہم کے واشروم سے باہر آتے ہی بینش نے دروازہ انلاک کر دیا۔

ماہم چلتی ہوئی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آئی تو بینش اپنی ساڑی صحیح کرتی ماہم کے پاس آئی اور جلدی جلدی مہارت کے ساتھ ماہم کے گرد ساڑی باندھنا شروع کر دیا۔

"ماہم۔۔۔یہ ساڑی بندھ گئی ہے۔تم باقی کی تیاری کرو تب تک میں بھی تیار ہو جاتی ہوں۔۔۔وہ لوگ آتے ہی ہونگے۔"

بینش فرش پر دوزانوں بیٹھی ماہم کی ساڑی کی پلیٹیں درست کرتی کہہ رہی تھی۔

ماہم نے سر ہلا کر ہاں کہا۔

بینش ابھی بیٹھی پلیٹس دیکھ رہی تھی تب ہی ایرز کمرے میں داخل ہوا۔

ماہم کو ساڑی میں دیکھ کر ایرز ساکت رہ گیا

بلیک کلر کی نفیس ساڑی میں ماہم کا اُجلا روپ چاندنی میں نہائے مجسمے کی طرح دمک رہا تھا

ماہم نیچے بینش کو دیکھ رہی تھی اس لیے ایرز کو آتا نہیں دیکھ پائی تھی۔

"چلو۔۔۔ ہو گیا۔۔۔ اب تم باقی کا تیار ہو جاؤ۔۔۔ میں بھی تیار ہو جاتی ہوں۔۔۔"

بینش نے ماہم کی ساڑی کو کندھے سے ٹھیک کرتے کہا اور باہر جانے لگی۔

بینش کے کھڑے ہونے پر ایرز کی نظر بینش پر پڑی تو وہ چلتا ہوا کمرے کے اندر آگیا اور اور بیڈ پر بیٹھ کر اپنے جوتے کھولنے لگا۔

"ایرز۔۔۔ ماہم کو دیر مت کروانا۔۔۔"

بینش نے معنی خیزی سے ایرز اور پھر ماہم کو دیکھتے ہوئے کہا تو ایرز زیرِ لب مسکرا دیا۔

سر اُس نے اب بھی نیچے کر رکھا تھا۔

ماہم ایرز کو دیکھتے ہی رخ موڑ گئی تھی۔

اُسے پتہ نہیں کیوں ایرز سے شرم آنے لگی تھی۔

آج سے پہلے اُس نے ساڑی نہیں پہنی تھی اور اب ایرز کے سامنے ساڑی جیسے لباس میں وہ شرم سے دوہری ہو گئی۔

بینش نے جاتے ہوئے دروازہ بند کر دیا تھا۔

بینش کے جاتے ہی ایرز بیڈ سے اٹھا اور ماہم کے قریب آ کر اُسے پیچھے سے پکڑ کر اُس کے بائیں کندھے پر ٹھوڑی ٹیکا دی۔

"آج سارے شہر میں قتل عام کروانے کا ارادہ ہے کیا بیگم ؟"

ایرز ماہم کے پیٹ پر ہاتھوں سے گھیرا بناتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے قد آور آئینے میں جھلکتے ماہم نے وجود کو نظروں کے حصار میں رکھتے ہوئے بولا۔

ماہم ایرز کے اس قدر قریب آنے پر سانس روکے آنکھیں بند کئے کھڑی تھی۔

" ماہم۔۔۔"

ایرز نے ماہم کے بالوں سے آتی مہک سے مدہوش ہوتے ہوئے سرگوشی نما آواز میں ماہم کو پُکارا۔

ماہم ایرز کا لمس اپنے بالوں پر محسوس کر کے کسمسا گئی۔

"ماہم۔۔۔"

ایرز نے ماہم کو پھر پُکارا۔

ماہم کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی۔

پتہ نہیں یہ ایرز کی قربت کا نشا تھا یہ اپنی محبت کے پاس آنے کا خمار تھا ماہم کی زبان جیسے تالوں سے چپک گئی تھی۔
وہ کچھ بول ہی نہ سکی۔

ایرز نے ماہم کے گرد لپیٹے ہاتھوں کو کھول کر اُسے اپنے مقابل کیا۔

ماہم اب بھی آنکھیں موند کر کھڑی تھی۔

ایرز اُس کی بند آنکھوں کو دیکھ کر مسکرایا اور اُس کے داہنے گال پر ایک گستاخی کر دی

" ایرز"

ماہم ایک گہری سانس لے کر ایرز کے سینے میں منہ چھپا گئی۔

ایرز نے مسکرا کر اُس کے گرد گھیرا بنا کر ماہم کو اپنے قریب تر کر لیا۔

"ماہم تم بنا کسی ساج سنگار کے اتنی خوبصورت لگ رہی ہو اگر غلطی سے تھوڑا سا تیار ہو گئی تب تو قیامت ہو گی"

ایرز ماہم کو باہوں میں لیے محبت سے چور لحظے میں بولا۔

"ایرز پلیز۔۔۔۔"

ماہم نے ایرز کے سینے پر ایک ہاتھ رکھ کر شرماتے ہوئے کہا۔

"ماہم میں تم سے بہت۔۔۔۔"

ایرز کہہ ہی رہا تھا کہ اُس کا فون بجنے لگا۔

ایرز نے جیب سے موبائل نکالنے کے لیے ماہم کے گرد گرفت ڈھیلی کی تو ماہم جلدی سے ایرز سے الگ ہو کر کھڑی ہو گئی اور اپنے بال سوارنے لگی۔

ایرز مسکراتا ہوا فون پر چند ایک بات کر کے اپنے کپڑے لے کر واشروم کی طرف بڑھ گیا۔

ایرز چینج کر کے باہر آیا تو دیکھا ماہم پوری طرح تیار اپنے ہونٹوں پر لپسٹک لگا رہی تھی۔

ایرز چلتا ہوا ماہم کے قریب آیا اور اُسے اپنی طرف موڑ کر اُس کی تیاری کا جائزہ لینے لگا۔

"ماہم۔۔۔۔میں۔۔۔"

ایرز کچھ کہہ رہا تھا جب دروازہ بج اٹھا۔

"اُفف۔۔۔"

ایرز جھنجھلایا

ماہم لبوں پر ہاتھ رکھ کر ہنس پڑی۔

ایرز نے دروازہ کھولا تو سامنے معراج کھڑا تھا۔

"بھائی صاحب۔۔۔آپ کی تیاری مکمل ہوئی یہ نہیں؟"

معراج نے ایرز کو دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں۔۔۔بس ہم آرہے ہیں۔۔۔"

ایرز نے سر کھجایا۔

"جلدی کرو یار۔۔۔"

معراج عجلت میں بولا۔

"ہم ڈنر پر جا رہے ہیں کہیں ریس کرنے نہیں۔۔۔چیل برو۔۔۔"

ایرز نے معراج کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"اچھا اچھا۔۔۔جلدی آؤ۔۔۔ہم انتظار کر رہیں ہیں۔۔۔"

معراج کہتا ہوا نیچے کی طرف بڑھ گیا۔

ایرز کمرے میں آ کر جلدی جلدی اپنی تیاری مکمل کر کے ماہم میں ساتھ نیچے آ گیا۔

فردوس آفندی نے چاروں کو دیکھا تو معراج اور بینش کے سر پر پیسے وار کر ملازم کو دیا اور پھر یہی عمل ماہم اور ایرز کے ساتھ دہرایا۔

وہ چاروں کار میں آ کر بیٹھے۔

بینش اور معراج بیک سیٹ پر بیٹھے تھے۔

ماہم فرنٹ سیٹ پر اور ایرز کار ڈرائیور کر رہا تھا۔

وہ لوگ ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں آئے تھے جہاں کی بکنگ ایرز پہلے ہی کروا چکا تھا۔

وہ لوگ خوشگوار ماحول میں کھانا کھا کر ایک خوبصورت شام بیتانے کے بعد گھر آ گئے۔

رات کافی ہو چکی تھی۔ سب اپنے اپنے کمرے میں جا چکے تھے۔

بینش اور معراج بھی اپنے کمرے میں چلے گئ۔

ایرز ماہم کا ہاتھ تھامے کمرے میں آیا اور دروازہ بند کر دیا۔

ماہم چلتی ہوئی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو گئی اور اپنے کان میں پہنے ٹاپس اتارنے لگی۔

ایرز ماہم کے پاس آیا ماہم کے بال جو اُس نے کھلے رکھے ہوئے تھے پیچھے سے ہٹا کر دائیں کندھے پر رکھ کر ماہم کے بائیں کندھے پر اپنے لب رکھ دیئے۔

ماہم جو کان کو پکڑے اپنے ٹاپس نکال رہی تھی ایرز کی جسارت پر کانپ گئی۔

"ایرز۔۔۔"

ماہم نے آنکھیں بند کر کے لمبی سانس لی۔

ایرز نے ماہم کو کندھوں سے تھام کر اپنے مقابل کیا اور اُس کے گردن کی طرف جھک کر اپنے لب رکھ دیئے۔

ماہم نے زور سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بند کر لی۔۔۔

"ماہم۔۔۔۔ میں تم سے بہت۔۔۔۔ بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔"

ایرز نے ماہم کے کان کے پاس سرگوشی کی۔

ماہم نے اپنے ہاتھ بڑھا کر ایرز کے کندھے تھام کر سہارا لیا۔ کیوں کہ ایرز کی سرگوشی سے اُس کے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی اُس کے پیر کانپنے لگے تھے۔

ایرز ماہم کی حالت سمجھتے ہوئے اُس کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر اُسے تھام چکا تھا۔

اب وہ ماہم کے چہرے کو لبوں سے چھوتا اُس کے ہونٹوں کی طرف جھکنے لگا۔

"بیٹا۔۔۔وہ کسی کو پسند کرتی ہے۔۔۔اور اُس سے شادی کرنا چاہتی تھی۔۔۔"

"امی۔۔۔امی آپ اُسے مجھے دے دیں۔ میرا دامن خالی رہتا ہے تو رہنے دیں۔۔۔کم سے کم وہ میرے پاس تو رہیگا۔۔۔ میرے ساتھ تو رہیگا۔۔۔ میں اُس کے لیے آگ پر بھی چل سکتی ہوں۔۔۔ میں اُس کے لیے جان بھی دے سکتی ہوں امی۔۔۔امی اُسے مجھے دے دیں۔۔۔امی میں مر جاؤں گی اُس کے بنا۔۔۔امی پلیز۔۔۔"

ایرز ابھی ماہم کے لبوں پر اپنے لب رکھنے ہی والا تھا کہ اُس کے کانوں میں اسماعیل آفندی اور پھر ماہم کے فردوس آفندی سے کہے الفاظ گونجنے لگے۔

ایرز ایک جھٹکے سے ماہم سے الگ ہوا تھا۔

ماہم جو آنکھیں بند کیے ایرز کے جسارتوں کو برداشت کرتی ایرز کے شرٹ کے کالر کو تھام چکی تھی ایرز کے اس طرح سے الگ ہونے پر ماہم نے آنکھیں کھول کر ایرز کو دیکھا۔

"ماہم چینج کر لو۔۔۔رات بہت ہو گئی۔۔۔"

ایرز کہہ کر بالکونی کی طرف چلا گیا۔

ماہم اُسے دیکھتے ہوئے واشروم کی طرف بڑھ گئی۔

"ایرز کو اچانک کیا ہو جاتا ہے؟"

ماہم نے دل میں سوچا اور چینج کر کے واشروم سے باہر آگئی۔

ایرز نے ماہم کو واشروم سے باہر آتے دیکھا تو وہ بھی واشروم میں جا کر چینج کر کے آگیا۔

ماہم بیڈ پر بیٹھی ایرز کا انتظار کر رہی تھی۔

ایرز چلتا ہوا بالکونی میں آیا اور سگریٹ ہاتھ میں پھنسا کر اپنا سینہ جلانے لگا۔

کچھ دیر تو ماہم ایرز کے کمرے میں آنے کا انتظار کرتی رہی لیکن جب ایرز کو کافی دیر تک بالکونی میں کھڑے دیکھا تو چلتی ہوئی ایرز کے پاس آکر اُسے دیکھنے لگی۔

"ایرز۔۔۔سونا نہیں ہے؟"

ماہم نے ایرز کا بازو پکڑ کر پوچھا۔

"ماہم تم سو جاؤ۔۔۔مجھے نیند نہیں آرہی۔۔۔"

ایرز ماہم کو ایک نظر دیکھ کر پھر سے باہر لان میں دیکھنے لگا

"ایرز۔۔۔پلیز۔۔۔آپ سگریٹ کیوں پیتے ہیں؟"

ماہم نے ایرز کی سگریٹ والے ہاتھ کو دیکھ کر پوچھا۔

"بس ایسے ہی۔۔۔"

ایرز نے کہنے کے ساتھ ایک کش بھرا۔

"لیکن۔۔۔ لیکن مجھے یہ پسند نہیں۔۔۔"

ماہم نے ایرز کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آج کے بعد ایرز آفندی سگریٹ کو ہاتھ بھی نہیں لگائے گا۔"

ایرز نے سگریٹ بجھا کر مسکراتے ہوئے ماہم کو دیکھ کر کہا۔

"سچ ؟"

ماہم نے خوشی سے پوچھا۔

"مچ۔۔۔"

ایرز ماہم ہی کے انداز میں بولا اور جھک کے اُس کے ماتھے پر لب رکھ دیئے۔

ماہم اُس کے لمس کو محسوس کرتی آنکھیں بند کر گئی۔

ایرز ماہم کو باہوں میں اُٹھا کر بیڈ تک لایا اور اُسے بیڈ پر لیٹا دیا۔

خود لائیٹ آف کر کے وہ بیڈ پر آیا اور ماہم کو اپنی باہوں میں بھر کر آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا۔

ماہم نے مطمئن ہو کر آنکھیں بند کر لی۔

"نہیں۔۔۔ماہم صرف مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔ صرف مجھ سے۔۔۔ماہم تم صرف میری ہو۔۔۔ میں تمہیں کبھی بھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔۔۔ میں تمہاری اُس محبت کو تمہارے دل سے نوچ کے نکال ڈالوں گا۔"

ایرز دل ہی دل میں سوچتا نیند کی وادیوں میں اتر گیا

اگلی صبح بہت مصروف تھی۔

ایرز صبح جلدی آفس چلا گیا تھا۔

ماہم سب کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی تھی۔

ماہم کا ذہن اب بھی ایرز کے کل رات والے رویّے میں الجھا ہوا تھا۔

"کہیں ایرز اب بھی مصباح سے تو پیار نہیں کرتے؟ کہیں میرے قریب آنے پر اُنھیں مصباح تو یاد نہیں آتی؟"

ماہم دل ہی دل میں سوچے جا رہی تھی۔

"ماہم۔۔۔بیٹا۔۔۔"

فردوس آفندی نے ماہم کو سوچو میں گم دیکھا تو اُسے پُکارا۔

"جی۔۔۔جی امی۔۔۔"

ماہم فردوس آفندی کی آواز پر اپنی سوچو سے باہر آئی۔

"کیا ہوا؟ کیا سوچ رہی ہو؟"

فردوس آفندی نے پوچھا۔

"نہ۔۔۔نہیں کچھ نہیں امی۔۔۔"

ماہم نے مصنوعی مسکراہٹ لبوں پر سجائی۔

"بیٹا کوئی بات ہے تو آپ مجھ سے کہہ سکتی ہو۔۔۔"

فردوس آفندی نے مشکوک انداز میں ماہم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔کچھ نہیں امی۔۔۔۔بس ایسے ہی۔۔۔ڈیڈ۔۔۔ہاں ڈیڈ کی یاد آ رہی تھی۔۔۔۔"

ماہم نے بہانہ بنایا۔

"تو بیٹا کال کر لو نہ اسماعیل کو۔۔۔"

فردوس آفندی مسکرا دی۔

"جی۔۔میں کر لو نگی۔۔۔۔"

ماہم نے بتایا اور کمرے میں آگئی۔

کمرے میں آکر بھی وہی ساری باتیں اُسے پریشان کیے ہوئے تھی۔

اچانک اُن کا سیل بجا تو ماہم نے فون اٹھا کر نمبر دیکھا۔

ایرز کی کال آرہی تھی۔

ماہم نے کال آن کر کے اپنے کان سے لگایا۔

"السلام و علیکم۔۔۔۔۔"

ماہم نے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام بیگم۔۔۔۔کیسی ہو؟"

ایرز نے مسکرا کر جواب دیا اور ساتھ کی اُس کی خیریت دریافت کی۔

"ٹھیک۔۔۔۔اور آپ؟"

ایرز کے انداز پر ماہم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی

"میں بیمار ہوں۔۔۔۔"

ایرز اُداس لحظے میں گویا ہوا۔

"بیمار؟ ایرز کیا ہوا آپ کو؟ صبح تک تو ٹھیک تھے آپ؟ کہیں فیور تو نہیں ہو گیا؟ یہ سر درد؟ کہیں پیٹ میں درد تو نہیں آپ کے؟ کل رات شاید باہر کھانا کھانے کی وجہ سے۔۔۔ایرز بتائیں نہ کیا ہوا ہے آپ کو؟ پلیز بتائیں۔۔۔۔"

ماہم ایک ہی سانس میں بولے گئی۔اُس کے انداز میں ایرز کے لیے فکر سمٹ آئی تھی۔

"ماہم ماہم ماہم۔۔۔۔ہولڈ آن۔۔۔۔یار مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔کچھ بھی نہیں ہوا مجھے۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔ریلیکس۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کا فکر مندانہ انداز سنا تو جلدی سے بولا۔

"لیکن آپ نے۔۔۔آپ نے تو کہا آپ بیمار۔۔۔پلیز ایرز مجھے بتائیں نہ۔۔۔کیا ہوا ہے آپ کو؟"

ماہم اب بھی فکر مند تھی

"ماہم۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔میں بیمار تمہاری محبت میں ہوں مائی لوو۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کو سمجھاتے ہوئے اپنی بات کہی۔

"آپ سچ کہہ رہے ہیں نہ؟"

ماہم اُس کی آخری بات کو بھلائے اُس کی فکر میں دوہری ہو رہی تھی۔

"بالکل سچ میری پیاری بیگم صاحبہ۔۔۔"

ایرز مسکرا کر بولا۔

ماہم چپ رہی۔

"ماہم۔۔۔"

جب ماہم کچھ نہیں بولی تو ایرز نے اُسے پُکارا۔

"جی۔۔۔۔"

ماہم کی اُداس سی آواز آئی۔

"ماہم۔۔۔یار کیا ہو گیا ہے؟ میں ٹھیک ہوں بتایا تو۔۔۔"

ایرز ماہم کی اُداسی کو محسوس کر کے بولا۔

"ہاں۔۔ٹھیک ہے۔۔۔"

ماہم نے دھیرے سے کہا۔

ایرزماہم کی آخری بات سن کر فون کاٹ چکا تھا۔

ماہم نے فون کو دیکھا جواب بند ہو چکا تھا۔

فون بیڈ پر رکھ کر وہ کمرے سے جانے لگی۔

اُس کا سیل پھر بج رہا تھا۔

ماہم نے آکر فون اٹھا کر دیکھا۔

ایرز کی ویڈیو کال آرہی تھی۔

ماہم کشمش میں کھڑی کال دیکھتی رہی پھر کال آن کر کے فون اپنے سامنے کیا۔

"دیکھ لو۔۔۔میں ایک دم فٹ ہوں۔۔۔"

ایرز کی آواز ابھری۔

ماہم نے نظر اُٹھا کر ایرز کو دیکھا جو ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ اُس سے باتیں کر رہا تھا۔

ماہم اب بھی خاموش رہی۔

"ماہم۔۔۔کچھ تو بولو۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کو بولنے پر اکسایا

"کیا۔۔۔کیا بولوں۔۔۔۔۔"

ماہم نظریں جھکا گئی۔

"کچھ بھی۔۔۔جو دل کرے۔۔۔۔"

ایرز بولا۔

"میں۔۔۔میں وہ۔۔۔۔"

ماہم کو سمجھ ہی نہیں آئی کیا بات کرے۔

"ماہم تم۔۔۔۔۔ماہم میں بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔"

ایرز نے کہہ کر کال کاٹ دی۔

اُس کے فون پر مصباح کالنگ فلیش ہو رہا تھا۔

ایرز نے مصباح کی کال منقطع کی اور فون کو ہاتھ میں لے کر گھومانے لگا۔

"مصباح کیوں فون کر رہی ہے؟"

ایرز نے دل میں سوچا۔

آج کل ایرز کے فون پر انٹر نیشنل نمبر سے بار بار کال آ رہی تھی

ایرزاُن سارے کالز کو اگنور کرتا رہا تھا۔اس لیے شاید مصباح نے اپنے پاکستان کے نمبر سے کال کی تھی۔

"تو اس کہ مطلب وہ ساری کالز مصباح نے کی تھی؟"

ایرز دل میں سوچ رہا تھا۔

ماہم ایرز کو دیکھ کر کافی حد تک مطمئن ہو کر نیچے چلی آئی۔

"ماہم۔۔۔اؤ میں تمہارے پاس ہی جا رہی تھی۔

ہم لوگ شاپنگ پر جا رہے۔ہیں۔۔۔۔تم بھی چلو ہمارے ساتھ۔۔۔"

بینش نے کہا تو ماہم بھی خوش ہو گئی اور تیار ہو کر ان کے ساتھ مال آگئی

ماہم نے بینش اور زنیرہ کے ساتھ مل کر نے بہت ساری شاپنگ کی۔

شام کے 4 بجے کے قریب وہ لوگ مال سے باہر آئیں۔

"وہ دیکھو ایرز بھائی۔۔۔۔"

زنیرہ نے کہا تو ماہم نے مڑ کر دیکھا جہاں ایرز کسی کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا۔

اور وہ کسی ایک لڑکی تھی۔

ایرزاُس لڑکی کی بات پر شاید مسکرایا تھا اور اُسے بائے کر کے سن گلاسز آنکھوں پر لگاتا اپنی کار کی طرف بڑھا۔

ماہم کی آنکھوں میں شعلے بھڑک اٹھے۔

ماہم کے ہاتھ شاپنگ بیگ کے شاپر پر مضبوط ہو گئے۔

"ایرز بھائی۔۔۔۔۔"

زنیرہ نے زور سے ایرز کو آواز دی۔

ایرز جو کار کی طرف جا رہا تھا آواز پر مڑ کر دیکھا۔

زنیرہ کر ساتھ بینش اور ماہم کو دیکھ کر وہ مسکراتا ہوا اُن کی طرف آ گیا۔

"آپ لوگ یہاں؟"

ایرز اُن کے قریب آ کر سن گلاسز آنکھوں سے نکالتا ہوا پوچھنے لگا۔

"ہاں۔۔۔ ہم لوگ شاپنگ کرنے آئے تھے۔"
بینش نے کہا۔

ماہم کے چہرے پر غصّہ رقم تھا اور وہ ایرز کے علاوہ ہر جگہ دیکھ رہی تھی۔

"اوہ گریٹ۔۔۔۔ تو کیا کیا خریدا؟ اور میری بیگم کو تھکا یا تو نہیں۔۔۔۔؟"

ایرز ماہم کو دیکھ کر بولا۔ ماہم کا اُسے اگنور کرنا اُس کی نظروں سے مخفی نہیں تھا۔

"For your kind information bhai

ہم لڑکیاں شاپنگ کر کے کبھی تھکتی نہیں۔۔۔۔"

زنیرہ نے اتراتے ہوئے کہا۔

"ہمم۔۔۔یہ بات تو ہے۔۔۔۔کیوں ماہم تھکی تو نہیں؟"

ایرز نے زنیرہ کے بعد ماہم سے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔۔بھابھی ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔"

ماہم اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔

"اسے کیا ہوا؟"

بینش نے زنیرہ سے پوچھا۔

زنیرہ نے کندھے اچکا دیے

"آپ لوگ جائیں۔۔۔میں ماہم کو 1 آؤں گا۔"

ایرز کہتا ہوا ماہم کی طرف آیا اور اُس کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ اپنی کار کی طرف بڑھا۔

ماہم نے احتجاج نہیں کیا لیکن بولی کچھ نہیں۔

ایرزنے ماہم کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھایا اور خود ڈرائیونگ کرنے لگا۔

"ماہم۔۔۔ کیا ہوا؟ اتنی روڈ کیوں ہو رہی تھی تم؟"

ایرزنے اسٹیرنگ پر ہاتھ جمائے ماہم کو دیکھ کر پوچھا۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔۔"

ماہم نے صاف کہہ دیا کہ اگر ایرز اُسے کہیں اور لے جارہا ہو تو وہ نہیں جانا چاھتی۔

"ہاں۔۔۔۔ میں تمہیں گھر ہی لے جارہا ہوں۔۔۔ لیکن تمہیں ہوا کیا؟

کچھ دیر پہلے جب ہماری بات ہوئی تھی تب تک تو تم ٹھیک تھی۔۔۔ اچانک کیا ہوا؟"

ایرز پریشان سا پوچھ رہا تھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔ آپ کو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"

ماہم نے ونڈ سکرین سے پار دیکھتے ہوئے کہا۔

"ماہم پلیز یار۔۔۔۔ ہوا کیا ہے؟ اور میں فکر نہیں کروں گا تو اور کون کریگا؟"

ایرزنے کار ایک سائڈ میں روک کے ماہم کی طرف رخ موڑ کر پوچھا تھا۔

"کوئی نہیں۔۔۔ میری فکر کرنے کی کسی کو ضرورت نہیں۔۔۔ میں اپنی فکر خود کر سکتی ہوں۔۔۔"

ماہم اب بھی منہ پھلائے بیٹھی تھی۔

"ماہم۔۔۔مائی لو و کیا ہوا ہے؟ بتاؤ مجھے؟"

ایرز نے ماہم کا چہرہ اپنی طرف موڑ کر پوچھا۔

"آپ مجھے گھر ڈراپ کر دیں بس۔۔۔"

ماہم اپنا چہرہ ایرز کے ہاتھوں سے نکال کر بولی۔

"ماہم۔۔۔"

ایرز کچھ کہہ ہی رہا تھا کہ اُس کا فون بجنے لگا۔

ایرز نے ماہم کو دیکھا اور کال آن کر کے کان سے لگایا۔

اُس کے آفس سے کال تھی۔ کچھ لوگ اُس کا آفس میں انتظار کر رہے تھے۔

اُس نے چند ہدایات کے بعد فون بند کر دیا۔

ماہم اب بھی منہ پھلائے بیٹھی تھی۔

ایرز نے کار اسٹارٹ کی اور گھر کی طرف موڑ لی۔

ماہم کو گھر کے گیٹ پر اُتار کے ایرز کار اپنے آفس چلا گیا

ماہم گھر آکر کمرے میں بند ہو گئی۔

اُس کی آنکھوں میں وہی منظر بار بار گھوم رہا تھا جہاں ایرز اُس لڑکی کے ساتھ کھڑا تھا اور اُس لڑکی کی بات پر مسکرایا تھا۔

ماہم ایک انجانی آگ میں جل رہی تھی۔

کمرے میں اُسے گھٹن ہونے لگی تو وہ چلتی ہوئے ٹیرس پر آگئی۔

ٹیرس پر چل رہی ہوا نے اس کے موڈ پر خوشگوار اثر ڈالا۔

وہ وہی پڑی چیئر پر بیٹھ گئی۔

رات کے 8 بجے کے قریب ایرز کی واپسی ہوئی تھی۔

For more visit (exponovels.com)

وہ چلتا ہوا لاؤنج میں آیا۔

زنیرہ وہاں بیٹھی علی اور حمزہ کا ہوم ورک کروا رہی تھی اور شاید خود بھی پڑھ رہی تھی۔

میکائیل آفندی ٹیلیویژن پر خبریں سن رہے تھے۔

فردوس آفندی اور بینش کیچن میں تھی۔

ایرز نے نظروں ہی نظروں میں ماہم کو تلاش کرنا چاہا لیکن وہ نظر نہیں آئی۔

"کمرے میں ہو گی" یہ سوچ کر ایرز کمرے میں آگیا۔

کمرہ خالی پڑا تھا۔

اُس نے بلکونی واش روم بھی چیک کیا۔

ماہم وہاں بھی نہیں تھی۔

ایرز چینج کر کے نیچے آگیا۔

معراج بھی آچکا تھا۔

فردوس آفندی اور بینش ملازموں کے ساتھ ٹیبل پر کھانا سیٹ کر رہیں تھی۔

"ماہم کہاں ہے؟"

ایرز نے زنیرہ سے پوچھا۔

"بھابھی۔۔۔؟ وہ شاید اپنے کمرے میں ہیں۔۔۔"

زنیرہ نے اندازہ لگایا۔ کیونکہ جب سے ماہم گھر آئی تھی اُس نے کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی۔

"کمرے میں تو نہیں ہے۔۔۔۔ میں دیکھ کر ہی آرہا ہوں۔۔۔"

اب ایرز کے لہجے میں ماہم کے لیے فکر در آئی تھی۔

"پھوپھو ٹریس پر ہیں۔۔۔"

علی نے بتایا۔

"ہمم۔۔۔"

ایرز ٹریس پر جانے لگا لیکن ماہم خود ہی نیچے آ گئی۔

فردوس آفندی نے سب کو ڈنر کے لیے بلایا تو سب کے ساتھ ماہم بھی ٹیبل پر آ گئی اور روز کی طرح ایرز کے پاس بیٹھنے کے بجائے آج وہ علی اور حمزہ کے ساتھ بیٹھی تھی۔

ایرز کو مکمل طور پر اگنور کر کے۔

ایرز نے ماہم کا خود کو اگنور کرنا نوٹ کیا تھا لیکن کہا کچھ نہیں۔

ماہم اُسے کیوں نظر انداز کر رہی ہے اس کی وجہ جاننے سے وہ قاصر تھا۔

ایرز نے سوچا ماہم کے کمرے میں آنے کے بعد اُس سے بات کریگا۔

سب لوگ کھانا کھا کے اپنے کمرے میں چلے گئے۔

ماہم کمرے میں جانے میں بجائے بینش کے پاس اُس کی ہیلپ کرانے کے ارادے سے کیچن میں آ گئی۔

بینش جو ملازموں کو ہدایت دے رہی تھی ماہم کو دیکھ کر مسکرائی۔

"ماہم۔۔۔کچھ چاہیئے تھا؟"

بینش نے ماہم کو دیکھ کر پوچھا کیوں کہ اکثر وہ کھانا کھانے کے بعد اپنے کمرے میں چلی جاتی تھی۔

"میں آپ کی کوئی ہیلپ کروادوں؟"

ماہم بینش کے پاس آ کر پوچھنے لگی۔

"نہیں۔۔۔بس کام تو ہو گئے سارے۔۔۔"

بینش نے کہا اور ملازم کو چند ہدایات دے کر ماہم کو لیے کیچن سے باہر آ گئی۔

"ماہم۔۔۔کیا لان میں میرے ساتھ چہیل قدمی کرو گی؟"

بینش نے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔چلیں نا۔۔۔پتہ ہے لندن میں میں اور ڈیڈا اکثر رات کو کھانا کھانے کے بعد لان میں واک کیا کرتے تھے۔"

ماہم نے مسکرا کر بتایا۔

"ٹھیک ہے آؤ۔۔۔"

بینش ماہم کو لیے لان میں آگئی۔

وہ دونوں لان میں چہیل قدمی کرنے لگے۔

"ماہم۔۔۔اگر تم برا نا مانو تو ایک بات پوچھوں؟"

بینش نے ماہم کے ساتھ قدم بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"بھابھی۔۔۔ یہ کیا بات کر دی آپ نے۔۔۔۔آپ میری بڑی بہن کی طرح ہیں۔۔۔آپ مجھ سے کچھ بھی پوچھ سکتیں ہیں۔"

ماہم نے بینش کو دیکھتے ہوئے کہا

"ہمم۔۔۔ بڑی بہن مانتی ہو تو بتاؤ۔۔۔مال سے باہر ایرز کو دیکھ کر غصّہ کیوں ہوئی تھی؟"

بینش جانتی تھی ماہم کو ایرز پر کسی بات کا غصّہ ہے۔

مال کے باہر ماہم کا شدید ردعمل بینش کو بہت کچھ سمجھا گیا تھا۔

"وہ میں۔۔۔"

ماہم کچھ کہتے کہتے رک گئی۔

اُس نے نظریں نیچے کر کے گھاس کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"ماہم۔۔۔یہاں دیکھو۔۔۔میری طرف۔۔۔اور بتاؤ کیا ہوا؟ "

بینش نے ماہم کا جھکا ہوا سر دیکھ کر کہا۔

"وہ۔۔۔ایرز۔۔۔ایرز کسی لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔اُس کے ساتھ کیسے ہنس ہنس کے باتیں کر رہے تھے۔"

ماہم نے رک رک کر بتایا۔

بینش ماہم کی بات پر زور سے ہنس پڑی

"Seriously Maham?"

(سچ میں ماہم۔۔۔؟)

بینش نے ماہم کو دیکھ کر ہنستے ہے پوچھا۔

ماہم منہ بنائے کھڑی بینش کو ہنستا ہوا دیکھے گئی۔

"ماہم۔۔۔وہ صرف بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔یہ سب تو نورمل ہے۔۔۔اگر کل کو تم کسی سے ایسے بات کرو گی تو کیا ایرز کو بھی تم سے ناراض ہونا چاہیے؟"

بینش نے ماہم کو دیکھ کر اُسے سمجھانا چاہا۔

"نہیں۔۔۔میں کسی سے بات نہیں کروں گی اور نہ ہی ایرز کا اُس لڑکی سے بات کرنا مجھے اچھا لگا۔۔۔"

ماہم نے برا سا منہ بنایا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تو تم ایرز کو بتا دو۔۔۔ اور ایرز جس طرح سے تمہاری فکر کرتا ہی مجھ پورا یقین ہے کہ اگر تم اُس سے کہو گی کہ تمہیں اُس کا کسی لڑکی سے ایسے بات کرنا پسند نہیں۔۔۔ تو وہ کبھی بات نہیں کریگا۔"

بینش نے ماہم کو ایرز سے بات کرنے کا کہا۔

"لیکن مجھے اُن پر بہت غصّہ آ رہا ہے۔۔۔ میں نے اُن سے کہا تھا کہ میں میری محبت میں شراکت برداشت کر سکتی۔۔۔"

ماہم نے بینش کی دیکھ کر بتایا۔

" ماہم۔۔۔ تم ایک بار بات تو کرو۔۔۔ شاید ایسا نہ ہو جیسا تم سوچ رہی ہو؟ تصویر کے ہمیشہ دو پہلو ہوتے ہیں۔۔۔ تم دوسرا رخ تو دیکھو۔۔۔"

بینش نے پھر سمجھانا چاہا۔

"ٹھیک ہے میں بات کروں گی۔۔۔"

ماہم نے بینش کو مطمئن کرنا چاہا۔

بینش بھی مسکرا دی۔

وہ دونوں گھر میں آ گئے بینش اپنے کمرے میں چلی گئی تو ماہم بھی اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔

ایرز کمرے میں آ کر ماہم کا انتظار کرنے لگا۔

جب ماہم بہت دیر تک کمرے میں نہیں آئی تو وہ باہر جانے لگا تاکہ دیکھ سکے کہ ماہم کہاں رہ گئی۔

اتنی دیر تک تو وہ کبھی ڈنر کے بعد باہر نہیں رہی تھی۔

ایرز ابھی کمرے کے دروازے تک آیا تھا جب ماہم کمرے میں داخل ہوئی۔

ایرز ماہم کے پیچھے آیا۔

"کہاں تھی تم؟ میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔"

ایرز ماہم کے پاس آ کر پوچھنے لگا۔

ماہم کچھ نہیں بولی بلکہ واشروم میں جا کر کپڑے چینج کر کے باہر آئی اور بیڈ سے تکیہ اٹھا کر صوفے پر آ کر لیٹنے لگی۔

ایرز جو کب سے کھڑا ماہم کی کارروائی کا جائزہ لے رہا تھا ماہم کو صوفے پر لیٹتا دیکھ اُس کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔

"ماہم۔۔۔ کیا ہے یہ سب۔۔۔۔ تم بتا کیوں نہیں رہی کیا ہوا ہے تمہیں؟"

ایرز ماہم کے سر پر کھڑا اُس سے سوال کر رہا تھا۔

ماہم نے ایک ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لیا۔

دوسرا ہاتھ اُس کے پیٹ پر تھا

ماہم چپ چاپ لیٹی رہی۔ کہا کچھ نہیں۔

"ماہم۔۔۔۔۔۔میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کا ہاتھ اُس کی آنکھوں سے ہٹایا۔

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔آپ پلیز سو جائیں۔۔۔آپ کو صبح آفس جانا ہوگا نا؟اور ساتھ لڑکیوں سے میٹنگ بھی کرنی ہوگی؟ جن کی کمپنیاں آپ اتنی انجوئے کرتے ہیں ہے کہ اُنھیں لے کر باہر گھومنے نکل جاتے ہیں اور ساتھ مسکرا مسکرا کر باتیں بھی کرتے ہیں۔۔۔"

ماہم ایرز کے اُس کے ہاتھ ہٹانے پر صوفے سے اٹھ کر بیٹھی اور سر اونچا کر کے ایرز کو دیکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں ہوئے ہوئی۔

"ماہم۔۔۔تم یہ۔۔۔"

ایرز نے نا سمجھی سے ماہم کو دیکھا۔

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔"۔

ماہم نے ایک ہاتھ اٹھا کر کہا اور صوفے پر لیٹنے لگی۔

ایرز نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

اب اُسے سمجھ آگئی تھی کہ ماہم اُس سے ناراض کیوں ہے

ایرز آہستہ سے جھک کر ماہم کو اپنے بازؤں میں اٹھا کر بیڈ تک لے آیا۔

ماہم پہلے تو ایرز کے اس طرح سے اُسے اٹھانے پر حیران ہوئی پھر غصے سے دیکھا۔

ایرز بیڈ کے پاس کھڑا بیڈ پر لیٹی ماہم کو دیکھ رہا تھا۔

ماہم بیڈ سے اٹھ کر جانے لگی۔

ایرز نے اُسے کندھوں سے پکڑ کر پھر سے بیڈ پر لیٹا دیا اور خود بیڈ پر آکر ماہم کے اوپر جھک گیا۔ایرز اُسے پوری طرح سے اپنی حراست میں لیتا اُس کے فرار کے سارے راستے بند کر چکا تھا۔

" ایرز "

ماہم مزاحمت کرتی اپنے ہاتھوں سے ایرز کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

ایرز نے ماہم کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں جکڑ لیا۔

اب ماہم اپنے ہاتھوں کو ایرز کے ہاتھوں سے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی اور ایرز ماہم کے اوپر جھکا مسکرا کر اُسے دیکھے جا رہا تھا۔

"ماہم۔۔۔وہ لڑکی میٹنگ کے لیے آئی تھی۔۔۔میرا اُس کے ساتھ کوئی افیئر نہیں مائی لوو۔۔۔"

ایرز نے کہا اور جھک کے ماہم کے چہرے پر محبت رقم کرنے لگا۔

"ایرز۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔آپ سے۔۔۔آپ۔۔۔دور۔۔۔۔"

ماہم ایرز کی جسارتوں کو برداشت کرتی ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں کہتی ایرز کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

"ماہم۔۔۔۔پلیز۔۔۔میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔بہت۔۔۔میری محبت پر کبھی شک نہیں کرنا میری جان۔۔۔میں تمہیں کبھی دھوکا دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔تم میری زندگی ہو ماہم۔۔۔۔تمہارے بنا میں ادھورا ہوں۔۔۔۔تم میرے وجود کا حصہ بن چکی ہو ماہم۔۔۔۔تمہاری ان چند گھنٹوں کی ناراضگی سے میری جان نکلنے لگی تھی۔۔۔میں تمہاری ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا ماہم۔۔۔۔تم میری زندگی ہو۔۔۔۔"

ایرز ماہم کے کان میں رس گھول کر اُسے کے کان کو لبوں سے چھوتا معتبر کرنے لگا۔

ماہم اب بنا کسی مزاحمت کے ایرز کی محبت بھرے لمس میں خود کو پگھلتا ہوا محسوس کار رہی تھی۔

"ماہم۔۔۔۔۔"

ماہم کے کچھ نہ بولنے پر ایرز نے اُسے پُکارا۔

ماہم بنا کچھ کہے مسکرا کر اپنی باہیں ایرز کے گردن میں پھنسا چکی تھی۔

ایرز اُس کی ادا پر مسکراتا ہوا اُس کی گردن پر جھکا جا بجا محبت رقم کرنے لگا۔

ماہم ایرز کے بالوں میں اُنگلیاں پھسائے اُس کی منمانیاں برداشت کرتی رہی۔

ایرز ذرا سا اونچا ہو کر ماہم کے لبوں کو اپنے لبوں میں پھنسا کر اس کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارنے لگا۔

ماہم بھی اُس کا ساتھ دیتی اُس بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی۔

جب بہت دیر تک ایرز اُس سے الگ نہیں ہوا اور ماہم کو سانس آنا بند ہونے لگا تو ماہم نے ایرز کو خود سے دور کرنا چاہا۔

ایرز اس مداخلت کے لیے تیار نہیں تھا اُس لیے ماہم کے احتجاج کی پرواہ نا کرتا وہ خود کو سیراب کرتا رہا۔

جب ایرز کو لگا ماہم سچ میں سانس نہیں لے پا رہی تب وہ اُس سے الگ ہوا اور اُسے ذرا سا اونچا کر کے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر اُس کی سانس بحال کرنے لگا۔

ماہم ایرز کی کمر گرد ہاتھ لپیٹے اُس کے سینے سے لگی اپنا تنفس بحال کرنے لگی۔

ایرز ماہم کی پیٹھ سہلاتے ہوئے اُسے اپنی باہوں کے گھیرے میں لیے بیڈ پر چیت لیٹ گیا۔

ماہم اب اُس کے سینے سے لگی تھی اب اُس کی سانسیں نورمل طور پر چلنا شروع ہو گئی تھی۔

ماہم ایرز کے سینے سے لگی لیٹی رہی۔اُس کا ایک ہاتھ ایرز کے سینے پر اور دوسرا پیٹ پر تھا۔

"ایرز۔۔۔"

ماہم نے ایرز کو پُکارا۔

"یس مائی لوو۔۔۔۔"

ایرزاب بھی اُس کی پیٹھ سہلا رہا تھا۔

"ایرز پلیز کبھی مجھے دھوکا مت دینا۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ میں آپ کے بغیر مر جاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔ آپ نے اگر مجھے کبھی دھوکا دیا تو میں برداشت نہیں کر پاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔ میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔۔ بہت۔۔۔۔۔۔۔ میں آپ کو کبھی کسی کے ساتھ نہیں بانٹ سکتی۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔۔۔ اگر آپ نے کبھی ایسا کچھ کیا تو آپ کی ماہم مر جائے گی ایرز۔۔۔"

ماہم چہرہ اونچا کر کے ایرز کو دیکھ کر بولی۔

"خبردار۔۔۔۔ خبردار ماہم جو تم نے کبھی ایسی بات بھی کی تو۔۔۔۔ میں تمہارے بغیر کچھ نہیں۔۔۔ تم ہو تو میں ہوں۔۔۔۔ ایرز آفندی ماہم آفندی کے بغیر کچھ نہیں۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔"

ایرز نے ماہم کے گرد اپنی گرفت کو تنگ کرتے ہوئے اُسے خود میں بھینچ لیا۔

"I Love you Aeraz.......I really love you so much....."

(میں آپ سے محبت کرتی ہوں ایرز۔۔۔ میں آپ سے سچ میں بہت زیادہ محبت کرتی ہوں۔۔۔)

ماہم جذب سے بولی۔

"I also love you so much sweetheart"

(میں بھی تم سے بہت محبت کرتا ہوں)

ایرز نے اُسی کے انداز میں کہا تو ماہم پر سکون ہو کر آنکھیں بند کر گئی تھی۔

لیکن ایرز کے لیے سوچوں کے نئے در کھول گئی تھی۔

"اگر ماہم مجھے ایک لڑکی کے ساتھ نہیں دیکھ پا رہی ہے تو اگر اسے پتہ چلا کہ میں نے مصباح سے بات کی ہے تو ماہم کا ریکشن کیا ہو گا؟ کیا ماہم مجھ پر بھروسہ کریگی؟ یہ مجھ سے دور ہو جائیگی؟ نہیں۔۔۔ میں ماہم کو مصباح کے بارے میں کبھی نہیں بتاؤنگا۔۔۔ میں ماہم کو بہت مشکل سے اپنے قریب لانے میں کامیاب ہوا ہوں۔۔۔ میں اسے خود سے دور جاتا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ ماہم تم صرف میری ہو۔۔۔ اور میں صرف تمہارا۔۔۔۔۔۔۔۔ صرف تمہارا۔۔۔"

ایرز کا ذہن بہت دیر تک ان ہی سب باتوں میں الجھا رہا۔

ماہم کی گرم سانسیں ایرز اپنے سینے پر محسوس کر سکتا تھا۔

ماہم پوری طرح سے نیند میں ڈوب چکی تھی۔

ایرز نے جھک کر ماہم کے سر پر بوسہ دیا اور خود بھی سونے کی کوشش کرنے لگا۔

ماہم نیند میں بھی ایرز کے گرد مضبوط گھیرا بنائے ہوئے تھی۔ جیسے کہہ رہی ہو کہ ایرز صرف میرا ہے۔۔۔ میں اسے کسی کو نہیں دونگی۔

ماہم کی آنکھ کھلی تو دیکھا ایرز ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا۔

ماہم اٹھ کر ایرز کے پاس آئی اور اُسے پیچھے سے پکڑ کر دونوں ہاتھ اُس کے بازوؤں کے گرد پھنساتے ہوئے اُسے کندھوں سے تھام کر اُس کی پیٹھ پر سر ٹیکا دیا۔

ایرز نے ماہم کو دیکھا جو بیڈ سے اٹھ کر اب اُسے پیچھے سے ہگ کیے کھڑی تھی۔

ایرز مسکرا دیا۔

ماہم کے ہاتھوں کو اپنے کندھے سے ہٹا کر اپنے ہاتھوں میں تھامے اُس نے ماہم کو اپنے مقابل کیا۔

"گڈ مارننگ مائی لوو۔۔۔"

ایرز نے ماہم کے چہرے کو تھام کر کہا۔

"گڈ مارننگ۔۔۔"

ماہم نے مسکرا کر کہا اور ہاتھ بڑھا کر ایرز کے سینے سے لگ کر اُس کی کمر کے گرد اپنے ہاتھ لپیٹ دیئے۔

"آج میری بیگم کو بہت پیار آرہا ہے مجھ پر؟"

ایرز نے اُس کی کمر کے گرد گھیرا بناتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔۔۔بہت۔۔۔۔آج آپ کہیں نہ جائیں۔۔۔۔۔بس میرے پاس رہیں۔۔۔۔"

ماہم اُس کے سینے سے لگے بولی۔

"ہمم۔۔۔سچ۔۔۔"

ایرز نے ماہم کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔

"مچ۔۔۔۔۔۔آج آپ نہ جائیں نہ۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔وہ کیا کہتے ہیں۔۔۔۔۔اُمم۔۔۔"

ماہم سوچنے والے انداز میں بولی۔

"کیا۔۔۔۔"

ایرز نے جھک کر ماہم کو دیکھا۔

وہ کہتے ہیں نا۔۔۔۔۔

"ابھی نہ جاؤ چھوڑ کے۔۔۔۔کہ دل ابھی بھرا نہیں۔۔۔۔۔"

ماہم نے مسکرا کر کہا

"میری ریسر ماہم کو شاعری بھی آتی ہے؟"

ایرز نے مسکرا کر پوچھا اور جھک کر ماہم کے داہنے گال پر اپنے لب رکھے۔

"بس۔۔۔ محبت نے سیکھا دیا۔۔۔۔"

ماہم ایرز کو زور سے پکڑتے ہوئے بولی۔

"محبت نے؟ کس محبت نے؟ وہ محبت جو تمہارا ماضی تھی یہ پھر وہ محبت جو تم مجھ سے کرتی ہو؟"

ایرز نے دل میں سوچا۔

"ایرز"

ماہم نے ایرز کو چپ دیکھ کے پُکارا۔

"یس مائی لو۔۔۔۔۔ ہاں تو کیا کہہ رہیں تھی تم؟ ابھی نہ جاؤ چھوڑ کر کہ دل ابھی بھرا نہیں؟"

ایرز ماہم کو دیکھتے ہوئے بولا اور اُس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر اُس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے لیا۔

ماہم نے مزاحمت کرنی چاہی لیکن ایرز نہیں رکا۔

"کچھ دیر بعد ایرز الگ ہوا تو ماہم جھٹ ایرز سے الگ ہو کر اپنے ہونٹوں پر ہاتھ کی پشت رکھے اُسے دیکھنے لگی۔

"آپ بہت۔۔۔ بہت گندے ہیں۔۔۔۔"

ماہم نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے ایرز کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہی کہا تھانا۔۔۔دل ابھی بھرا نہیں؟"

ایرز مسکراتے ہوئے ماہم کے قریب آنے لگا۔

"میرا۔۔۔میرا وہ مطلب تو نہیں تھا۔۔۔"

ماہم نظریں جھکا گئی۔

"میرے حساب سے تو وہی مطلب تھا۔۔۔"

ایرز ایک بار پھر ماہم کے مقابل کھڑا تھا۔

"آپ۔۔۔آپ کو دیر ہو رہی ہو گی آفس۔۔۔۔آفس کے لیے۔۔۔"

ماہم ایرز کے پاس آنے پر گھبرا کے بولی۔

"آج آفس کی چھٹی۔۔۔۔وہ کیا ہے نا۔۔۔میری بیگم چاہتیں ہیں کہ آج میں سارا دن اُن کے ساتھ رہوں۔۔۔"

ایرز نے ماہم کا جھکا سر دیکھ کے اُس کی تھوڑی کو پکڑ کر اُس کا چہرہ اونچا کیا۔

"نہ۔۔۔نہیں آپ آفس جائیں۔۔۔۔میں کچھ نہیں۔۔۔کچھ نہیں کہہ رہی۔۔۔"

ماہم نے نظریں اٹھا کر ایرز کو دیکھا لیکن ایرز کی نظروں کے پیغام کو پڑھنے کی وہ خود میں تاب نہیں پاتی تھی تو فوراً نظریں جھکا گئی۔

"سوچ لو۔۔۔۔ایسا موقع شاید پھر نہ ملے۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کے چہرے کو دیکھ کر اُس کے بائیں کان کے قریب جھک کر کہا تو ماہم ایرز کے ہاتھوں سے چہرہ نکال کر اُس کے سینے سے لگ گئی۔

"آپ۔۔۔۔آپ آفس جائیں۔۔۔"

ماہم شرماتے ہوئے بولی۔

"کیا یار۔۔۔۔تم تو شرمانے لگی؟ مجھے میری ماہم ویسی اچھی لگی۔۔۔۔بولڈ۔۔۔جو مجھ سے کہہ رہی تھی "ابھی نا جاؤ چھوڑ کے کہ دل ابھی بھرا نہیں"

ایرز ماہم کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر بولا۔

ماہم کچھ نہیں بولی۔

ایرز کا فون بجا تو وہ فون ریسیو کر کے بات کرنے لگا۔

اُس کے آفس سے کال تھی۔اُس کی 11 بجے کی میٹنگ کے بارے میں یاد دلانے کی لیے کال کی گئی تھی۔

وہ بات کرتے ہوئے ماہم کو دیکھ رہا تھا جو اب اُس سے الگ ہو کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بالوں میں برش کرنے لگی۔

"یہاں تو لوگو کو قدر ہی نہیں۔۔۔۔چلو۔۔۔آفس ہی چلے جاتے ہیں۔۔۔"

ایرز اُداس لحظے میں بولتا منہ لٹکا گیا

" میٹنگ ہے آپ کی سنا میں نے۔۔۔۔"

ماہم نے آنکھیں سیکوڑ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے لگے آئینے میں نظر آتے ایرز کے عکس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو۔۔۔بہت جلد میرا سارا وقت صرف تمہارا ہونے والا ہے۔۔۔۔"

ایرز ماہم کو پیچھے سے باہوں میں جکڑ کر بولا۔

ماہم مسکرا کر ایرز کے عکس کو دیکھنے لگی۔

"ایرز۔۔۔۔میں نے اُس لڑکے کو پکڑ لیا ہے۔۔۔اپنے فارم ہاؤس پر رکھا ہے اس کو۔ تم جب چاہے آ سکتے ہو۔۔۔۔"

ایرز آفس میں بیٹھا سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے شفیق کی کال سن رہا تھا۔

"ہمم۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔میں آج شام ہی آتا ہوں۔۔۔"

ایرز نے کہا اور کال منقطع کر دی۔

ابھی اُس نے کال کاٹ کر ٹیبل پر فون رکھا ہی تھا کہ ایک بار پھر فون بجا۔

ایرز نے فون ٹیبل سے اٹھا کر اپنے سامنے کیا تو وہاں "مصباح کالنگ" بلینک ہو رہا تھا۔

ایرز کشمش میں فون کی سکرین کو دیکھتا رہا۔

فون بج بج کے کٹ گیا۔

لیکن چند ہی سیکنڈز بعد بیل پھر بجنے لگی۔

ایرز نے کال آن کر کے کان سے لگالیا۔

"ایرز پلیز۔۔۔ پلیز فون مت کاٹنا۔۔۔ پلیز میری بات سن لو۔۔۔"

دوسری طرف سے مصباح کی آواز ابھری۔

"جلدی بولو۔۔۔ کیا کام ہے۔۔۔ مجھے تم سے بات کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔۔۔"

ایرز خشک لحظے میں بولا۔

"ایرز تم مجھ سے کیسے بات کر رہے ہو۔۔۔ تم تو مجھ سے پیار کرتے تھے نا؟ کیا اتنی جلدی تمہاری محبت ختم ہو گئی؟ کیا تم مجھے بھول گئے ؟"

مصباح کی آواز میں دکھ تھا۔

"مصباح۔۔۔ میں تمہیں پہلے یہ بتادوں کہ میں کبھی تم سے پیار کرتا ہے نہیں تھا۔۔۔ ہاں تم سے تھوڑی بہت انسیت ضرور تھی۔۔۔ شاید بچپن کی منگنی کی وجہ سے۔۔۔ لیکن محبت۔۔۔۔۔۔۔ محبت کبھی نہیں تھی۔۔۔"

ایرز نے مصباح کی بات کا جواب اپنے انداز میں دیا۔ ایرز نے اُسے بتانا بھی ضروری سمجھا۔

"ایرز تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔۔مجھے معاف کردو ایرز پلیز۔۔۔ہادی نے مجھے سبز باغ دکھائے تھے ۔۔۔میں بہک گئی تھی ایرز۔۔۔

پلیز مجھے یہاں سے نکالو۔۔۔میں ایسے آدمی کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔۔"

مصباح منّت کرنے لگی۔

"مصباح۔۔۔میں تمہیں آخری بار بتا رہا ہوں۔۔۔میں تم سے پیار نہیں کرتا۔۔۔اور ہادی کے ساتھ جانے کا فیصلہ تمہارا اپنا تھا۔۔۔اور اب تمہارا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔اس لیے مجھے اب دوبارہ کال کرنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔"

ایرز نے جتا کر کہا اور کال منقطع کر دی۔

وہ مصباح سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"اگر ماہم کو اس بات کی بھنک بھی لگ گئی تو وہ مجھ سے بدگمان ہو سکتی ہے۔"

ایرز زیرِ لب بڑبڑایا۔

ایرز آفس سے ڈائریکٹ شفیق کے فارم ہاؤس آ گیا۔

اُس نقاب پوش لڑکے کو ایک فارم ہاؤس کے تہہ خانے میں بند کر کے رکھا گیا تھا۔

ایرز تہہ خانے کے اندر آیا تو دیکھا دو آدمی اُس نقاب پوش کے پاس کھڑے ہیں اور اُسے ایک چیئر پر بیٹھا کر رسّی سے باندھا گیا تھا۔

ایرز چلتا ہوا اُس کے قریب آیا اور اُس کے بال مُٹھی نے بھر کر اُس کا چہرہ اونچا کیا۔

"اب بول۔۔۔بدلہ لے گا؟ میری ماہم سے بدلہ لے گا؟
تُجھے پتہ بھی ہی بدلہ کیسے لیتے ہیں؟ میں تُجھے بتاتا ہوں۔۔۔"

ایرز اپنے پیر جوتے سمیت اُس آدمی کے پیروں پر رکھ کر بری طرح مسل رہا تھا۔

وہ درد سے چیخنے لگا۔

" اس کے سارے کپڑے نکل کر اسے دِن میں 8 بار 1 گھنٹے کے لئے برف پر سلاؤ۔۔۔کھانے کے لیے بھی صرف سوکھی روٹی اور پیاز دینا۔"

ایرز اُن آدمیوں کو حکم دیتا اُس کی طرف مڑا۔

"اب پتہ چلے گا تمہیں کہ تم نے کس سے اُلجھنے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔ماہم ایرز آفندی۔۔۔ایرز آفندی اپنی ماہم پر آنچ بھی نہیں آنے دیگا سمجھے؟"

ایرز نے اُس کے بال موٹھیوں میں بھر کر اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے غصے سے کہا اور تہہ کھانے سے باہر آ کر اپنی کار میں بیٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

For more visit (exponovels.com)

\---

\------

ماہم بہت دیر سے ایرز کا انتظار کر رہی تھی۔ آج وہ روز سے لیٹ ہو گیا تھا۔

ماہم نے فون کیا تو ایرز نے فون نہیں اٹھایا۔

ماہم نے ڈنر بھی نہیں کیا تھا۔

وہ ایرز کے ساتھ کھانا کھانا چاہتی تھی۔

ایرز رات 10 بجے کے قریب گھر آیا تھا۔

سب اپنے کمرے میں چلے گئے تھے لیکن میکائیل آفندی لان کی چیئر پر بیٹھے ایرز کا انتظار کر رہے تھے۔

ماہم اندر لاؤنج میں بیٹھی تھی۔ باقی سب اپنے کمرے میں جا چکے تھے۔

ایرز گھر آیا تو لان میں میکائیل آفندی کو بیٹھے دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔

میکائیل آفندی نے ایرز کو آتا دیکھا تو اُس کی طرف آئے۔

"کہا تھے تم؟"

میکائیل آفندی نے ایرز کو دیکھتے ہوئے غصے سے پوچھا۔

"ابّو۔۔۔وہ۔۔۔مجھے ذرا کام تھا۔۔۔"

ایرز نے نظریں جھکا کر کہا۔

میکائیل آفندی کا غصّہ وہ اُن کی آنکھوں میں دیکھ چکا تھا۔

"دیکھو ایرز۔۔۔ یہ جو تم کر رہے ہو ماہم کے ساتھ یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ اگر کل کو زنیرہ کے ساتھ ایسا ہو تو؟ تب کیا کرو گے تم؟"

میکائیل آفندی نے آج ایرز سے فائنل بات کرنے کا سوچ رکھا تھا۔

"ابّو۔۔۔ لیکن میں۔۔۔"

ایرز نے نہ سمجھی سے اُنھیں دیکھا۔

"بس ایرز۔۔۔ بہت کر لی تم نے منمانیاں۔۔۔ لیکن اب اور نہیں۔۔۔ ماہم میری بیٹی ہے۔۔۔ ماہم سے تمہاری شادی کروانے کہا فیصلہ میرا تھا کیوں کہ مجھے اپنے خون پر بھروسہ تھا۔ لیکن تم نے۔۔۔ تم نے مجھے مایوس کیا ہے۔ تم نے جس طرح ماہم کے ساتھ سلوک کیا ہے وہ قابلِ قبول نہیں۔۔۔ اگر تم ماہم نے ساتھ نہیں رہ سکتے تو مجھے بتا دو۔۔۔ میں کل ہی وکیل سے بات کر کے تم دونوں کے خلع کے پیپرس تیار کروا دیتا ہوں۔۔۔"

میکائیل آفندی نے غصے سے کہا اور رخ موڑ گئے۔

"ابّو۔۔۔ آپ یہ۔۔۔ آپ یہ کیسی بات کر رہے ہیں؟ میں ماہم کو۔۔۔ نہیں ابّو۔۔۔ میں ماہم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔ ابّو میں ماہم کے بنا مر جاؤنگا ابّو۔۔۔۔۔۔ ابّو ماہم میری زندگی ہے۔۔۔ میں اُس سے الگ نہیں

ہو سکتا اور نہ ہی اُسے خود سے الگ ہونے دے سکتا ہوں۔۔۔ابّو میں نے ماضی میں جو کچھ ماہم کے ساتھ کیا اُس کے لیے آپ سے معافی مانگتا ہوں۔۔۔۔ لیکن ابّو۔۔۔۔ابّو پلیز۔۔۔۔ماہم کو مجھ سے دور مت کیجیئے ابّو۔۔۔"

ایرز پاگلوں کی طرح میکائیل آفندی کے آگے آ کر اُن سے ماہم کا ساتھ مانگ رہا تھا۔

"ایرز تم۔۔۔۔"

میکائیل آفندی تو ایرز کی بات پر حیران ہی رہ گئے۔

"مجھے تم پر ناز ہے بیٹا۔۔۔۔ تم نے آج میرا سر میرے بھائی کے سامنے جھکنے سے بچا لیا۔۔۔"

میکائیل آفندی نے ایرز کو گلے لگا لیا۔

"ایرز ماہم کو کبھی تکلیف مت دینا بیٹا۔۔۔ماہم مجھے زنیرہ ہی کی طرح عزیز ہے۔ تم نے اگر کبھی اُسے تکلیف پہنچائی تو سوچنا تم مجھے تکلیف پہونچا رہے ہو۔۔۔۔"

میکائیل آفندی نے ایرز کو اپنے سامنے کر کے کہا تو ایرز مسکرا دیا۔

"کبھی نہیں ابّو۔۔۔۔ماہم میری زندگی ہے۔۔۔۔ میں اُسے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچونگا اور نا ہی کسی کو اُسے تکلیف پہنچانے دونگا۔"

ایرز نے میکائیل آفندی کو یقین دلانا چاہا۔

"مجھے تم پر پورا اعتبار ہے"

میکائیل آفندی نے ایرز کی آنکھوں میں ماہم کے لیے محبت دیکھ لی تھی۔

"ابّو۔۔۔مجھے آپ سے اجازت بھی لینی تھی۔۔۔"

ایرز اور میکائیل آفندی گھر کے اندر آرہے تھے جب ایرز نے پوچھا۔

"ہاں بولو۔۔۔"

میکائیل آفندی اب قدرے مطمئن تھے۔

"ابّو میں۔۔۔میں ماہم کو کچھ دنوں کے لیے اپنے ساتھ باہر لے جانا چاہتا ہوں۔۔۔"

ایرز نے سر کھجایا۔

"ہمم۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔لے جاؤ۔۔۔لیکن تمہیں میری بیٹی کا بہت خیال رکھنا ہوگا۔"

میکائیل آفندی نے کہا تو ایرز مسکرا دیا۔

"وہ تو میں اب زندگی بھر رکھوں گا ابّو۔۔۔"

ایرز نے مسکرا کر کہا۔

ایرز اور میکائیل آفندی اندر آئے تو ماہم کو لاؤنج میں بیٹھے دیکھا۔

" ایرز۔۔۔کہاں تھے آپ۔۔۔۔"

ماہم نے ایرز کو آتے دیکھا تو پوچھ لیا۔ لیکن ایرز کے ساتھ میکائیل آفندی کو دیکھ کر چپ ہو گئی۔

"بیٹا آپ لوگ کھانا کھا کر ریسٹ کرو۔۔۔"

میکائیل آفندی ایرز اور ماہم کو دیکھ کر بولے اور اپنے کمرے میں چلے گئے

" ایرز کہاں تھے آپ؟"

ماہم میکائیل آفندی کے جانے کے بعد ایرز کے پاس آکر پوچھنے لگی

"کچھ کام آگیا تھا مائی لوو۔۔"

ایرز ماہم کے کندھے کے گرد بازو پھیلا کے بولا۔

" چلیں آپ فریش ہو کر آجائیں۔۔۔ میں کھانا گرم کرتی ہوں۔۔۔"

ماہم نے مسکرا کر ایرز کو دیکھا۔

"اوکے۔۔۔"

ایرز جھک کے ماہم کے گال لبوں سے چھوتا اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

ماہم کا گال ایرز کے لمس پر دہکنے لگا تھا۔

ماہم کیچن میں آکر کھانا گرم کر کے ٹیبل پر لگانے لگی۔

ایرز چینج کر کے آگیا۔

ماہم نے ایرز کو کھانا سرو کیا۔

"تم بھی تو بیٹھو۔۔۔۔"۔

ایرز نے ماہم کی کلائی پکڑ کر اُسے اپنے پاس بیٹھا لیا اور لقمہ بنا کے اُسے کھلایا۔

"ایرز میں کھا لونگی۔۔۔"

ماہم نے لقمہ چباتے ہوتے کہا۔

"ماہم۔۔۔۔اب کبھی اتنی دیر تک بھوکا نہیں رہنا۔۔۔"

ایرز نے دوسرا لقمہ ماہم کے منہ میں رکھا۔

"آپ کو کیسے پتہ میں نے نہیں کھایا۔"

ماہم نے حیرت سے پوچھا۔

"مجھے میرے دل نے بتایا کہ میری ماہم میرے انتظار میں بھوکی بیٹھی ہے۔"

ایرز نے ماہم کو نظروں کے حصار میں رکھتے ایک اور لقمہ کھلایا۔

"ہمم۔۔۔تو نہ کروایا کریں انتظار۔"

ماہم نے مسکرا کر کہا۔

"کام آجاتا ہے کبھی کبھی میری جان۔۔۔۔"

ایرز نے کہا تو ماہم مسکرائی۔

"اگر آپ ایسے ہی دیر سے آتے رہے تو میں روز ایسے ہی آپ کا انتظار کرتی رہا کروں گی۔۔۔"

ماہم نے اُسے کے انداز میں کہا تو ایرز مسکرایا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ جیسی آپ کی مرضی۔۔۔۔۔"

ایرز نے کہا اور خود کھاتے ہوئے ماہم کو بھی کھلاتا رہا۔

دونوں نے کھانا کھالیا تو ماہم نے برتن وغیرہ کیچن میں رکھ دیئے اور ایرز کے ساتھ کمرے میں آگئی۔

"آج بہت کام تھا ایرز؟"

ماہم بیڈ پر ایرز کے سینے سے لگی لیٹی ہوئی اُس سے پوچھنے لگی۔

"ہاں۔۔۔۔ آج بہت کام تھا۔۔۔"

ایرز ماہم کے بالوں کو سہلاتا ہوا بولا۔

"ہمم۔۔۔ تب ہی آپ کو میری یاد نہیں آئی۔۔۔"

ماہم نے نروٹھے پن سے کہا۔

"یاد تو تمہاری ہر وقت آتی ہے سویٹ ہارٹ۔۔۔۔"

ایرز نے آہستہ سے ماہم کو بیڈ پر لیٹا دیا اور خود اُس کے اوپر جھک گیا۔

"جھوٹ۔۔۔۔"

ماہم نے ایرز کے گلے میں باہیں حائل کر کے کہا۔

"جھوٹ نہیں سچ۔۔۔۔"

ایرز بولتا ہوا ماہم کے ہونٹوں پر جھکا خود کو سیراب کرنے لگا۔

ماہم اس کی محبت بھری بارش میں بھیگنے لگی۔

ایرز کے انداز میں اس قدر نرمی تھی کہ ماہم اُس کی قربت میں پگھلنے لگی۔

ایرز اُس کے لبوں کو آزادی بخشتے اب ماہم کے گردن پر جھکا جا بجا اپنی محبت اُس کے گلے پر رقم کرتا نیچے کی طرف جھکنے لگا۔

"ایرز۔۔۔۔"

ماہم ایک گہری سانس لے کر ایرز کے اور قریب ہوئی

ایرز ماہم کے گردن سے سر اٹھا کر اُسے دیکھنے لگا۔

"ماہم۔۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کو پُکارا تو ماہم نے آنکھیں کھول کر ایرز کو دیکھا اور ایرز کو بیڈ پر دھکیل کر اُس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اُسے دیکھے گئی۔

"I really love you "

ایرز نے ماہم کو کہا اور اپنے سینے میں بھینچ لیا۔

اور خود سونے کی کوشش کرنے لگا۔

ماہم اُس کے سینے پر سر رکھے آنکھیں بند کر کے اپنی آنے والی خوشحال زندگی کے بارے میں سوچتے نیند کی وادیوں میں اتر گئی

" سر اُس لڑکے نے بھاگنے کی کوشش کی ہے کل رات۔۔۔"

ایرز آفس میں بیٹھا تھا جب فارم ہاؤس سے فون آیا تھا۔

"تم لوگ کیا سے رہے تھے ؟ اگر وہ بھاگ گیا تو اُس کے حصے کو سزا تم دونوں کو دوں گا۔اور تم دونوں بھاگ بھی نہیں سکو گے۔۔۔"

ایرز نے غصے سے کہا اور کال منقطع کر کے لیپ ٹاپ آگے کر کے کام کرنے لگا۔

کچھ دیر بعد اُس کے ٹراویل ایجنٹ کا فون آیا تھا جس نے اُس کی ہنیمون پر جانے کی سارے انتظام ہو جانے کی خبر دی تھی۔

ایرز ماہم کو کال کرنے لگا۔

ماہم بیڈ پر بیٹھی تکیہ گود میں رکھے ایرز کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

کچھ ہی دنوں میں ایرز نے اُسے اپنی محبت کا ہر پل ثبوت دیا تھا۔

اُس کے ہر انداز سے ماہم کو یہی لگتا تھا کہ ایرز ہمیشہ سے ہی اُس سے پیار کرتا آرہا تھا۔

جیسے کبھی ایرز نے اُس سے بے رخی ہی نہیں برتی ہو۔

وہ یہی سب سوچ رہی تھی جب اُس کا فون بجا۔

ماہم نے فون اٹھا کر دیکھا وہاں ایرز کی کال آرہی تھی۔

ماہم نے مسکرا کر کال ریسیو کی

"السلام و علیکم"

ماہم نے سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔۔کیا کر رہی تھی میری بیگم ؟"

ایرز نے سلام کا جواب دیتے سوال کیا

"کچھ نہیں۔۔۔آپ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔"

ماہم نے نظریں جھکا کر کہا۔

"ہائے۔۔۔۔سچ۔۔۔۔؟"

ایرز نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر ٹھنڈی آہ بھری۔

"جی۔۔۔"

ماہم نے دھیرے سے اقرار کیا۔

"ماہم یار تم کتنا شرماتی ہو؟"

ایرز نے مسکرا کر اُس کی کیفیت جانتے ہوئے کہا۔

"آپ کو۔۔۔...آپ کو کیسے۔۔۔۔"

ماہم نے حیران ہو کر کمرے میں نظریں دوڑائی

"میں کمرے میں نہیں۔۔۔تمہارے دل میں ہوں جانم۔۔۔۔"

ایرز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ۔۔۔آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔؟"

ماہم حیران ہوتے ہوئے بیڈ سے کھڑی ہو گئی۔

"ماہم۔۔۔۔میرا دل جو تمہارے پاس ہے نہ۔۔۔وہ مجھے بتا رہا ہے۔۔۔اب کمرے میں مجھے ڈھونڈھنا بند کرو۔۔۔"

ایرز نے ایک بار پھر کہا تو ماہم مسکرا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"اچھا۔۔۔کس نے کہا آپ کا دل میرے پاس ہے؟"

ماہم مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے پوچھنے لگی۔

"میں نے۔۔۔ہائے ظالم۔۔۔دل بھی لے لیا اور اب انکاری بھی ہو؟"

ایرز نے مصنوعی غصے سے پوچھا۔

"آپ کا دل میرے پاس ہے تو میرا دل بھی تو آپ نے چوری کیا ہے۔۔۔"

ماہم نے ناک چڑھائی۔

"ماہم تم مجھے چور کہہ رہی ہو؟"

ایرز تو حیران ہی رہ گیا۔

"ہاں۔۔۔آپ چور ہو۔۔۔۔میرے دل کے چور۔۔۔۔"

ماہم اب بھی مسکرا رہی تھی۔

"چلو۔۔۔۔دِن تمہارے ہے ماہم بیگم۔۔۔۔جو کہنا ہے کہہ لو۔۔۔۔ہمارے دل کے ساتھ ہماری زندگی پر بھی راز کرتی ہو۔۔۔۔"

ایرز نے سر سیٹ کی پشت سے ٹیکا کر کہا۔

"وہ تو میں زندگی بھر کروں گی۔۔۔۔"

ماہم نے اترا کر کہا۔

"غلام آپ کی خدمات کے لیے حاضر ہے بیگم۔۔۔۔"

ایرز نے سر کو ذرا سا خم کیا۔

"لگتا ہے آج آفس میں کوئی کام نہیں ہے۔۔۔۔"

ماہم نے اُسے فرصت میں باتیں کرتے دیکھا تو پوچھ لیا۔

"کام تو ہے میری جان لیکن میں نے یہ بتانے کے لیے فون کیا ہے کہ 4 بجے تیار رہنا ہم شاپنگ کرنے جا رہے ہیں"

ایرز نے ماہم کو اپنا منصوبہ بتایا۔

"شاپنگ؟ابھی جلدی ہی تو کی ہے شاپنگ۔۔۔۔مجھے کچھ نہیں لینا۔۔۔"

ماہم نے منع کرنا چاہا۔

"مجھے پتہ ہے میری جان کے پاس سب کچھ ہے۔۔۔۔لیکن کچھ گرم کپڑے اور دیگر چیزیں لینا ضروری ہے۔ آئس لینڈ میں بہت سردی ہے۔۔۔۔"

ایرز روانگی میں کہتا گیا

"آئس لینڈ؟"

ماہم آئس لینڈ کے نام پر چونکی۔

"ہاں جانم۔۔۔۔آئس لینڈ۔۔۔۔کل ہم اپنے ہنیمون کے لیے نکل رہیں ہے۔"

ایرز نے بتایا۔

"سچ ایرز۔۔۔۔"

ماہم خوشی سے پوچھنے لگی۔

"مچ میری جان۔۔۔۔۔بس تم شام کو تیار رہنا۔۔۔۔"

ایرز نے اُسے تیار رہنے کا کہتے کال منقطع کی اور جلدی جلدی کام ختم کرنے لگا۔

ماہم بھی نیچے جا کر فردوس آفندی سے اجازت لے آئی اور تیار ہونے لگی۔

---

4 بجے ایرز کار لے کر گیٹ تک آیا تو ماہم جو لان میں کھڑی اُس کا انتظار کر رہی تھی چلتی ہوئے گیٹ تک آئی اور کار کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

ایرز نے مسکرا کر ماہم کو دیکھا اور کار آگے بڑھا لے گیا۔

"السلام وعلیکم۔۔۔"

ماہم نے سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام بیگم۔۔۔۔ کیسا رہا میری بیگم کا دن۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کو دیکھا اور پھر ونڈ سکرین کے باہر دیکھنے لگا۔

"کچھ خاص نہیں۔۔۔"

ماہم نے ایرز کو دیکھ کر جواب دیا۔

"چلو۔۔۔اب خاص بنا دینگے۔۔۔۔"

ایرز ماہم کی طرف جھک کر اُس کے سر سے سر ٹکرا کر بولا تو ماہم مسکرا دی۔

ایرز ماہم کو ایک بڑے سے مال لے آیا تھا۔

وہ دونوں بہت دیر تک شاپنگ کرتے رہے۔

ایرز نے ماہم اور اپنے کے لیے بہت سارے ایک جیسے کپڑے لیے۔

جیسے اپنے لیے ریڈ ٹی شرٹ اور بلیک جینز لی تو ماہم کے لیے بھی اُسے طرح کی ٹی شرٹ اور جینز خریدی۔

ایسے ہی بہت سے کپڑے ایرز ماہم اور اپنے لے چکا تھا۔

"ایرز۔۔۔بس۔۔۔اور کتنا خریدینگے"

ماہم نے ایرز کا ہاتھ پکڑ کر اُسے دوسرے سٹور میں جانے سے روکا

" میرا دل کرتا ہے میں تمہارے لیے سب کچھ ہی خرید لوں۔۔۔ لیکن فلحال یہ آخری سٹور۔۔۔"

ایرز ماہم کو لیے ایک گرم کپڑوں کے سٹور میں آیا اور ماہم کے لیے دو بڑے بڑے کوٹ لے لیے۔

اُنھیں شاپنگ کرتے بہت وقت بیت گیا تھا۔

" ایرز۔۔۔ چلیں نہ۔۔۔۔بہت دیر ہو گئی ہے۔"

ماہم ایرز کا داہنا بازو کھینچ کے اُسے مال سے باہر لے جانے لگی۔

"ماہم رکو۔۔۔بس آخری سٹور۔۔۔۔"

ایرز اب بھی کسی سٹور کی طرف جا رہا تھا۔

"ایرز۔۔۔ نہیں۔۔۔اب بس۔۔۔۔اب گھر چلیں۔۔۔۔"

ماہم ایرز کو اب کھینچ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے چلو۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کی طرف دیکھتے ہوئے باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔

ایرز اور ماہم نے گھر آنے سے پہلے ایک اچھے سے ہوٹل میں کھانا کھایا اور دیر رات گھر آئے۔

وہ لوگ سیدھے کمرے میں آ گئے۔

"ماہم۔۔۔ چلو پیکنگ کر لیں۔۔۔ صبح ہمیں نکلنا ہے"

ایرز ماہم کو کہتا ساری چیزیں شاپر سے نکال کر بیڈ پر رکھنے لگا۔

ماہم بھی ہیلپ کرنے لگی۔

رات 3 بجے تک دونوں پیکنگ کرتے رہے۔

ماہم تھک کر بیڈ پر لیٹی تو ایرز اُس کے برابر لیٹ کر اُسے باہوں میں لے چکا تھا۔

ماہم مسکرا کر اُس کے سینے سے لگ گئی۔

"ماہم تھوڑا ریسٹ کر لو۔۔۔ کل ٹریول کرنا ہے۔"

ایرز نے کہااوراُس کے سر پر بوسا دے کر آنکھیں موند لی۔

ماہم بھی کافی تھک گئی تھی۔لیٹتے ہی سو گئی

-

ماہم اور ایرز صبح ایئرپورٹ کے لیے رہے تھے۔

سب لوگ اُنھیں پورچ تک چھوڑنے آئے تھے۔

"بھابھی۔۔۔یہ میری لیسٹ۔۔۔یہ سب لے آنا۔۔۔"

زنیرہ نے ایک تہہ شدہ پیپر ماہم کو تھمایا تھا۔

"All The Best"

بینش ماہم کے گلے لگ کے اُس کے کان میں بولی تھی۔

ماہم بس مسکرادی۔

"میری بیٹی کا خیال رکھنا۔۔۔"

فردوس آفندی نے ایرز کو کہا۔

"بالکل امی۔۔۔"

ایرز مسکرایا۔

"All The Very Best Bro"

معراج ایرز کے کان میں جھک کے مسکرا کے بولا تھا۔

وہ دونوں سب سے مل کر ایئر پورٹ کے لیے نکل گئے۔

"ماہم۔۔۔ تمہیں فلائٹ میں ڈر نہیں لگتا؟"

وہ دونوں فلائٹ میں بیٹھے تھے جب ایرز نے ماہم سے پوچھا۔

"ڈر؟ کیسا ڈر؟"

ماہم نے حیران ہو کر ایرز کو دیکھا۔

"فلائٹ کا۔۔۔ وہ کسی کسی کو لگتا ہے نہ ڈر۔۔۔"

ایرز نے مسکرا کر پوچھا

"نہیں۔۔۔ مجھے ڈر نہیں لگتا۔۔۔"

ماہم نے ایرز کو دیکھ کر مسکرا کر بتایا۔

"کاش۔۔۔! کاش تمہیں بھی فلائٹ سے ڈر لگتا تو تم ڈر سے ہی صحیح۔۔۔ میرے قریب تو آتی۔"...

ایرز نے گہری سانس لی۔

"آپ کو نہیں لگتا آپ بہت ڈرامے باز ہوتے جا رہے ہیں؟"

ماہم نے آنکھیں سیکوڑ کر ایرز کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔

"سب تمہارے پیار کا جادو ہے جانیمن۔۔۔۔"

ایرز ماہم کا ہاتھ تھام کر بولا۔

"ایرز کیا کر رہے ہیں۔۔۔"

ماہم ایرز کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالتے ہوئے بولی۔

"کیا؟ صرف ہاتھ ہی تو پکڑا ہے؟ اور کیا کیا ہے؟"

ایرز نے کندھے اُچکائے

"سب دیکھ رہے ہیں ایرز۔۔۔"

ماہم نے پاس سے گزرتی ایئر ہوسٹس کو دیکھ کر کہا۔

"کوئی نہیں دیکھتا۔۔۔۔"

ایرز کہتا ماہم کے گرد بازو حائل کر چکا تھا۔

ماہم نے نفی میں سر ہلایا اور ایرز کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

"بہت جلد تمہارے سارے احتجاج ختم ہو جائینگے۔۔۔۔"

ایرز ماہم کے کان میں بولا تو ماہم شرما کر نظریں جھکا گئی۔

فلائٹ نے پرواز بھری تو ماہم ایرز کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اُس کے سینے سے لگی آنکھیں بند کر گئی۔

ایرز بھی مسکراتا ہوا اُسے اپنے حصار میں لیے بیٹھا تھا۔

\-

For more visit (exponovels.com)

وہ لوگ آئس لینڈ پہنچے تو شام ہو چکی تھی لیکن وہاں برف باری کی وجہ سے رات کا سا سماں تھا۔

ماہم ایرز کا ہاتھ تھامے ایئرپورٹ سے باہر آئے تو رات جیسا اندھیرا ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔

وہ دونوں اپنی کار جو ہوٹل سے اُنھیں ریسیو کرنے کے لیے آئی تھی اُس تک آئے۔

ایرز نے سامان کار میں رکھوایا اور ماہم کے ساتھ آکر بیٹھ گیا

"کیسا لگ رہا ہے ؟"

ایرز ماہم کے برابر بیٹھا تو ڈرائیور نے کار چلادی۔

ایرز ماہم کے پاس آکر بولا۔

"ٹھنڈ۔۔۔ ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔۔"

ماہم نے ایک کوٹ پہنا تھا لیکن ٹھنڈک زیادہ تھی اس لیے ماہم کو ٹھنڈک بھی بھی لگ رہیں تھی۔

For more visit (exponovels.com)

وہ بہت سال لندن میں رہ چکی تھی لیکن اُسے ٹھنڈ بہت لگتی تھی۔

ایرز ماہم کو کوٹ، جرابیں، ہینڈ گلوز، مفلر سب پہنا چکا تھا لیکن وہ اب بھی ٹھنڈ سے کانپ رہی تھی۔

ایرز نے اُسے کانپتے دیکھا تو اُس کے قریب جا کر اُسے سینے سے لگا کر اُس کے ہاتھ مسلنے لگا۔

"ماہم۔۔۔ تم ٹھیک ہو؟"

ایرز اب پریشان ہو گیا۔

"جلدی۔۔۔ جلدی چلیں نہ۔۔۔۔"

ماہم ایرز کے سینے سے لگی اٹک اٹک کے بولی۔

ایرز کبھی ماہم کے ہاتھ سہلاتا تو کبھی پیٹھ۔

وہ لوگ ہوٹل کے کمرے میں پہنچے جو باہر کی بانسبت کافی گرم تھا۔

کمرے میں ہیٹر لگے ہوئے تھے۔

ماہم کمرے میں آئی یہاں کافی ٹھیک محسوس کر رہی تھی۔

"ماہم۔۔۔ ٹھیک ہو اب؟"

ایرز ماہم کے پاس کھڑا اُس سے پوچھ رہا تھا۔

ماہم نے سر ہلا کر اُسے تسلّی دی۔

"یار ماہم تم لندن جیسے ملک میں رہنے کے باوجود ٹھنڈ کو اس قدر محسوس کرتی ہو؟"

ایرز حیران سا ماہم کے سامنے کھڑا پوچھ رہا تھا۔

"ملک سے کیا ہوتا ہے؟ وہ تو ہر ایک کے جسم پر منحصر ہوتا ہے۔

کسی کو ٹھنڈی جگہ میں بھی ٹھنڈ نہیں لگتی جب کہ کچھ لوگو کو ذرا سی ٹھنڈ بھی برداشت نہیں ہوتی۔۔۔"

ماہم نے اپنے تئیں بہت بڑی معلومات ایرز کو دی۔

"اس کا مطلب تم اُن لوگو میں سے ہو جس کو ذرا بھی ٹھنڈ برداشت نہیں ہوتی۔۔۔۔"

ایرز بالکل ماہم کے قریب آ چکا تھا۔

"ذرا سی ٹھنڈ؟ یہ ذرا سے ٹھنڈ ہے؟"

ماہم نے حیرت سے کھڑکی سے باہر ہوئی برف باری کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"لگتا ہے غلطی کر دی۔۔۔ تمہیں یہاں نہیں لانا چاہیے تھا۔۔۔"

ایرز نے ماہم کو لگتی ٹھنڈ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ؟ مجھے بھلے سے بہت ٹھنڈ لگتی ہے لیکن مجھے ایسا موسم بہت پسند ہے۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔"

ماہم نے آنکھیں میچ کے کہا۔

"تمہیں جس طرح سے ٹھنڈ لگ رہی ہے اس طرح تو ہم کہیں باہر گھومنے نہیں جا سکتے۔۔۔ ہمیں سارا وقت ہوٹل میں ہی گزارنا پڑے گا۔۔۔"

ایرز ماہم میں قریب آ کر اُس کا کوٹ نکال چکا تھا۔

ماہم نے بنا کچھ کہے اپنے کوٹ کی آستینے نکال دی۔

"کیوں۔۔۔ کیوں۔۔۔ کیوں۔۔۔ ہم چلیں گے نہ۔۔۔ میں اور کپڑے پہن لونگی نہ۔۔۔"

ماہم نے معصومیت سے ایرز کو دیکھا۔

ایرز نے ماہم کے سر سے کیپ اور ہاتھوں سے گلوز نکال دی۔

"اچھا۔۔۔"

ایرز نے مسکراتے ہوئے ماہم کو دیکھا

" ہاں۔۔۔"

ماہم نے معصومیت سے ہاں میں زور زور سے اپنی گردن ہلائی۔

ایرز ماہم کو باہوں میں اُٹھا کر بیڈ تک لے آیا اور اُسے بیڈ پر لیٹا کر خود اُس کے اوپر جھکا۔

" ایرز آپ۔۔۔آپ یہ۔۔۔"

ماہم ایرز کو خود پر جھکتے دیکھ تو پوچھنے لگی

" میری جان کو سردی لگ رہی ہے۔۔۔۔"

ایرز ماہم کے اوپر جھکا ہوا اُسے دیکھ رہا تھا۔

"نہ۔۔۔نہیں اب نہیں۔۔۔۔"

ماہم کچھ اور کہتی اس کے پہلے ایرز اُسے کے ہونٹوں پر جھکا خود کو سیراب کرنے لگا۔

ماہم نے اُس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اُسے ہٹانا چاہا لیکن ایرز اُس کے ہاتھوں کو تھام چکا تھا۔

بہت دیر تک وہ خود کو سیراب کرتا رہا اور لبوں سے ہٹ کر وہ ماہم کی گردن پر جھکا ہوا تھا۔

ماہم بے بس سی اُس کی منمنیا برداشت کرتی رہی۔

"ایرز۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔"

ماہم کو کوئی اور راستہ نظر نہیں آیا تو کھانے کے بارے میں کہا۔

ایرز آہستہ سے گردن اٹھا کر ماہم کو دیکھنے لگا۔

"کھانا۔۔۔بھوک لگی۔۔۔۔"

ماہم نے ایرز کو دیکھتے پا کر نظریں جھکا کر بہانہ بنایا۔

"تم فریش ہو جاؤ۔۔۔"

ایرز بیڈ سے اٹھا اور انٹر کام پر کھانا منگوا لیا۔

ماہم آہستہ سے بیڈ سے اٹھ کر واشروم میں چلی گئی۔

ایرز کھانا آرڈر کرنے کے بعد بالکونی میں چلا آیا۔

"کیا ماہم میرے قریب آنے پر۔۔۔۔ نہیں لیکن وہ تو میرے ساتھ خوش تھی۔۔۔ اگر وہ خوش ہے تو پھر یہ احتجاج؟ کہیں وہ یہ سب صرف اس لیے تو نہیں کر رہی کہ میں اُسے سزا نا دینے لگ جاؤں؟ لیکن وہ تو کہتی ہے وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔ لیکن پھر مجھ سے یوں کترانا۔۔۔"

ایرز کھڑا یہی سب سوچ رہا تھا۔

"ایرز چلیں۔۔۔ کھانا کھاتے ہیں؟"

ماہم نے پیچھے سے آکر ایرز کا بازو پکڑ کر اُسے پُکارا۔

ایرز اُس کے ساتھ چلتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا دونوں خاموشی سے کھانا کھانے لگے۔

ماہم نے ایرز کو چپ دیکھ کر اُسے پُکارا۔

"ایرز کیا ہوا۔۔۔ چپ کیوں ہیں؟"

"کچھ نہیں۔۔۔۔اتنی لمبی فلائٹ تھی نہ۔۔۔تو تھک گیا ہوں۔۔۔"

ایرز نے سرسری انداز میں کہا اور کھانے میں مصروف ہو گیا۔

ماہم نے بھی کچھ نہیں کہا۔

" ماہم۔۔۔سو جاؤ۔۔۔ تھک گئی ہو گی تم بھی۔۔۔۔"

ایرز بیڈ پر آ کر لیٹ گیا۔ماہم بھی بیڈ پر آئی

ماہم نے ایرز کے قریب ہونا چاہا لیکن ایرز دوسری طرف کروٹ لے کر لیٹا تھا۔

ماہم نے ایرز کی پیٹھ دیکھی اور اس کی طرف کروٹ لے کر اُس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اُس کی پیٹھ پر سر ٹیکا دیا۔

ایرز نے ماہم کا سر اپنی پیٹھ پر محسوس کیا تو مسکراتا ہوا ماہم کی طرف کروٹ لے کر اُسے باہوں میں بھر لیا۔

"سو جاؤ ماہم۔۔۔"

ایرز نے ماہم کو دیکھا۔

"آپ ناراض ہو گئے کیا؟"

ماہم نے ایرز کے پاس چہرہ لاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔سو جاؤ۔۔۔"

ایرزنے اُس کی کمر کو پکڑ کر اُسے قریب کیا اور اُس کی پیٹھ پر ہاتھ سہلانے لگا۔

ماہم مطمئن ہو کر سو گئی۔

وہ لوگ اٹھے تو صبح ہو چکی تھی لیکن برف باری اب بھی جاری تھی۔

ایرز اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا تو ماہم بھی سامان بیگ سے نکال کر الماری میں رکھنے لگی۔

سامان الماری میں رکھتے ہوئے اُس کی نظر اُس شاپر پر پڑی جو ایرز لے کر آیا تھا جب وہ ماہم کو پہلی بار اپنے ساتھ شاپنگ پر لے کر گیا تھا۔

ماہم نے دو دن پہلے ہی وہ شاپر الماری میں دیکھا تو اُسے کھول کے اندر کی چیز نکال کے سامنے کی۔

اُس میں وہ ڈریس دیکھ کر اُسے سمجھ آگئی کہ ایرز نے اُسے کیوں نہیں دکھایا تھا۔

یہاں آنے سے پہلے جب ایرز اور وہ پیکنگ کر رہے تھے تب ماہم نے وہ چھپا کر شاپر بھی رکھ لیا تھا۔

ماہم نے سارا سامان الماری میں رکھ دیا۔

ایرز واشروم سے باہر آیا تو ماہم واشروم کی طرف بڑھی۔

ماہم واشروم سے باہر آئی تو دیکھا ایرز بیڈ پر لیٹا ٹیلیویژن دیکھ رہا ہے۔

"ایرز تیار نہیں ہوئے آپ۔۔۔ چلیں نہ۔۔۔ ورنہ لیٹ ہو جائینگے۔۔۔"

ماہم واشروم سے باہر آ کر بولی۔

"کہاں جانا ہے ؟"

ایرز نے ٹیلیویژن سکرین سے نظریں ہٹا کر پوچھا۔

"گھومنے نہیں جانا کیا؟"

ماہم نے حیران ہو کر پوچھا۔

"سردی دیکھی ہے باہر ؟اور تمہیں بہت سردی لگتی ہے اس لیے بہتر یہی ہے کہ ہم کمرے میں ہی رہیں۔۔۔"

ایرز پھر سے ٹیلیویژن کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔

"ایرز ہم یہاں اتنی دور کمرے میں بیٹھنے آئے ہیں کیا؟"

ماہم نے منہ بنایا۔

"ہاں۔۔۔یہ بات بھی ہے۔۔۔اچھا چلو۔۔۔لیکن میں تمہیں تیار کرتا ہوں۔۔۔ورنہ تمہیں سردی لگ جائے گی۔"

ایرز کہتا بیڈ سے کھڑا ہو چکا تھا۔

اب وہ ماہم کے سامنے کھڑا اُس کے ہاتھوں میں گلوز پہنا رہا تھا۔

ماہم نے جرابیں پہن رکھی تھی۔

ایرز نے ایک کے بعد ایک سویٹر نما جیکٹ ماہم کو پہنائے۔۔۔اُس کے بعد اُس کے سر پر بھاری ٹوپی پہنے دی اور اب اُسے بڑا سا کوٹ پہنا رہا تھا۔

"ایرز مجھے گرمی لگ رہیں ہے۔۔۔"

ماہم نے بے بسی سے ایرز کو دیکھا۔

"یہاں ہیٹر کی وجہ سے لگ رہی ہو گی۔ باہر چلیں گے تو نہیں لگے گی۔"

ایرز کہتے ہوئے اپنے پیروں میں جرابیں اور گلوز پہن کر اپنا کوٹ پہنا اور اپنی ٹوپی سر پر رکھتا ماہم کا ہاتھ تھامے باہر آگیا۔

اُن لوگوں نے پہلے نیچے ریسٹورینٹ میں جا کر پہلے ناشتہ کیا اور پھر گھومنے نکل گئے

ایرز ماہم کو نور تھن لائیٹ لے آیا تھا۔

وہاں کی خوبصورتی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔

آسمان پر بکھری رنگ برنگی روشنیوں کو دیکھ کر ماہم بہت خوش تھی۔

ایسا لگتا تھا آسمان نے رنگو بھری چادر اوڑھ لی ہے اور فرش سفید دودھ کی سے مثال بنا ہوا ہے۔

سب کچھ مل کر ایک نہایت خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے

ماہم ایرز کا ہاتھ تھامے برف کی چادر پر چلتی سر اونچا کیے آسمان پر بکھرے خوبصورت رنگوں کو دیکھے جا رہی تھی۔

ایرز ماہم کے چہرے پر پھیلے خوشی کے رنگ کو دیکھ رہا تھا۔

ایرز کو آسمان پر بکھرے رنگو سے زیادہ خوبصورت ماہم کے چہرے پر بکھرے رنگ لگ رہے تھے۔

"ایرز۔۔۔ کتنا خوبصورت ہے نہ یہ سب۔۔۔"

ماہم ایرز کو دیکھ کر خوشی خوشی بولی تھی۔

"میری ماہم سے زیادہ نہیں۔۔۔"

ایرز اب بھی ماہم کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"جھوٹے۔۔۔۔"

ماہم نے ایرز کے دیکھ کر ہونٹوں کو اوپر کر کے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماہم۔۔۔۔ ایرز آفندی کبھی ماہم ایرز آفندی کے بارے میں جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔"

ایرز نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنی طرف کھینچا۔

"اچھا۔۔۔۔تو آپ کب کب جھوٹ بولتے ہیں؟"

ماہم نے ایرز کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کبھی نہیں۔۔۔"

ایرز نے مسکرا کر کہا اور ساتھ جھک کر ماہم کے گال پر ایک جسارت کر دی۔

"ایرز۔۔۔"

ماہم جھٹ دور ہوئی اور گال پر ہاتھ رکھ کر یہاں وہاں دیکھا۔

آس پاس بہت سے لوگ تھے لیکن کوئی اُن کی طرف متوجہ نہیں تھا۔

"کیا؟ کوئی نہیں دیکھتا یار۔۔۔"

ایرز نے ماکی ماہم کو طرف قدم بڑھائے۔

"ایرز۔۔۔"

ماہم ایرز کو اپنے قریب آتا دیکھتی برف پر دوڑنے لگی۔

"ماہم رکو۔۔۔۔"

ایرز بھی اُس کے پیچھے تھا۔

ماہم نے ایک طرف ڈھیر ساری برف دیکھی تو جھک کر برف ہاتھوں میں اٹھا کر ایرز کی طرف اچھال دیا۔

ایرزاس حملے کے لیے تیار نہیں تھا اس لیے ساری برف اُس کے سر سے ہوتی اُس کے جیکٹ پر جا لگی۔

"ماہم تم۔۔۔۔"

ایرز ایک بار پھر ماہم کی طرف بڑھا ماہم نے بھاگنا چاہا لیکن ایرز نے چند ہی قدموں میں اُسے جالیا۔

ایرز اُسے کمر سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگاتا اُسے باہوں میں جکڑ چکا تھا۔

"اب بھاگ کے دیکھاؤ۔۔۔۔"

ایرز ماہم کے قریب اُس کے کان میں بولا۔

"ایرز۔۔۔۔ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔"

ماہم اُس کے ہاتھ پانی کمر سے ہٹاتے ہوئے بولی۔

"کوئی نہیں دیکھتا۔۔۔۔ اور اگر دیکھتا بھی ہے تو دیکھتا رہے۔۔۔۔ بیوی ہو میری۔۔۔ کوئی گرل فرینڈ نہیں جو میں لوگو سے ڈرتا رہوں۔۔۔۔"

ایرز ماہم کو چھوڑنے کو تیار نہیں تھا۔

"ایرز۔۔۔ پلیز۔۔۔۔"

ماہم نے ریکویسٹ کی۔

"ٹھیک ہے"

ایرز نے ماہم کو چھوڑ دیا اور دوسری طرف رخ موڑ لیا۔

"ایرز۔۔۔ ناراض ہو گئے۔۔۔؟"

ماہم نے ایرز کو الگ ہو کر رخ موڑے دیکھا تو اُس کی طرف آ کر پوچھا۔

"تم جاؤ۔۔۔ لوگو کی فکر کرو۔۔۔۔"

ایرز کہتا دوسری طرف جانے لگا۔

"ایرز میری بات تو سنیں۔۔۔"

ماہم ایرز کے پیچھے آئی۔

ماہم۔۔۔ تم انجوئے کر لو یہاں۔۔۔۔ میں وہاں بیٹھا ہوں۔۔۔ جب تمہارا من بھر جائے تو آ جانا

ایرز ایک طرف اشارہ کر کے کہہ کر جانے لگا۔

"ایرز۔۔۔"

ماہم پیچھے بھاگی کیوں کہ وہ بہت تیز قدموں سے چلتا ہوا ایک طرف جا رہا تھا۔

ماہم ایرز کا نام پکارتی اُس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔

ایک برف کا پتھر کا ٹکڑا راستے میں پڑا تھا۔

ماہم ایرز کو دیکھتے اُس کے پیچھے بھاگ رہی تھی اُس لیے پتھر نہ دیکھ سکی اور اُسکا پیر اُس پتھر سے اُلجھ گیا۔

"ایرز۔۔۔۔"

ماہم اوندھے منہ برف پر گیری تھی اور ساتھ ہی ایرز کو پُکارا

ایرز ماہم کے اس طرح اُس سے دور ہونے کا مطلب اُس کا احتجاج سمجھ کے اُس سے ناراض ہو کر ایک طرف جا رہا تھا اور وہ جو ماہم کی پُکار اپر بھی نہیں رکا تھا اس بار رک کر پیچھے مڑا اور ماہم کو دیکھا۔

ماہم اوندھے منہ برف پر پڑی ایرز کو دیکھ رہی تھی۔

اُس کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں تھے اور آنکھوں سے آنسو جھڑی کی صورت بہہ رہے تھے۔

"ماہم۔۔۔۔"

ایرز ماہم کو ایسے دیکھ کر تڑپ کر اُس کے پاس آیا اور اُسے کندھوں سے پکڑ کر کھڑا کیا۔

"ماہم تم ٹھیک ہو؟ ماہم۔۔۔ کہاں لگی بتاؤ مجھے۔۔۔۔"

ایرز ماہم کو چھو چھو کر دیکھ رہا تھا۔

چہرے سے پریشانی جھلک رہی تھی۔

"ایرز۔۔۔۔"

ماہم ایرز کے سینے سے لگی زارو قطار رونے لگی۔

اوندھے منہ گرنے کی وجہ سے اُس کی ناک پر اور گھٹنوں پر زبردست چوٹ لگی تھی۔

لیکن اُن چوٹوں سے اٹھ رہی ٹیسو سے زیادہ تکلیف اُسے ایرز کی ناراضگی کی وجہ سے ہو رہی تھی۔اُسے رونا بھی ایرز کے اس طرح دور جانے کو وجہ سے آرہا تھا۔

"ایرز۔۔۔آپ مجھے۔۔آپ مجھے۔۔۔"

ماہم روتے روتے بول ہی نہیں پا رہی تھی۔

"ماہم۔۔۔کیا ہوا۔۔۔زیادہ چوٹ آئی ہے؟"

ایرز کو لگا وہ چوٹ کی وجہ سے رو رہی ہے۔

"نہیں۔۔۔آپ۔۔۔آپ مجھے۔۔۔آپ مجھ سے ناراض۔۔۔۔"

ماہم نے سر اٹھا کر ایرز کو دیکھا

ماہم کے چہرے پر آنسو تھے ناک سرخ ہو رہی تھی۔اُس کی ٹوپی بھی زمین پر پڑی تھی۔

"ماہم۔۔۔۔کہاں چوٹ لگی بتاؤ۔۔۔"

ایرز پریشان سا اُسے دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔

"آپ مجھے سے ناراض ہو کر مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔چھوڑ کر جا رہے تھے۔۔۔"

ماہم نے آنسوؤں سے تر چہرہ اٹھا کر ایرز کو دیکھا اور اپنی ناک کو اپنی کلائی کی آستین سے صاف کی۔

"ماہم۔۔۔ کہاں لگی ہے چوٹ یہ بتاؤ مجھے۔۔۔"

ایرز ماہم کی ناراضگی کی بات اگنور کر کے اس کی چوٹ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

ماہم اُس کی چوٹ کے بارے پوچھتا سن کر ایرز سے الگ ہوئی اور دوسری سمت جانے لگی۔

ایرز پہلے اُس کے الگ ہونے پر حیران ہوا اور پھر ماہم کے پیچھے آیا۔

"ماہم۔۔۔ بتاؤ مجھے کہاں چوٹ لگی تمہیں۔۔۔"

ایرز ماہم کا بازو پکڑ کر اپنے سامنے کرتا اُسے دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔

"یہاں۔۔۔ یہاں لگی ہے مجھے چوٹ۔۔۔"

ماہم نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔

ایرز حیران سا اُس کی بات سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔

"مجھے گرنے کو وجہ سے تو چوٹ لگی لیکن اُس سے زیادہ آپ کی ناراضگی نے مجھے چوٹ پہنچائی ہے۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ مجھ سے ناراض ہو کر مجھے یہاں چھوڑ کر۔۔۔ آپ مجھے چھوڑ کر جا رہے تھے۔۔۔"

ماہم نے بھیگی آنکھوں اور لال ناک کے ساتھ اپنی طرف اشارہ کرتے کہا۔

"ماہم میں بس اُس طرف جا رہا تھا۔۔۔ تاکہ تم انجوئے کر سکو۔۔۔"

ایرز نے ماہم کے پاس آنا چاہا۔

ماہم ایک ہاتھ دیکھا کر پیچھے ہو گئی۔

"میں یہاں آپ کے ساتھ آئیں ہوں۔۔۔۔آپ کے ساتھ رہنے۔۔۔۔نا کہ اکیلے "انجوئے" کرنے۔

ماہم نے انجوئے پر زور دے کر کہا اور پھر سے باہر کی طرف جانے لگی۔

"ماہم۔۔۔۔میری بات سنو۔۔۔"

ایرز ماہم کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔

"مجھے نہیں سُنّی آپ کی کوئی بات۔۔۔"

ماہم نے ایرز کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ نکالنے کی کوشش کی۔

ایرز نے گرفت سخت کر کے اس کی کوشش کو ناکام بنا دیا

"ماہم۔۔۔میں کہہ رہا ہوں میری بات سنو۔۔۔"

ایرز نے ماہم کے ہاتھ پر ذرا سا جھٹکا دیا تو ماہم جو کہ اس جھٹکے کے لیے تیار نہیں تھی ایرز کی باہوں میں آسمائی۔

"آئی ایم سوری۔۔۔۔"

ایرز کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

For more visit (exponovels.com)

ماہم کے آنکھ کے آنسو اُسے اپنے دل پر گرتے محسوس ہو رہے تھے۔

وہ سوری کہتا ماہم کے چہرے کو پکڑ کر ماہم کے ہونٹوں پر جھکا خود کو سیر اب کر رہا تھا۔

بہت سے لوگ آس پاس سے گزر رہے تھے لیکن کوئی اُن کو نہیں دیکھ رہا تھا۔

سب نورتھن لائٹس کی خوبصورتی دیکھ رہے تھے۔

ماہم نے ایرز کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اُسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی لیکن ایرز اُس کی کلائی تھام کر اپنے گلے میں ڈال چکا تھا۔

اب ایرز ماہم کی کمر کو پکڑے اُس کے ہونٹوں پر جھکا کھڑا تھا اور ماہم ایرز کے گلے میں بازو حائل کیے اُس کے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتی اپنی اُکھڑتی سانسوں کو بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ایرز کچھ دیر بعد ماہم سے الگ ہوا اور ماہم ک کی بنا کچھ سنے اُسے باہوں میں اُٹھا کر برف پر چلنے لگا۔

"اوپر اور باقی جگہوں کو دیکھو۔۔۔۔ ساری خوبصورتی دوسری طرف ہے۔۔۔"

ایرز ماہم کو باہوں میں اٹھائے آگے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ماہم ایرز کے گلے میں باہیں ڈالے اُسے دیکھے جا رہی تھی۔

"میرے لیے دنیا کی ساری خوبصورتی اس چہرے میں سمٹ آئی ہے۔"

ماہم نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔

ایرزاُس کی بات پر مسکرایا۔

" باتیں اچھی کرلیتی ہو۔۔۔بس میرے قریب آنے پر احتجاج۔۔۔"

ایرز چلتا ہوا کہہ رہا تھا اور کہتے کہتے آخری کے چند لفظ وہ ادا نا کر سکا۔

"احتجاج ؟ایرز میں کیوں احتجاج کروں گی ؟"

ماہم حیرانی سے بولی۔

ایرز نے ماہم کو دیکھا۔

ایرز کی آنکھوں میں ایسا کچھ تھا جسے دیکھ کر ماہم کو عجیب لگا۔وہ اُس کی "احتجاج" والی بات کو سوچنے لگی۔

" کہیں یہ کل رات والی بات پر۔۔۔اور آج میں نے اُن سے الگ ہونے کی بات کی۔۔۔۔ان سب کو میرا احتجاج کہہ رہے ہیں ؟ "

ماہم ایرز کو دیکھتے ہوئے دل میں سوچے جارہی تھی۔

ایرز اسے لے کر کار تک آیا جو اُس نے رینٹ پر لی ہوئی تھی۔

اُس میں ماہم کو بیٹھا کر ایرز خود بھی کار میں بیٹھا اور ماہم کو لے کر وہ ایک ریسٹورینٹ میں آگیا۔

دونوں نے کھانا کھایا۔

ریسٹورینٹ سے باہر نکلنے کے بعد ماہم نے کار میں جانے کے بجائے ایسے ہی سڑکوں پر چہیل قدمی کرتے شہر دیکھنے کو کہا تو ایرز نے بھی کچھ نہیں کہا اور دونوں سڑک پر ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ماہم نے کچھ ونڈو شاپنگ بھی کی۔

وہ لوگ کافی دور آ گئے تھے۔

ماہم تھک کر ایک طرف بیٹھ گئی۔

"ایرز۔۔۔۔۔میں تھک گئی ہوں۔۔۔"

"لیکن کار کافی دور ہے۔۔۔۔چلو۔۔"

ایرز ماہم کا ہاتھ کھینچنے لگا۔

"نہیں۔۔۔آپ جا کر کار لے آؤ۔۔۔"

ماہم نے معصومیت سے کہا۔

"نہیں۔۔۔میں تمہیں ایسے اکیلا چھوڑ کر نہیں جاؤنگا۔۔۔چلو۔۔۔"

ایرز نے ایک بار پھر ماہم کو کھینچا۔

"اچھا۔۔۔اُس وقت تو جا رہے تھے مجھے اکیلا چھوڑ کر۔۔"

ماہم زیرِ لب بڑبڑائی۔

ایرز ماہم کا بڑبڑانا سن چکا تھا۔وہ جھکا اور ماہم کو اپنی باہوں میں اٹھالیا۔

"اُس وقت بھی تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہا تھا۔بس ایک طرف کو ہی گیا تھا تا کہ تم انجوئے کر لو۔۔۔"

ایرز چلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ماہم ایرز کر گلے میں نہیں ڈال کے اُسے دیکھ رہی تھی۔

ایرز کے ہاتھ میں چند شاپر جو ماہم نے خریدے تھے وہ لٹک رہے تھے۔

"آپ مجھے چھوڑ کے جا رہے تھے۔۔۔ناراض ہو کر۔۔۔"

ماہم نے ناک چھڑا کر کہا۔

"تو تم نے سزا بھی تو دے دی۔۔۔"

ایرز نے ماہم کو دیکھا اور پھر سامنے دیکھنے لگا۔

"سزا؟ میں نے کیا سزا دی؟"

ماہم نے حیران ہو کر آنکھیں چھوٹی کر کے ایرز کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تم نے خود کو چوٹ پہنچائی ہے ماہم۔۔۔وہ چوٹ بھلے تمہیں لگی ہو۔۔۔اُس کا درد میں نے محسوس کیا ہے۔۔۔"

ایرز ماہم کو دیکھتے ہوئے قدم بڑھتا اُس سے کہہ رہا تھا۔

ماہم نے کہا کچھ نہیں بس اُسے دیکھے گئی۔

ایرز کار کے پاس پہنچا اور ماہم کو کار میں بیٹھا دیا۔

خود وہ ڈرائیونگ کرتا ماہم کے ساتھ ہوٹل آگیا۔

دونوں نے فریش ہو کر کھانا کھالیا تو ماہم الماری سے ایراز کا لایا ہوا شاپر لے کر واشروم میں چلی گئی۔

ایرز اُس کے ہاتھ کا شاپر نہ دیکھ سکا تھا۔

وہ بیڈ پر بیٹھ کر نیوز دیکھنے لگا۔

رات کے 9 بج رہے تھے لیکن ایسا لگتا تھا آدھی رات ہو گئی ہے۔

ماہم نے شاپر سے وہ ڈریس نکالی۔

وہ بلیک کرل کی ایک گول چھوٹی سی فراک تھی۔

جو مشکل سے ماہم کے گھٹنوں تک آتی۔

اوپر سے بھی دونوں کندھے برہنہ رہ جاتے۔

دونوں طرف پتلی سی سٹریپ تھی۔

پیچھے سے پیٹھ کی طرف بھی آدھی کھلی ہوئی تھی۔

ماہم کافی دیر تک کشمکش میں کھڑی ڈریس کو دیکھتی رہی اور پھر ہمت کر کے پہن لی۔

اُس نے ڈریس پہن تو لی لیکن اب وہ اُسے کھینچ کھینچ کر نیچے کر رہی تھی جو کہ ہونا ممکن نہیں تھا۔

ماہم کے گھٹنے پر گرنے کی وجہ سے جو چوٹ لگی تھی اب وہ پوری طرح سے واضح ہو رہی تھی۔اُس جگہ کالا نشان بن کر چوٹ کو اجاگر کر رہا تھا۔

ماہم نے آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھا تو خود ہی شرما کر نظریں جھکا گئی۔

جب وہ خود ہی اپنے آپ کو نہیں دیکھ پا رہی تھی تو وہ ایرز کے سامنے کیسے جاتی۔

وہ اب باہر جائے یہ نا یہی سوچ رہی تھی۔

ایرز کافی دیر سے بیڈ پر بیٹھا ماہم کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

جب کافی وقت بیت گیا تو وہ بیڈ سے اٹھ کر واشروم کے دروازے تک آیا۔

"ماہم۔۔۔یو اوکے ؟اتنی دیر کیوں لگ رہی ہے تمہیں ؟"

ایرز دروازے کے پاس کھڑا اُس سے سوال کر رہا تھا

ماہم نے ایرز کی آواز سنی تھی ایک پل کو ڈر گئی۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔آت۔۔۔۔آتی ہوں۔۔۔"

ماہم نے اٹک اٹک کر کہا۔

"ماہم۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔ دروازہ کھولو۔۔۔"

ایرز ماہم کے اٹکنے پر شک سے بولا۔

"میں۔۔۔ میں آجاؤ نگی۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ جائیں نہ۔۔۔"

ماہم نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"ماہم۔۔۔ تم دروازہ کھولو ابھی۔۔۔ ورنہ میں اندر آجاؤ نگا۔۔۔"

ایرز کو اب پورا یقین ہو گیا تھا کا کچھ تو گڑ بڑ ہے۔

"نہ۔۔۔ نہیں آپ۔۔۔ آپ نہیں آنا۔۔۔ میں۔۔۔ میں آتی ہوں۔۔۔"

ماہم ایرز اندر آنے کا سن کر ڈر گئی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ جلدی آؤ۔۔۔"

ایرز پھر بولا۔

" آپ۔۔۔ آپ آنکھیں بند کیجئے۔۔۔"

ماہم نے ہمت کر کے باہر آنے کا سوچ لیا لیکن ساتھ ایرز کو آنکھ بھی بند کرنے کا کہنے لگی۔

"What....?

ماہم تم کیا کر رہی ہو اندر۔۔۔فوراً باہر آؤ۔۔۔"

ایرز فکر مند ہوا

"آپ۔۔۔آپ بند کریں نہ آنکھیں۔۔۔پلیز۔۔۔"

ماہم نے درخواست کی۔

"ماہم تم۔۔۔"

ایرز کچھ کہہ رہا تھا کہ ماہم پھر سے بولی۔

"پلیز ایرز۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"

ماہم نے کہا تو ایرز اوکے کہہ کر بیڈ کے پاس کھڑا ہو گیا

"بند کی آنکھیں آپ نے۔۔۔۔۔"

ماہم نے وہیں سے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔میں نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔اب تم جلدی سے باہر آؤ۔۔۔۔"

ایرز نے آنکھیں بند کر کے کہا۔

"میں آ رہی ہمیں لیکن آپ آنکھیں نہیں کھولنا۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

ماہم نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر ایک بار پھر تسلّی کی۔

"ماہم۔۔۔اب تم مجھے پریشان کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔جلدی باہر آؤ۔۔۔۔"

ایرز پریشان ہو کر بولا۔

"ہاں۔۔۔"

ماہم نے کہا اور دروازہ خول کر باہر آئی

اُس کا ایک ہاتھ اُس نے سامنے کیا ہوا تھا جس سے وہ اپنے برہنہ کندھے کو ڈھانپنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

دوسرے ہاتھ سے وہ اپنے فراک کو کھینچ کر اپنے گھٹنے ڈھانپنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم بڑھا کر ایرز کے پاس آگئی۔

شرم سے اُس سے نظریں نہیں اٹھائی جا رہی تھی۔

"ماہم۔۔۔اب آنکھیں خول دوں؟"

ایرز نے ماہم کو اپنے پاس محسوس کر کے بند آنکھوں سمیت پوچھا۔

"ہاں۔۔۔"

ماہم نے آہستہ سے کہا۔

For more visit (exponovels.com)

ایرز نے آنکھیں کھول کر ماہم کو دیکھا تو ساکت رہ گیا۔

ایرز ماہم کو دیکھ رہا تھا جو کبھی اپنے ہاتھوں سے اپنے برہنہ کندھے چھپانے کی کوشش کرتی تو کبھی اپنے دوسرے ہاتھ سے اپنی فراک کھینچ کر اُسے بڑا کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

ایرز مسکرا دیا۔

"یہ اسے کیسے مل گیا۔"

ایرز نے دل میں سوچا اور مسکراتا ہوا ماہم کے پاس آیا۔

ایرز نے ماہم کے دونوں ہاتھ تھام کر اُس کی کوشش کو روک دیا

ماہم نے نظریں اٹھا کر ایرز کو دیکھا لیکن فوراً شرماتے ہوئے نظریں جھکا گئی۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔"

ایرز ماہم کے کان کے پاس جھک کر بولا۔

ماہم ایرز کے سینے میں چہرہ چھپانے لگی۔

"تمہیں کیسے ملی یہ ڈریس؟"

ایرز ماہم کو کمر سے پکڑ کر اپنے قریب تر کر چکا تھا۔

"میں۔۔۔نے۔۔۔میں نے الماری۔۔۔میں دیکھی تھی۔"

ماہم نے چہرہ چھپائے کہا۔

"اچھا۔۔۔اسے یہاں لے کر بھی تم آئی؟"

ایرز نے ایک اور سوال پوچھا۔

"ہاں۔۔۔"

ماہم اُسے طرح کھڑی تھی۔

"میں نے جب یہ دیکھی تھی تب تمہیں اس ڈریس میں دیکھنے کی بہت حسرت تھی مجھے۔۔۔ لیکن کبھی ہمت ہی نہیں ہوئی کہ تم سے کہوں کہ اسے پہن کے دکھاؤ۔"

ایرز نے بتایا تو ماہم نے چہرہ آگے کیا۔

"آپ۔۔۔آپ چاہتے تھے نہ کہ میں اسے پہنوں۔۔۔اس لیے میں نے۔۔۔"

ماہم نے ایرز کو کمر سے پکڑ کر کہا۔

"ہاں۔۔۔۔میں چاہتا تھا کہ تمہیں اس ڈریس میں دیکھوں۔۔۔

تھینک یو جان۔۔۔میری خواہش پوری کرنے کے لیے۔ جتنا سوچا تھا تم اُس سے زیادہ خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔"

ایرز جھک کر ماہم کو دیکھتے ہوئے بولا اور ماہم کو باہوں میں اُٹھا لیا۔

"ماہم نے ایرز کے گلے میں باہیں حائل کر دی۔

ایرز نے ماہم کو بیڈ پر لیٹا دیا اور ماہم کے اوپر جھک کر اُس کے چہرے کو لبوں سے چھوا

پھر اُس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا خود کو سیراب کیا۔

اُس کے کانوں کو چوم کر اب وہ ماہم کی گردن پر جھکا ہوا اُسے معتبر کر رہا تھا۔

ماہم ایرز کے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتی آنکھیں بند کئے اُس کے لمس کو محسوس کرتی رہی۔

ایرزاب ماہم کے کندھوں کی سٹریپ نیچے کر کے اس کے کندھوں کو چومتا نیچے کی طرف جانے لگا۔

"ایرز۔۔۔"

ماہم نے ایرز کا لمس محسوس کرتے سرگوشی نما آواز میں ایرز کا نام لیا کیوں کہ ایرز نے ماہم میں دل کے مقام پر لب رکھ دیئے تھے۔

ماہم بے چین ہو گئی۔

ایرز نے ماہم کو بے چین دیکھا تو اٹھ کر اپنی شرٹ نکال دی۔

شرٹ نکالتے ہوئے ایرز کی نظر ماہم کے گھٹنے کے پاس اُس چوٹ کے کالے نشان پر پڑی۔

ایرز نے ایک نظر ماہم کو دیکھا جو آنکھیں بند کئے لیٹی تھی۔

ایرزاب شرٹ لیس تھا اُس نے ایسے ہی جھک کر ماہم کے چوٹ کو لبوں سے چھو لیا۔

For more visit (exponovels.com)

"ایرز۔۔۔"

ماہم نے ایرز کا لمس اپنے گھٹنے کے پاس کے زخم پر محسوس کر کے ایرز کو پُکارا۔

"یس مائی لوو۔۔۔"

ایرز اوپر آیا اور ماہم کو ایک بار پھر چومنے لگا۔

ماہم ایرز کے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتی اُس کی منمنیان برداشت کرتی رہی۔

ایرز نے اب لحاف اپنے اور ماہم کے اوپر کھینچ لیا اور ماہم کا ڈریس کندھے سے نیچے سرکا دیا۔

سٹریپ وہ پہلے ہی ماہم کے ہاتھوں سے نکال چکا تھا۔

ماہم اب پوری طرح سے ایرز کی باہوں میں اُس کی محبت کی بارش میں بھیگ رہی تھی۔

ایرز پوری طرح اُس پر قابض اپنی محبت اُس پر لوٹا رہا تھا۔

ماہم آنکھیں بند کئے ایرز کے لمس کو محسوس کرتی ایرز کے گرد باہوں کے گھیرا بنا چکی تھی۔

ایرز کبھی اُس کے لبوں کو قید کرتا تو کبھی اُس کی گردن پر لب رکھ دیتا۔

ماہم نے کوئی مزاحمت نہیں کی کیونکہ ایرز کے انداز میں بہت نرمی تھی۔

ایرز ساری رات ماہم پر قابض رہا

ماہم اُس کے پیار کی بارش بھیگتی رہی۔

فجر سے کچھ دیر پہلے ایرز ماہم کو باہوں میں لیے اُسے سونے کا کہتا خود بھی سو گیا۔

ماہم کی آنکھ کھلی تو وہ پوری طرح ایرز کے حصار میں تھی۔

ماہم نے ایرز کا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹانا چاہا لیکن ایرز نے اپنے ہاتھ کی گرفت مضبوط کر دی۔

"ایرز۔۔۔ صبح ہو گئی۔۔۔۔"

ماہم کا چہرہ بالکل ایرز کے چہرے کے پاس تھا۔

وہ ایرز کے سینے سے لگی اُسے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔

"کہاں جانا ہے تمہیں؟"

ایرز کی نیند میں ڈوبی آواز ابھری۔

"گھومنے نہیں جانا؟"

For more visit (exponovels.com)

ماہم نے حیران ہو کر ایرز کو دیکھا۔

"میری جان۔۔۔گھومنے وومنے جا کر کیا کرینگے۔۔۔۔جب تم باہوں میں ہو تو دنیا کے نظارے کس کافر کو دیکھنے ہے؟"

ایرز کروٹ لیتا ماہم کو بیڈ پر سلا چکا تھا۔

اب وہ ماہم کے گال پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے اُسے دیکھ کر بول رہا تھا۔

"ایرز آپ۔۔۔۔"

ماہم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھُپا لیا۔

"ہائے۔۔۔۔کتنا شرماتی ہو یار۔۔۔۔۔"

ایرز ماہم کے ہاتھ اُس کے چہرے سے ہٹا کر اب اُسے کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو لبوں سے چھونے لگا۔

"ایرز۔۔۔۔"

ماہم اُس کی قربت میں پگھلنے لگی۔

ایرز اُس کے لبوں پر جھکا خود کو سیر اب کر رہا تھا۔ماہم اُس کا ساتھ دیتی اُس کندھے کو پکڑ چکی تھی۔

"I love you Maham......I love you so much"

ایرز نے اُس کے لبوں کو آزادی بخشی اور اس کے کان میں بولا۔

ماہم آنکھیں بند کر کے چپ اُسے سنتی رہی۔

"ماہم۔۔۔"

ایرز نے ماہم کو پُکارا تو ماہم میں آنکھیں کھول کر ایرز کو دیکھا لیکن اُس کی نظروں کی تاب نہ پاتے ہوئے فوراً نظریں جھکا گئی۔

"کچھ کہو گی نہیں؟"

ایرز ماہم کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اُس کی کمر اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"I love you too Ayerz..... "

ماہم نے ذرا اونچا ہو کر ایرز کے گال پر اپنے لب رکھ دیئے۔

"Maham You are my Life.

Thank you so much for coming into my life.

You are Very precious for me.

I love you so so so much"

)ماہم۔۔۔۔تم میری زندگی ہو۔۔۔

میری زندگی میں آنے کا شکریہ۔

For more visit (exponovels.com)

تم میرے لیے بہت قیمتی ہو۔۔۔

میں تم سے بہت بہت بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔۔(

ایرز ماہم کو خود میں بھینچے اُس سے اظہارِ محبت کر رہا تھا۔

"ایرز۔۔۔میں بھی آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔اتنا کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔"

ماہم ایرز کے سینے سے لگی کہے جا رہی تھی۔

"مجھے پتہ ہے۔۔۔میری ماہم صرف مجھ سے پیار کرتی ہے۔۔۔۔صرف مجھ سے۔۔۔۔"

ایرز نے اُس کے کندھے پر لب رکھ دیئے۔

بہت دیر تک ایرز ماہم کو ایسے ہی باہوں میں لیے لیٹا رہا۔

"ایرز۔۔۔چلیں۔۔۔فریش ہو جائیں نہ۔۔۔"

ماہم نے ایک بار پھر ایرز کو اٹھانا چاہا۔

"نہیں۔۔۔آج نہ تم یہاں سے کہیں جاؤ گی نا ہی میں۔۔۔۔اب ہم صرف پیار کریں گے۔۔۔۔"

ایرز ماہم سے کہتا اُس کی گردن پر جھکنے لگا۔

"ایرز۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔مجھے واشروم جانا ہے۔۔۔"

ماہم نے اُس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے اُسے پھر سے رات والے موڑ میں آتا دیکھ بہانہ بنایا۔

"نہیں۔۔ابھی نہیں۔۔۔بعد میں۔۔۔"

ایرز نے چہرہ اوپر کر کے ماہم کو دیکھا اور ایک پھر اُس کی گردن پر جھکا۔

"ایرز آپ کو بھوک نہیں لگی؟"

ماہم نے دوسرا بہانہ سوچا۔

"نہیں۔۔۔مجھے بس پیاس لگی ہے۔۔۔اور اُس پیاس کو بجھانے کا سامان میری باہوں میں ہے۔۔۔"

ایرز ایسے ہی بولا۔

" ایرز اٹھیں نہ پلیز۔۔۔"

ماہم نے ایک اور کوشش کی۔

"کہاں جانا ہے تمہیں؟ وہ کیا کہا تھا تم نے اُس دن

"ابھی نہ جاؤ چھوڑ کر کہ دل ابھی بھرا نہیں۔۔۔"

ایرز نے گا کر کہا تو ماہم ایک بار پھر شرما گئی۔

"ایرز ہم۔۔۔ہم بعد میں۔۔۔مطلب رات کو۔۔۔۔"

ماہم نے شرماتے ہوئے کہا تو ایرز مسکرا دیا۔

" بالکل۔۔۔۔۔۔ میں اب تم سے دوری نہیں برداشت کر سکتا۔ میں تمہیں اب ہمیشہ ایسے ہی اپنے قریب رکھونگا۔۔۔ ہمیشہ۔۔۔"

ایرز نے اُس کے کان میں رس گھول کر اُسے کے کان پر ایک بائٹ کر دی اور ماہم سے الگ ہو کر پاس پڑی اپنی شرٹ اٹھالی۔

" جاؤ فریش ہو جاؤ تب تک میں کھانا منگواتا ہوں۔۔۔"

ایرز ماہم کے گال تھپک کر بولا۔

ماہم ویسے لحاف اوڑھے لیٹی رہی۔

ایرز شرٹ پہن کر بیڈ سے اٹھا اور فون لے کر کال ملانے لگا۔

ساتھ ہی گھوم کے ماہم کو دیکھا جو ایسے ہی لیٹی تھی۔

" واشروم نہیں جانا؟"

ایرز نے ماہم کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آپ اُس طرف منہ کریں۔۔۔۔"

ماہم نے ہاتھ سے بالکونی کی طرف اشارہ کیا۔

"کیوں؟"

ایرز نے فون کاٹ دیا اور ماہم کے قریب آنے لگا۔

اُسے سمجھ آگئی تھی ماہم کیوں نہیں اٹھ رہی ہے۔

اُس کی فراک دوسری طرف زمین پر پڑی تھی جہاں ایرز کھڑا تھا۔

وہ مارے شرم کے لحاف سے نہیں نکل رہی تھی۔

ماہم نے ایرز کو گھور کر دیکھا

اُس کی آنکھوں میں جھلکتی شرارت وہ دیکھ چکی تھی۔

"آپ وہاں بالکونی میں جائیں۔۔۔"

ماہم نے بالکونی کی طرف اشارہ کیا۔

"اگر نہ جاؤں تو؟"

ایرز ماہم کے قریب بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"ایرز جائیں نہ۔۔۔ کیوں تنگ کر رہے ہیں۔۔۔"

ماہم نے منہ بنایا۔

"ابھی تنگ کیا ہی کہاں ہے میری جان۔۔۔ابھی تو آغاز ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ایرز نے کہتے ماہم کا لحاف کھینچا لیکن ماہم کے ہاتھ مضبوطی سے لحاف کو تھامے ہوئے تھے جس نے ایرز کی کوشش کو ناکام بنادیا

" ایرز پلیز۔۔۔۔ "

ماہم نے ایرز کو گھورا۔

"کیا۔۔۔؟ مجھ سے کیا شرمانہ میری جان۔۔۔"

ایرز کی آنکھوں میں شرارت جھلک رہی تھی۔

"ایرز نہیں کریں نہ....پلیز۔۔۔۔"

ماہم منہ لٹکا کے درخواست کرنے لگی۔

ایرز مسکرایا اور پاس سے اُس کی فراک اٹھا کر ماہم کو دی اور خود بھی لحاف کے اندر آ گیا۔

"ایرز آپ۔۔۔"

ماہم نے ایرز کو لحاف کے اندر آتا دیکھ کے حیران ہوئی۔

"کیا۔۔۔؟ میں کچھ کہہ تو نہیں رہا۔۔ تم پہن لو کپڑے۔۔۔"

ایرز نے کندھے اچکائے

ماہم بے بس سی ایرز کو دیکھنے لگی۔

ایرز اُسے طرح لحاف میں بیٹھا رہا۔

ماہم نے آہستہ سے ڈریس لحاف کے اندر لی اور پہننے لگی۔

جیسے ہی ماہم بیڈ سے اُٹھنے لگی ایرز نے اُسے کھینچ کر باہوں میں بھر لیا۔

"ابھی نہ جاؤ چھوڑ کر کہ دل ابھی بھرا نہیں۔۔۔"

ایرز گنگنایا۔

ماہم مسکرادی۔

"کھانا نہیں کھانا آپ نے؟"

ماہم نے ایرز کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"چلو۔۔۔"

ایرز مسکراتا ہوا اٹھا اور واشروم میں چلا گیا۔

ماہم نے کھانا آرڈر کردیا۔

ایرز کے نکلتے ہی ماہم واشروم میں چلی گئی۔

کچھ دیر میں کھانا آگیا۔

ماہم واشروم سے باہر آئی تو دونوں نے کھانا کھایا اور گھومنے نکل گئے۔

۔

وہ لوگ سارا دن گھومتے رہے اور شاپنگ بھی کی۔

ماہم نے زنیرہ کے لیسٹ کے حساب سے سارا کچھ لے لیا۔

ماہم نے ایرز کے ساتھ مل کے سب گھر والوں کے لیے کچھ نہ کچھ لے لیا۔

ایک گرم کوٹ دیکھتے ہوئے اُسے اسماعیل آفندی کی یاد آگئی اور اُس کی آنکھوں کے کونے بھیگ گئے۔

ایرز جو ماہم کے لیے ایک سویٹر دیکھ رہا تھا ماہم کی طرف آیا

ماہم کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر ایرز نے ماہم کا رخ اپنی طرف موڑا

"ہے۔۔۔ کیا ہوا؟ سب ٹھیک تو ہے؟"

ایرز نے ماہم کی بھیگی آنکھیں دیکھ کر پوچھا

ماہم نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"پھر یہ آنسو؟"

ایرز نے ماہم سے پوچھا۔

ماہم ایرز کے سینے سے لگ گئی اور زور سے رونے لگی۔

"ماہم۔۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔؟"

ایرز نے پھر پوچھا۔

"کہیں کل رات ہمارے بیچ جو کچھ ہوا، ماہم اُس وجہ سے تو نہیں؟"

ایرز کے دل میں شبہ ابھرا۔

"ماہم کیا ہوا پلیز بتاؤ۔۔۔"

ایرز اب پریشان ہو رہا تھا۔

"ڈیڈ کی یاد آ رہی ہے۔۔۔۔"

ماہم ایرز سے الگ ہو کر اپنے آنسو پوچھنے لگی۔

"یہی بات ہے نا ماہم؟ پکا کوئی اور بات نہیں؟"

ایرز نے ماہم کے گال پر ہاتھ رکھ کر پوچھا

"ہاں۔۔۔۔"

ماہم نے ہاں میں گردن ہلائی۔

"اس میں رونے کی کیا بات ہے؟ میں ہوں نہ۔۔۔"

ایرز ماہم کو اپنے ساتھ لگاتا ہوا بولا۔

وہ لوگ شاپنگ کر کے باہر آئے تو کافی وقت ہو چکا تھا۔

رات کے سائے گہرے ہونے لگے تو دونوں ہوٹل واپس آ گئے۔

ماہم چینج کرنے گئی تب تک ایرز کھانا منگوا چکا تھا۔

دونوں نے چینج کرنے کے بعد کھانا کھایا۔

ایرز کا فون کافی دیر سے بج رہا تھا۔اُس نے کھانا کھانے کے بعد موبائل چیک کیا تو اُس پر مصباح کی 5 مس کالز تھیں۔

ایرز نے ماہم کو دیکھا جو کھانے کھانے کے بعد بیڈ پر بیٹھی ٹیلیویژن آن کر کے نیوز دیکھ رہی تھی۔

ایرز چلتا ہوا بالکونی میں آیا تب ہی پھر سے مصباح کی کال آنے لگی۔

ایرز نے ایک نظر ماہم کو دیکھا پھر کال آن کر کے کان سے لگا لیا۔

"ہیلو ایرز۔۔۔ پلیز میری ہیلپ کرو۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ مجھے یہاں سے نکالو۔۔۔۔ ہادی مجھ پر بہت ظلم کرتا ہے۔۔۔ مجھے بہت مارتا ہے۔۔۔۔"

مصباح روتے ہوئے بولے جا رہی تھی۔

"مصباح تم۔۔۔ وہ تو تم سے پیار کرتا تھا نہ؟ پھر یہ سب کیا ہے؟ اور پھوپھو کہاں ہیں؟ وہ کچھ نہیں کہتیں؟"

ایرز پریشان ہوا۔

"ان لوگوں نے امی کو بھی ایک کمرے میں بند رکھا ہے اور مجھے بھی بند رکھتے ہیں۔۔۔۔ مجھے کہیں آنے جانے بھی نہیں دیتے۔۔۔۔"

مصباح روتے روتے بولی۔

"اچھا ٹھیک ہے میں کچھ کرتا ہوں۔۔۔۔"

ایرز نے کہہ کے کال کاٹ دی۔

مصباح نے جو کچھ بھی کیا لیکن پھر بھی وہ مصباح کو ایسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اُس کے دل میں مصباح کے لیے کچھ نہیں تھا لیکن انسانیت کے رشتے کے ناطے ہی صحیح وہ اُس کی مدد کرنا چاہتا تھا۔

کچھ بھی تھا وہ اُس کی کزن تھی اُن لوگوں کے ساتھ بچپن گزرا تھا۔

ایرز مصباح کی وجہ سے اپنی شادی شدہ زندگی جو بہت مشکل سے بحال ہو پائی تھی اُسے ڈسٹرب نہیں کر سکتا تھا۔

ماہم کو اگر پتہ چل گیا تو وہ نے جانے کیا سوچے۔۔ شاید وہ اس بات کا غلط مطلب نکال لے۔ لیکن تب بھی وہ مصباح کو ہادی کے ظلم سہنے کے لیے نہیں چھوڑ سکتا۔

ایرز نے دل میں سوچا اور معراج کو کال ملائی۔

"السلام و علیکم میرے بھائی۔۔۔۔ کیسا جا رہا ہے، ہنیمون۔۔۔۔؟"

معراج نے کال ریسیو کرتے ہی لھیک کر پوچھا۔

"و علیکم اسلام۔۔۔ معراج میری بات دھیان سے سنو۔۔۔"

ایرز نے کہنا شروع کیا تو معراج سنجیدہ ہوا۔

"معراج مصباح کچھ دنوں سے بار بار مجھے کال کر رہی ہے۔ تم ابّو سے بات کر کے ان کے امریکہ کے گھر کے بارے نے معلومات حاصل کرو۔۔۔ ہمیں مصباح کی مدد کرنی ہو گی۔ اگر جو وہ کہہ رہی ہے کہ ہادی اُسے مارتا پیٹتا ہے تو ہمیں اُسے وہاں سے نکالنا ہو گا۔"

ایرز جلدی جلدی کہے جا رہا تھا ساتھ وہ بار بار بیڈ پر بیٹھی ماہم کو بھی دیکھ رہا تھا۔

ماہم ٹیلیویژن دیکھنے میں مگن تھی۔

"ایرز کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔۔ تم ماہم کے ساتھ ہنیمون پر گئے ہو اور وہاں جا کر بھی تم مصباح کے بارے میں سوچ رہے ہو؟"

معراج ایرز کی بات سن کر بھڑک اٹھا۔

"معراج میں اُس کے بارے میں نہیں سوچ رہا۔۔۔ابھی اُس کی کال آئی تھی مجھے، تو انسانیت کے ناطے میں۔۔۔۔"

ایرز صفائی دینے لگا۔

"ایرز پلیز۔۔۔۔ تم وہاں ماہم کے ساتھ گئے تم فیلحال اُس کے بارے میں سوچو۔ یہ مت بھولو کی تمہاری شادی ماہم سے ہوئی ہے مصباح سے نہیں۔ ماہم کا خیال رکھنا تم پر فرض ہے۔"

معراج کو ایرز کی سمجھ ہی نہیں آرہی تھی وہ ماہم کے ساتھ ہوتے ہوئے مصباح کے بارے میں کیوں سوچ رہا ہے۔

"معراج میری بات سنو۔۔۔ میں بس انسانیت۔۔۔۔"

ایرز نے پھر سمجھانا چاہا۔

"نہیں ایرز۔۔۔۔ بھول جاؤ مصباح کو۔۔۔ بس ماہم کو یاد رکھو۔۔ تمہیں اب ساری زندگی ماہم کے ساتھ رہنا ہے۔"

معراج نے غصے میں فون کاٹ دیا۔

ایرز نے پھر کال کی لیکن معراج نے کال ریسیو نہیں کی۔

تھوڑی دیر وہ یوں ہی بالکونی میں کھڑا رہا۔

اُس کا سیل پھر بجا۔

اُس بار فردوس آفندی کی کال تھی۔ وہ سلام کرتا اُن کی خیریت دریافت کرنے لگا۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔ میری بیٹی کیسی ہے؟ خیال تو رکھتے ہو نہ اُس کا؟ اُسے کوئی پریشانی تو نہیں؟"

فردوس آفندی نے ماہم کے بارے میں ڈھیر سارے سوال کر ڈالے۔

ایرز مسکرایا اور چلاتا ہوا کمرے میں آ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

"امی۔۔۔ میں آپ کو بتا دوں کہ بیٹا میں آپ کا ہوں اور ماہم بہو ہے آپکی۔۔۔"

ایرز نے مسکرا کر بتایا۔

"ہاں پتہ ہے مجھے۔۔۔ لیکن اگر تم نے ماہم کو کوئی تکلیف پہنچائی تو اچھا نہیں ہو گا۔"

فردوس آفندی نے پھر ماہم کے بارے میں تاکید کی۔

"اُف امی۔۔۔ ماہم نے کیا جادو کر دیا ہے آپ پر؟"

ایرز نے حیران ہونے کی اداکارہ کی۔

ماہم جو کہ سے ایرز کو بالکونی پھر صوفے پر بیٹھے فون پر بات کرتے دیکھ رہی تھی بیڈ سے اٹھ کر ایرز کے پاس آئی اور مسکراتے ہوئے اُس کی گود میں بیٹھ گئی ساتھ اپنے ہاتھ اُس کی گردن میں حائل کر دیے۔

ایرز نے بات کرتے ہوئے ماہم کو دیکھا۔

"محبت۔۔۔۔محبت کا جادو کیا ہے میری بیٹی نے۔۔۔"

فردوس آفندی کی آواز ابھری۔

"اتنی جلدی اتنی زیادہ محبت۔۔۔؟"

ایرز نے حیرت سے پوچھا۔

ماہم ایرز کے کان کے پاس جھک گئی۔

"آئی لو و یو ایرز۔۔۔"

ماہم نے ایرز کے کان میں سرگوشی کی اور ساتھ ہی اُس کے کان پر ایک بائٹ بھی کر دی۔

ایرز نے آنکھیں بند کر لی۔

"محبت تو چند لمحوں میں ہی ہو جاتی ہے بیٹے۔۔۔"

فردوس آفندی نے کہا۔

ماہم نے دھیرے سے ایرز کے شرٹ کے بٹن کھول دیے۔

ایرز بات کرتے ہوئے ماہم کی حرکتیں دیکھ رہا تھا جو اُسے تنگ کرنے کے لیے کر رہی تھی۔

ماہم کے انداز اُسے پاگل کر رہے تھے

"ایرز۔۔۔۔۔"

فردوس آفندی نے ایرز کی خاموشی کو محسوس کر کے اسے پُکارا۔

"ہاں۔۔۔امی۔۔۔۔سا۔۔۔ صحیح کہہ رہیں ہیں آپ۔۔۔۔"

ایرز نے مشکل سے جملہ مکمل کیا۔

ماہم ایرز کے گھبرانے پر مسکراتے ہوئے اُس کے سینے پر جھک کر اپنے لب رکھ دیئے۔

ایرز ماہم کے لمس کو محسوس کرتے اپنا ضبط کھونے لگا اور ماہم کی کمر کو پکڑ کر اُسے سینے میں بھینچ لیا۔

ماہم ایرز کی حالت دیکھ کر ہنسنے لگی۔

"صبح ایسے ہی آپ بھی مجھے تنگ کر رہے تھے۔"

ماہم نے ایرز کے کان میں کہا۔

"امی میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔"

ایرز نے فردوس آفندی کو کہا اور کال کاٹ کر موبائل صوفے پر رکھ دیا۔

"بیوی۔۔۔ کبھی شوہر سے بدلہ نہ لینا۔۔۔ ورنہ شوہر جب بدلہ لیتا ہی تو بیوی کو مہنگا پڑ جاتا ہے۔۔۔ جیسے ابھی تمہیں پڑے گا۔۔۔"

ایرز کہتا ماہم کو اپنی باہوں میں اٹھا کر بیڈ تک لے جانے لگا

"آئی ایم سوری۔۔۔میں تو بس ایسے۔۔۔۔۔۔۔ایرز پلیز۔۔۔۔"

ماہم اُس کی باہوں میں مچلنے لگی۔

ایرز نے ماہم کو بیڈ پر لیٹا دیا اور اپنی شرٹ جس کے بٹن ماہم پہلے ہی کھول چکی تھی اُتار کر لحاف اپنے اور ماہم کے اوپر لے کر ماہم کے اوپر جھکا۔

"یہ مذاق آج رات آپ کو بہت مہنگا پڑے گا بیگم۔۔۔۔"

ایرز کہتے ہوئے ماہم کے ہونٹوں پر جھک چکا تھا۔

ماہم نے بہت آہستہ سے ایرز کے گلے میں باہم ڈال دی کیوں کہ اُسے پتہ تھا کہ فرار کے سارے راستے ایرز بند کر چکا ہے۔

ایرز اُس پر قابض اُس کے ہونٹوں سے ہٹ کر اُس کی گردن کے پاس جھکا۔

ایرز ماہم کی گردن پر جا بجا محبت لوٹا تا اُسے کمر سے اونچا کر کے اس کی شرٹ کی زپ کھول کر اُس کی شرٹ کو کندھوں سے نیچے سرکا کر اُس کے دل کے مقام پر کس کرتے ہوئے ماہم کو اپنی محبت میں بھیگونے لگا۔

ماہم آنکھیں بند کئے اُس کے گردن میں باہیں ڈالے خود کو اُس کے سپرد کر چکی تھی۔

ایرز بہت نرمی اور محبت سے اُسے پوری طرح اپنا بنا چکا تھا۔

\---

وہ لوگ دو دن اور آئس لینڈ میں رہے۔

ایرز نے ماہم کو خوب گھمایا۔

ایرز کے ہر انداز سے ماہم کے لیے بے پناہ محبت جھلکتی تھی۔

ماہم اُس کی قربت میں کافی خوش تھی۔

اُسے اپنی قسمت پر رشق آنے لگا تھا۔اُس نے کہاں سوچا تھا کہ ایرز اُس سے اتنی محبت کریگا۔

وہ تو اللہ کا ہر نعمت کے لیے شکریہ ادا کرتی آئی تھی۔ایرز کو پالینے کے بعد تو وہ اللہ کا شکر ادا کرتے تھکتی نہیں تھی۔

\---

\-------------

ایرز ماہم کو واپس پاکستان لانے کے بجائے لندن لے آیا۔

ماہم کو لگا وہ لوگ پاکستان جا رہے ہیں لیکن جب سے اُس نے بورڈنگ پاس دیکھا تھا تب سے اسماعیل آفندی سے ملنے کے لیے بے تاب تھی۔

ایرز اُسے خوش دیکھ کے بہت خوش تھا۔

ماہم نے لندن ایئرپورٹ سے گھر آتے ہوئے ایرز کو سڑکوں پر نظر آتے سارے منظر دکھائے۔

ایرزاُس کے شہر جو آیا تھا۔

وہ خوشی خوشی ہر جگہ بتاتی جہاں وہ آیا جایا کرتی تھی۔

"ڈیڈ۔۔۔۔"

گھر آتے ہی ماہم زور سے اسماعیل آفندی کو پکارتی ہوئی اُن کے کمرے کی طرف بڑھی۔

ایرز ماہم کو خوش دیکھ کر بہت خوش تھا۔

یہی خوشی تو وہ ماہم میں چہرے پر دیکھنا چاہتا تھا۔

وہ لوگ صبح ہی پہنچے تھے اس لیے اسماعیل آفندی اپنے کمرے میں تھے۔

ماہم بھاگتی ہی اُن سے لپیٹ گئی اور رونے لگی۔

ایرز وہی لاؤنج میں صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ماہم تم؟ بیٹا کیا ہوا؟ تم رو کیوں رہی ہو؟ تم کب آئیں بیٹا؟ اور اکیلی آئی ہو؟ ایرز کہاں ہے؟"

اسماعیل آفندی نے ایک سانس میں ڈھیرے سارے سوال پوچھ ڈالے۔

دراصل وہ ماہم کو دیکھ کر شوک ہو گئے تھے

"ڈیڈ میں اور ایرز ابھی آئیں ہے۔ ایرز باہر لاؤنج میں ہیں۔۔۔"

ماہم اُن کو ساتھ لیے لاؤنج میں آ گئی۔

ایرز نے اُنھیں ساتھ آتا دیکھا تو صوفے سے کھڑا ہو گیا اور اسماعیل آفندی کو سلام کرتا اُن کے گلے ملا۔

"وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔۔ یہ تم نے بہت اچھا کیا کہ ماہم کو لے کر یہاں آ گئے۔ میں ماہم کو بہت یاد کر رہا تھا۔"

اسماعیل آفندی نے کہا تو ایرز مسکرا دیا۔

اُن لوگو نے ساتھ مل کر ناشتہ کیا۔

اسماعیل آفندی اُن دونوں کو آرام کرنے کا کہتے آفس کے لیے نکل گئے۔

ماہم ایرز کو لے کر اپنے کمرے میں آ گئی۔

ایرز نے کمرے میں آتے ہی ماہم کو باہوں میں بھر لیا۔

ماہم مسکرا دی۔

"ایرز کیا کر رہے ہے؟ دِن نکل آیا ہے۔۔۔"

ماہم نے ایرز کی اُنگلیاں اپنی گردن پر رینگتے محسوس کر کے ایرز کو بعض رکھنا چاہا

"ماہم۔۔۔ میں بہت تھک گیا ہوں یار۔۔۔ تھوڑا ریلیکس ہونا چاہتا ہوں۔۔۔"

ایرز ماہم کو باہوں میں اٹھائے بیڈ کی طرف بڑھا۔

"ایرز کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔یہ دِن کا وقت ہے رات نہیں۔۔۔۔"۔

ماہم نے ایک بار پھر اسے یاد دلانا چاہا۔

"دِن ہو یا رات۔۔۔۔۔تم سے پیار کرنے کے لیے مجھے وقت دیکھنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔"

ایرز کہتے ہوئے اپنی شرٹ اُتار چکا تھا اور جھک کر ماہم جس نے آج بلیک شرٹ اور پینٹ پہنی تھی اُس کی شرٹ کے بٹن کھول دیے اور اُس کی شرٹ نکال کے ایک طرف اچھال دی۔

اب ایرز ماہم کے اوپر جھکا اُس پر محبت لوٹا رہا تھا۔

ماہم اُس کی محبت پر ہمیشہ کی طرح بے بس ہو چکی تھی۔

ایک بار پھر ماہم نے اپنا آپ ایرز کے حوالے کر دیا۔

ماہم ایرز کی قربت میں اُس کی رفاقتیں پا کر بہت خوش تھی۔

ماہم اور ایرز ایک دوسرے کو پا چکے تھے۔اُن دونوں کو ایک دوسرے سے بہت محبت تھی جس کا ثبوت وہ اپنے ردِّ عمل سے ایک دوسرے کو دیتے رہتے تھے۔

کیا زندگی اُنھیں یوں ہی ایک دوسرے کے ساتھ خوش رہنے دیگی یہ اُن کی محبت میں ابھی اور امتحان باقی ہیں؟

دونوں اپنے آنے والے مستقبل سے بے خبر تھے۔

بے خبری بھی کبھی کبھی بہت بڑی نعمت ہوتی ہے۔ جیسے ابھی ماہم اور ایرز اس کے زیرِ اثر ایک دوسرے کے ساتھ خوشیاں منا رہے تھے۔

۔

ماہم ایرز کو اپنے ساتھ اپنے کالج لے آئی۔

ایرز کے دل میں کھٹکا تھا کہ کہیں ماہم جس سے پیار کرتی ہے وہ اسی کالج میں تو نہیں پڑھتا۔

"ماہم۔۔۔۔تم یہاں۔۔۔۔؟"

رمشا دور سے ماہم کو دیکھ کر بھاگتی ہوئی آئی تھی۔

"ہاں میں یہاں۔۔۔۔ڈیڈ سے ملنے آئی تھی تو سوچا تم سب سے بھی ملتی چلوں۔۔۔۔ایرز یہ رمشا ہے میری دوست۔۔۔۔اور رمشا یہ ایرز ہیں۔۔۔۔"

ماہم مسکرا کر رمشا کو گلے لگاتے ہوئے بولی اور ساتھ ایرزا ور رمشا کا ایک دوسرے سے تعارف بھی کروایا۔

"السلام وعلیکم بھائی جان۔۔۔۔"

رمشا نے ایرز کو دیکھتے ہوئے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔ کیسی ہیں آپ؟"

ایرز نے سلام کا جواب دے کر رمشا کی خیریت دریافت کی۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔ لیکن آپ نے یہ ٹھیک نہیں کیا۔۔۔۔"

رمشا نے منہ بنایا۔

"میں نے۔۔۔۔؟ میں نے کیا ٹھیک نہیں کیا؟"

ایرز حیران سا ماہم کو دیکھنے لگا۔

ایرز پہلی بار رمشا سے مل رہا تھا اور ملتے ہی کیا غلط کر دیا وہ یہی سوچ رہا تھا۔

ماہم نے کندھے اچکا کر لاعلمی کا مظاہرہ کیا۔

"آپ نے ہم سے ہماری دوست جو چھین لی۔۔۔۔"

رمشا نے کہا تو ایرز کے ساتھ ماہم اور خود رمشا بھی ہنس پڑی۔

"ماہم تم کب تک ہو یہاں؟"

اب رمشا ماہم سے پوچھ رہی تھی۔

ایرز کھڑا اُن دونوں کو دیکھتا رہا۔

ماہم نے ایرز کو دیکھا۔

"پرسو رات کی فلائٹ ہے ہماری۔۔۔"

ایرز نے ماہم کی طرف سے جواب دیا۔

"یار تم بڑی بیوفا ہو۔۔۔ شادی پر بلایا تک نہیں۔۔۔"

رمشا نے ناراضگی سے کہا۔

ماہم پھر سے ایرز کو دیکھنے لگی

" سب کچھ اتنی جلدی میں ہوا کہ ہمیں خود پتہ نہیں تھا کہ ہماری شادی ہو رہی ہے۔۔۔"

ایرز نے مسکرا کر بتایا۔

"ہمم۔۔۔ چلو مان لیتے ہیں لیکن شادی کی ٹریٹ ضرور چاہیے ہمیں۔۔۔"

رمشا نے احسان کرنے والے انداز میں کہا تو ماہم اور ایرز دونوں مسکرا دیئے۔

"ماہم چلو باقی لوگو سے بھی مل لو۔۔۔سب تمہیں بہت یاد کرتے ہیں۔۔۔"

رمشا ماہم اور ایرز کو لیے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھی۔

مائک، ولیم، پیٹر ماہم کو دیکھتے ہی اُس کی طرف بڑھے۔

"Hey......what a pleasant surprise Maham.....where were you ? We missed you so much.... let's race again...."

)ماہم کتنا خوشگوار حیرت بھرا تحفہ دیا ہے تم نے۔۔۔تم کہاں تھی؟ہم نے تمہاری کمی بہت محسوس کی۔۔۔چلو پھر سے ریس کرتے ہیں۔۔۔(

ولیم نے ماہم کو دیکھتے ہی کہا۔

مائک اور پیٹر بھی ماہم سے مل رہے تھے۔

"I have gone to Pakistan. I also missed you all. Now I am married. Meet my husband Ayeraz Aafandi. And Ayeraz he is William, Peeter, and Maik. They were my seniors but we were bike buddies. We had done many races together.

)"میں پاکستان چلی گئی تھی۔

میں نے بھی تم سب کو بہت یاد کیا۔اب میری شادی ہوگئی ہے۔میرے شوہر ایرز آفندی سے ملیں۔ایرز یہ ہے ولیم،پیٹر اور مائک۔یہ میرے سینئر تھے لیکن ہم بائک بڈیز تھے۔ہم نے بہت سے ریس کی ہے ساتھ (

ماہم نے سب سے ایرز کا تعارف کروایا۔

"Maham Let's race again"

)چلو ماہم پھر سے ریس کریں(

ولیم نے ماہم کو پھر سے ریس کا کہا۔

"No William she can't race. She is married now.

)نہیں ولیم۔۔۔اب یہ ریس نہیں کر سکتی۔اب یہ شادی شدہ ہے(

رمشا بولی۔

"Why so?"

)لیکن کیوں؟(

ولیم نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں رمشا۔۔۔ماہم کی شادی ہوگئی تو وہ ریس کیوں نہیں کر سکتی؟ماہم تمہیں ریس کرنی چاہیے۔۔۔آخر میں بھی تو دیکھوں ماہم آفندی کیسے ریس میں بڑے بڑے دگگزوں کو دھول چٹاتی ہے۔"

ایرز پہلے رمشا اور پھر ماہم سے بولا۔

Let's do it....

چلو کرتے ہیں۔

ماہم نے ایرز کو دیکھ کر سمائل دی اور ولیم سے کہا۔

"Hey Ayeraz....you also come....join us in the race...."

)ایرز تم بھی آؤ۔۔۔ہمارے ساتھ ریس میں شامل ہو جاؤ(

پیٹر بولا۔

" Sure...."

)کیوں نہیں۔۔۔(

ایرز نے بھی ہاں کہہ دیا۔

ماہم اور رمشا مسکرانے لگی۔

"ویسے بھائی جان آپکو پتہ نہ ہو تو بتاتی چلوں۔۔۔۔ماہم سے ریس میں کوئی نہیں جیت سکتا۔۔۔"

رمشا سب کے ساتھ چلتی ایرز کو بتانے لگی۔

For more visit (exponovels.com)

"آپ کا معلومات دینے کے لیے شکریہ لیکن ابھی آپ جانتی نہیں۔ایرز آفندی کو ہارنا بھی کوئی آسان کام نہیں۔"

ایرز نے مسکرا کر رمشا کو بتایا۔

"اوہ۔۔۔تو مطلب آپ بھی ریسنگ کے دیوانے ہیں؟"

رمشا نے حیرت سے پوچھا۔

سب لوگ چلتے ہوئے گراؤنڈ میں آ گئے۔

"بالکل۔۔۔کالج کے دنوں میں ہم لوگ بائک کے کریز کی وجہ سے کئی بار پرنسپل کے کیبن تک پہنچ گئے تھے۔"

ایرزاب بھی مسکرا رہا تھا۔

سب ایک ایک بائک کے پاس آ گئے۔

ماہم نے گلوز پہننے کے بعد اپنے جیکٹ کی زپ بند کی اور ہیلمیٹ پہننے لگی۔

ایرز نے بھی گلوز پہن کر ہیلمیٹ سر پر رکھا۔

سب لوگ بائک پر سوار ہوئے تو رمشا نے اسٹارٹ کا سگنل دیا۔

ماہم،ایرز،پیٹر،ولیم،مائک سب بائک اسٹارٹ کر چکے تھے۔

پیٹر سب سے آگے تھا ولیم اُس سے پیچھے پھر ماہم اور ایرز تھے مائک سب سے پیچھے تھا۔

ماہم نے ایکسیلیٹر پر دباؤ بڑھایا ساتھ ہی وہ ولیم سے آگے جاتے ہوئے پیٹر سے بھی آگے نکل گئی

ایرز ماہم کے پیچھے تھا اُس کے بعد پیٹر اور مائک تھے ولیم اب سب سے پیچھے ہو چکا تھا۔

ماہم اور ایرز ایک دوسرے کو کانٹے کی ٹکر دیتے ایک ساتھ فینیشینگ لائن کراس کر چکے تھے۔

ماہم نے بائک روک کر ایرز کو دیکھا جو ماہم کی بائک کے پاس سے گزر کے آگے گیا اور بائک پر زور سے دباؤ ڈال کر اُسے گول گھوما کر زمین پر وکٹری کا "V" بنا دیا۔

ماہم نے ہیلمیٹ اُتار کے دیکھا تو "v" کو دیکھ کر مسکرا دی۔

ایرز ماہم ہی کے انداز میں V لکھ کر اُسے اُس کی پرانی جیت یاد دیلا گیا تھا۔

ولیم، پیٹر اور مائک اپنی بائک کھڑی کر کے ایرز کے پاس آئے اور اُس سے گلے مل کے اُسے مبارک باد دینے لگے۔

"Congrats bro.... You were amazing..... You deserve girl like Maham "

(مبارک ہو بھائی۔۔۔ تم بہت شاندار تھے۔ تم ماہم جیسے لڑکی کے مستحق ہو۔۔۔)

ولیم نے کہا تو ایرز نے مسکرا کر ماہم کو دیکھا جو ہاتھ میں ہیلمیٹ لیے اُن لوگو کو دیکھ رہی تھی۔

"واہ بھائی جان۔۔۔۔آپ نے تو کمال ہی کر دیا۔"

رمشا اُن کے قریب آتے ہوئے بولی

ماہم بھی چلتی ہوئی اُن کے پاس آئی۔

Hey don't forget.... "We" won this race together"

(ہے۔۔۔۔بھولو مت۔۔۔۔"ہم" نے یہ ریس ساتھ جیتی ہے)

ماہم نے ہم پر زور دے کر کہا۔

"Ofcourse Maham... we saw you wining many times but Ayeraz also gave you tough competition.

)کیوں نہیں ماہم۔۔۔۔ہم نے تمھیں جیتتے کئی بار دیکھا ہے لیکن ایرز نے بھی تم سے بہت مشکل/اچھا مقابلہ کیا)

پیٹر بولا۔

ماہم نے سر کو ہاں میں جنبش دی۔

وہاں سے وہ لوگ ایک بڑے سے ریستوران آئے۔

ایرز نے سب کو کھانا کھلایا۔

کھانا کھانے کے بعد سب اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

ماہم ایرز کو لے کر مال آگئی۔

ماہم نے جی بھر کے شاپنگ کی۔

"کیوں۔۔۔۔۔۔ کیسا رہا مقابلہ۔۔۔۔؟"

ایرز ماہم کو لیے کے گھر آگیا تھا۔اب وہ دونوں لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

اسماعیل آفندی تھوڑی دیر میں پہنچ رہے ہیں ایسا اُنہوں نے کال پر بتا دیا تھا۔

"زبردست۔۔۔"

ماہم نے مسکرا کر کہا۔

"اب تو میری قابلیت پر تمہیں شک نہیں۔۔۔۔"

ایرز نے کالر جھاڑے۔

"آخر شوہر کس کے ہیں۔۔۔۔"

ماہم نے آنکھوں کو ذرا اوپر کر کے کہا تو ایرز مسکرا دیا۔

تھوڑی دیر میں اسماعیل آفندی بھی آگئے تو اُن سب نے ساتھ کھانا کھایا۔

اسماعیل آفندی اپنے کمرے میں چلے گئے۔

ماہم اور ایرز بھی اپنے کمرے میں آ گئے۔

ماہم چینج کر کے آ کر ایرز کے چینج کر کے آنے کا انتظار کرنے لگی۔

ایرز چینج کر کے آیا اور ماہم کو باہوں میں بھر کر لائیٹ آف کر دی۔

"تھک گئی ہو گی نہ ؟پہلے اتنی لمبی فلائیٹ پھر سارا دِن کا گھومنا۔۔۔آج رات کے لیے چھوڑ رہا ہوں۔۔۔لیکن بس آج رات۔۔۔"

ایرز ماہم کے کان میں بولا تو ماہم مسکرا کے اُس کے سینے سے سر ٹِکا کر سو گئی۔

دونوں تھکے ہوئے تھے اس لیے جلدی سو گئے۔

دوسرے دن اسماعیل آفندی نے ماہم اور ایرز کو لندن کی سیر کرائی اور اُس کے دوسرے دِن وہ دونوں پاکستان کے لیے نکل گئے۔

ماہم ایئرپورٹ پر اسماعیل آفندی سے لپیٹ کر بہت روئی تھی۔

ایرز نے بہت مشکل سے اُسے چپ کروایا تھا لیکن وہ ساری فلائیٹ میں روتی رہی تھی۔

وہ لوگ پاکستان آ گئے تھے۔

سب لوگوں نے بہت خوش دلی سے اُن کو خوش آمدید کہا تھا۔

فردوس آفندی تو کافی وقت تک اُس کو گلے لگا کر کھڑی رہیں تھی۔

ماہم بینش اور زنیرہ سے ملی اور سب کو اُن کے تحفے جو وہ خاص طور پر آئس لینڈ اور لندن سے لائی تھی سب کو دیے۔

سب بہت خوش تھے۔

خاص کر فردوس آفندی اور میکائیل آفندی۔

ایرز اور ماہم کو ایک ساتھ خوش دیکھ کر وہ دونوں مطمئن تھے۔

ماہم اور ایرز ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش تھے۔

ایرز ماہم کا بہت خیال رکھتا تھا۔

ماہم بھی ایرز کے سارے کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھی۔

اور اب تو اُس نے ایرز کے لیے کھانا بنانا بھی سیکھ لیا تھا۔

شروع میں اکثر ماہم کھانے میں کچھ نہ کچھ خراب ہو جایا کرتا تھا لیکن ایرز بنا کچھ کہے کھا لیتا۔ ماہم منع کرتی تو کہتا "میری ماہم نے اتنی محنت کی ہے میرے لیے۔۔۔۔ میں تو وہی کھاؤ گا۔"

ماہم نے پھر اچھے سے کھانا بنانا سیکھ لیا۔

مصباح کے پھر کئی بار فون آئے۔

ایرز نے اپنے دوست کی مدد سے ہادی کے بارے میں معلوم کروایا

اُس نے جو بتایا اُس کے بعد ایرز نے کبھی مصباح کی کال نہیں لی

ایرز کے دوست نے بتایا تھا کہ ہادی پاکستان سے شادی کر کے آیا اور اور اُس کی بیوی امریکہ کے رنگ ڈھنگ دیکھ کر اسی رنگ میں خود کو رنگنے لگی تھی اس لیے ہادی نے اُس کا گھر سے باہر آنا جانا بند کروا دیا ہے۔

پہلے تو ماہم نے بہت احتجاج کیا لیکن بعد میں یہاں سے بھاگنے کے راستے تلاش کرنے لگی۔

ایرز نے تب سے مصباح کی نہ کوئی کال لی اور نہ ہی اُس سے کوئی بات کی تھی۔

دِن تیزی سے گزر رہے تھے۔ماہم ایرز اور ایرز ماہم کے ساتھ بہت خوش تھا۔

دونوں ایک دوسرے کی صحبت میں بہت خوش و خرم تھے۔

ایرز کی محبت ماہم کے لیے پہلے دن کی طرح جنونی تھی۔

وہ ماہم کو ہر خوشی دیتا۔

ماہم اگر دِن کو رات کہتی تو ایرز کوئی اعتراض نہ کرتا یہی حال ماہم کا تھا۔

ماہم صبح سے ہی اپنی طبیعت ٹھیک محسوس نہیں کر رہی تھی۔

ایرز تیار ہو کر آفس کے لیے نکل رہا تھا۔

روز کی طرح ماہم نے اُس کے گلے میں ٹائی باندھی اور اب جھک کر ماہم کو کس کرنے ہی لگا تھا کہ اچانک ماہم کو اُبکائی آئی اور وہ ہاتھ منہ پر رکھ کر واشروم کی طرف بھاگی۔

ایرز حیران سا واشروم میں ماہم کے پاس آیا اور اُس کی پیٹھ سہلانے لگا۔

"ماہم۔۔۔ کیا ہوا؟ یو اوکے؟"

ایرز ماہم کی پیٹھ سہلاتا پریشانی سے پوچھ رہا تھا۔

ماہم الٹی کرتے بے حال ہو کر ایرز کے سینے سے لگ گئی۔

تکلیف کی شدّت سے اُس کی آنکھوں میں آنسو چھلک پڑے۔

"ماہم۔۔۔۔ جان کیا ہوا ہے تمہیں؟"

ایرز ماہم کو سینے سے لگائے اُس کی پیٹھ تھپتھپا رہا تھا۔

ماہم کے اندر کچھ بولنے کی ہمت نہیں رہی تھی۔

ایرز نے ماہم کو باہوں میں اٹھایا اور نیچے آ گیا۔

فردوس آفندی نے ماہم کو ایرز کی باہوں میں دیکھا تو سینے پر ہاتھ رکھے ایرز کی طرف بھاگی۔

"کیا ہوا ماہم کو۔۔۔۔؟"

For more visit (exponovels.com)

فردوس آفندی نے پوچھا

"امی ماہم کی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔ میں اُسے ہسپتال لے جارہا ہوں۔۔۔آپ کو بعد میں کال کرتا ہوں۔۔۔"

ایرز جلدی جلدی کہتا ماہم کو اپنی کار میں بیٹھا چکا تھا۔

ماہم نڈھال سی سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھی رہی۔

"ڈاکٹر پلیز اسے دیکھیں۔۔۔۔"

ایرز ہسپتال کے احاطے میں کار روک کے ماہم کو باہوں میں اٹھائے اندر آیا اور ڈاکٹر سے کہنے لگا۔

"آپ انہیں اس طرف لے آئیں۔۔۔۔"

ایرز ماہم کو ڈاکٹر کے بتائے ہوئے کمرے میں لے آیا۔

"ماہم۔۔۔ تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔ فکر مت کرو میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔"

ایرز ماہم کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا۔

ماہم نے اپنی بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ بڑی مشکل سے ایرز کو دیکھا۔

اُس پر بیہوشی طاری ہو گئی تھی۔

"آپ باہر جائیں۔۔۔ ہمیں انہیں چیک کرنے دیں۔۔"

ڈاکٹر نے ایرز کو باہر جانے کا کہا۔

"نہیں ڈاکٹر۔۔۔ میں میری ماہم کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤنگا۔۔۔ آپ پلیز اسے چیک کریں۔۔۔"

ایرز نے ضدی بچّے کی طرح کہا تو ڈاکٹر نے ایک ناراض نگاہ ایرز پر ڈالی اور ماہم کو چیک کرنے لگی۔

ڈاکٹر نے ماہم کو چیک کرنے کے بعد اُسے ڈریپ لگا دی۔

ماہم بیہوش تھی اور ایرز کی جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی۔

"ماہم پلیز آنکھیں کھولو۔۔۔"

ایرز ماہم کا ہاتھ تھامے بولا تھا۔

"ڈاکٹر۔۔۔ کیا ہوا ہے میری ماہم کو۔۔۔ یہ آنکھیں کیوں نہیں کھول رہی؟"

ایرز اب ڈاکٹر کو دیکھ رہا تھا

ان کے کچھ ٹیسٹ کرنے ہیں مجھے۔۔۔ اُن کی رپورٹ آنے کے بعد ہی میں آپ کو کنفرم کچھ بتا پاؤں گی۔

ڈاکٹر ایرز کو کہتی نرس کو کچھ ہدایت دیتی باہر نکل گئی۔

نرس نے خون کے چند قطرے ماہم کے ہاتھ سے نکالے اور باہر چلی گئی۔

ماہم اب بھی آنکھیں بند کیے لیٹی رہی۔ تھوڑی دیر بعد ماہم کا گلوکوز ختم ہوا تو نرس سے ڈریپ اُس کے ہاتھ سے نکال دی۔

ماہم اب بھی آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔

ڈاکٹر ایک بار پھر ماہم کے کمرے میں آئی اور ماہم کو چیک کرنے لگی۔

ماہم کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ڈاکٹر کچھ چیک کرتی رہی پھر دوائیوں کا ایک نسخہ ایرز کو تھما دیا۔

ایرز دوائیاں لے آیا۔

جیسے جیسے وقت بیت رہا تھا

ایرز کی پریشانی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

ایرز پریشان سا ماہم کو جگانے کی کوشش کر رہا تھا۔

ایرز کی آنکھوں سے چند قطرے نکل کر اُس کے رخسار بھگو چکے تھے۔

ماہم نے آنکھیں کھولیں تو ایرز کو اپنے پاس پایا۔

ماہم نے ایرز کو دیکھا تو اٹھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن نقاہت کی وجہ سے اٹھ نہیں سکی۔

ایرز سے اُسے کندھوں سے تھام کے اٹھایا اور اسے گلے سے لگا لیا۔

"ماہم۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔۔ کیا ہوا ہے جان؟ بتاؤ مجھے۔۔۔"

ایرز ماہم کو تھامے اُس سے پوچھ رہا تھا۔

" ایرز۔۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے آپ کے پاس۔۔۔"

ماہم نقاہت کی وجہ سے بول بھی نہیں پا رہی تھی۔

"مسٹر ایرز۔۔۔آپ میرے ساتھ آئیں۔۔"

ڈاکٹر نے ایرز کو اپنے کیبن میں بلایا۔

ایرز ماہم کو بیڈ پر لیٹا کر اُس کے ماتھے کو اپنے لبوں سے چھو کر سیدھا ہوا۔

"میں ابھی آیا جان۔۔۔"

ایرز ماہم کے گال پر ہاتھ رکھ کر بولا تو ماہم نے ہاں میں سر کو جنبش دی۔

ایرز ڈاکٹر کے کیبن میں آگیا۔

"مسٹر ایرز۔۔۔آپ کے لیے ایک گڈ نیوز ہے اور ایک بیڈ نیوز ہے۔"

ڈاکٹر نے ایرز کو ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کو کہا۔

"ڈاکٹر کیا بات ہے؟"

ایرز بیٹھتے ہوئے پریشانی سے پوچھنے لگا۔

"دیکھیے مسٹر ایرز آپکے لیے گڈ نیوز یہ ہے کہ آپ کی وائف پریگننٹ ہے۔۔۔"

ڈاکٹر نے آدھی بات بتائی۔

"سچ ڈاکٹر۔۔۔۔"

ایرز کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔

"لیکن بیڈ نیوز کیا ہے ڈاکٹر۔۔۔۔"

ایرز کا دھیان ڈاکٹر کی دوسری بات پر گیا۔

"بیڈ نیوز یہ ہے کہ آپ کی وائف کے پیٹ میں ایک زخم ہے جس کی وجہ سے وہ ابھی بے بی کنسیو نہیں کر سکتی۔"

ایرز کو اپنی دنیا تباہ ہوتی محسوس ہوئی۔

"ڈاکٹر یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔؟"

ایرز شوک سا چیئر سے کھڑا ہو گیا۔

"دیکھیے انکا زخم ابھی زیادہ گہرا نہیں ہے۔ ہم اُس کا علاج کر سکتے ہیں لیکن یہ بے بی اُنھیں ابورٹ کرنا ہو گا۔ ورنہ اُن کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔

اور اگر یہ علاج نہیں کیا گیا تو یہ بے بی بھی نہیں بچے گا اور آگے چل کے بھی وہ کبھی کنسیو نہیں کر سکیں گی۔"

ڈاکٹر نے تفصیل سے بتایا تو ایرز ماہم کی چوٹ کے بارے میں سوچنے لگا۔

"ماہم کو کب کب چوٹ لگی؟

آئس لینڈ میں نورتھن لائٹس میں برف پر گرنے پر یا پھر ہماری شادی کی رات جب میں نے ماہم کو دھکّا دیا تھا اور وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے کرائی تھی۔۔۔۔"۔

ایرز سوچ میں پڑ گیا۔

"مسٹر ایرز آپ ابھی تو اپنی وائف کو گھر لے جا سکتے ہیں لیکن ہمیں جلد سے جلد انکا آپریشن کرنا ہوگا۔ آپ جلدی ڈیسائڈ کر لیں۔"

ڈاکٹر نے کہا اور اپنی فائل دیکھنے لگی۔

ایرز چلتا ہوا کیبن سے باہر آگیا۔

ماہم کے پاس جانے کا اُس میں حوصلہ نہیں تھا۔

وہ سر پر ہاتھ رکھ کر ایک پاس پڑی بینچ پر بیٹھ گیا۔

"زندگی میں ابھی اور کتنے امتحان باقی ہے؟"

ایرز نے دل میں سوچا۔

اُسے کہاں پتہ تھا ابھی تو اس سے بڑے امتحان باقی ہیں

For more visit (exponovels.com)

ـ

ایرزنڈھال ساماہم کے کمرے میں آیا۔

ماہم بیڈپر لیٹی دروازے کی ہی طرف دیکھ رہی تھی۔

ایرزکودیکھ کروہ مسکرادی۔

ایرزچلتاہوااُس کے پاس آیااوراُس کاہاتھ تھام لیا۔

"اب کیسالگ رہاہے؟"

ایرزنے ماہم سے پوچھا۔

"ٹھیک۔۔۔ایرزمجھے کیاہواہے؟"

ماہم نے ایرزسے پوچھا۔اب وہ قدرے ٹھیک محسوس کررہی تھی۔

"کچھ نہیں۔۔۔بس کھانے میں کچھ ایساتھارات جس سے تمہیں الرجی ہے۔۔۔بس اس لیے۔۔۔اب تم ٹھیک ہو۔۔۔میں تمہیں جلدی گھرلے جاؤنگا۔"

For more visit (exponovels.com)

ایرز نے ماہم سے جھوٹ بولا۔

وہ ماہم کو تکلیف نہیں پہنچنا چاہتا تھا۔

"ایرز پکا نہ یہی بات ہے؟"

ماہم نے ایرز کے اُترے چہرے کو دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں ماہم۔۔۔۔ماہم میں کبھی تم پر کوئی آنچ نہیں آنے دونگا۔"

ایرز ماہم کا ہاتھ تھامے بول رہا تھا۔

"ایرز کیا ہوا۔۔آپ ہی تو کہہ رہے مجھے کچھ نہیں ہوا پھر ایسی باتیں۔۔۔؟"

ماہم اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"ہاں۔۔۔تمہیں کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔"

ایرز ماہم کو اپنے سینے سے لگائے بول رہا تھا۔

"ایرز کیا ہوا ہے۔۔۔؟"

ماہم پریشان ہو رہی تھی۔

"کچھ نہیں۔۔۔میں فورملیٹی پوری کر کے آتا ہوں۔۔۔"

ایرز ماہم سے الگ ہوا اور اُس کا ماتھا چوم کر کہتا باہر چلا گیا۔

ماہم نے ایرز کی آنکھوں میں نمی دیکھی تھی۔

کچھ دیر بعد ایرز ماہم کو لے کر گھر آ گیا۔

"کیا ہوا تھا ماہم کو۔۔۔؟"

گھر آتے ہی سارے لوگ ماہم کے کمرے میں جمع ہو گئے تھے۔

ماہم بیڈ پر بیٹھی تھی۔ ایرز اُس کے پاس سر جھکائے بیٹھا تھا۔

ماہم کے پیٹ کا زخم چاہے شادی کی رات کے دھکّے کی وجہ سے لگا ہو یہ پھر نور تھن لائیٹ میں گرنے کی وجہ سے۔۔۔ دونوں ہی صورت میں وجہ وہ خود تھا اور وہ اپنے آپ کو اس بات کا قصوروار سمجھ رہا تھا۔

وہ اپنے آپ کو ماہم کا قصوروار سمجھ رہا تھا۔

"ایرز میں کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔۔"

فردوس آفندی نے ایرز کو خاموش دیکھ کر ایک بار پھر پوچھا۔

"وہ۔۔۔ ماہم کو فوڈ پائزننگ ہو گئی تھی۔ اب وہ ٹھیک ہے۔ آپ ماہم کا خیال رکھیں میں کچھ دیر میں آتا ہوں"

ایرز نے فردوس آفندی سے کہا اور اپنا موبائل لے کر کمرے سے نکل گیا۔

دراصل وہ ان سب کے سوالات سے بچنے کے لیے گھر سے نکلا تھا۔

"ایرز نے تو کہا تھا مجھے کسی چیز سے الرجی ہو گئی ہے؟"

ماہم نے دل میں سوچا۔

"ماہم۔۔۔بچے تم ہی بتاؤ۔۔۔کیا ہوا تھا؟"

میکائیل آفندی نے ماہم کے سر پر ہاتھ رکھ کر اُس سے پوچھا۔

"ابّو جو ایرز کہہ رہیں ہیں وہی ہوا تھا۔بس صبح الٹی ہو رہی تھی تو ایرز مجھے ہسپتال کے لے گئے۔۔"

ماہم نے جھوٹ بولا۔اُسے تو خود نہیں پتہ تھا کہ اُسے ہوا کیا ہے۔

"ٹھیک ہے بیٹا آپ آرام کرو۔۔۔"

میکائیل آفندی نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گئے۔

باقی سب بھی چلے گئے۔

فردوس آفندی ماہم میں قریب آئیں۔

"بیٹا سچ بتاؤ۔۔۔وہی ہوا ہے جو ایرز نے کہا ہے یہ پھر بات کچھ اور ہے؟"

فردوس آفندی نے ماہم سے پوچھا۔

"نہیں امی۔۔۔وہی بات ہے۔۔۔اور اب ایرز مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔وہ میری اتنی ذرا سے طبیعت خرابی پر رو پڑے تھے امی۔۔۔وہ مجھے تکلیف نہیں پہنچائیں گے۔"

ماہم نے فردوس آفندی کو مطمئن کرنے کی کوشش کی۔

اُس کا ذہن الجھا ہوا تھا۔

"ایرز نے سب سے جھوٹ کیوں بولا۔۔۔ یہ پھر مجھ سے۔۔۔ بات کیا ہے آخر۔۔۔۔۔۔۔؟"

ماہم اُلجھے ذہین کے ساتھ دوائیوں کی زیرِ اثر سو گئی۔

"ایرز تو یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔۔"

ایرز کار سے نکل کر سڑک پر چل رہا تھا جب ایک کار اُس کے پاس آ کر رکی اور اُس میں سے اُس کا دوست مبشر نکلا۔

"میں۔۔۔ بس ایسے ہی۔۔۔ تم بتاؤ۔۔۔ کہاں ہو۔۔۔ کیا کر رہے ہو۔۔۔"

ایرز نے مبشیر سے مصافحہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں بس کچھ دنوں کے لیے یہاں آیا ہوں۔۔۔ تُجھے پتہ تو تھا میں امریکہ میں ہوتا ہوں۔۔۔ بس کچھ گھریلو مسئلے کی وجہ سے پاکستان آیا ہوں۔۔۔"

مبشر نے بتایا۔

"کیسی پروبلم۔۔۔"

ایرز نے پوچھا۔

"چل کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔۔"

مبشر ایرز کو لیے اپنی کار تک آیا۔

"اب بتا۔۔۔"

وہ دونوں ایک کیفے میں بیٹھے تھے تب ایرز نے پوچھا۔

"تُجھے تو پتہ ہی ہے میں شادی کے بعد اپنی بیوی کو لے کر امریکہ چلا گیا تھا ساتھ اپنے پاکستان کی ساری پراپرٹی بھی بیچ دی تھی۔

میرا ارادہ اب امریکہ میں ہی رہنے کہ تھا لیکن میری بیوی کی وجہ سے مجھے یہاں آنا پڑا۔

اُس کا کسی کے ساتھ افیئر ہو گیا تھا اور میں ایسی لڑکی کو اپنی بیوی کے طور پر قبول نہیں کر سکتا۔اس لیے اُس سے خلع لینے یہاں آیا تھا لیکن اُس کے گھر والوں نے مجھ پر ہی الزام لگا دیا۔

یار میری سمجھ نہیں آرہا کیا کروں۔۔۔کیسے ان سب سے باہر نکلو۔۔۔۔"

مبشر پریشان سا بولا۔

"تو فکر مت کر۔۔۔۔میرے پہچان میں ایک وکیل ہے۔۔۔میں اُس سے بات کرتا ہوں۔۔۔۔وہ تیرا کیس دیکھ لے گا۔"

ایرز نے مبشر کو تسلّی دی۔

"تھینک یو سو مچ یار۔۔۔ تُجھے تو پتہ ہے امی ابّو کے انتقال کے بعد میں زیادہ تر باہر ہی رہا ہوں اس لیے مجھے یہاں کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔"

مبشر تشکر آمیز لحظے میں بولا۔

"دوست اور کس لیے ہوتے ہیں یار۔۔۔"

ایرز نے اُسے تسلّی دی پھر دونوں نے کافی پی۔

مبشر نے ایرز کو گھر چھوڑ دیا اور خود گیٹ سے ہی چلا گیا اُسے کچھ کام تھا اس لیے۔

ایرز گھر آیا تو شام ہو چکی تھی۔

جیسے ہی اُس نے لاؤنج میں قدم رکھا فردوس آفندی اُس کے پاس آئیں۔

"ایرز میرے کمرے میں آؤ۔۔۔"

فردوس آفندی کہتیں اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

ایرز بھی اُن کے کمرے میں آگیا۔

فردوس آفندی صوفے پر بیٹھی تھیں اُنہوں نے ایرز کو بھی اشارے سے بیٹھنے کا کہا۔

"ایرز سچ سچ بتاؤ۔۔۔ ماہم کو کیا ہوا تھا؟"

فردوس آفندی ماہم کے سامنے تو چپ رہی تھیں لیکن اُنھیں اندازہ تھا کہ بات کچھ اور ہے جو ایرز اُن سے چھُپا رہا ہے۔

ایرز کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہیں تھی۔

"امی اُسے وہ فوڈ۔۔۔"

ایرز نے صبح والی بات دہرانی چاہی لیکن فردوس آفندی نے بیچ میں ہی ٹوک دیا۔

"ایرز میں نے کہا مجھے سچ سچ بتاؤ۔۔۔۔"

فردوس آفندی نے کہا۔

"امی وہ۔۔۔۔امی ماہم پریگننٹ ہے لیکن۔۔۔"..

ایرز کے گلے میں آنسوں کا گولہ اٹک گیا۔

"لیکن کیا۔۔۔؟"

فردوس آفندی نے پھر سے پوچھا۔

"لیکن امی اُس کے پیٹ میں کسی وجہ سے زخم ہو گیا ہے اور وہ۔۔۔اُس زخم کو ٹھیک کرنے کے لیے اُس کا آپریشن کرنا ہو گا۔

For more visit (exponovels.com)

اس آپریشن میں ہمارا بچہ ضائع ہو جائیگا۔اور اگر ہم نے جلد سے جلد ماہم کا آپریشن نہیں کروایا تو وہ کبھی کنسیبو نہیں کر پائے گی۔۔۔"

ایرز صوفے سے اٹھ کر زمین پر بیٹھ گیا اور فردوس آفندی کی گود میں سر رکھ لیا اور کسی بچّے کی طرح روتے ہوئے بولا

فردوس آفندی پہلے تو ماہم کی پریگننسی کا سن کر خوش ہوئی لیکن ماہم کے پیٹ کا زخم اور آپریشن کا سن کے پریشان ہو گئیں۔

" بیٹا میں سمجھ سکتی ہوں کہ تم پر کیا بیت رہی ہے۔۔۔ لیکن یہ مسئلے کا حل تو نہیں ہے نہ۔۔۔؟

اگر آپریشن کے بعد ماہم ٹھیک ہو سکتی ہے تو ہم یہ آپریشن ضرور کروائینگے۔۔۔اور بیٹا اللہ سے بہتر کی اُمید رکھو۔۔۔شاید آگے اللہ نے کچھ بہت بہترین لکھا ہو تم دونوں کے لیے"

فردوس آفندی نے ایرز کو تسلی دینی چاہی۔

اندر سے وہ خود پریشان تھیں۔

"امی۔۔۔میں خود کو سنبھال بھی لوں لیکن ماہم۔۔۔ماہم کو جب پتہ چالیگا۔۔۔امی وہ اُس دکھ کو کیسے برداشت کرے گی؟

ایرز نے سر اٹھا کر فردوس آفندی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بیٹا ابھی ماہم کو اُس کی پریگننسی کے بارے میں بتانا ٹھیک نہیں۔۔۔ایک بار آپریشن ہو جائے پھر ہم اُسے بتا دینگے کہ ہماری مجبوری کیا تھی۔اور اللہ نے چاہا تو بچے بعد میں ہو جاینگے۔۔۔میں جانتی ہوں اولاد کے کھونے کا غم کیا ہوتا ہے بیٹا لیکن تمہیں خود کو سنبھالنا ہو گا۔اگر تم ایسے بکھر جاؤ گے تو ماہم کو کون سنبھالے گا بیٹا؟ماہم کی ساری خوشیاں تم سے وابستہ ہے۔۔۔۔"

فردوس آفندی نے ایرز کو سمجھایا۔

"ٹھیک ہے امی۔۔۔میں ماہم م کے لیے خود کو مضبوط کرونگا۔۔میں اپنا غم بھول کر ماہم کو اس غم سے نکالوں گا۔"

ایرز نے اپنے آنسو صاف کیے۔

"شاباش بیٹا۔۔۔مجھے تم پر ناز ہے میرے بیٹے۔۔ماہم کو اب تم ہی اس غم سے باہر نکال سکتے ہو۔۔۔"

فردوس آفندی نے جھک کر ایرز کے ماتھے پر پیار کیا۔

ایرز اپنے کمرے میں آیا تو دیکھا ماہم آنکھیں بند کیے لیٹی ہے۔

پاس ہی اُس کی دوائیں رکھی تھی۔شاید وہ دواؤں کے زیرِاثر سو رہی تھی۔

ایرز چلتا ہوا ماہم کے پاس آیا اور جھک کر اُس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیئے۔

ایرز چینج کر کے بیڈ پر ماہم کے برابر لیٹ رہا تھا جب اُس نے ماہم کی بڑبڑاہٹ سنی۔

For more visit (exponovels.com)

"ایرز کہاں ہیں آپ۔۔۔پلیز میرے پاس آجائیں۔۔۔۔پلیز ایرز۔۔۔"

ماہم نیند میں ایرز کو اپنے پاس بلا رہی تھی۔

ایرز ماہم کے پاس لیٹ گیا اور اُسے اپنی باہوں میں بھر کر اُس کا سر اپنے سینے پر رکھ لیا۔

"میں یہیں ہوں ماہم۔۔۔۔تمہارے پاس۔۔۔۔میں تمہیں کبھی خود سے دور نہیں جانے دونگا۔۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔۔تم میرے پاس رھو گی۔۔۔۔ہمیشہ۔۔۔۔۔۔ایرز آفندی اپنی ماہم کو کبھی خود سے دور نہیں جانے دیگا۔ کبھی نہیں۔۔۔۔"

ایرز ماہم کو اپنے سینے سے لگائے اُس سے وعدہ کر رہا تھا۔

لیکن اُسے کہاں پتہ تھا اُس کا یہ وعدہ صرف وعدہ ہی رہ جائیگا اور جدائی اُن کا مقدّر بن جائیگی۔

۔

ماہم کو اچانک اپنے پیٹ میں درد محسوس ہوا۔

اُس نے ایرز کو دیکھا جو اُسے اپنے ساتھ لگائے سو رہا تھا۔

For more visit (exponovels.com)

ماہم نے آہستہ سے ایرز کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹائے اور اٹھنے لگی۔

"ماہم۔۔۔ کیا ہوا؟"

ایرز اپنے ہاتھ پر ماہم کے ہاتھ کو محسوس کر کے جاگا تھا۔

ماہم کو اٹھتے دیکھ وہ بھی اٹھ بیٹھا۔

"ایرز۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔ آہ۔۔۔"

ماہم نے ایرز کو دیکھا جو بیڈ پر بیٹھا اُسے دیکھ رہا تھا۔

وہ کچھ کہہ رہی تھی تب ہی اچانک اس کے پیٹ میں درد اٹھا اور کراہ کے رہ گئی۔

"ماہم۔۔۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔ کہاں درد ہو رہا ہے؟"

ایرز ماہم کی پیٹ پر ہاتھ رکھ کر پوچھنے لگا۔

"ایرز۔۔۔ میرے پیٹ میں۔۔۔ میرے پیٹ میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔ ایرز کچھ کریں۔۔۔"

ماہم ایرز کے کندھے پر سر ٹکائے اپنا ایک ہاتھ پیٹ پر رکھے کراہتی ہوئی بولی۔

"رکو۔۔۔ میں ڈاکٹر کو فون کرتا ہوں۔۔۔"

ایرز نے ماہم کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر دوسرے ہاتھ سے ڈاکٹر کو فون ملایا۔

"ہیلو۔۔ڈاکٹر۔۔۔۔ماہم کے پیٹ میں اچانک درد اٹھنے لگا ہے۔۔۔۔اُسے بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔۔میں اُسے ہسپتال لے کر آ رہا ہوں۔۔۔آپ ہے نہ۔۔۔؟"

ایرز جلدی جلدی بولنے لگا۔

"دیکھیے مسٹر ایرز۔۔۔اُن کو میڈیسن دے دیجئے ابھی۔۔۔لیکن اُن کا آپریشن کرنا بہت ضروری ہے۔۔۔۔آپ جلدی فیصلہ کریں۔۔۔"

ڈاکٹر نے ایرز سے کہا تو ایرز کال منقطع کر کے ماہم کی دوائیاں نکال کر اُسے کھلانے لگا۔

ماہم کو دوا کھلانے کے بعد بھی وہ اُسے لیے بیٹھا تھا۔ماہم اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی۔

ایرز ساری رات اُسے ایسے ہی باہوں میں لیے بیٹھا رہا۔

صبح ایرز نے ماہم کو بیڈ پر لیٹا دیا۔اور خود فریش ہو کر باہر نکل گیا۔

جاتے جاتے وہ فردوس آفندی کو ماہم کر پاس جانے کا کہنا نہیں بھولا تھا۔

ماہم اٹھی تو فردوس آفندی اُس کے پاس بیٹھی تھیں۔

"امی آپ۔۔۔۔ایرز کہاں ہیں؟"

ماہم نے کمرے میں نظر دوڑائی۔

"بیٹا اُسے کچھ کام تھا اس لیے گیا ہے۔۔۔مجھ سے کہہ کر گیا تھا کہ تمہارے خیال رکھوں۔۔۔۔"

فردوس آفندی نے کہا ساتھ اُسے اٹھنے میں بھی مدد دی۔

"امی ایرز کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ جب سے مجھے ہسپتال سے لے کر آئے ہیں مجھ سے کھینچے کھینچے رہنے لگے ہیں۔۔۔امی بتائیں نہ مجھے کیا ہوا ہے؟"

ماہم ایرز کی کل اور آج کی غیر موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے بولی تھی۔

"بیٹا ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔وہ بس اُسے کچھ کام تھا۔۔۔ابھی آجاتا ہے تھوڑی دیر میں۔۔"

فردوس آفندی نے اُسے سمجھانا چاہا۔

"لیکن امی ایرز"...

ماہم ایرز کا نام لے کر رو پڑی۔

"ماہم۔۔۔بیٹا ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔وہ آجائیگا۔۔۔۔جلدی سے فریش ہو جاو۔۔۔میں تمہارے لیے ناشتہ لے کر آتی ہوں۔۔۔پھر تمہیں دوائیں بھی لینی ہے۔۔"

فردوس آفندی نے ماہم کے بال پر ہاتھ پھیر کر کہا۔

"لیکن مجھے ہوا کیا امی۔۔۔"

ماہم نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے پوچھا۔

"بیٹا آپ کو کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔بس ویکنس ہو گئی ہے۔۔۔ٹھیک ہو جاؤ گی آپ جلدی۔۔"

فردوس آفندی نے ماہم سے جھوٹ بولا

فردوس آفندی ماہم کو سہارا دے کر واشروم تک لے گئیں۔

ماہم فریش ہو کر آگئ تھی فردوس آفندی نے ماہم کو ناشتہ کروایا اور دوائیں دے دی۔

ماہم دواؤں کو دیکھنے لگی۔

"امی آپ جائیں۔۔۔میں اب ٹھیک ہوں۔۔۔"

ماہم نے فردوس آفندی سے جانے کا کہا۔

"لیکن بیٹا آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک اور ایرز بھی آپ کے پاس نہیں ہے۔۔۔میں کیسے آپ کو چھوڑ کے جا سکتی ہوں۔۔۔"

فردوس آفندی نے جانے سے منع کیا۔

"امی۔۔۔میں اب ٹھیک ہوں۔۔۔اور اب میں تھوڑی دیر میں دوائیوں کے زیرِ اثر سو ہی جاؤ نگی۔۔۔آپ بھی ریسٹ کر لیں۔۔۔کب سے میرے پاس بیٹھی ہیں۔۔۔"

ماہم نے ایک اور کوشش کی اُنھیں کمرے سے بھیجنے کی۔

"لیکن بیٹا۔۔۔"

فردوس آفندی نے پھر منع کرنا چاہا۔

For more visit (exponovels.com)

"امی۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے اچھا نہیں لگا رہا کہ آپ میری وجہ سے پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔آپ پلیز ریسٹ کریں۔۔۔"

ماہم نے کہا تو فردوس آفندی نے اُس کے سر پر بوسہ دیا اور باہر چلیں گئی۔

ماہم نے اپنی دوائیں اٹھائی اور موبائل پر اُن کا نام لکھ کر گوگل کیا۔

اُن میں سے دو دوائیں پین کلر تھی،ایک نیند کی دوا تھی اور کچھ دوائیں اُس کی پریگننسی سے متعلق تھی۔

ماہم جیسے جیسے گوگل پر دوائیوں کے بارے میں پڑھتی جاتی اُس کی آنکھیں حیرت سے پھیل رہی تھی۔

"مطلب۔۔۔مطلب میں پریگننٹ۔۔۔میں پریگننٹ ہوں؟میرا اور ایرز کا بچہ۔۔۔"

ماہم نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔

اُس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"ایرز کو پتہ چلے گا تو وہ کتنے خوش ہوں گے۔۔۔"

ماہم بھیگی آنکھوں سے مسکرا رہی تھی۔

"کیا اُنھیں سچ میں نہیں پتہ کہ میں پریگننٹ ہوں یا وہ سب کچھ جانتے ہے۔۔۔کیا ایرز کو پتہ ہے کہ میں پریگننٹ ہوں؟اگر اُنھیں سب پتہ ہے تو وہ خوش کیوں نہیں ہے۔۔۔کیا وہ۔۔۔وہ یہ بچہ نہیں چاہتے؟کیا

وہ۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ میرے ایرز ایسے نہیں۔۔۔ وہ تو بہت خوش ہونگے جب اُنھیں پتہ چلے گا۔۔۔ لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ اُنھیں پتہ نہ ہو۔۔۔؟"

ماہم اپنے آپ سے باتیں کر رہی تھی۔

وہ یوں بیٹھی ایرز کے بارے میں سوچتی رہی تھوڑی دیر بعد اُسے نیند آنے لگی تو وہ بیڈ پر لیٹ کر سو گئی۔

ماہم کو سوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب ایرز کمرے میں داخل ہوا۔

ماہم کو بیڈ پر لیٹا دیکھ کر وہ اُس کے پاس آیا اور اُس کے ماتھے کو لبوں سے چھو کر اُس کا لحاف برابر کرتا بالکونی میں آ گیا۔

"کتنی کمزور ہو گئی ہے ماہم صرف دو دن میں۔۔۔ اُسے جب اُس کی پریگننسی کے بارے میں پتہ چلے گا تب کیا ہو گا؟"

ابھی اُسے کھڑے ہوئے کچھ ہی منٹ گزرے تھے کہ اُسکا فون بجا۔

اُس کی سوچ کہ تسلسل ٹوٹا تو وہ فون کی طرف متوجہ ہو گیا۔

دوسری طرف فارم ہاؤس سے فون تھا۔

"ہاں بولو۔۔۔"

ایرز نے کال ریسیو کرتے ہوئے کہا۔

"سر اُس لڑکے کا کیا کریں۔۔۔اب تو بہت دِن ہو گئے اُسے سزا دیتے ہوئے۔۔"

ایک آدمی کی آواز آئی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔اُسے جانے دو۔۔۔"

ایرز بولا۔

"لیکن سر اُس نے باہر جا کر آپ کے بارے میں کچھ بول دیا تو؟"

اُس آدمی کی پریشان سی آواز آئی۔

"نہیں۔۔۔اُس کی حالت ایسی نہیں۔۔۔اور ویسے بھی میرا مطلب پورا ہو چکا ہے۔جس مقصد کے لیے میں نے اُسے رکھا تھا اب وہ پورا ہو چکا ہے۔اب وہ میرے لیے بیکار ہے۔۔۔میں اب اُس کے اور نکھرے برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔اب اُس کا کوئی کام نہیں۔۔۔۔میں نے اُسے اتنا مجبور کر دیا ہے وہ چاہے پھر بھی کچھ نہیں ہو سکتا میرا۔میں اُسے اب اور برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔"

ایرز باہر دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا لیکن وہ اُس بات سے انجان تھا کا ماہم اُس کی آواز سن کر جاگ چکی تھی اور اُس کی آخری بات سن کر حیران سے بیڈ سے اٹھ کر اُس کی طرف آ رہی تھی۔

ایرز نے کال کاٹ دی۔

اُس کا فون ایک بار پھر بجا۔

اس بار مبشر کی کال آرہی تھی۔

"ہاں۔۔۔۔ نہیں یار۔۔۔۔ہاں خلع کے پیپرس بن گئے ہیں۔۔۔ہاں بس چند دن کی بات ہے۔۔۔ نہیں کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔ میں نے خلع کے لیے شرطیں ہی ایسی رکھی ہیں کہ اُنھیں ماننا ہے پڑے گا۔۔۔ہاں میں نے سب پڑھ لیا ہے۔۔۔۔ تم دیکھ لو پھر سائن کروا لیتے ہیں۔۔۔"

ایرز مبشر اور اُس کی بیوی کے خلع کے بارے میں بات کر رہا تھا لیکن ماہم خلع کے نام پر حق دق سی ایرز کی پیٹھ دیکھتی رہی۔

اس کے پہلے کال پر کہیں بات اور اب خلع۔۔۔ ماہم کچھ اور ہی سوچ جا رہی تھی۔

اُس کے ایرز کی طرف بڑھتے قدم وہیں تھم گئے۔۔۔

وہ دروازے تک آئی اور مشکل سے اپنے وجود کو گھسیٹے نیچے جانے لگی۔

اُس کے ذہن میں ایرز کی باتیں گونجنے لگی۔

"میں اب اُسے اور برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔ میرا کام نکل چکا ہے۔۔۔ جس مقصد کے لیے میں نے اُسے رکھا تھا وہ اب پورا ہو چکا ہے۔۔۔ خلع کے پیپرس تیار ہیں۔۔۔ میں نے ایسی شرطیں رکھی ہے کہ وہ لوگ مجبور ہو جائینگے۔۔۔"

ماہم کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔

وہ بے دھیانی میں سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ اچانک اُس کا پیر پھسلا اور وہ اوپر سے سیدھی آخری سیڑھی پر آگیری۔

اُس کے سر سے خون کی دھار سی بہنے لگی۔

"ڈیڈ۔۔۔۔۔"

ماہم پیٹ پر ہاتھ رکھے زور سے چلائی۔

ایرز بالکونی میں کھڑا فون کاٹ کر اپنی جیب میں رکھ رہا تھا ماہم کی آواز پر بھاگ کر کمرے میں آیا اور خالی بیڈ دیکھ کر کمرے سے باہر بھاگا۔

ایرز کمرے سے باہر آیا تو ماہم کو سیڑھیوں کے پاس خون سے لت پت دیکھ کر ایک پل کو تو اُسے اپنی دنیا ختم ہوتی نظر آئی۔۔

فردوس آفندی اور بینش ماہم کے پاس بیٹھی اُسے پُکار رہی تھیں

وہ بھاگتا ہوا دو سیڑھیاں پھلانگتا نیچے پہونچا اور ماہم کے گال تھپتھپاتے ہوئے اُسے پکارنے لگا۔

ماہم بیہوش ہو چکی تھی۔

ایرز اُس کے بے جان ہوتے وجود کو باہوں نے اٹھا کر باہر کی طرف بھاگا۔

فردوس آفندی بھی ساتھ آئیں

ایرز ماہم کو اپنی کار کی بیک سیٹ پر ڈال کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آیا تب تک فردوس آفندی بھی کار میں بیٹھ چکی تھیں

ایرز آناً فاناً ماہم کو ہسپتال لے آیا۔

ہسپتال میں آتے ہی ماہم کو سٹریچر پر ڈال کر آپریشن تھیٹر میں لے جایا جا چکا تھا۔

اُس کی ڈاکٹر نے اُس کا چیک اپ کیا اور عجلت میں باہر آئی

ایرز اور فردوس آفندی باہر ہی کھڑے تھے۔

ایرز ماہم کی حالت دیکھ کر پاگل ہو رہا تھا۔

ماہم کو ایسے دیکھ کر اُسے لگ رہا تھا اُس کی روح اُس کے جسم سے الگ ہو رہی ہے۔وہ بے چین، پریشان سا کھڑا تھا۔

فردوس آفندی بھی پریشان تھی۔

ڈاکٹر ایرز کے پاس آئی۔

"مسٹر ایرز۔۔۔میں نے پہلے ہی بتایا تھا کہ آپ کی وائف کے پیٹ کا زخم اُن کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔اب انٹرنل بلیڈنگ کی وجہ سے ہمیں فوراً اُن کا آپریشن کرنا ہوگا ورنہ اُن کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔

آپ پلیز اس فورم پر سائن کریں اور O نیگیٹیو خون کا انتظام کریں

اُن کا کافی خون بہہ چکا ہے اور ابھی آپریشن میں بھی اُن کا خون ضائع ہونے کے چانسز ہے۔

آپ پلیز یہ سب جلدی کریں۔۔۔"

ڈاکٹر عجلت میں کہتی آپریشن تھیٹر کے اندر چلی گئی۔

"امی۔۔۔امی میری ماہم۔۔۔۔میری ماہم کو۔۔۔۔امی ان کو کہیں نہ کہ میری ماہم کو بچالیں۔۔۔۔میں۔۔۔میں مر جاؤں گا اُس کے بنا۔۔۔امی۔۔۔۔مجھے میری ماہم دے دیں امی۔۔۔۔پلیز۔۔۔پلیز امی مجھے میری ماہم دے دیں۔۔۔۔"

ایرز فردوس آفندی کے پاس آکر روپڑا اور بلک بلک کر اُن سے ماہم کو مانگے جا رہا تھا۔

فردوس آفندی کو ایرز کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔

ایک بار ماہم بھی ایرز کے لیے اُن کے سامنے ایسے ہی بلک بلک کر روئی تھی۔

وہ اُسے لیے سائڈ کی بینچ تک آئیں اور اُسے وہاں بیٹھا دیا۔

معراج کو بینش نے فون کر کے ماہم کے بارے میں بتادیا تھا۔

معراج میکائیل آفندی کی ساتھ ہسپتال پہونچا تو دیکھا ایرز ہاتھوں میں فورم لیے بینچ پر بیٹھا ہے فردوس اُس کے پاس کھڑی اُسے کے سر کو سہلا رہی ہیں۔

"امی۔۔۔ کیا ہوا ہے ماہم کو۔۔۔۔؟"

معراج فردوس آفندی کے پاس آکر پوچھنے لگا۔

"معراج اچھا ہوا آپ لوگ آ گئے۔

بیٹا یہ فورم دیکھو۔۔۔ اُسے جلدی سے سائن کرنا ہے اور سنیے آپ۔۔۔۔۔ آپ کہیں سے جلدی سے O نیگیٹیو بلڈ کا انتظام کریں۔۔۔۔ ماہم کا خون بہت بہہ چکا ہے۔ تھوڑی دیر میں اُس کا آپریشن ہے۔۔۔"

فردوس آفندی معراج اور میکائیل آفندی کو دیکھ کر کچھ مطمئن ہوئیں۔

اور جلدی جلدی اُنھیں سب بتانے لگی۔

"امی۔۔۔ میرا بلڈ گروپ O نیگیٹیو ہی ہے۔۔۔ میں ماہم کو خون دوں گا۔۔۔۔"

معراج نے خون کے بارے میں سن کر کہا اور ساتھ ہی فورم بھی پڑھنے لگا۔

"امی۔۔۔ اس میں تو لکھا ہے کہ اُس آپریشن میں اگر ماہم یہ اُس کے بچے کو کچھ ہو جاتا ہے تو ہسپتال اس بات کا ذمے دار نہیں۔۔۔۔ امی کیا ماہم پریگننٹ ہے؟"

معراج حیران سا پوچھنے لگا۔

"بیٹا میں وہ سب آپ کو بعد میں بتاتی ہوں۔۔۔آپ پہلے فورم سائن کریں۔۔۔اور ڈاکٹر کو بتائیں خون کا انتظام ہو گیا ہے۔۔۔"

فردوس آفندی پریشان سی بولی۔

تب ہی ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر آئی۔

"آپ لوگو نے فورم سائن نہیں کیا ابھی تک؟اور بلڈ کا انتظام ہوا یہ نہیں؟"

ڈاکٹر نے آتے ساتھ پوچھا۔

"جی۔۔۔بلڈ کا انتظام ہو گیا ہے۔۔۔اور فورم بھی ہم سائن کر رہے ہیں۔۔۔ایرز سائن کرو۔۔۔"

معراج نے ڈاکٹر اور پھر ایرز سے کہا۔

ایرز نے سر اٹھا کے معراج کو دیکھا۔

"میں کیسے۔۔۔میں کیسے اپنی ماہم۔۔۔نہیں میں اس پر سائن نہیں کر سکتا۔۔۔۔میں اپنی ماہم۔۔۔نہیں۔۔۔"

ایرز روتے ہوئے بولا۔

وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگتا تھا۔

"ایرزان پر سائن کرو ورنہ ہم ماہم کو کھو دینگے۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

میکائیل آفندی نے ایرز کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کرب سے کہا تو ایرز نے ایک نظر معراج اور میکائیل آفندی کو دیکھا اور فورم پر سائن کر دیے۔

سائن کرتے اُس کی آنکھ سے ایک موتی ٹوٹ کر اُس کے نام کو پھیلا گیا۔

معراج نے فورم ڈاکٹر کی طرف بڑھایا اور خود اُن کے ساتھ گیا تا کہ ماہم کو خون دے سکے۔

معراج نے ماہم کو خون دیا۔

اب اُس کا آپریشن ہو رہا تھا۔

ایرز وہیں آپریشن تھیٹر کے باہر کھڑا نماز ادا کرتے ہوئے رو رو کر ماہم کی سلامتی کی دعا مانگے جا رہا تھا۔

فردوس آفندی بھی سر پر دوپٹہ رکھے بینچ پر بیٹھی ماہم کے لیے دعا کر رہی تھیں۔ میکائیل آفندی ہاتھوں میں تسبیح تھامے اُس کے لیے دعا گو تھے۔

معراج مسجد چلا گیا تھا۔

بینش اور زنیرہ بھی گھر پر ماہم کی سلامتی کی دعا مانگ رہی تھیں۔

سب لوگ ماہم کے لیے دعا گو تھے۔

ڈاکٹر آپریشن کے بعد کمرے سے باہر آئی اور اپنے سر سے ہرے رنگ کی ٹوپی جو ڈاکٹرز آپریشن کے وقت پہنتے تھے اُسے اُتار کر ایرز کی طرف بڑھیں۔

ایرز آنسو سے تر چہرے کے ساتھ ماہم کے لیے دعا کر رہا تھا۔

جیسے ہی اُس نے دعا ختم کر کے ڈاکٹر کو دیکھا تو اُسے کسی انہونی کا اندیشہ ہوا۔۔۔

ڈاکٹر ایرز کی طرف آئی۔

"ڈاکٹر۔۔۔میری ماہم کیسی ہے؟"

ایرز ڈاکٹر سے پوچھنے لگا۔

"مسٹر ایرز آپ کی وائف کی جان تو ہم نے بچا لی ہے لیکن۔۔۔۔"

میکائیل آفندی، فردوس آفندی ایرز سب سانس روکے ڈاکٹر کی اگلی بات سننے کے لئے خود کو تیار کرنے لگے۔۔۔

معراج بھی اُن کے پاس آ گیا۔

"ہم نے آپ کی وائف کی جان بچا لی ہے۔۔۔ لیکن اُن کے زخم کو صاف کرتے ہوئے آپ کا بچہ ضائع ہو گیا اور بلیڈنگ زیادہ ہونے کی وجہ سے اب اُن کے ماں بننے کے چانسز بھی بہت کم ہے۔۔۔"

ڈاکٹر نے بات مکمل کی تو معراج کے ساتھ میکائیل آفندی اور فردوس آفندی کا بھی شوک کے مارے برا حال تھا۔

ایرز کا تو حال مانو کاٹو تو بدن سے خون نہیں کہ مترادف تھا۔

وہ آنکھیں فاڑے ڈاکٹر کو دیکھتا رہا

" ڈاکٹر ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ڈاکٹر میں۔۔۔ میں ماہم کو۔۔۔ میں۔۔۔"

ایرز ڈاکٹر کے پاس آکر بول رہا تھا لیکن بول نہیں سکا۔

"دیکھیے میں سمجھ سکتی ہیں لیکن ان کی انٹرنل بلیڈ نگ کی وجہ سے اُن کا زخم کافی بگڑ چکا تھا اگر ہم ابھی آپریٹ نہ کرتے تو اُن کی جان بھی جا سکتی تھی۔۔۔ آپ اللہ کا شکر ادا کیجئے کہ ہم اُن کی جان بچانے میں کامیاب ہو سکے ہیں۔۔۔ ہم اُن کے کچھ ٹیسٹ اور کرینگے اُس کے بعد ہم پکا کچھ کہہ سکتے ہیں۔۔۔ آپ حوصلا رکھیں۔۔۔ اللہ سب بہتر کریگا۔۔۔"

ڈاکٹر ایرز کو تسلّی دیتے آگے بڑھ گئی۔

ایرز ساکت وجود کے ساتھ بیٹھا رہا۔

"میں ماہم کو کیسے بتاؤنگا یہ سب کچھ۔۔۔ میں کیسے کہونگا کہ اب وہ کبھی ماں نہیں بن سکتی؟ میں کیسے اُسے اتنا بڑا غم دے دوں؟"

ایرز بالوں میں ہاتھ پھیر کر سوچے جا رہا تھا۔

کچھ دیر بعد ماہم کو کمرے میں شفٹ کر دیا گیا۔

اُسے اب تک ہوش نہیں آیا تھا۔ رات ہو چکی تھی لیکن وہ اب بھی آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔

"بیٹا تم گھر چلے جاؤ۔۔۔ میں ماہم کے پاس رک جاتی ہوں۔۔۔"

فردوس آفندی نے ایرز سے کہا تو ایرز جو ماہم کا ہاتھ پکڑے بیٹھا تھا نہیں میں گردن ہلانے لگا۔۔۔

"نہیں۔۔۔آپ سب جاؤ۔۔۔میں۔۔۔میں میری ماہم کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤنگا۔۔۔کہیں نہیں۔۔۔میں میری ماہم کے پاس رہونگا۔۔۔آپ سب جاؤ۔۔۔"

ایرز ماہم کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

"ایرز تم گھر جاؤ۔۔۔ریسٹ کرو۔۔۔"

میکائیل آفندی نے ایرز کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"نہیں ابّو۔۔۔میری ماہم کو میری ضرورت ہے۔۔۔میں اُسے چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤنگا۔۔۔میں میری ماہم کے پاس رہونگا۔۔۔"

ایرز بضد تھا۔

معراج نے اُن دونوں کو اشارے سے ساتھ چلنے کا کہا۔

"ابّو ابھی ماہم کو ایرز کی ضرورت ہے۔۔۔آپ دونوں گھر جائیں۔۔۔میں ایرز اور ماہم کے ساتھ ہوں۔۔۔آپ لوگ صبح آجایئے گا۔۔۔"

معراج نے فردوس آفندی اور میکائیل آفندی سے کہا تو دونوں گھر چلے گئے۔

معراج ماہم کے کمرے میں آگیا۔

ایرز ماہم کا ہاتھ تھامے اُس کے بیڈ پر بیٹھا تھا۔

معراج چلتا ہوا ایرز کے پاس آیا اور اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا

"ماہم ٹھیک ہو جائیگی ایرز۔۔۔۔"

معراج نے کہا لیکن ایرز نے کوئی جواب نہیں دیا۔

ایرز ویسے ہی ماہم کا ہاتھ تھامے ایک ٹک ماہم کا چہرہ دیکھے جا رہا تھا۔

ماہم بیہوش تھی۔

معراج چلتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا۔

وہ سیدھا آفس سے آیا تھا اس لیے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے ہی سو گیا۔

نرس کمرے میں آئی۔

"یہ دوائیں لے کر آجائیں اور ان کے کچھ ٹیسٹ رپورٹس 2nd فلور سے کلیکٹ کر لیں۔"

نرس ایرز کے پاس آکر بولی تو ایرز نے معراج کو دیکھا جو صوفے کی پشت سے ٹیک لگائیے بیٹھا ہوا سو رہا تھا۔

ایرز نے پیپر پکڑ لیا اور ماہم کا ہاتھ آہستہ سے بیڈ پر رکھ دیا۔

ایرز جیسے کمرے سے گیا ماہم نے دھیرے سے آنکھیں کھول دی۔

ماہم نے کمرے کو دیکھا جہاں ایک نرس کھڑی تھی اور صوفے پر معراج سو رہا تھا۔

"ایرز "

ماہم نے ایرز کو پکارا۔

نرس جلدی سے اُس کے پاس آئی۔

"کیسا لگ رہا ہے اب آپ کو؟"

نرس سے ماہم سے پوچھا۔

" "میں۔۔۔آہ۔۔۔"

ماہم درد سے کرائی۔۔۔

اُس کے سر پر پٹی لگی تھی۔

پیٹ پر سٹیچز تھی۔ہاتھ اور پیروں پر رگڑ لگی تھی جن پر پٹی لگائی گئی تھی

نرس نے ماہم کو کراہتے دیکھا تو ایک انجکشن لگا دیا۔

ماہم کے درد میں افاقہ ہونے لگا۔

"میرے۔۔۔میرے ہسبنڈ۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

ماہم نے نرس سے پوچھا۔

"وہ ابھی یہیں تھے۔آپ کی دوائیں لانے گئے ہیں اور یہ اُن کا موبائل کب سے بج رہا ہے۔۔۔۔"

نرس سے موبائل ماہم کی طرف بڑھایا۔

"مجھے کیا ہوا ہے؟"

ماہم نے موبائل لیتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کے پیٹ کا آپریشن ہوا ہے جس میں آپ کا بچہ ضائع ہو گیا ہے۔آپ کا زخم ابھی تازہ ہے۔۔۔تو خیال رکھیے گا"

نرس سے کہا تو ماہم کو اپنی دنیا گھومتی محسوس ہوئی۔۔۔

"میرا بچہ۔۔۔۔"

ماہم نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔

"ابھی تو میں نے اُسے محسوس تک نہیں کیا تھا۔۔۔وہ جو میرے اور ایرز کی محبت کی نشانی تھا۔۔۔میرے وجود کا حصہ۔۔۔"

ماہم کے آنسو لڑی کی صورت بہنے لگے۔

"دیکھیے آپ اس طرح سے روئے مت۔۔۔سب ٹھیک ہو جائیگا۔۔۔آپ کو ابھی آرام کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔"

نرس نے ماہم کو روتے دیکھا تو بول پڑی۔

"میرے ہسبنڈ کو بولادیں۔۔۔اُنھیں۔۔۔اُنھیں بتادیا آپ نے میرے بچے کے بارے میں؟"

ماہم نے روتے ہوئے پوچھا۔

"جی۔۔۔۔یہ آپریشن اُن ہی کے کہنے پر تو ہوا ہے۔۔۔۔"

نرس نے بتایا۔

"نہیں۔۔۔آپ جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔وہ کبھی ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔میرے ایرز ہمارے بچے کو نہیں۔۔۔۔نہیں میرے ایرز ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔میں آپ لوگو کو چھوڑوں گی نہیں۔۔۔میں آپ لوگو پر کیس کرونگی۔۔۔۔آپ لوگو نے بنا ہمیں بتائے ہمارے بچے کو۔۔۔میں آپ لوگو کو نہیں چھوڑوں گی۔۔۔"

ماہم تکیے پر سر کو یہاں وہاں ہیلاتی کہے جا رہی تھی۔

اُس کا انداز جنونی ہو رہا تھا۔

"دیکھیے مس ہمارے پاس اُن کا سائن کیا ہوا فورم ہے۔۔۔"

نرس نے فائل میں سے وہ فورم نکال کر ماہم کے سامنے کیا۔

ماہم بیڈ سے اٹھ کر فورم دیکھنے لگی۔ فورم پر ایرز کے سائن دیکھ کر ماہم حیرت سے گنگ رہ گئی۔

کچھ دیر تک وہ کچھ بول ہی نہیں پائی۔

ایرز رپورٹ لینے گیا تو وہاں کافی رش تھا اس لیے اُسے وقت لگ گیا۔

اُس کے بعد فارمیسی پر دوا کا اسٹاک ختم ہو جانے کی وجہ سے اُسے ہسپتال کے باہر جا کر دوا لانی پڑی۔

ماہم صدمے کی حالت میں بیڈ پر بیٹھی تھی تب ہی

ایرز کا فون بجا۔

ایرز کے فون پر مصباح کی کال آ رہی تھی۔

"مصباح۔۔۔"

ماہم نے حیرانی سے فون کو دیکھا۔

فون بج بج کے کٹ گیا تو ماہم نے کال ہسٹری کھول لی۔

وہاں روز ہی مصباح کی کال کا ریکارڈ تھا۔

ماہم ابھی پچھلے صدمے سے ہی نہیں اُبھر پائی تھی کہ ایک اور صدمہ اُسے آ لگا۔

ماہم نے اپنے آنسو اپنے ہاتھوں کی پشت سے صاف کیے اور ایک فیصلہ کر لیا۔

یہاں سے دور جانے کا فیصلہ۔۔۔۔

ایرز کی زندگی سے نکل جانے کا فیصلہ۔۔۔۔

"ایک پین اور پیپر ملے گا؟"

ماہم نے نرس سے کہا تو نرس نے اُسے پیپر اور پین اُسے دے دیا۔

ماہم جیسے جیسے پین سے لکھتی جاتی اُس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی روانگی تیز ہوتی جا رہی تھی۔

اُس نے روتے ہوئے پیپر پر آخری لائن لکھ کر پیپر فولڈ کر نرس کی طرف بڑھایا۔

"میرے ہسبنڈ آئیں تو اُنھیں یہ دے دیں پلیز۔۔۔۔"

نرس نے نہ سمجھی سے ماہم کو دیکھا اور پیپر پکڑ لیا۔

نرس نے پیپر جیب میں رکھ لیا

ماہم بیڈ پر تکیے کے سہارے بیٹھی تھی۔

نرس باہر چلی گئی تو ماہم دھیرے سے بیڈ سے اٹھی اور ایک نظر معراج کو دیکھتی پاس پڑی چادر اٹھا کر اپنے گرد لپیٹ کر اپنا چہرہ کور کر لیا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتی ہسپتال کے باہر آ گئی۔

"ماہم۔۔۔۔یہ تم ہو؟"

افضل صدیقی کی آواز پر ماہم نے مڑ کر دیکھا۔

اُس کے چہرے سے ذرا سی چادر ہٹی تو افضل صدیقی نے ماہم کو پہچانتے ہوئے اُسے آواز دی تھی۔

"سر آپ۔۔۔"

ماہم اُن کے پاس آئی۔

"ہاں بیٹا۔۔۔ میں یہاں اپنی بہن کے کام سے آیا تھا۔ وہ بھی ڈاکٹر ہیں اُن کے ایک پیسینٹ کے کچھ رپورٹ لے کر مجھے اُنھیں اُن کے ہسبنڈ کو دینا ہے وہ کل اسلام آباد جا رہے ہیں میں یہاں اس لیے آیا تھا۔

لیکن آپ۔۔۔آپ یہاں اور یہ کپڑے۔۔۔آپ یہاں پر داخل ہوئی ہو کیا؟ کیا ہوا ہے آپ کو!؟"

افضل صدیقی پریشان سے پوچھنے لگے۔

"سر کیا میں آپ سے ایک فیور مانگ سکتی ہوں؟"

ماہم کو نہیں پتا تھا کہ وہ ہسپتال سے نکلنے کے بعد کہاں جائیگی۔ لیکن افضل صدیقی کو دیکھ کر اُسے لگا کہ شاید وہ اُس کی مدد کر سکتے ہیں۔

"جی جی بیٹا۔۔۔بولیں۔۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

افضل صدیقی نے فوراً کہا۔

"سر کیا آپ میرا کچھ دنوں کے لیے کہیں رہنے کا انتظام کر سکتے ہیں؟"

ماہم نے افضل صدیقی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں نہیں بیٹا۔۔۔ آپ نے اتنے دِن ہمارے یہاں کام کیا اور سیلری بھی نہیں لی۔۔۔ یہ تو میرا فرض ہے۔۔۔ آپ آئیں میرے ساتھ۔۔۔"

افضل صدیقی نے ماہم سے کہا اور اُسے لے کر اپنی کار کی طرف آئے۔

ماہم کو کار میں بیٹھا کر وہ کار ہسپتال کے احاطے سے باہر نکال لے گئے۔

ایرز دوائیں لے کر واپس آیا تو ماہم کمرے میں نہیں تھی معراج اسی طرح صوفے پر بیٹھا سو رہا تھا۔

ایرز نے دوائیں ٹیبل پر رکھی اور کمرے سے باہر جانے لگا۔

اُسے لگا ماہم کو کسی ٹیسٹ کے لیے لے جایا گیا ہے۔

"ماہم کہا ہے؟"

ایرز نے سامنے سے آتی نرس سے پوچھا

"وہ تو کمرے میں تھیں۔۔۔۔"

نرس نے کہا اور کمرے میں آ گئی۔ کمرا خالی دیکھ کے وہ واشروم کی طرف بڑھی لیکن وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔

"میں اُنھیں یہی چھوڑ کے گئی تھی۔۔۔"

نرس پریشان سی بتانے لگی۔

"تو ماہم گئی کہاں؟ وہ تو بیہوش تھی۔۔۔۔ بیہوشی میں وہ خود تو اٹھ کر نہیں جا سکتی نہ۔۔۔؟"

ایرز پریشان سا بولا۔

"آپ کے جانے کے بعد اُنھیں ہوش آیا تھا اور جب اُن کے پوچھنے پر میں نے اُنھیں بتایا کہ اُن کا آپریشن ہوا ہے تو وہ بہت رو رہی تھیں۔۔۔ میں نے اُنھیں ریلیکس رہنے کو کہا تھا اور میں دوسرے پیشنٹ کو دیکھنے چلی گئی تھی۔"

نرس نے تفصیل سے بتایا تو ایرز نے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام لیا۔

"آپ نے اُسے۔۔۔۔ اُسے بچّے کے بارے میں بتا دیا تھا؟"

ایرز پریشان سا بولا۔

"ہاں"

نرس نے اقرار کیا۔

"اُف۔۔۔۔ ماہم۔۔۔"

ایرز ماہم زور سے چلاتا فرش پر۔ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا

ایرز کے چلانے پر معراج کی آنکھ کھلی اور وہ ایرز کے پاس آیا۔

"ایرز کیا ہوا؟ اور ماہم کہاں ہے؟"

معراج ایرز کے پاس فرش پر بیٹھا ہوا بیڈ کو دیکھتے پوچھ رہا تھا۔

"وہ چلی گئی۔۔۔۔ مجھے چھوڑ کے چلی گئی۔۔۔۔"

ایرز بس اتنا بولا۔

"کہاں۔۔۔؟ کہاں چلی گئی۔۔۔؟ ایرز اٹھو۔۔۔ وہ یہیں کہیں ہو گی۔۔۔۔ ہم اُسے ڈھونڈ ھتے ہیں۔۔۔۔"

معراج بولا اور ایرز کو اپنے ساتھ کھڑا کر کی باہر لایا۔

دونوں ماہم کو ڈھونڈ ھنے لگے۔۔۔۔

دونوں نے سارا ہسپتال چھان مارا لیکن ماہم نہیں ملی۔

ماہم ہسپتال میں ہوتی تو ملتی نہ۔۔۔۔ وہ تو کب کا یہاں سے جا چکی تھی۔

ایرز پاگلوں کی طرح ماہم کو ڈھونڈ رہا تھا۔

لیکن ماہم نہیں ملی۔

"ماہم۔۔۔۔۔"

ایرز ماہم کا نام پکارتا اپنے سر کے بالوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑے فرش پر بیٹھتا چلا گیا۔

ماہم۔۔۔اُس کی دنیا۔۔۔۔۔اُس سے جدا ہو گئی تھی۔۔۔

\---

۔

تُجھ سے بچھڑ کر زندہ ہوں۔۔۔

جان بہت شرمندہ ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہم افضل صدیقی کے ساتھ اُن کے گھر آ گئی۔

اُن کی بیگم نے اُسے کچھ کپڑے دے دیے۔ماہم چینج کر کے آئی تب تک افضل صدیقی اپنے بہنوئی کو لے کر آ گئے۔وہ بھی ڈاکٹر تھے اور کل اسلام آباد واپس جا رہے تھے۔

ماہم چینج کر کے آئی تو اُنہوں نے ماہم کو چیک کیا اور اُسے ایک انجکشن لگادیا کیوں کہ اُس کا آپریشن ابھی تازہ تھا اور پین کیلر کا اثر ختم ہوتے ہی اُسے درد اُٹھنا شروع ہو جاتا۔

ماہم کچھ ہی دیر میں سو گئی۔

افضل صدیقی کے بہنوئی عمر انصاری نے ماہم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مختصر اُس کا تعارف کروادیا۔

عمر انصاری نے افضل صدیقی کو ماہم کی کنڈیشن کے بارے میں بتایا تو وہ شوکڈ رہ گئے۔

ساری رات افضل صدیقی کی بیگم جمیلہ ماہم کے پاس بیٹھی رہی۔

ماہم رات بھر نیند میں ایرز کو پکارتی رہی تھی۔

"میں کراچی میں نہیں رہنا چاہتی۔۔۔مجھے کسی اور شہر جانا ہے۔۔۔آپ مجھے کوئی کام دلوادیں۔۔۔میں پیسوں کا انتظام ہوتے ہی یہاں سے چلی جاؤنگی۔"

صبح اُسے ہوش آیا تو ماہم نے افضل صدیقی کو دیکھ کر اُن سے کہا۔

"بیٹا آپ یہ کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔آپ کی کنڈیشن ابھی بہت خراب ہے۔۔۔آپ ابھی کہیں نہیں جا سکتیں۔۔۔آپ کا جب تک من کرے آپ یہیں رہیں میرے پاس۔۔۔آپ مجھے میری بیٹی کی طرح عزیز ہو ماہم۔۔۔"

افضل صدیقی نے کہا تو جمیلہ نے بھی اُن کی تائید کی۔

"ہاں بیٹا۔۔۔آپ یہی رہو ہمارے ساتھ۔۔۔۔"

جمیلہ نے کہا تو ماہم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"میں اس شہر میں اب اور نہیں رہ سکتی۔۔۔اس شہر نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا ہے۔۔۔۔میرا بچہ۔۔۔۔میرا شوہر۔۔۔۔میرا گھر۔۔۔۔سب کچھ۔۔۔اگر میں اور یہاں رہی تو ایز ضرور مجھے ڈھونڈھ لیں گے۔۔۔اور پھر۔۔۔پھر مجھے طلاق۔۔۔۔نہیں نہیں۔۔۔میں طلاق نہیں لوں گی۔۔۔۔میں اُن کے نام کے سہارے اپنی زندگی کاٹ لوں گی۔۔۔لیکن میں۔۔۔۔میں اُن سے۔۔۔"

ماہم روتے ہوئے بولے جا رہی تھی۔۔۔روتے روتے اُس کے آنسو تیزی سے بہنے لگے اور وہ نڈھال ہو کر بیٹھ کر لمبی لمبی سانس لینے لگی۔

عمر انصاری نے ماہم کو انجکشن لگا دیا جس کے زیرِ اثر وہ پھر سو گئی۔

وہ اٹھی تو دوپہر کے 3 بج رہے تھے۔

جمیلہ ماہم کے پاس بیٹھی تھی اور افضل صدیقی صوفے پر۔

ماہم کی باتیں سننے کے بعد اُنھیں اندازہ تو ہو گیا تھا کہ اُسے کوئی بہت بڑا دھچکا لگا ہے لیکن وہ کیا ہے وہ اُس سے نہ پوچھ پائے تھے۔

ماہم نے آنکھیں کھول کر دونوں کو دیکھا۔

For more visit (exponovels.com)

"ماہم۔۔۔بیٹا آپ یہاں نہیں رہنا چاہتی تو ہم آپ کو اسلام آباد لے چلتے ہیں۔۔۔۔وہاں ہماری بڑی بہن رہتی ہیں۔۔۔ عمر انصاری اُن کے ہی شوہر ہیں۔۔۔وہ آج اسلام آباد جا رہیں ہیں آپ بھی ہمارے ساتھ وہیں چلو۔۔۔وہاں آپ کا علاج بھی ہو جائیگا اور آپ کی مشکل بھی حل ہو جائیگی۔"

افضل صدیقی ماہم کے پاس آکر بولے۔

ماہم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

افضل صدیقی اور جمیلہ عمر انصاری کی نگرانی میں ماہم کو اپنے ساتھ اسلام آباد لے آئے۔

اسلام آباد آتے ہی افضل صدیقی نے ماہم کو ہسپتال میں داخل کرا دیا۔

افضل صدیقی کی بہن اور عمر انصاری کی بیوی شازمہ انصاری نے ماہم کا باریک بینی سے چیک اپ کرنے کے بعد اُس کا علاج شروع کر دیا۔

ایرز پاگلوں کی طرح ماہم کو سارے شہر میں ڈھونڈھ رہا تھا۔

اُسے ایک پل بھی قرار نہیں تھا۔

اُس نے پولیس کی بھی مدد لی لیکن ماہم اس شہر میں تھی ہی نہیں تو ملتی کیسے۔

"کہیں ماہم اپنی محبت کے پاس واپس تو نہیں چلی گئ؟

کہیں وہ کسی مجبوری کی وجہ سے تو نہیں رہی اتنے دِن میرے ساتھ؟ کہیں ماہم اُس کے واپس آنے پر اُس کے ساتھ تو نہیں؟ نہیں نہیں۔۔۔ میری ماہم صرف مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔وہ صرف میری ہے۔۔۔۔ صرف میری۔۔۔۔۔"

ایرز ہسپتال سے ماہم کا سارا سامان اور دوائیاں لے کر گھر آ رہا تھا تب ہی نرس نے ماہم کا لکھا خط ایرز کو دیا۔

ایرز بہت دیر تک اُس تہہ شدہ کاغذ کو دیکھتا رہا۔

" کہیں ماہم نے اس میں یہ تو نہیں لکھا کہ وہ مجھے اپنی محبت کے لیے چھوڑ کے جا رہی ہے؟"

یہی سوچ کر وہ خط خول کر پڑھنے کی ہمت نہیں کر پایا۔

اُس نے وہ کاغذ ویسے ہی اپنے والیٹ میں رکھ لیا اور ہسپتال سے باہر نکل گیا

\---

ماہم بہت تیزی سے صحت یاب ہو رہی تھی۔

کیوں کہ اُسے جلد سے جلد ٹھیک ہو کر کوئی جاب کر کے اتنے پیسے جمع کرنے تھے جس سے وہ اپنے ڈیڈ کے پاس واپس جا سکے۔

کچھ دنوں میں ماہم بالکل ٹھیک ہو گئی

شازمہ انصاری نے ماہم کا بہت خیال رکھا۔

For more visit (exponovels.com)

خیال تو صدیقی اور جمیلہ بھی ماہم کا بہت رکھتے تھے۔

ماہم اُن کی محبت پر اُن کی بہت مشکور تھی لیکن وہ اب پہلے جیسی نہیں رہی تھی۔

اب وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی۔

وہ چپ رہتی تھی۔

نہ ہی زیادہ بولتی تھی نا ہی کسی کو موقع دیتی تھی۔

شازمہ انصاری نے ماہم کو اپنے ایک دوست کی فرم میں جاب دلوادی تھی۔

ماہم کے پاس ڈگری نہ ہونے کے باوجود شازمہ انصاری کے کہنے پر ماہم کو جاب مل گئی تھی۔

وہ دن بھر کام کرتی رات بھر ایرز کو یاد کر کے روتی رہتی۔

"اب آپ مصباح کے ساتھ رہ سکتے ہیں ایرز۔۔۔ آپ ایک بار مجھے مصباح کے بارے میں بتاتے۔۔۔ میں اُس مصباح کی بوٹی بوٹی نوچ لیتی۔۔۔ میں اُسے جان سے مار دیتی۔۔۔ لیکن آپ کو اُسے کبھی نہیں دیتی۔۔۔ آپ صرف میرے ہو ایرز۔۔۔ صرف میرے۔۔۔۔ کاش آپ طلاق تک بات نہ لے جاتے تو میں آپ کو چھوڑنے پر کبھی راضی نہ ہوتی۔۔۔ نہ ہی میں آپ کو مصباح کے ساتھ باٹنے کے بارے میں سوچتی۔۔۔ ماہم آفندی کسی سے نہیں ہاری لیکن اپنی محبت سے آج ماہم آفندی ہار گئی۔۔۔ ماہم آفندی ہار گئی۔۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

ماہم روتے روتے سو گئی۔

ایرز دِن رات ماہم کو تلاش کرتا رہا۔اب وہ آفس میں بھی زیادہ دیر نہیں رہتا تھا۔

بس نام کے لیے جاتا آفس۔

وہ آفس میں بھی بیٹھا ماہم کے بارے میں سوچا کرتا تھا۔

رات کو بھی آفس سے آنے کے بعد بھی اپنے کمرے میں بند ہو جاتا۔

ساری رات کمرے میں بیٹھا یہ تو ماہم کی اور اپنی تصویریں دیکھتا رہتا یہ پھر سگریٹ سے اپنا سینا جلاتا رہتا۔

"ماہم۔۔۔۔ کہاں چلی گئیں تم۔۔؟۔ کہاں ؟ایک بار میرے بارے میں نہیں سوچا تم نے ؟۔۔۔۔۔ نہیں سوچا تم نے کہ تمہارا ایرز تمہارے بغیر کیسے رہے گا۔۔۔۔؟۔ماہم۔۔۔۔۔ کہاں ہو تم۔۔۔۔۔؟ تمہیں اگر تمہاری محبت کے پاس چلے ہی جانا تھا تو کیوں مجھے اپنا عادی بنایا؟۔۔۔۔ کیوں نہیں پہلے ہی مجھے چھوڑ کے چلی گئیں ؟۔۔۔۔ کیوں مجھ سے اتنی محبت کی تم نے ؟۔۔۔۔ کیوں۔۔۔؟۔ کیوں ماہم کیوں۔۔۔۔۔۔؟ماہم میرے پیار میں کیا کمی رہ گئی تھی جان ؟۔۔۔۔۔ میری محبت کہاں کم پڑ گئی ؟۔۔۔۔ میں نے سوتے، جاگتے۔۔۔دِن میں رات میں۔۔۔اپنی ہر سانس کے ساتھ تم سے محبت کی ہے۔۔۔۔۔ میں نے تمہیں اپنی سانسوں میں بسا یا تھا ماہم۔۔۔۔ تم مجھ سے میری جان مانگ لیتی۔۔۔۔ لیکن یوں مجھے پل پل مرنے کے لئے چھوڑ کر تو نہ جاتی۔۔۔۔۔ماہم کہاں ہو تم ؟۔۔۔۔ کہاں ؟"

ایرز پاگلوں کی طرح اُسے پکارتا رہتا لیکن اُس کی پُکار اسننے کے لیے ماہم اُس کے پاس نہیں تھی۔

میکائیل آفندی اور فردوس آفندی ایرز کے لیے بہت پریشان تھے۔

ماہم کا یوں غائب ہو جانا اُن کے لیے بھی بہت بڑا دھچکا تھا۔

ایرز لندن بھی گیا ماہم کو ڈھونڈھنے لیکن وہ وہاں بھی نہیں ملی۔

ایرز ماہم کو یاد کر کے وہاں بھی بہت رویا۔

لندن کی سڑکوں سے گزرتے اُسے ماہم کے ساتھ گزارے وہ لندن کے دن یاد آ گئے۔

اسماعیل آفندی کو جب پتہ چلا کہ ایک مہینے سے ماہم کا کچھ پتہ نہیں ہے تو وہ تو سینے پر ہاتھ رکھ کر رونے لگے۔

"میں نے ماہم کو تمہارے حوالے کیا تھا۔۔۔ کہاں ہے میری بچی۔۔۔ تم نے ایسا کیا کیا اُس کے ساتھ کہ وہ یوں ہم سب کو چھوڑ کے کہیں چلی گئی۔۔۔۔ میری بیٹی میرے پاس بھی نہیں آئی۔۔۔ایرز میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگا۔۔ کبھی نہیں۔۔۔ماہم کی شادی تم سے کروانے کا میرا فیصلہ غلط تھا۔۔۔بہت غلط۔۔۔"

اسماعیل آفندی نے ایرز کا گریبان پکڑ لیا اور اُسے دھکّا دے کے گھر سے نکال دیا۔

ایرز رمشا سے بھی ملا کہ شاید اُسے ماہم کے بارے میں کچھ پتہ ہو لیکن اُس نے بھی لاعلمی کا اظہار کر دیا۔

پیٹر، مائک اور ولیم کی طرف سے بھی ایرز کو مایوسی ہاتھ لگی۔

ایرز نے رمشا سے ماہم کی محبت کے بارے میں بھی جاننا چاہا لیکن اُس نے بتایا

"ماہم ان سب کو فضول سمجھتی تھی۔اُس نے کبھی کسی سے محبت نہیں کی سوائے آپ سے"

ایرز خاموشی سے پاکستان واپس آگیا۔

ماہم کا ہر طرف پتہ لگانے کے باوجود ایرز کے ہاتھ خالی رہے۔

اُسے ماہم کے بارے میں کچھ پتہ نہیں لگا۔

ایرز ماہم میں لیے بہت زیادہ پریشان تھا۔

"کہیں ماہم کو کچھ۔۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔۔ میری ماہم جہاں بھی ہے ٹھیک ہے۔۔۔ میں اُسے ڈھونڈھ لوں گا۔۔۔ بس ایک بار تم مجھے مل جاؤ ماہم۔۔۔۔۔۔ میں اُس انسان کو ایسی عبرت ناک سزا دونگا کا آئندہ وہ تمہاری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔ تم ماہم ایرز آفندی ہو۔۔۔ میری ماہم ہو تم۔۔۔۔۔۔ صرف میری۔۔۔ تمہیں زندگی بھر میرے ساتھ ہی رہنا ہے۔۔۔ میں تمہیں کہیں نہیں جانے دونگا۔۔۔ کہیں نہیں۔۔۔ میں تمہیں ڈھونڈھ لوں گا۔۔۔"

ایرز اپنے آپ سے وعدہ کر رہا تھا۔

---

6 مہینے بعد

ایرز نے ماہم کو ڈھونڈھنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن ماہم اُسے نہیں ملی۔

ملتا وہ ہے جو کھویا ہو۔۔۔۔ماہم تو ایرز سے چھپ کر بیٹھی تھی۔

وہ چاہ کر بھی ماہم کو نہیں ڈھونڈھ سکتا تھا۔

ماہم جب بھی گھر سے باہر جاتی بلیک پینٹ، شرٹ کے ساتھ چہرے پر بلیک ہی رومال لگا کر جاتی تا کہ کوئی اُس کا چہرہ نہ دیکھ سکے۔

آفس میں بھی سارا دِن وہ رومال چہرے سے نا ہٹاتی تھی۔

یہاں تک کہ لنچ بھی وہ آفس میں اسی لیے نہیں کرتی تھی کہ اُسے رومال چہرے سے ہٹانا نہ پڑ جائے۔

اسلام آباد آنے کے بعد ہسپتال میں جتنے دن وہ رہی اُس کے بعد سے اُس نے چہرے کو کور کرنا شروع کر دیا تھا۔

اسلام آباد میں شازمہ انصاری، عمر انصاری، افضل صدیقی اور جمیلہ کے علاوہ شازمہ انصاری کے بیٹے اور بہو جو کہ لاہور میں رہتے تھے اور کبھی کبھی اُن سے ملنے اسلام آباد آجاتے تھے اُن کے علاوہ شاید ہی کوئی ہو جو ماہم کو اُس کے چہرے کے ساتھ پہچانتا تھا۔

اُس کے چہرے پر رومال ہی اُس کی پہچان بن گیا تھا۔

اسی لیے جب ایرز نے ایک ڈیٹیکٹیو کو ہائر کیا وہ بھی ماہم کے بارے میں کچھ بتا نہیں پایا تھا۔

ایرزاب نا پہلے کی طرح سب کے ساتھ بات کرتا تھا نہ کہیں آتا جاتا تھا۔

صبح آفس چلا جاتا اور شام کو گھر آکر کمرے میں بند ہو جاتا تھا

رات رات بھر ماہم کو یاد کرتا اُس کی تصویروں سے بات کرتا یہ پھر سگریٹ کے دھوئیں سے اپنا سینا جلاتا۔

اُس نے اپنی دنیا صرف ماہم کی یاد تک محدود کرلی تھی۔

وہ کئی بار اُس تہہ شدہ کاغذ کو نکال کر پڑھنے کی کوشش کرتا لیکن کہیں اُس میں ماہم نے اُسے چھوڑ جانے کی وجہ اُس کی پہلی محبت نہ لکھی ہو اُسی ڈر سے وہ آج تک اُس کاغذ کی تہہ نہیں کھول پایا تھا۔

آج بھی وہ کاغذ ایرز کے والیٹ میں رکھا ہوا تھا۔

ماہم ان 6 مہینوں میں بہت بدل گئی تھی۔

وہ ضرورت سے زیادہ کیسی سے بات نہیں کرتی تھی۔

صبح آفس چلی جاتی۔ شام کو آکر کمرے میں بند ہو جاتی۔

افضل صدیقی کبھی بہت ضد کر کے اسے کمرے سے باہر لے آتے تب بھی وہ چپ چاپ بیٹھی رہتی۔

اُسے ہنسے ہوئے بھی 6 مہینے بیت گئے تھے۔

ایک آنسو تھے جو مسلسل اُس کے ساتھ تھے۔

دِن میں کئی کئی بار ایرز کی یاد سے اُسکا دل بے چین ہو اُٹھتا اور اُس کی آنکھیں نم ہو جاتی۔

اُس نے سوچا تھا ایرز سے دور جانے کے بعد اُس کی محبت بھی کم ہو جائیگی لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ محبت دور جانے سے کم نہیں ہوا کرتی بلکہ اُس کی جڑیں اور مضبوطی سے اپنی جگہ بنا لیتی ہے۔

ماہم کی بھی محبت دِن بہ دن ایرز کے لیے بڑھتی جا رہی تھی۔

"ایرز تم نے دیکھی تھی نہ یہ فائل؟ تم نے اسے اپروو کیا تھا؟"

معراج غصے میں ایرز کے کیبن میں داخل ہوا اور ایک فائل اُس کے سامنے میز پر پھینکی۔

ایرز نے فائل کو دیکھا پھر معراج کو۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟"

ایرز کا انداز اکھڑا ہوا تھا۔

"دیکھ لو کیا ہوا ہے تمہاری وجہ سے۔۔۔۔۔ تمہاری وجہ غلط کوٹیشن بھیج دیا گیا۔۔۔۔ تم نے اپرو کی تھی نہ اس لیے ان لوگوں نے بھیجی ہے یہ فائل۔۔۔۔ تمہاری وجہ سے ہماری کمپنی کو لاکھوں کا نقصان ہو گیا ہے۔۔۔"

معراج غصے میں کھڑا چلا رہا تھا۔

"سوری۔۔۔"

ایرز نے کہا اور کیبن سے باہر نکل گیا

معراج دانت پیس کر رہ گیا۔

"ابّو آپ اسے سمجھادیں۔۔۔۔ ماہم کے اس طرح غائب ہو جانے کا غم ہمیں بھی ہے لیکن اس طرح سے ۔۔۔۔ ایرز اس طرح سے اپنی غائب دماغی کی وجہ سے پہلے بھی تین بار کمپنی کا نقصان کروا چکا ہے۔ میں نے پہلے کچھ نہیں کہا لیکن اب اور نہیں۔۔۔۔۔ اب آپ سمجھائیں۔۔۔۔ اس طرح سے ہم لوٹ برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔"

معراج کا غصّہ گھر آنے کے بعد بھی کم نہیں ہو رہا تھا۔

وہ لاؤنج میں میکائیل آفندی اور فردوس آفندی کے ساتھ بیٹھا چائے پیتے ہوئے اُنھیں ایرز کے لاپرواہ رویے کے بارے میں اُنھیں آگاہ کر رہا تھا۔

" ٹھیک ہے۔۔۔۔میں بات کرتا ہوں اُس سے آج۔۔۔"

میکائیل آفندی نے چائے پیتے ہوئے پور سوچ انداز میں کہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ایرز گھر میں داخل ہوا۔

"ایرز۔۔۔۔میری بات سنو۔۔۔"

ایرز روز کی طرح اپنے کمرے میں جارہا تھا جب میکائیل آفندی نے اُسے پکارا تو ایرز نے مڑ کر اُنھیں دیکھا اور اُن کے پاس صوفے پر آکر بیٹھا۔

"جی ابّو۔۔۔"

ایرز سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"ایرز ماہم مل جائے گی۔۔۔تم کوشش کر رہے ہو میں کوشش کر رہا ہوں۔۔۔بہت جلد ماہم کا کچھ نہ کچھ پتہ چل جائیگا۔۔۔لیکن بیٹا آپ اس طرح سے خود کو کمرے میں بند رکھ کر کیوں خود کو ازیت دے رہے ہو؟ ماہم تمہیں ایسے دیکھ کر خوش تو نہیں ہو گی نہ۔۔؟"

میکائیل آفندی نے ایرز کے جھکے ہوئے سر کو دیکھ کر کہا تو اُس نے اپنی ضبط سے سرخ ہو رہی آنکھیں اٹھا کر اُنھیں دیکھا۔

For more visit (exponovels.com)

"ابّو۔۔۔6 مہینے ہو گئے ہیں۔۔۔6 مہینے۔۔۔میں یہ آپ اُسے اب تک نہیں تلاش کر پائے۔۔۔اب آگے بھی وہ ہمیں ملے گی اس بات کا بھی بھروسہ نہیں۔۔۔اب میں خود ماہم کو ہر جگہ تلاش کرونگا۔۔۔میں اُسے تلاش کر کے رہوں گا۔۔۔۔۔۔۔وہ مجھے اس حالت میں دیکھ کر ہی صحیح۔۔۔وہ میرے پاس آتو جائے۔۔۔ابّو میں۔۔۔میں ماہم کے بغیر مر رہا ہوں۔۔۔"

ایرز کہتے کہتے رو پڑا۔

بہت ضبط کے باوجود اُس کی آنکھوں سے آنسوؤں بہہ نکلے۔

وہ بنا کچھ کہے صوفے سے کھڑا ہو گیا اور اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔

ان 6 مہینوں میں اُس نے ماہم کی اور اپنی مختلف مواقع پر بنائی تصویروں سے اپنے کمرے کی ساری دیواریں بھر رکھی تھی۔اب اُس کے کمرے کی دیواریں پردے چادر بیڈ شیٹ۔۔۔سب بلیک رنگ کی تھی۔

سب کچھ ماہم کے بلیک رنگ کی۔

وہ ماہم کی تصویروں کو چھو چھو کر بھیگی آنکھوں کے ساتھ ماہم کو یاد کر رہا تھا۔

ماہم آفس سے آنے میں بعد کمرے میں بیٹھی تھی۔

آج ایرز کی یاد اُسے کچھ زیادہ ہی ستا رہی تھی۔

اُسے رہ رہ کر ایرز کی یاد آرہی تھی۔

ماہم بیڈ کے پاس بیٹھی ایرز کو یاد کر رہی تھی۔

"آپ تو بہت خوش ہونگے نہ ایرز۔۔۔۔ بہت خوش۔۔۔۔اب تو شاید آپ نے مصباح سے شادی بھی کرلی ہوگی۔۔۔ مصباح کے لیے آپ نے ہمارے بچے کو بھی۔۔۔ایرز آپ نے ہماری پیار کی نشانی۔۔۔ہمارے بچے کو بھی۔۔۔ایرز آپ مجھے ایک بار کہہ دیتے کہ آپ مصباح سے شادی کرنا چاہتے ہیں یہ مصباح آپ کی زندگی میں واپس آگئی ہے۔۔۔ میں اپنے بچے کے ساتھ آپ سے دور چلی جاتی۔۔۔ میں کبھی آپ کو تنگ نہیں کرتی۔۔ لیکن آپ نے ہمارے بچے کو۔۔ کیوں ایرز کیوں۔۔۔ کیوں آپ نے۔۔۔۔"

وہ خود سے بولتی روتی جارہی تھی۔

ساری رات اُس نے ایسے ہی بلکتے ہوئے گزار دی۔

" ایرز تمہیں کل اسلام آباد جانا ہے۔۔۔۔ شکیل برادرس سے یہ ڈیل تمہیں فائنل کرنی ہوگی۔۔۔"

معراج ایرز کو اپنے کیبن میں بلانے کے بعد اُسے بتا رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔ میں نہیں جاسکتا۔۔۔ کل مجھے ماہم کو تلاش کرنے لاہور جانا ہے۔۔۔"

ایرز نے پیپر ویٹ ٹیبل پر گھماتے ہوئے کہا۔

"ایرز یہ ڈیل ہماری کمپنی کے لیے بہت ضروری ہے۔۔۔"

معراج نے اُسے سمجھانا چاہا۔

"ماہم میرے لیے ان سب سے زیادہ ضروری ہے۔۔۔"

ایرز کا پیپر ویٹ گھومتا ہاتھ رک گیا۔

"دیکھو ایرز۔۔۔ پلیز بات کو سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔ اگر یہ ڈیل نہیں ہوئی تو ہمیں پھر سے لاکھوں کا نقصان ہو جائیگا۔۔۔"

معراج اُسے سمجھانا چاہتا تھا لیکن ایرز نے ناگواری سے معراج کو دیکھا۔

"تو تم خود چلے جاؤ۔۔۔"

ایرز نے معراج کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"میں چلا جاتا لیکن کل فارین سے ہم نے جو نئی مشین منگوائی تھی وہ آ رہی ہے۔۔۔ اور میرا یہاں رہنا بہت ضروری ہے۔۔۔ اس لیے میں نہیں جا سکتا۔۔۔"

معراج نے اپنے نہ جانے کی وجہ بتائی۔

"میں بھی نہیں جا سکتا۔۔۔ سوری۔۔۔"

ایرز کہتا اُٹھ کر کمرے سے باہر جانے لگا۔

"ایرز میری بات سنو۔۔۔۔"

معراج نے پیچھے سے اُسے پُکارا۔

ایرز رک گیا لیکن مڑا نہیں۔

"ایرز دیکھو۔۔۔ تم کل اسلام آباد چلے جاؤ۔۔۔۔ وہاں جا کر ڈیل فائنل کر لو پھر وہاں سے لاہور چلے جانا۔۔۔۔ اور اسلام آباد رہ کر پہلے ماہم کو وہاں تلاش کر لینا اور اگر وہ وہاں نہیں ملی تو تم لاہور جا کر اُسے تلاش کرنا۔۔۔۔۔"

معراج نے ایک کوشش اور کی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ ڈیٹیلس مجھے بھیج دو کب جانا ہے اور کیا ہے۔۔۔۔"

ایرز بنا موڑے بولا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

اگلی صبح ایرز اسلام آباد کے لیے نکل گیا۔

اسلام آباد ایئرپورٹ پر اُس کی کار اُس کا انتظار کر رہی تھی۔

میکائیل آفندی نے ایک کوٹھی اسلام آباد میں لے رکھی تھی۔

پہلے جب وہ بزنس دیکھا کرتے تھے تب اُنھیں اکثر اسلام آباد آنا جانا پڑتا تھا اس لیے انہوں نے ایک کوٹھی خرید لی تھی کیوں کہ اُنھیں ہوٹل میں رہنے سے کوفت تھی۔

یہاں ہر طرح کی سہولت تھی۔

ملازمین گھر کا خیال رکھتے تھے اور جب اُن میں سے کوئی اسلام آباد آتے تب ڈرائیور کار لے کر اُنھیں ایئرپورٹ ریسیو کرنے آجایا کرتے تھے جیسے ابھی ایرز کو لینے آیا تھا۔

ایرز کار میں بیٹھا تو ڈرائیور اُسے گھر لے آیا۔

وہ فریش ہونے کے بعد میٹنگ کے لئے نکل گیا۔

دوپہر میں لنچ پر میٹنگ رکھی گئی تھی۔

اُس نے میٹنگ میں اپنی ساری شرائط شکیل برادرس کے سامنے رکھی تو اُن میں سے اُنھیں ساری شرطیں منظور تھی سوائے ایک دو کے اُنھیں بھی ایرز نے بخوفی اپنے لفظوں کے زور پر منوا ہی لیا۔

ڈیل فائنل ہوئی تو وہ ہوٹل سے باہر آگیا اور آنکھوں پر سن گلاسز لگاتا اپنی کار کی طرف جا رہا تھا تب ہی ایک طرف شور کی آواز سن کر ایرز نے پلیٹ کر اُس طرف دیکھا جہاں کچھ لوگ دائرے کی صورت کھڑے تھے اور اُن کے درمیان کوئی کسی کو مار رہا تھا۔

ایرز نے چہرہ موڑ کر اپنی کار کی طرف قدم بڑھائے لیکن بھیڑ کے درمیان کسی کو مارتے ہوئے انسان کو دیکھ کر ایرز ایک پل کو ساکت ہوا اور سن گلاسز آنکھوں نے نکال کے پھینکتا ہوا بھیڑ سمت دوڑ لگا دی۔

وہ بھاگتا ہوا بھیڑ کے پاس آیا اور بھیڑ کو چیرتا اندر جانے لگا۔

لیکن جب تک وہ درمیان میں پہونچا مارنے والا شخص وہاں سے جاچکا تھا۔

مار کھانے والا زمین پر پڑا کراہ رہا تھا۔

ایرزا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ساری بھیڑ میں نظریں دوڑا رہا تھا۔ لیکن اُسے وہ کہیں نظر نہیں آیا۔

۔

ماہم آفس کے کچھ ڈاکیومنٹ کی فائل لے کر دوسری بلڈنگ میں جارہی تھی تب ہی ایک لڑکا ماہم کے پاس سے گذرا۔

وہ ماہم کے ہاتھ سے اُس کی گھڑی نکال کر بھاگنے لگا۔

ماہم نے اُسے دیکھا اور اُس کے پیچھے بھاگی۔

اُس کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح رومال بندھا ہوا تھا۔

وہ لڑکے کے پیچھے بھاگتے بھاگتے کافی دور نکل آئی تھی۔

لڑکا اُس سے زیادہ آگے نہیں تھا ماہم نے اپنے بھاگنے کی سپیڈ بڑھائی اور کچھ دور جاکر اس لڑکے کو جالیا۔

ماہم اُسے کالر سے پکڑ کر اپنے سامنے لائی اور اُس کے ہاتھ سے اپنی گھڑی چھین کر اپنی پاکٹ میں رکھا ساتھ ہی اُسے گھونسے اور لاتوں سے مارنا شروع کے دیا۔

ماہم اُسے مارتے مارتے فرش پر گرا چکی تھی۔

اب فرش پر اُس کے پاس بیٹھی اُسے مار رہی تھی۔

بہت سارے لوگ آس پاس جمع ہو چکے تھے۔

ماہم نے کھڑے ہو کر ایک زوردار کیک اُس لڑکے کے پیٹ پر ماری اور جھک کر اپنی فائل اٹھا کر مطلوبہ جگہ کی سمت مڑ گئی۔

اس بات سے بے خبر کہ ایرز اُسے دور سے لڑتا دیکھ اُس کی ایک جھلک پاتے ہی اُسے پہچان کر اُس کی طرف آرہا ہے۔

ماہم کے چہرے پر رومال ہونے کے باوجود ایرز ماہم کو پہچان چکا تھا۔

ایرز کے ماہم تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ وہاں سے جا چکی تھی۔

ایرز بہت دیر تک سڑک پر یہاں وہاں ماہم کو تلاش کرتا رہا لیکن وہ اُسے دوبارہ نظر نہیں آئی۔

ایرز پریشان سا اپنا دایاں ہاتھ اپنے بالوں میں پھنسائے نظریں آس پاس دوڑا کر ماہم کو تلاش کر رہا تھا۔

اُس کا فون بجا تو وہ ایسے ہی یہاں وہاں دیکھتے فون اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

ہاں ایرز۔۔۔ میٹنگ کیسی رہی؟ اور لاہور کب جا رہے ہو؟

معراج نے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔ میں لاہور نہیں جا رہا۔۔۔ مجھے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں۔۔۔"

ایرز کہتا فون کاٹ چکا تھا۔

معراج فون کو دیکھ کر رہ گیا

" ماہم تم یہی ہو۔۔۔۔۔۔۔ میں تمہیں تلاش کر کے رہوں گا۔۔۔۔۔"

ایرز دل ہی دل میں میں سوچتا اپنی کار کی طرف آ گیا۔

ماہم اپنا کام ختم کر پیدل سڑک پر چلتی ہوئی گھر کی طرف جا رہی تھی۔

گھر آفس سے زیادہ دور نہیں تھا تو وہ سواری لینے کے بجائے پیدل چلنے کو ترجیح دیتی تھی

راستے میں بہت رش تھا۔ وہ بچتے بچاتے سڑک پر لوگوں کے ہجوم سے نکلتی چلی جا رہی تھی کہ اچانک اُس کی نظر ٹریفک سگنل پر رکی ایک کار کی طرف پڑی۔

کار کی بیک سیٹ پر ایرز بیٹھا موبائل کی سکرین پر ہاتھ پھیر کر کچھ دیکھ رہا تھا۔

ماہم ساکت کھڑی اُسے دیکھے گئی۔

6 مہینے بعد۔۔۔۔ پورے 6 مہینے بعد وہ اُس دشمن جان کو دیکھ رہی تھی۔

اُس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

ماہم دور سے اُسے دیکھ کر اپنی آنکھوں کو اُس کی دید سے ٹھنڈک پہونچا رہی تھی۔

ماہم نے پلکیں تک نہ جھپکائیں تھی کیونکہ وہ ایک لمحے کے لیے بھی ایرز کو اپنی آنکھوں سے دور نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اچانک سگنل خل گیا اور ایرز کی کار آگے بڑھ گئی۔

ماہم کار کے پیچھے بھاگی لیکن وہ کار سے بہت دور تھی۔

اسی طرح ایک بار پہلے بھی ماہم ایرز کے پیچھے بھاگی تھی، تب بھی وہ اُس سے دور چلا گیا تھا اور آج بھی۔

فرق صرف اتنا تھا کہ پہلی بار ایرز ماہم کو نہیں جانتا تھا لیکن آج وہ ماہم کے علاوہ کسی کو جانتا ہے نہیں تھا۔

ایرز ماہم کو اُس جگہ دیکھنے کے بعد وہاں سے نکل آیا تھا اور اب کار میں بیٹھا ماہم کی تصویر دیکھ کر اُس سے باتیں کر رہا تھا۔

وہ گھر آکر سوچنے لگا کہ ماہم کو کیسے تلاش کرے۔

اُسے اس بات کا تو یقین تھا کہ وہ ماہم ہی تھی اور وہ اسلام آباد میں ہی ہے۔

اب اُس نے ماہم کی چند تصویر کی پرنٹ نکال لی اور اُس علاقے جہاں اُس نے ماہم کو دیکھا تھا وہاں آکر ماہم کی تصویر دیکھا کر بہت سے لوگوں سے اُس کے بارے میں پوچھتا رہا لیکن کسی کو کچھ پتہ نہیں تھا۔

ایرز مایوس سا واپس آگیا۔

رات بھر وہ ماہم کو تلاش کرنے کے منصوبے بناتا رہا تھا۔

ماہم گھر آکر کمرے میں بند ہو گئی تھی۔

ایرز کو دیکھ لینے کے بعد اُس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اُڑ کر ایرز کے پاس پہنچ جائے اور اُس سے کہے کہ "ایرز آپ کے بنا زندگی کچھ نہیں۔۔۔ آپ کے بنا آپ کی ماہم سانس تو لے رہی ہے لیکن زندہ نہیں ہے۔۔۔"

لیکن یہ ممکن نہیں تھا۔

ایرز سے طلاق نہ لینا پڑے اس لیے تو وہ چھوڑ کے آئی تھی۔

"اگر ایرز نے مجھے دیکھ لیا تو کہیں۔۔۔۔ کہیں وہ مجھے طلاق نہ دے دیں۔۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔۔۔ میں آپ کے سامنے نہیں آؤں گی۔۔۔۔۔ میں نہیں آؤں گی آپ کے سامنے۔۔۔۔"

ماہم رات بھر روتی رہی۔

اُس کے بعد 3 دِن تک وہ گھر سے باہر نہیں نکلی۔

3 دِن تک ایرز اُسے سڑکوں پر تلاش کرتا مارا مارا پھیرتا رہا۔

ماہم نہیں ملی اور اُسے مایوسی ہی ہاتھ لگ رہی تھی لیکن اُس نے ہار نہیں مانی۔

وہ سڑکوں بازاروں اور مالز ہر جگہ تلاش کرتا رہا۔

ماہم آج 3 دِن بعد کمرے سے باہر آئی تو دیکھا شازمہ انصاری کے بیٹے اور بہو اپنے 2 مہینے کے بیٹے کے ساتھ اُن سے ملنے آئے تھے۔

ماہم آفس جانے کے لیے کمرے سے باہر آئی تو اُن دونوں کو دیکھ کر اُنھیں سلام کیا۔

"وعلیکم السلام آپی۔۔۔۔ آپ کہاں جا رہیں ہے۔۔۔؟"

ناصر (شازمہ انصاری کے بیٹے) نے پوچھا۔

"میں آفس جا رہی تھی۔۔۔۔"

ماہم نے آہستہ سے کہا اور اپنے چہرے پر رومال باندھنے لگی۔

"آپی آج تو نہ جائیں۔۔۔آج ہمارے ساتھ مال چلیں۔۔۔"

رخسار (شازمہ انصاری کی بہو) نے ماہم کو روکنا چاہا۔

"نہیں آج کچھ ضروری کام ہے۔۔۔میں آپ کے ساتھ نہیں آسکتی۔۔۔"

ماہم معذرت کرتی آگے بڑھ گئی۔

ایرز ماہم کو آج مال میں تلاش کرنے نکلا تھا۔

سارا دن ہی وہ ایک ایک مال میں گھومتا رہا اور ماہم کو تلاش کرتا رہا۔

ماہم شام کو آفس سے باہر نکلی تو رخسار اور ناصر کو گیٹ کے پاس کھڑا دیکھا۔

"السلام و علیکم"

رخسار ماہم کے پاس آکر بولی۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔۔آپ لوگ۔۔۔یہاں؟"

ماہم نے حیران ہو کر دونوں کو دیکھا۔

"ہاں ہم یہاں۔۔۔آپ نے کہا آپ کو کام ہے تو ہم آپ کے کام ختم ہونے کا انتظار کرنے لگے۔اب تو آپ کا کام ختم ہو گیا ہے نہ؟اب تو آپ ہمارے ساتھ چل سکتی ہیں؟"

رخسار مسکرا کر بولی۔

"نہیں۔۔۔لیکن مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔"۔

ماہم نے جانے سے منع کرنا چاہا۔

"آپی چلیں نہ۔۔۔امی بتاتی ہیں کا آپ کہیں نہیں آتی جاتی۔۔۔۔پلیز ہمارے ساتھ چلیں۔۔۔۔"

رخسار نے لاڈ سے اُس کے گلے میں باہیں ڈال کر کہا تو اُس نے ہاں میں سر ہلا دیا اور وہ تینوں مال آ گئے۔

ماہم رخسار اور ناصر کے ساتھ مال میں گھومتی رہی۔

مال میں گھومتے اُسے ایرز کی یاد آ گئی۔

وہ ہمیشہ اُسے شاپنگ کروانے لایا کرتا تھا اور اُس کی نہ نہ کرنے کے باوجود بہت سی چیزیں خریدا کرتا تھا۔

ماہم کی آنکھوں کے کونے بھیگ گئے۔

اس نے اپنی آنکھیں صاف کی اور رخسار کی طرف متوجہ ہو گئی۔

رخسار کوئی شرٹ اُسے دیکھا رہی تھی۔ماہم نے اوکے کہا تو رخسار نے جھٹ وہ شرٹ خرید لی۔

ناصر اپنے 2 مہینے کے بیٹے کو لیے کھڑا اُن دونوں کو شاپنگ کرتے دیکھ رہا تھا۔

اُن دونوں نے خوب شاپنگ کی۔

ماہم نے اپنے لیے بھی کچھ شرٹس وغیرہ خرید لی۔

"چلو کچھ کھاتے ہیں۔۔۔"

رخسار نے کہا۔

"نہیں۔۔۔ بہت دیر ہو گئی ہے۔۔۔ ہمیں گھر چلنا چاہیے۔۔۔"

ماہم نے اُنھیں فوڈ کورٹ کی طرف بڑھتے دیکھ کر کہا

"کچھ نہیں ہوتا آپی۔۔۔ چل کر کچھ کھا لیتے ہیں۔۔۔"

ناصر نے کہا اور اُن کو ساتھ لیے فوڈ کورٹ میں آ گیا۔

"آپ لوگ کچھ کھانے کو منگوائیں۔۔۔ میں واشروم جا کر آتی ہوں۔۔۔"

رخسار نے کہا اور واشروم کی طرف بڑھ گئی

ماہم اور ناصر ایک ٹیبل پر بیٹھے تو ناصر نے اپنا بچہ ماہم کو دے دیا اور خود کھانے کے لئے کچھ لینے چلا گیا۔

ماہم بچّے کو گود میں لیے بیٹھی اُسے دیکھے جا رہی تھی۔ اُس کی آنکھوں سے آنسوؤں بھر بھر بہنے لگے۔

ایرز ماہم کو تلاش کرتے مال آیا اور یہاں وہاں گھومتے فوڈ کورٹ میں ماہم چہرے پر رومال باندھے بچّے کو گود میں لیے بیٹھی تھی۔

ایرز ماہم کے پاس جانے لگا تب تک ناصر ماہم کی ٹیبل پر کھانے کی ٹرے لئے آ بیٹھا۔

ناصر نے بچہ ماہم سے لیا اور اُسے کھانے کا کہنے لگا لیکن ماہم رومال نہ نکالنے کے لیے کھانے سے منع کرنے لگی۔

ایرز نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی۔

ناصر کے بہت کہنے پر بھی جب ماہم نہیں مانی تو اُس نے ضد نہیں کی۔

رخسار واپس آئی تو ماہم بچّے کو ناصر سے لے کر اُنھیں کھانے کا کہتی بچّے کو لیے ایک طرف آ گئی۔

ایرز چلتا ہوا ماہم کے پیچھے آیا۔

ماہم بچّے کو گود میں لیے اُسے محبت سے دیکھے جا رہی تھی۔

"اگر وہ حادثہ نہیں ہوا ہوتا تو آج میرا بچہ بھی میری گود میں ہوتا۔۔۔ بالکل اسی طرح۔۔۔"

ماہم کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کے اُس کے رومال میں جذب ہو گیا۔

ایرز ماہم کے پاس آ گیا۔

"ماہم۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کو پُکارا۔

ماہم نے ایرز کی آواز پہچان لی اور بنا نظریں اٹھائے لمبے لمبے قدم بڑھاتی فوڈ کورٹ کی طرف بڑھی۔ رخسار اور ناصر بھی باہر آ رہے تھے۔

"جلدی چلو۔۔۔"

ماہم نے کہااور باہر جانے لگی۔

"ماہم میری بات سنو۔۔۔ماہم رکو۔۔۔"

ایرز ماہم کے پیچھے آیا۔

"کون ہیں آپ۔۔۔اور کیوں پیچھے آرہے ہیں۔۔۔"

ناصر ایرز کے پاس آتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"ماہم رک جاؤ۔۔۔میری بات سنو۔۔۔"

ایرز ناصر کو اگنور کرتا ماہم کے پیچھے آیا۔

ماہم بنا کچھ کہے کار میں آکر بیٹھی اور رخسار کے اور ناصر کے بیٹھتے ہی کار مال سے باہر نکال لے گئی۔

ایرز ماہم کی کار کے پیچھے آیا لیکن ماہم اُسے چکمہ دے کر نکل گئی۔

گھر آکر بھی وہ کمرے میں بند ہوگئی۔

"نہیں۔۔۔نہیں ایرز۔۔۔آپ مجھے۔۔۔آپ مجھے طلاق نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔میں کل ہی لندن چلی جاؤنگی۔۔۔کل ہی۔۔۔"

ماہم روتے روتے فیصلہ کرچکی تھی۔

For more visit (exponovels.com)

ایرزماہم کے چکمہ دینے پراُسے تلاش کرتا ہی رہ گیا۔

روز کی طرح آج بھی اُس کے ہاتھ مایوسی ہی لگی تھی۔

ایرزا اپنے ایک انسپیکٹر دوست کی مدد سے مال کی سی سی ٹی وی فوٹیج نکلوانے میں کامیاب ہو گیا۔

اُس نے ماہم جس جس شاپ میں گئی تھی سب کو نوٹ کیا اور اُن شاپ پر جا کر پیمنٹ ڈیٹیلس نکلوانے کے بعد ایرز ناصر کے کریڈٹ کارڈ کی تفصیل پانے میں کامیاب ہو گیا۔

اب کریڈٹ کارڈ کی مدد سے وہ ناصر کے گھر تک پہنچ گیا۔

صبح ماہم اپنے آفس آگئی تاکہ ریزائن کر سکے۔

شازمہ انصاری اور عمر انصاری اپنے ہسپتال چلے گئے تھے۔

ناصر اور رخسار گھر ہی پر تھے۔

ایرز صبح صبح ہی اُن کے گھر پہنچ گیا۔

ایرز چوکیدار سے ناصر کا پوچھ کر اندر آگیا۔

ناصر لاؤنج میں بیٹھا ٹیلیویژن دیکھ رہا تھا۔

ایرز اندر آتے ہی ناصر پر جھپٹا

وہ اُس کا گریبان پکڑ کر اُسے کھڑا کر اپنے مقابل لایا

ناصر حکہ بکہ سا ایرز کو دیکھنے لگا۔اُس سے پہلے وہ کچھ سمجھ پاتا ایرز نے اس کے منہ پر گھونسوں کی برسات کر دی۔

ایرز جنونی انداز میں ناصر کو مارے جا رہا تھا تب ہی رخسار لاؤنج میں آئی اور چیختے ہوئے ناصر کی طرف بڑھی۔

"کون ہیں آپ۔۔۔اور اندر کیسے آئے؟انہیں کیوں مار رہے ہیں؟"

رخسار ناصر کے آگے آکر پوچھنے لگی۔

ایرز نے ناصر کو ایک جھٹکا دیا تو وہ اپنے لہو بہتے ناک اور منہ کے ساتھ صوفے پر جا گرا۔

ایرز نے رخسار کو دیکھا۔

اُسے کل بھی ایرز نے ماہم اور ناصر کے ساتھ دیکھا تھا۔

"میں کون ہو یہ جاننا آپ کے لیے ضروری نہیں ہے۔۔۔پہلے یہ بتائیں آپ کون ہے۔۔۔اور میری ماہم کہاں ہے؟"

ایرز اب گھر میں نظریں دوڑا کر ماہم کو تلاش کر رہا تھا۔

"ماہم آپی۔۔۔آپ ماہم آپی کو کیسے جانتے ہیں؟"

ناصر اپنے ناک سے خون صاف کرتا کھڑا ہو کر پوچھنے لگا۔

رخسار اپنے دوپٹے سے اُس کے خون کو صاف کرتی رو رہی تھی۔

"آپی؟ماہم تمہاری آپی ہے؟"

ایرز نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔۔۔وہ میری آپی ہیں۔۔۔ لیکن آپ ہیں کون اور اُن کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں؟"

ناصر ایک بار پھر پوچھنے لگا۔

"میں۔۔۔۔ میں ایرز آفندی۔۔۔۔ ماہم کا شوہر ہوں۔۔۔۔ آپ لوگوں کے لیے اتنا جاننا ہی کافی ہے۔۔۔۔ اب بتاؤ ماہم کہاں ہے۔۔۔؟"

ایرز ایک بار پھر ماہم کا پوچھنے لگا۔

"وہ آفس گئیں ہیں۔۔۔ اور شام۔۔۔ شام میں آئیں گی۔۔۔۔"

رخسار ڈر کے مارے بتانے لگی۔ اُسے ڈر تھا ایرز ایک بار پھر نہ ناصر کو مارنے لگے۔

"وہ آفس جاتی ہے؟ کون سے آفس؟ ایڈریس دو۔۔۔۔"

ایرز نے آفس کا ایڈریس مانگا۔

"آپ یہاں بیٹھیں۔۔۔۔ آپ وہاں گئے تو شاید آپی آپ سے اور ناراض ہو جائیں۔۔۔۔ ہمیں پتہ تو نہیں کہ آپی اور آپ کے بیچ کیا ناراضگی ہے لیکن جس طرح آپ مجھے مار رہے تھے اُس سے پتہ لگتا ہے کہ آپی کی طرح آپ بھی اُن سے بہت محبت کرتے ہیں اور ان کے لیے تڑپ رہے ہیں۔۔۔"

ناصر نے ایرز کو صوفے پر بیٹھنے کا کہا

ایرز ناصر کی بات پر تھوڑا سا حیران ہوا۔

"ماہم آپی جب سے یہاں آئیں ہیں تب سے میں نے کبھی اُنھیں ہنستا ہوا نہیں دیکھا۔ سارا دن وہ آفس میں ہوتی ہیں اور رات کو اپنے کمرے میں بند رہتی ہیں۔

روز صبح ہم اُن کے آنکھوں کو سرخ ہی دیکھتے ہیں۔ اُن کی آنکھیں اس بات کی گواہی دیتیں ہیں کہ وہ رات بھر روتی رہی ہیں۔

وہ رات بھر آپ کو یاد کر کے روتی رہتی ہیں۔۔۔"

رخسار بتانے لگی۔

ایرز حیران سا کبھی ناصر کو تو کبھی رخسار کو دیکھ رہا تھا۔

"آپ لوگ کیسے جانتے ہیں ماہم کو؟ اور وہ یہاں کب سے ہے؟"

ایرز اب ماہم کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔

"ہمیں نہیں پتہ لیکن افضل ماموں اُنھیں کراچی سے لے کر آئے تھے۔ تب شاید اُن کا کوئی آپریشن ہوا تھا۔ یہاں آنے کے بعد بھی کافی وقت تک انکا علاج ہوتا رہا۔"

ناصر نے اپنا خون رومال سے صاف کرتے ہوئے بتایا۔

رخسار فرسٹ ایڈ کیٹ لے آئی اور ناصر کی ڈریسنگ کرنے لگی۔

"اس کا مطلب ہے ماہم ان لوگو کے ساتھ تھی۔۔۔وہ اپنی محبت کے پاس نہیں گئی؟ تو اُس خط۔۔۔اُس خط میں کیا لکھا تھا؟"

ایرز دل میں سوچتا اپنا والٹ نکال چکا تھا۔

والیٹ سے وہ تہہ شدہ کاغذ نکال کر ایرز نے دھڑکتے دل کے ساتھ وہ کاغذ کھولا اور پڑھنا شروع کیا۔

میرے ایرز

میں ماہم ایرز آفندی جس نے زندگی میں کبھی ہار نہیں مانی آج وہ اپنی محبت سے ہار گئی۔ ہاں ایرز۔۔۔میں آج اپنی محبت۔۔۔ایرز آفندی سے ہار گئی۔

ایرز میں آپ سے تب سے محبت کرتی ہوں جب سے نہ آپ مجھے جانتے تھے نہ میں آپ کو جانتی
تھی۔۔۔۔میں نے آپ کو پہلی بار ایئرپورٹ پر دیکھا تھا جب میں پاکستان آئی تھی۔ لیکن آپ نے مجھے نہیں دیکھا۔

میں آپ کے سحر میں اس قدر گرفتار ہوگئی تھی کہ میں گھر آتے ہی آپ کی بائک لے کر آپ کی ہی تلاش میں نکل گئی۔ لیکن مجھے کہاں پتہ تھا کہ جسے میں سارے شہر میں تلاش کر رہی ہوں۔۔۔وہ تو مجھے میرے اپنے گھر میں ہی ملنے والے ہیں۔

میں جب گھر آئی تو آپ کو دیکھ کر میری ساری کلفت دور ہو گئی۔ لیکن آپ کو شاید میں پسند نہیں آئی۔

آپ مجھ سے بلاوجہ چڑھنے لگے۔۔۔۔۔میری تو صبح ہی آپ کو دیکھ کر ہوتی تھی۔

جیسے جیسے دِن گزرتے جا رہے تھے میری محبت آپ کے لیے بڑھتی ہی جا رہی تھی۔

اُس دِن بھی میں آپ کو فائل دینے اس لیے آئی تھی کہ آپ کو دیکھ سکوں۔ لیکن وہاں بھی آپ مجھ سے ناراض ہو گئے لیکن مجھے محبت کے آگے آپ کا غصّہ کرنا چڑھنا۔۔۔۔ کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔

ایک دِن میں نے آپ کی اور مصباح کی تصویر آپ کے کمرے میں دیکھی تو ایک انجانی آگ نے مجھے اندر تک جلا دیا۔ میں اُس وقت اپنے اندر ایک جنگ لڑ رہی تھی۔ میں آپ کو کسی اور کے ساتھ دیکھ ہی نہیں سکی اور اپنا غصّہ کم کرنے کے لیے ریس میں پہنچ گئی۔

ریس میں جب ایک لڑکے نے میری بائک ہٹ کی، میں بائک کے ساتھ گر گئی لیکن جب میں نے دیکھا کہ باقی سب مجھ سے آگے نکل گئے ہیں تب میں نے ایک بات جان لی۔۔۔ ہمیں بنا کوشش کے ہار نہیں ماننا چاہیے۔۔۔ اُس وقت بھی میں نے وہی کیا اور اپنی بائک پھر سے اٹھا کر ریس میں شامل ہو گئی۔

دیکھتے ہی دیکھتے میں وہ ریس جیت گئی پھر میں نے ٹھان لی کہ زندگی کی ریس میں بھی میں بنا کوشش کے ہار نہیں مانوں گی۔۔۔ میں آپ کو پانے کی کوشش ضرور کرونگی۔۔۔ اور میں نے اُس رات مصباح اور آپکی تصویر جو آپ کے کمرے میں لگی تھی اُسے ضائع کر دی۔

اُس تصویر کو جلاتی آگ، میرے دل میں ٹھنڈک اتارنے کا سبب بنی۔

میں نے ڈیڈ سے آپ کو مانگا تو اُنہوں نے کہا آپ مصباح سے پیار کرتے ہو۔۔۔ میں مایوس ہو کر اپنے ہاتھوں کی نس کاٹ بیٹھی۔۔۔ لیکن ڈیڈ نے مجھے بچا لیا۔۔۔

میں زندگی سے مایوس ہو گئی۔۔۔۔ میں نے اللہ سے رو رو کر آپ کو مانگا۔۔۔

ایک رات مجھے پتہ چلا کہ آپ کی شادی مصباح سے ہو رہی ہے۔۔۔۔ اُس وقت مجھے لگا اب مجھے سانس نہیں آئیگی۔۔۔۔

میرا دل کر رہا تھا میں اس دنیا کو۔۔۔ اپنے آپ کو آگ لگا دوں۔۔۔۔ اُس وقت میں نے امی سے بھی آپ کو مانگ لیا۔۔۔۔ لیکن اُنہوں نے بھی آپ کو مجھے دینے سے انکار کر دیا۔

لیکن میرے اللہ نے آپ کو مجھے دے ہی دیا۔ آپ میرے ہو گئے ایرز۔۔۔۔۔ اُس دِن میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔۔۔۔ کیوں کہ آپ ہمیشہ کے لیے میرے ہو گئے تھے۔

میں خوش خوش آپ کے کمرے میں بیٹھی آپ کا انتظار کر رہی تھی لیکن آپ۔۔۔ آپ تو مصباح کے آپ کو چھوڑ جانے کا غم مناتے ہوئے مجھے چھوڑے جا رہے تھے

میں آپ کو ایسے خود سے دور جاتا نہیں دیکھ سکتی تھی اس لیے میں آپ کی ساری باتیں مانتی گئی۔۔۔۔ ایرز اُس وقت آپ مجھے آگ پر چلنے کا بھی کہتے نہ تو میں آگ پر بھی چل پڑتی۔۔۔۔ اُن کانچ کے ٹکڑوں کی کیا وقعت تھی۔

اُس وقت میں صرف آپ کو اپنے پاس اپنے ساتھ رکھنا چاہتی تھی اس لیے سردی کی پرواہ کیے بنا میں ساری رات بالکونی میں بیٹھی رہی۔

اُس کے بعد آپ نے جب مجھے روز نیند کی دوا دے کر سلانا چاہا تو مجھے ایک رات شک ہو گیا اور میں نے آپ کا لایا دودھ پینے کے بجائے کھڑکی کے باہر پھینک دیا اور خود بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔ آپ مجھے روز کی طرح سویا سمجھ کر

کمرے سے جانے لگے تب ہی میں نے آپ کو روک لیا جس کی سزا کے طور پر آپ نے مجھے بھوکا رہنے کا کہا۔۔۔ میں آپ کی ہر بات مانتی چلی گئی کہ اچانک آپ کو مجھ سے محبت ہو گئی۔۔۔

ایرز آفندی کو ماہم آفندی سے محبت ہو گئی۔۔۔ آپ مجھے مل گئے۔۔۔ آپ کی محبت نے میری زندگی کو شاداب بنا دیا۔

میں آپ کی محبت پا کے خدا کا شکر ادا کرتے نہیں تھکتی تھی۔

پھر وہ دن بھی آیا جب میری الٹیوں کی وجہ سے آپ مجھے ہسپتال لے آئے اور اُس کے بعد مجھ سے کھینچے کھینچے رہنے لگے۔۔۔۔

ایرز آپ مصباح سے اتنے دنوں سے رابطے میں ہیں اور مجھے پتہ بھی نہیں؟ ایرز میں آپ پر اندھا اعتماد کرتی تھی۔۔۔ لیکن آپ نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔۔۔

آپ نے مجھے میرے بچّے کے بارے میں بھی نہیں بتایا اور اُس مصباح کے لیے آپ مجھے طلاق دینے لگے ہیں؟

آپ نے مجھ سے طلاق لینے کے لیے ہمارے بچے کو بھی۔۔۔۔

ایرز وہ ہمارے پیار کی نشانی تھا ایرز۔۔۔

آپ نے اُسے کیوں۔۔۔ کیوں آپ نے۔۔۔۔ میں آپ کو چھوڑ کر آج جا رہی ہوں۔۔۔ آپ چاہیں تو مصباح کو اپنی زندگی میں واپس لے آئیں لیکن مجھے طلاق نا دیں۔۔۔

مجھ سے اپنا حوالہ نہ چھینیں۔۔۔ میرے نام کے ساتھ اپنا نام جوڑا رہنے دیں۔۔۔۔

میں ماہم ایرز آفندی آپ کو اجازت دیتی ہوں کہ آپ مصباح سے شادی کر لیں لیکن کبھی غلطی سے اُسے میرے سامنے نا آنے دینا ورنہ میں اُسے جان سے مار دونگی۔۔۔ میرے لیے آج بھی آپ میرے ایرز ہیں۔۔۔ صرف میرے۔۔۔۔

آپ کی۔۔۔اور صرف آپ کی

ماہم ایرز آفندی۔۔۔

ایرز جیسے جیسے خط کو پڑھتا گیا اُس کی آنکھوں سے آنسوں بہتے گئے۔

"ماہم۔۔۔۔ یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔ اتنی بے اعتباری ماہم ؟

تم مجھ سے محبت کرتی تھی؟ وہ جس کے لیے تم اپنی جان پر کھیل گئی۔۔۔۔۔۔ جس کے لئے تم آگ پر چلنے کو تیار تھی وہ میں تھا؟ تم میرے لیے۔۔۔۔۔ یااللہ۔۔۔۔ یہ کیا ہو گیا مجھ سے۔۔۔۔۔ لیکن تم نے مجھے بتایا تک نہیں۔۔۔۔۔"

ایرز دل ہی دل میں سوچنے لگا۔

"ماہم نے تو ہر وقت۔۔۔ ہر لمحہ تم سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔۔۔۔۔ تم ہی اُس کی محبت کو سمجھ نہیں پائے۔۔۔"

اُس کے اندر سے آواز آئی

"یہ کیا ہو گیا مجھ سے۔۔۔۔ میں اپنی ماہم کو نہیں سمجھ پایا۔۔۔ میں اُس کی محبت۔۔۔۔ اُف۔۔۔ یہ کیا ہو گیا مجھ سے۔۔۔"

ایرز کو ماہم کی بے اعتباری پر غصّہ بھی تھا اور خود کے اُس کی محبت ہونے پر حیرانی بھی۔

ایرز صوفے پر بیٹھا ہاتھوں میں خط پکڑے آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ بیٹھا تھا۔

"ماہم کب آئیگی؟"

ایرز نے ناصر سے پوچھا۔

ناصر اور رخسار ایرز کے پاس ہی بیٹھے تھے۔

"شام تک۔۔۔۔"

ناصر بولا۔

"اُسے فون لگا کر پوچھو وہ کہاں ہے۔۔۔میں شام تک کا انتظار نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

ایرزاب جلد سے جلد ماہم کے پاس پہنچ جانا چاہتا تھا تاکہ اُس کی غلط فہمی کو دور کر سکے۔

ناصر نے ہاں میں سر کو جنبش دی اور ماہم کو کال ملائی۔

"ہیلو۔۔۔۔"

ماہم نے کال ریسیو کی۔

"ماہم آپی۔۔۔آپ کہاں ہیں؟"

ناصر فون کان سے لگائے ایرز کو دیکھتے ہوئے ماہم سے پوچھ رہا تھا۔

"میں آفس نے نکل گئی ہوں۔۔۔مجھے کچھ دو تین کام ہے۔۔۔وہ کرنے کے بعد گھر آتی ہو۔۔۔آج رات مجھے لندن کے لیے نکلنا ہے۔۔۔"

ماہم نے آفس کی سیڑھیاں اُترتے ہوئے ناصر کو بتایا۔

"آپی آپ لندن جارہی ہیں؟"

ناصر حیران سا صوفے سے کھڑا ہو گیا۔

ایرز بھی ساتھ کھڑا ہوا

"ہاں میں۔۔۔۔"

ماہم کچھ کہہ رہی تھی کہ اچانک فون بند ہو گیا۔

اُس کے موبائل کی بیٹری ڈاؤن ہو گئی تھی۔رات وہ موبائل چارج کرنا بھول گئی تھی۔

ماہم موبائل جیب میں رکھتی شازمہ انصاری کے ہسپتال آ گئی۔

پچھلے 6 مہینے سے اُس کا علاج چل رہا تھا اور اُسے اُس کی فائل اُن سے کلیکٹ کرنی تھی تا کہ وہ لندن جا کر اپنی میڈیکیشن جاری رکھ سکے۔

"ہیلو۔۔۔۔ہیلو آپی۔۔۔۔"

ناصر نے ماہم کی آواز کٹ جانے پر اُسے پُکارا تھا لیکن اُس کا فون بند ہو چکا تھا۔

ناصر نے پھر سے ماہم کو فون لگایا لیکن اُس کا فون اب بند جانے لگا۔

"کیا ہوا۔۔۔ماہم کیا کہہ رہی تھی؟ وہ لندن جا رہی ہے؟"

ایرز نے ناصر سے پوچھا۔

"ہاں وہ کہہ رہی تھیں کہ وہ آفس سے نکل گئی ہیں اور اُنھیں ایک دو کام ہے اُس کے بعد گھر آئیں گی۔۔۔۔اور اُنھیں آج رات ہی لندن کے لیے نکلنا ہے۔۔۔۔"

ناصر نے ایک بار پھر ماہم کو فون لگاتے ہوئے بتایا۔

"نہیں۔۔۔میں ماہم کو اب کہیں نہیں جانے دوں گا۔۔۔۔کہیں بھی نہیں۔۔۔۔وہ اب کہیں جائیگی تو میرے ساتھ کراچی جائیگی۔۔۔۔"

ایرز ناصر کو دیکھتے ہوئے بولا اور صوفے پر بیٹھ کر ماہم کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔

ماہم آفس سے سیدھا شازمہ انصاری کے ہسپتال چلی آئی۔

شازمہ انصاری ماہم کو دیکھ کر مسکرائیں۔

"ارے ماہم۔۔۔۔آپ یہاں؟"

اُنہوں نے ماہم کے پاس آکر پوچھا۔

"ہاں۔۔۔میں اپنے کیس کی فائل لینے آئی ہوں۔۔۔۔میں آج رات۔۔۔۔میں آج رات لندن جا رہی ہوں اس لیے۔۔۔۔"

ماہم نے اُن کے پاس آکر اپنے یہاں آنے کی وجہ بتائی۔

"کیا بات ہے ماہم۔۔۔۔؟ کوئی بات ہوئی ہے؟ تم اچانک لندن کیوں جانا چاہتی ہو؟"

شازمہ انصاری نے ماہم سے پوچھا۔

"مجھے تو ایک دن چلے ہی جانا تھا نہ۔۔۔۔"

ماہم نے نظریں جھکا لی۔

"آپ میرے ساتھ آؤ۔۔۔"

شازمہ انصاری ماہم کو اپنے ساتھ اپنے کیبن میں لے آئی اور خود بیٹھ کر ماہم کو بیٹھنے کو کہا۔

"ماہم میں آپ کو روکوں گی نہیں۔ آپ جانا چاہتیں ہیں۔۔۔ بیشک جائے۔۔۔۔ لیکن اُس کے پہلے میں آپ کو کچھ باتیں بتانا چاہتی ہوں۔۔۔"

شازمہ انصاری نے ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھ کر اُنھیں باہم پھنسا کر کہا۔

"کیسی باتیں؟"

ماہم نے حیرانی سے پوچھا۔

"ماہم جب آپ یہاں آئی تھیں تب آپ کا ایک آپریشن ہوا تھا۔ آپ کو پتہ ہی ہے کہ اُس آپریشن میں آپ کا بچّہ ضائع ہو گیا تھا۔"

اُنہوں نے کہا تو ماہم کی آنکھوں سے آنسوؤں بہہ نکلے جسے اُس نے اپنی ہتھیلی کی پشت سے صاف کیا۔

"ہاں۔۔۔آپ نے بتایا تھا۔۔۔"

ماہم نے رندھے ہوئے لحظے میں کہا۔

"ہاں لیکن کچھ باتیں ہیں جو میں نے آپ کو نہیں بتائی تھی۔۔

وہ کچھ پل رکی اور پھر کہنا شروع کیا۔

جب میں آپ کا علاج کر رہی تھی تب مجھے پتہ چلا کہ آپ کا جو آپریشن ہوا تھا اُس کی وجہ آپ کے پیٹ کا ایک زخم تھا جو شاید آپ کے پیٹ میں کسی نوک دار چیز کے لگنے کی وجہ سے ہوا تھا۔

اور جس کا آپریشن کرنا بہت ضروری تھا لیکن جب آپ سیڑھیوں سے گر گئیں تو زخم خراب ہو گیا اور آپ کا فوری آپریشن کرنا پڑا جس میں آپ کا بچہ تو ضائع ہوا لیکن آپ کے ماں بننے کے چانسز بھی بہت کم ہو گئے تھے۔

میں جو ٹریٹمنٹ آپ کا پچھلے 6 مہینے سے کر رہی تھی وہ اس لیے کہ آپ پھر سے کنسیو کر سکیں۔۔۔اور ماشاءاللہ ہم کامیاب بھی رہے۔کچھ دن اور آپ کو یہ ٹریٹمنٹ جاری رکھنا پڑے گا اُس کے بعد آپ پھر سے کنسیو کر پائیں گی۔یہ آپ کی فائل ہے۔۔۔آپ پلیز لندن میں اپنا علاج جاری رکھیے گا اور میری کوئی ضرورت ہو تو بے جھجک کال کر سکتی ہیں"

شازمہ انصاری جیسے جیسے تفصیل بتاتی گئی ماہم حیرت کے سمندر میں غوطے کھاتی گئی۔

"اس کا مطلب ہے وہ۔۔۔وہ آپریشن میرے زخم کی وجہ سے ؟"

ماہم نے آنسوؤں کے درمیان پوچھا۔

"جی۔۔۔ماہم اگر اُس وقت آپ کا آپریشن نہ کیا گیا ہوتا تو آپ کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا تھا اور آپ کے گرنے کی وجہ سے انٹرنل بلیڈنگ بھی بہت ہو چکی تھی۔۔۔۔آپ کو شاید بلڈ بھی دیا گیا تھا۔"

شازمہ انصاری نے کافی حد تک ماہم کی غلط فہمی دور کر دی تھی۔

"ایرز نے میری جان بچانے کے لیے۔۔۔اُنہوں نے میری جان بچانے کے لیے اُس فورم پر سائن کیے تھے؟"

ماہم حیران پریشان سے اپنی فائل لے کر ہسپتال سے باہر آ گئی۔

وہ پیدل چلتی ایرز کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

"ایرز نے میری جان بچانے کے لیے ہمارے بچّے کو۔۔۔۔یہ میرے اللہ۔۔۔میں نے۔۔۔میں نے اپنے ایرز کو کتنا غلط سمجھا۔۔۔۔وہ مجھ سے۔۔۔۔وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔بہت محبت۔۔۔۔۔۔لیکن پھر وہ مجھے چھوڑنے کی باتیں؟ وہ خلع کے پیپر؟ وہ سب کیا تھا؟ کہیں مجھے کوئی غلط فہمی۔۔۔مجھے کوئی غلط فہمی تو نہیں۔۔۔

وہ مصباح کی کال۔۔۔وہ سب کیا تھا۔۔۔کیا تھا وہ سب۔۔۔۔سب کچھ جھوٹ ہو سکتا ہے لیکن مصباح کی کال تو جھوٹی نہیں تھی۔۔۔ایرز کو کال لوگ۔۔۔وہ تو جھوٹی نہیں تھی۔۔۔

لیکن ایرز نے مجھے۔۔۔میں کیسے پتہ لگاؤں۔۔۔؟"

ماہم اپنے بال ہتھوں میں جکڑ کر سڑک پر بیٹھتی چلی گئی۔

ایرز کبھی ٹہلنے لگتا تو کبھی صوفے پر بیٹھ جاتا۔۔۔وہ بے قراری سے ماہم کا انتظار کر رہا تھا۔

اُسے ماہم سے ملنے کی جلدی بھی تھی اور ماہم اُسے غلط فہمی کی وجہ سے چھوڑ گئی تھی اس بات کا غصّہ بھی تھا۔

ماہم سب کچھ فراموش کر گئی لیکن مصباح کی کال نہیں بھول پائی۔

وہ گھر کے اندر داخل ہوئی تو لاؤنج میں ایرز کو دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔

ایرز ماہم کو دیکھ کر اُس کی طرف بڑھا۔

"ناصر۔۔۔کون ہیں یہ۔۔۔اور انہیں اندر کیوں بیٹھا رکھا ہے۔۔۔"

ماہم نے ایرز کو دیکھ کر ناصر سے کہا۔

"آپی۔۔۔یہ ایرز بھائی ہیں نا؟"

ناصر حیران سا ماہم کو دیکھنے کے بعد ایرز کو دیکھنے لگا۔

"میں نہیں جانتی کسی ایرز کو۔۔۔انہیں یہاں سے بھیج دیں۔۔۔"

ماہم نے ایک نظر ایرز کے حیران چہرے کو دیکھا اور اپنے کمرے میں جانے لگی۔

"تم کسی ایرز کو نہیں جانتی؟ اپنے شوہر ایرز آفندی کو بھی نہیں۔۔۔۔۔ماہم ایرز آفندی۔۔۔۔؟"

ایرز نے ماہم کی کلائی پکڑ کر اُسے اپنے سامنے کیا اور ایک ایک لفظ پر زور دے کے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔"

ماہم نے اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش کی۔

ایرز نے ماہم کے ہاتھ پر اپنی گرفت سخت کر دی۔

"اپنے گھر والوں کو میرا شکریہ کہنا کہ اُنہوں نے "میری بیگم" کا خیال رکھا۔ اور اُنھیں کہنا ہم جلد ہی دوبارہ اُن سے ملنے آئینگے۔"

ایرز ناصر سے کہتا ماہم کا ہاتھ تھامے گھر کے باہر کھڑی اپنی کار تک آیا اور ماہم کو بیک سیٹ پر ڈال کر خود بھی بیٹھ گیا۔

اُن دونوں کے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے کار آگے بڑھالی۔

" یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔مجھے کہیں نہیں جانا آپ کے ساتھ۔۔۔"

ماہم نے کار کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔

"اب یہ کار سیدھے گھر جا کر رکے گی۔ تو بہتر یہی کہ تم چپ چاپ بیٹھی رہو۔۔۔اور یہ فائل کیسی ہے؟"

ایرز ماہم سے کہتا اُس کے دوسرے ہاتھ میں پکڑی فائل کو اپنے ہاتھوں میں لے چکا تھا۔

اب وہ فائل پڑھ رہا تھا۔

اُسے زیادہ تو کچھ سمجھ نہیں آیا لیکن یہ ضرور سمجھ آگیا کہ یہ ماہم کی میڈیکل فائل ہے۔

ایرز نے فائل کو دیکھا اور پھر ماہم کو۔اُس نے فائل بند کر کے ایک طرف رکھ دی۔

"اچھا یہ بتاؤ۔۔۔یہ رومال کیوں بندھا ہوا ہے؟"

ایرز اب ماہم کے چہرے پر لپٹے رومال کی طرف دیکھتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

"تا کہ آپ جیسے لوگ میرا چہرہ نہ دیکھ سکیں۔۔۔۔"

ماہم نے چبا چبا کر کہا۔

"اور کتنی سزا دو گی ماہم۔۔۔۔پورے 6 مہینے ہو گئے تمہیں دیکھے ہوئے۔۔۔۔اب تو یہ پردہ ہٹاؤ۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کے چہرے سے رومال ہٹانا چاہا۔۔۔

"خبردار۔۔۔۔۔خبردار جو آپ نے مجھے چھونے کی کوشش بھی کی تو۔۔۔۔آپ۔۔۔آپ دھوکے باز ہیں۔۔۔۔۔آپ نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔۔۔۔"

ماہم نے کہتے ہوئی اپنی آنکھوں کے آنسو صاف کیے۔

" ماہم تم یہ۔۔۔۔"

ایرز کہتے کہتے رک کے ماہم کو دیکھنے لگا جس کی آنکھوں میں دنیا جہاں کی شکایت بھری ہوئی تھی۔

"ایرز آفندی اپنی جان تو دے سکتا ہے۔۔۔ لیکن اپنی ماہم کو دھوکہ کبھی نہیں دے سکتا۔۔۔"

ایرز نے ماہم کا رخ اپنی طرف موڑ کر اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

ماہم نے ایرز کی بات پر آنکھیں بڑی کر کے اُسے دیکھا۔

دو آنسو اُس کی آنکھوں سے بہہ کر چہرے پر باندھے رومال میں جذب ہو گئے۔

ڈرائیور نے کار گھر کے احاطے میں روکی تو ایرز ماہم کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے کمرے میں لے آیا۔

سارے ملازم ماہم اور ایرز کو دیکھ رہے تھے۔

ایرز نے ماہم کو کمرے میں لا کر دروازہ لوک کیا اور ماہم کی طرف آیا۔

"یہ آپ۔۔۔ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ مجھے جانے دیں۔۔۔"

ماہم ایرز کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ گھبرا کر بولی۔

"میں کچھ بھی نہیں کر رہا۔۔۔ دروازہ اس لیے بند کیا ہے کہ تمہارے چیخنے کی آواز باہر نہ جائے۔۔۔"

ایرز ماہم کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا۔

"ایرز چھوڑیئے مجھے۔۔۔"۔

ماہم ایرز کی باہوں میں مچلنے لگی۔

"کیسے چھوڑ دو۔۔۔۔ تمہیں نہیں پتہ کتنا تڑپا ہوں تمہارے لیے۔۔۔۔"۔

ایرز ماہم کو باہوں میں لیے اپنا چہرہ ماہم کے چہرے کے پاس لا کر اپنے دانتوں سے اُس کا رومال کھینچ چکا تھا۔

ایرز ماہم کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو اپنی نظروں سے چومنے لگا۔

ایرز ماہم کو اپنی باہوں میں لیے ساکت کھڑا اُس کی آنکھوں میں دیکھے گیا۔

" بہت خوبصورت لگ رہی ہو"

ایرز نے ماہم کے قریب کان کے پاس سرگوشی کی۔

"ایرز پلیز۔۔۔۔"

ماہم نے ایرز کو خود سے دور کیا۔

"ماہم۔۔۔۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔۔"

ایرز حیران سا ماہم کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں ہوا ہے مجھے۔۔۔۔۔"

ماہم رخ موڑ گئی۔

"ماہم میری طرف دیکھو۔۔۔۔۔"

ایرز ماہم کا بازو تھام کر اپنے سامنے لاتا ہوا بولا۔

"ماہم یہاں دیکھو۔۔۔۔میری آنکھوں میں۔۔۔۔۔"

ایرز ماہم کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے بولا۔

ماہم نے اپنے آنسوؤں سے بھیگے چہرے کو اوپر کیا تو ایرز اُس کی آنکھوں کے آنسو دیکھ کر تڑپ گیا۔

"ماہم۔۔۔۔میرا مصباح سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔۔میں اُس سے محبت نہیں کرتا۔۔۔۔میں صرف اور صرف تم سے۔۔۔۔اپنی ماہم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔۔"

ایرز ماہم کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولا۔

"نہیں کرتے آپ مجھ سے محبت۔۔۔۔آپ نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔۔۔۔آپ نے ایرز آپ نے۔۔۔۔آپ نے مجھے چیٹ کیا ہے۔۔۔۔آپ میرے پیٹھ پیچھے اُس مصباح سے باتیں کرتے رہے۔۔۔۔اور میں آپ پر دیوانوں کی طرح اعتبار کرتی رہی؟

ایرز میں آپ کی دیوانی تھی۔۔۔لیکن آپ نے۔۔۔آپ نے میرا اعتبار توڑا ہے۔۔۔۔"

ماہم نے ایرز کو پرے دھکیلا۔

"ماہم۔۔۔۔جان ایسا نہیں ہے۔۔۔۔"

ایرز ماہم کے قریب آنے لگا۔

"ایسا ہی ہے۔۔۔ کہا تھا نا ایرز۔۔۔ کہا تھا میں نے کہ آپ کو صرف میرا ہو کر رہنا ہو گا۔۔۔۔ صرف ماہم آفندی کا۔۔۔۔ کہا تھا میں نے کہ میں اپنی محبت میں شراکت برداشت نہیں کرونگی؟ کہا تھا میں نے۔۔۔"

ماہم آگے بڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے ایرز کا کالر پکڑے اُس کی آنکھوں میں اپنی شولا بار آنکھیں گاڑے اُسے تقریباً جھنجھوڑ چکی تھی۔

"ماہم۔۔۔ میں نے تمہیں کوئی دھوکا نہیں دیا۔۔۔۔۔۔ نہ ہی تمہاری محبت میں کوئی شراکت کی ہے۔۔۔ میں صرف تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ میں صرف تمہارا ہوں ماہم۔۔۔"

ایرز ماہم کا چہرہ تھامے کہتا اُس کے لبوں پر جھک کر اپنے 6 مہینے کی پیاس بجھانے لگا۔

ماہم نے اُس کے کالر سے ہاتھ ہٹا کر اُس کے سینے پر دباؤ ڈالا اور ایرز کو خود سے دور کیا۔

ایرز اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا اس لیے ماہم کے دھکیلنے پر دور کھڑا ہوا اُسے حیران نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

ماہم کا اُسے یوں خود سے بار بار دور کرنا ایرز کو غصّہ دیلا گیا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ میں نے پھر سے مصباح سے تعلق استوار کیے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔

میں اُس سے کبھی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جب اُس نے مجھ سے کہا کہ ہادی اُسے ٹارچر کر رہا ہے تو میں نے صرف اور صرف ایک کزن ہونے کے ناطے اُس کی مدد کرنی چاہی تھی۔

جب میں نے پتہ کروایا کہ کیا واقعی وہ سچ کہہ رہی ہے تو مجھے پتہ لگا کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔تب سے آج تک میں نے اُس سے کوئی بات نہیں کی۔۔۔۔ تمہیں اس لیے نہیں بتایا کیونکہ تم مجھے کسی انجان لڑکی کے ساتھ دیکھ کر بھی اوور ریاکٹ کرتی تھی تو میں مصباح کے بارے میں کیسے بتاتا تمہیں؟

اگر میں تمہیں اُس وقت بتاتا تو کیا تم میرا یقین کرتی؟ نہیں ماہم۔۔۔۔ تم میرا یقین نہیں کرتی۔۔۔۔۔

ماہم محبت کی بڑی بڑی باتیں کرنا بہت آسان ہے۔۔۔۔ لیکن اُسے نبھانا۔۔۔۔ بہت مشکل۔۔۔۔۔بہت زیادہ مشکل ہے۔۔۔۔"

ایرز ماہم کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

ماہم سانس روکے اُسے سنے جا رہی تھی۔

وہ کچھ لمحے کو رکا پھر دوبارہ بولنا شروع کیا

"تم تو مجھ سے محبت کرتی تھی نہ ماہم؟ تو یہ کیسی محبت ہے تمہاری۔۔۔۔؟ جس میں تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتی؟ تم نے مصباح کی کال میرے فون پر دیکھی تو سمجھ لیا کہ میرا اُس سے افیئر ہے؟ تم نے میری فون پر کہی باتیں سن کر خود ہی سوچ لیا کہ میں تمہیں چھوڑنا چاہتا ہوں؟ تم نے مجھ سے ایک بار بات کرنا یا پوچھنا ضروری نہیں سمجھا؟

بس اُن باتوں کو سن کر تم مجھے چھوڑ کر چلے گئی؟ ماہم کیسا پیار ہے تمہارا۔۔۔۔کیسا۔۔۔۔ جس میں تم مجھ پر اعتبار ہی نہیں کر پائیں؟

ماہم اس سے تو اچھا ہوتا تم مجھ سے پیار نہیں کرتی۔۔۔۔ صرف اعتبار کرتی۔۔۔ تو شاید یہ 6 مہینے ایسے نہ گزرتے۔۔۔ میں نے کہاں کہاں نہیں تلاش کیا تمہیں۔۔۔ پورا پاکستان، لندن سب جگہ تلاش کیا۔۔۔۔۔۔

ماہم میں بتاؤ محبت کیا ہوتی ہے؟ ماہم محبت وہ ہوتی ہے جو میں نے تم سے کی۔۔۔۔۔۔۔ میں ہمیشہ سے صرف تم سے محبت کرتا آیا ہوں ماہم۔۔۔ محبت کے "م" سے "ت" تک میں تم سے محبت کرنے کے بعد پہونچا ہوں۔۔۔ مصباح سے میری منگنی ضرور ہوئی تھی لیکن میں نے وہ درد وہ تڑپ کبھی اُس کے لیے محسوس ہی نہیں کی جو تمہیں دیکھ کر کی جب تم نے اپنے ہاتھوں کی نس کاٹ لی تھی۔۔۔ جب تم امی سے رو رو کر اپنی محبت مانگ رہی تھی۔۔۔ ماہم تم میری سانسوں میں بس گئی تھی۔۔۔ لیکن ایک غلط فہمی کی وجہ سے میں شادی کے بعد تم سے دور رہا۔۔۔ مجھے یہ پتہ تھا کہ تم کسی سے محبت کرتی ہو۔۔۔ لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ میں ہی ہوں۔۔۔ لیکن تب بھی میں نے اپنے آپ سے وعدہ کیا کہ میں تمہاری اُس محبت کو تمہارے دل سے نکال دوں گا۔۔۔ تمہیں اپنی محبت کے رنگوں میں رنگ دوں گا۔۔۔۔ لیکن تمہیں کبھی خود سے دور نہیں جانے دونگا۔۔۔۔ ماہم محبت اُسے کہتے ہیں جس میں مجھے یہ پتہ ہونے کے باوجود کہ تم کسی اور سے محبت کرتی ہو۔۔۔ میں ہمیشہ ہی تم پر اعتبار کرتا رہا۔۔۔ تم سے محبت کرتا رہا

جب تم مجھے چھوڑ کر یہاں چلی آئی تب بھی مجھے لگا کہ شاید تم اپنی محبت کے پاس چلی گئی ہو۔۔۔ میں چاہتا تو تمہیں تلاش نہ کرتا۔۔۔ تمہیں بیوفا سمجھ کر زندگی میں آگے بڑھ جاتا۔۔۔ لیکن میں نے ایسا نہیں کیا ماہم۔۔۔ میں نے تم پر اعتبار کیا۔۔۔ کیوں کہ مجھے پتہ تھا میری ماہم مجھ سے دور ہو کر بھی مجھ سے ہی محبت کرتی ہے۔۔۔ اور

میں اُسے تلاش کر ہی لوں گا۔۔۔میں تمہیں تلاش کرتا رہا۔۔اور دیکھو۔۔۔آج تم مجھے مل گئی۔۔۔۔ماہم تم کہتی ہو نہ کے تم میری دیوانی ہو۔۔۔۔غلط کہتی ہو۔۔۔۔اگر تم میری دیوانی ہوتی تو مجھ سے پیار کے ساتھ تم مجھ پر اعتبار بھی کرتی۔۔۔۔ماہم تم میری دیوانی نہیں ہو۔۔۔میں تمہارا دیوانہ ہوں۔۔۔۔ہاں ماہم میں تمہارا دیوانہ ہوں۔۔۔۔میں تم سے محبت کرنے نے u ساتھ ساتھ تمہارا اعتبار بھی کرتا ہوں۔۔۔۔"

۔

ایرز کہتا ہوا کمرے سے باہر جانے لگا۔

ماہم آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ ایرز کی باتیں سن کر ندامت سے نظریں جھکا گئی تھی۔

ایرز کو دروازے کی طرف بڑھتا دیکھ ماہم بھاگ کر ایرز کے سامنے آئی اور اُس کے سینے سے لگ کر بلکنے لگی۔

"مجھے معاف کر دیں ایرز۔۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔۔۔۔مجھے آپ پر اعتبار کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔مجھے آپ سے بات کیے بنا کسی نتیجے پر نہیں پہنچنا چاہیے تھا۔

پلیز ایرز مجھے معاف کر دیں۔۔۔پلیز۔۔۔۔"

ماہم ایرز کے سینے سے لگی بلکتے ہوئے اُس سے معافی مانگ رہی تھی لیکن ایرز سپاٹ چہرے کے ساتھ کھڑا رہا۔

اُس نے ماہم کو اپنے حصار میں لینے کی بھی کوشش نہیں کی۔

ماہم کا اُسے یوں بار بار خود سے دور کرنا بہت برا لگا تھا۔

"ایرز کچھ بولیں نا۔۔۔ پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔"

ماہم ایرز سے الگ ہو کر اُسے دیکھتے ہوئے بولی۔

ایرز چپ رہا۔

"آئی ایم سوری مائی لوو۔۔"

ماہم کان پکڑ کر ایرز کے سامنے بیٹھی اور اُسی کے لحظے میں "مائی لوو" کہہ کر اُسے مخاطب کیا تب بھی ایرز کچھ نہیں بولا بس جھک کر ماہم کو اپنے سامنے کیا۔

"ایرز معاف نہیں کرینگے مجھے؟ کچھ تو بولیں۔۔۔ آپ کی خاموشی میری جان لے رہی ہے۔۔۔۔"

ماہم نے تڑپ کر ایرز کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں تمہاری پچھلی ساری غلطیوں کے لیے معاف کیا ماہم"

ایرز نے بس اتنا کہا اور اپنا بیگ نکال کر اُس میں اپنے کپڑے رکھنے لگا۔

ماہم حیران سی کھڑی ایرز کو دیکھے گئی۔

For more visit (exponovels.com)

"چلو۔۔۔"

ایرز اپنا بیگ لے کر ماہم کو کہتا باہر کھڑی اپنی کار کے پاس آ گیا۔

ماہم بھی ایرز کے پیچھے آئی تو ایرز کار میں بیٹھ گیا۔

ماہم بھی اُس کے برابر میں بیٹھ گئی۔

اُن دونوں کے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے کار چلا دی۔

ایرز نے ماہم کی فائل جو وہ لوگ کار میں ہی بھول گئے تھے اُسے اپنے بیگ میں رکھ لی۔

۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

وہ لوگ ایئرپورٹ آ گئے۔

ایرز نے ماہم کی اور اپنی کراچی جانے کی پہلی فلائٹ کی ٹیکٹس کار میں ہی بک کر لی تھی کچھ ہی دیر میں اُن کی فلائٹ تھی۔

ایرز سارا راستہ خاموش رہا تھا۔

اُس نے نہ ماہم کو دیکھا تھا اور نا ہی اُس سے کوئی بات کی تھی۔

وہ لوگ گھر پہنچے تو رات کا 1 بج رہا تھا۔

ایرز سیدھا اپنے کمرے میں آ گیا

ماہم بھی اُس کے ساتھ چل رہی تھی۔

ماہم کمرے کو دیکھ کر شوک ہو گئی۔

سارے کمرے میں اُس کی اور ایرز کی لگی تصویروں کو دیکھ کر وہ مابھویت سے اُنھیں چھو چھو کر دیکھنے لگی۔

اُس کی اور ایرز کی کتنی ساری یادیں تھی اُن تصویروں میں۔

ماہم نے باقی کمرے کا جائزہ لیا۔

بلیک دیواریں۔۔۔ بلیک پردے۔۔۔۔ بالکل ہی بیڈ شیٹ اور لحاف بھی بلیک۔۔۔ کمرے کی ہر ایک چیز کو ہی ایرز نے ماہم کی یاد سے جوڑ دیا تھا۔

ماہم آنکھوں میں آنسو لیے کھڑی ایک ایک چیز کو دیکھے جا رہی تھی۔

اُس کے اندر ندامت اور بڑھ گئی۔

اپنی ایک غلط فہمی کی وجہ سے اُس نے خود کو اور ایرز کو کتنی تکلیف پہنچائی تھی۔

ایرز نے کمرے میں آکر چینج کیا اور ماہم کے لیے کپڑے نکال کر اُس کے ہاتھ میں تھما دیئے تاکہ وہ جا کر چینج کر سکے۔

ماہم اپنے کپڑوں کو دیکھنے لگی۔

ایرز نے ماہم کی ایک ایک چیز کو کتنا سمبھال کر رکھا ہوا تھا۔

ماہم اپنے آنسو صاف کرتی واشروم کی طرف بڑھ گئی۔

ایرز نے ماہم کو واشروم میں جاتے دیکھا اور نیچے کیچن میں چلا آیا۔

اُس نے اپنے اور ماہم کے لیے کھانا نکالا اور کمرے میں لے آیا۔

وہ ماہم سے ناراض ضرور تھا لیکن اُسے ماہم کا خیال بھی تھا۔

شام سے اُن لوگو نے کچھ نہیں کھایا تھا۔

ماہم واشروم کے باہر آئی تو ایرز کو صوفے پر بیٹھا ہوا دیکھا اور اُس کے سامنے رکھے کھانے کو بھی۔

ماہم ایرز کے اس طرح اپنا خیال رکھنے پر ایک بار پھر ندامت میں گھیری کھڑی رہی۔

"ماہم۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کو چپ کھڑے دیکھ کر اُسے پُکارا۔

ماہم چلتی ہوئی ایرز کے پاس آئی اور صوفے پر اُس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

ایرز نے کھانے کی پلیٹ ماہم کے آگے کی اور خود بھی کھانے لگا۔

ماہم ایرز کو دیکھ رہی تھی۔

ایرز نے ماہم کے لبوں کے پاس نوالہ لے جا کر اُسے دیکھا تو ماہم منہ خول کر لقمہ چبانے لگی۔

ایرز نے اُس کی توجہ اُس کی پلیٹ کی طرف دلائی تو وہ چھوٹے چھوٹے لقمے لینے لگی۔

"تم سو جاؤ۔۔۔۔"

کھانا کھانے کے بعد ایرز بالکونی میں جانے سے پہلے ماہم کو کہتا بالکونی میں آگیا اور جیب سے سگریٹ اور لائٹر نکال کر سگریٹ پینے لگا۔

ماہم کھڑی اُسے دیکھ رہی تھی۔

سگریٹ دیکھتے ہی وہ ایرز کے پاس آگئی۔

"ایرز۔۔۔آپ نے تو کہا تھا کہ آپ سگریٹ نہیں پیں گے۔۔۔۔۔"

ماہم ایرز کے پاس آکر اُس کے سگریٹ والے ہاتھ کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔

"تم نے بھی تو زندگی بھر ساتھ رہنے کا کہا تھا۔۔۔وعدہ تو تم نے بھی توڑا ہے نہ ماہم۔۔۔"

ایرز ماہم کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

"ایرز۔۔۔۔مجھے معاف کردیں پلیز۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"

ماہم روتے ہوئے بولی۔

"میں نے تمہیں معاف کردیا ہے۔۔۔جاؤ سو جاؤ۔۔۔۔"

ایرز ماہم کے رخسار پر بہتے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتا ہوا بولا تو ماہم نے اُس کے دوسرے ہاتھ سے سگریٹ چھین لی۔

"ماہم۔۔۔یہ مجھے دو اور کمرے میں جاؤ۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کے ہاتھ سے سگریٹ لینی چاہی۔

اس کے پہلے کہ ایرز ماہم کے ہاتھوں سے سگریٹ لیتا ماہم اُسے اپنے ہونٹوں سے لگا کر ایک کش کھینچنے لگی۔

ایرز نے اُس کے منہ سے سگریٹ نکال کر دور اچھال دی۔

ماہم کو زبردست کھانسی کا دورہ پڑ گیا۔

وہ کھانستے ہوئے زمین پر بیٹھ گئی۔ کھانستے کھانستے اُس کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

ایرز نے آگے بڑھ کر ماہم کو کھڑا کیا اور اُس کی پیٹھ سہلاتے ہے کمرے میں لایا ساتھ پانی اٹھا کر اُس کے لبوں سے لگا دیا۔

ماہم نے دو گھونٹ پانی پی کر ایرز کو دیکھا جو چہرے سے پریشان لگتا تھا۔

"کیا ضرورت تھی اُس زہر کو منہ سے لگانے کی؟"

ایرز ماہم کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر تڑپ گیا۔

"کیونکہ اُس زہر کو میرے ایرز نے لبوں سے لگایا تھا"

ماہم بھیگی آنکھوں سمیت مسکرا کر بولی۔

"تم پاگل ہو۔۔۔؟"

ایرز نے ماہم کو دیکھتے ہوئے غصے میں کہا۔

"آپ نے پاگل کر دیا ہے۔۔۔ایرز آپ کے بنا میں آپ کو پانے کے لیے پاگل تھی۔۔۔آپ کے ساتھ میں آپ کے لیے پاگل ہوں۔۔۔ایرز میں آپ سے بہت بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔۔اور محبت کے ساتھ آپ کا اعتبار بھی کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔اب میں کبھی آپ پر شک نہیں کروں گی۔۔۔۔آپ کی ہی طرح محبت کے ساتھ اعتبار بھی کروں گی۔۔۔۔۔ایرز ماہم آفندی آپ سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔۔۔آپ سے الگ نہ ہونا پڑ جائے اس لیے میں آپ سے دور گئی تھی۔۔۔۔میں آپ کے ساتھ۔۔۔آپ کے پاس رہنا چاہتی تھی ایرز۔۔۔۔ان 6 مہینوں میں آپ کے لیے بہت تڑپی ہے آپ کی ماہم۔۔۔ایرز جو چاہیں سزا دے لیں لیکن ایسے چپ کی مار نہ ماریں۔۔۔۔آپ بتائیں میں آپ کی ناراضگی دور کرنے کے لیے کیا کروں؟آپ جو کہو گے میں وہ کروں گی۔۔۔بس آپ میرے پہلے والے ایرز بن جائیں۔۔۔مجھے میرے ایرز دے دیں جو مجھے مجھ سے بھی زیادہ محبت کرتے تھے۔۔۔پلیز ایرز۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے میرے پرانے ایرز لوٹا دیں۔۔۔"

ماہم ایرز کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی ہاتھ آگے کیے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اُسے اُس سے ہی مانگ رہی تھی۔

ایرز جھک کر ماہم کے بازؤں کو پکڑ کر اُسے کھڑا کر کے اپنے مقابل کیا۔

"میں جو کہوں وہ کرو گی؟"

ماہم کو ایسے التزا کرتا دیکھ وہ ساری ناراضگی بھول گیا۔

"ہاں۔۔۔"

ماہم نے زور زور سے سر کو ہاں میں ہلایا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن سوچ لو۔۔۔ بعد میں مکر نہ جانا؟ سزا مشکل بھی ہو سکتی ہے۔۔"

ایرز ماہم کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

"نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں اپنی سزا پوری کروں گی۔۔۔

آپ بتائیں۔۔۔۔ شیشے کے ٹکڑوں پر چلنا ہے؟ یہ بھوکا پیاسا رہنا ہے؟ یا وہاں بالکونی میں بیٹھنا ہے ساری رات؟ یہ پھر پھر۔۔۔ کچھ اور۔۔۔۔ ایرز آپ جو بولو۔۔۔ لیکن یہ سب سزا تو آپ مجھے دے چکے ہو۔۔۔۔ کچھ اور سزا دے دیں۔۔۔ میں۔۔۔ اس بالکونی سے نیچے کود جاؤں؟ چوٹ لگے گی تو بہت دنوں تک مجھے یاد رہے گا کہ میں نے اپنے ایرز کا اعتبار نہیں کیا تھا۔۔۔۔ یہ پھر میں۔۔۔۔ میں پوری رات پانی میں کھڑی رہتی ہوں واشروم میں۔۔۔۔۔ یہ پھر۔۔۔۔"

ماہم اس بات سے انجان کہ ایرز اپنی ناراضگی بھول چکا ہے اُسے منانے کے لیے اپنی سزا پوچھنے لگی۔۔۔۔ کچھ پرانی سازائیں کچھ نئی۔۔ ایرز نے اُس کی سزا کی بات پر تڑپ کے اُسے سینے میں بھینچ لیا۔

"ماہم میں تمہیں ایسی کوئی سزا نہیں دونگا جان۔۔۔۔"

ایرز ماہم کو اپنے سینے میں بھینچے اُسے یقین دیلا رہا تھا۔

"میں آپ کی ناراضگی دور کرنے کے لیے کچھ بھی کروں گی ایرز۔۔۔ پلیز مجھ سے ناراض نہ رہیے۔۔۔۔ میں اپنی غلطی کے لیے آپ سے معافی مانگتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔"

ماہم ایک بار پھر معافی مانگ رہی تھی۔

ایرز نے ماہم کو خود سے الگ کیا اور اُس کے سر کو پیچھے سے پکڑ کر اُس کے لبوں پر جھک کر خود کو سیر اب کرنے لگا۔

ماہم آنکھیں بند کئے اُس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑے اُس کے سحر میں کھو گئی۔

ایرز بہت دیر تک خود کو سیر اب کرتا رہا اور جب وہ ماہم سے الگ ہوا تو ماہم گہرے گہرے سانس لیتی ایرز کے سینے سے لگ گئی

"ماہم ایرز آفندی۔۔۔ تمہاری سزا یہ ہے کہ آج تم بنا کسی احتجاج کے مجھے خود سے محبت کرنے دو گی۔۔۔ جب تک میں چاہوں۔۔۔ بولو منظور۔۔۔"

ایرز ماہم میں کان کے پاس جھکا سرگوشی نما آواز میں بولا تو ماہم نے شرما کر آہستہ سے سر کو ہاں میں جنبش دی۔

ایرز مسکرا کر ماہم کو باہوں میں اٹھا کر بیڈ کے قریب آکر آہستہ سے اُسے بیڈ پر لیٹا دیا اور اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا۔

ماہم آنکھیں بند کئے لیٹی رہی۔

ایرز نے لائیٹ بند کر دی اور خود پر اور ماہم پر لحاف لیتا ماہم کے قریب ہوا

ماہم ایرز کے لمس پر زور سے آنکھیں بند کر گئی۔

ایرز نے جھک کر ماہم کے ایک ایک نقوش کو اپنے لبوں سے چھونا شروع کے دیا۔

ماہم نے ایرز کے لمس پر آنکھیں بند کئے بیڈ شیٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا۔

ایرز نے ماہم کے ہاتھ دیکھے تو اُس کے ہاتھوں سے بیڈ شیٹ آزاد کرتا اپنے کندھے پر رکھ دیئے۔

ماہم نے آہستہ سے اپنے ہاتھ ایرز کے گلے میں پھنسا دیئے

ایرز مسکرا کر ماہم کی گردن پر جھکا اور اُس کی شرٹ کے بٹن کھول کر اُس کے ایک ایک عضو کو اپنے لبوں سے معتبر کرنے لگا۔

ماہم خود سپردگی کی حالت میں اُس کی محبت میں بھیگتی خود کی خوش قسمتی پر رشک کرنے لگی۔

ایرز کسی بھنورے کی طرح ساری رات اُس پر منڈلاتا رہا۔

ماہم پھول کی طرح بھنورے کی محبت کو محسوس کرتی رہی۔

صبح ماہم کی آنکھ کھلی تو خود کو ایرز کو حصار میں پایا۔

ماہم نے ایرز سے الگ ہونا چاہا تو ہر بار کی طرح اُسے ایرز کا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹانے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔

ماہم نے آہستہ سے ایرز کا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹایا۔

اپنی شرٹ پہنتی ایرز کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر فوراً سیدھی ہوئی اور واشروم کی طرف بڑھی اس سے پہلے کہ وہ واشروم کا دروازہ بند کرتی ایرز تیزی سے اندر آچکا تھا۔

"ایرز۔۔۔آپ۔۔۔۔آپ تو سو رہے تھے۔۔۔۔"

ماہم حیرانی سے ایرز کو دیکھنے لگی۔

"یہ کوئی غلط فہمی تھی بیگم۔۔۔۔۔"

ایرز ماہم کو دیوار سے لگا کر اُس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔

ماہم نے ایرز کے شرٹ لیس ہونے کی وجہ سے آنکھیں جھکا رکھی تھی۔

"ماہم یہاں دیکھو۔۔۔میری طرف۔۔۔"

ایرز نے ماہم کی تھوڑی پکڑ کر اُس کا چہرہ اونچا کیا۔

"ایرز کیا کر رہیں ہیں۔۔۔۔نیچے نہیں جانا؟"

ماہم نے گھبراتے ہوئے ایرز کو دیکھا۔

"جانا ہے۔۔۔جائینگے۔۔۔لیکن کچھ دیر بعد۔۔۔۔"

ایرز کہتا ماہم کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر چکا تھا۔

ماہم آنکھیں میچ گئی۔

ایرز میں ماہم کی کمر میں باہیں ڈال کر اُسے خود سے قریب کیا۔

ماہم نے اپنی شرٹ کے صرف اوپری دو بٹن بند کیے تھی اس لیے ایرز اب اُس کی کمر پر اپنے ہاتھ سہلاتا اُس کے جسم میں سنسنی بھرنے لگا۔

ماہم بے بس سی اُس کی باہوں میں کھڑی اُس کی محبت اپنے لبوں پر محسوس کرتی رہی۔

ایرز اُس سے الگ ہوا اور اُسے باہوں میں اٹھائے واشروم کے اندر کی طرف بڑھا۔

" ایرز۔۔۔آپ۔۔۔آپ یہ۔۔۔کیا۔۔۔"

ماہم ایرز کو اندر کی طرف جاتے ہوئے دیکھتے ہوئے بولی۔

ایرز نے کچھ نہیں کہا بس مسکرا دیا

ایرز ماہم کو بات ٹب کے پاس لایا اور اُسے بات ٹب میں ڈال دیا۔

ماہم چھپاک کے ساتھ باتھ ٹب میں گر گئی۔

ابھی وہ سنبھل بھی نہیں پائی تھی کہ ایرز خود بھی بات ٹب میں ماہم کے پاس آ گیا۔

ماہم کے کچھ بھیگے بال اُس کے گال پر بکھرے تھے اُس کی آنکھوں میں پانی جانے کی وجہ سے اُس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔

ایرز ماہم کے قریب آ کر اُسے اپنے حصار میں لے چکا تھا۔

ایرز نے ایک ہاتھ سے ماہم کے شرٹ کے بٹن کھول کر شرٹ اُس کے کندھوں سے سرکا دی اور اُس کندھے پر اپنے لب رکھ دیئے۔

ماہم نے ایرز کے گرد ہاتھوں کی سختی بڑھاتے ہوئے آنکھیں زور سے بند کرلی۔

ماہم ہمیشہ ہی ایرز کے لمس پر گھبرا جاتی تھی۔

اُس کے لمس میں پیار اپنائیت محبت تو ہر دفعہ ہوتی تھی لیکن اس دفعہ جنونیت بھی شامل تھی۔

ماہم ایرز کو زور سے پکڑے اُس کے لمس کے سحر میں کھوئی ہوئی تھی۔

ایرز ماہم کے کندھوں کو چھوتا اُس کی گردن پر جھکا اُس کے ایک ایک عضو کو لبوں سے چھو رہا تھا۔

دونوں ایک دوسرے کے سحر میں کھوئے تھے۔

ایرز ماہم سے لپٹا اُس کے لمس میں کھویا ہوا تھا۔

ایرز اور ماہم ایک دوسرے کی محبت میں کھوئے رہے۔

بہت دیر بعد ایرز نے ماہم کو خود سے الگ کیا اور اُسے لے کر شاور کے نیچے کھڑا ہو کر شاور کھول دیا۔

دونوں مصنوعی بارش میں بھیگتی رہے۔

ماہم مسکرا کر ایرز کو دیکھتی رہی۔

ایرز نے ماہم کو کچھ دیر دیکھنے کے بعد اُسے کھینچ کر اپنی باہوں میں بھر لیا۔

دونوں ایک ساتھ نہا کر باہر نکلے تو ایرز ماہم کی کمر کے گرد بازو حائل کیے ہوئے اُس کے باتھ روب کی ڈوری کے قریب ماہم کے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔

ماہم اُس کے ساتھ چلتی کمرے میں آئی اور اپنے کپڑے لے کر واشروم کی طرف جانے لگی۔

"یہیں چینج کر لو اب۔۔۔"

ایرز ماہم کی کلائی تھام کر شرارت سے بولا۔

"بہت بے شرم ہو گئے ہیں آپ۔۔۔۔"

ماہم نے ایرز کے سینے پر دباؤ ڈال کر اُسے دور کیا اور بھاگتی ہوئی واشروم میں بند ہو گئی۔

ایرز مسکراتے ہوئے اپنے کپڑے جو ماہم الماری سے نکال کر بیڈ پر رکھ چکی تھی اُسے لے کر شرٹ پہننے لگا۔

ماہم جب واشروم سے باہر آئی تب تک ایرز بھی کپڑے پہن چکا تھا اور ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا اپنے بال ٹھیک کر رہا تھا۔

ماہم نے ایرز کو دیکھا اور شرارت سے مسکراتے ہوئے دبے پاؤں ایرز کے پاس آئی اور پیچھے سے اُس کے بالوں کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ دیا۔

ایرز ماہم کو آتا دیکھ چکا تھا لیکن اُس کی شرارت سے انجان تھا۔

اب کھڑا ماہم کو گھور رہا تھا اور ماہم منہ پر ہاتھ رکھے ہنسے جا رہی تھی۔

"اچھا۔۔۔یہ بات ہے۔۔۔۔"

ایرز نے ماہم کی کلائی تھام کر ایک جھٹکے سے اُسے خود سے قریب کیا اور اُس کی کمر میں بازوں حائل کر دیے۔

"چلو۔۔۔اب تم ہی ٹھیک کر و اسے۔۔۔"

ایرز ماہم کو اپنے بال ٹھیک کرنے کا کہہ رہا تھا۔

"ٹھیک ہی تو ہیں۔۔۔"

ماہم نے ہنستے ہوئے ایرز کو دیکھا۔

"ماہم جلدی اُسے ٹھیک کرو ورنہ میں نے مذاق کیا تو تم بھاگ بھی نہیں پاؤ گی۔۔۔"

ایرز آنکھوں میں شرارت لیے بولا۔

"ایرز میں چیخ مار دوں گی۔۔۔"

ماہم نے ایرز کو دھمکایا۔

"تو میری جان۔۔۔اب آپ چیخ مار کر دیکھاؤ۔۔۔"

ایرز کہتا ماہم کی گردن پر جھکا اور اپنے لبوں کو اُس کی گردن پر رکھ دیئے۔

"اچھا۔۔۔اچھا۔۔۔سوری نا۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔ٹھیک کرتی ہوں۔۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

ماہم ایرز کی باہوں میں مچلنے لگی۔

ایرز نے ماہم کی گردن سے سر اٹھا کے ماہم کو دیکھا اور مسکراتے ہوئے اُس کی توجہ اپنے بال کی طرف دلائی۔

ماہم ایرز کی باہوں میں کھڑی اُس کے بال ٹھیک کرنے لگی۔

ایرز نے مسکرا کر اُس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیئے۔

دونوں تیار ہو کر نیچے آئے تو سب پہلے ایرز کو دیکھ حیران ہوئے پھر ایرز کر ساتھ ماہم کو دیکھ کر۔

ماہم آگے آکر فردوس آفندی کے گلے لگ گئی۔

"بیٹا۔۔۔ کہاں چلی گئیں تھی آپ۔۔۔؟ ہم لوگ کتنا پریشان تھے پتہ ہے آپ کو؟"

فردوس آفندی نے ماہم کو خود سے الگ کرتے ہوئی سوال کیا۔

" سوری امی۔۔۔۔۔ مجھے کچھ غلط فہمی ہو گئی تھی۔۔۔"

ماہم نے اپنے کان پکڑ لیے۔

"بیٹا۔۔۔ ایسا کچھ تھا تو تم مجھ سے بات کر سکتی تھیں نہ۔۔۔"

فردوس آفندی نے ماہم کے ہاتھ اُس کے کانوں سے ہٹا کر کہا۔

"بیٹا تم مجھے بلکل زنیرہ کی ہی طرح عزیز ہو۔۔۔ اگر کوئی پریشانی ہو تو تم بلا جھجھک ہمارے پاس آسکتی ہو۔۔۔"

میکائیل آفندی نے ماہم کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"تھینک یو تایا جان۔۔۔"

ماہم نے اُن کے گلے لگ کر کہا۔

"ویسے میں بھی ایک اچھی دوست ہوں ماہم۔۔۔ تم مجھ سے بھی بات کر سکتی تھی۔۔۔"

بینش نے بھی کہا تو ماہم اُس کے پاس آئی اور اُس کے گلے میں نہیں ڈال کر اُس کے گال پر بوسہ دیا۔

"ویسے میں بھی اچھا بھائی ہوں۔۔۔"

معراج بولا۔

"اور میں بھی۔۔۔"

زنیرہ سے ہانک لگائی۔

سب مسکرا دیئے۔

"ویلکم ہوم۔۔۔ پھوپھو پلس چاچی۔۔۔"

علی اور حمزہ ماہم کو دیکھنے کے بعد باہر لان میں لگے پودوں سے دو گلاب توڑ کر لے آئے تھے اور اب اُن گلابوں کو دے کر ماہم کو مسکراتے ہوئے خوش آمدید کہہ رہے تھے۔

"تھینک یو سو مچ یو بوتھ۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

ماہم نے فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اُن دونوں سے گلاب لیا اور ساتھ ہی چٹا چٹ اُن کے گال کو چومنے لگی۔

وہ دونوں مسکرانے لگے۔

فردوس آفندی نے دونوں کی نظر اُتاری۔۔۔ صدقے دیئے۔

ماہم اور ایرز خوش باش تھے۔

ماہم کا علاج ہوتا رہا اور وہ اب پوری طرح سے صحت یاب ہو چکی تھی۔

دونوں کی زندگی میں خوشیاں اُن کی منتظر تھی۔

ایرز ماہم سے اب اور زیادہ محبت کرنے لگا تھا۔

وہ ہر پل ماہم کا خیال رکھتا۔

آفس سے بھی کئی کئی بار فون کرتا۔

ماہم ایرز کا ساتھ اور اُس کی حد سے زیادہ محبت پا کر اللہ کا شکر ادا کرتے نہ تھکتی تھی۔

اسماعیل آفندی بھی اُن دونوں سے ملنے پاکستان آئے تھے اور ایرز سے اپنے پرانے رویّے کی معافی بھی مانگ کر گئے تھے۔

ایرز ماہم کو لے کر عمرہ بھی کرنے گیا تھا۔

ماہم کی خوشی کی کوئی انتہا ہی نہیں تھی۔

وہ اتنی خوش تھی کہ مسکراہٹ اس کے لبوں سے جدا ہی نہیں ہوتی تھی۔

اُن کو عمرہ کر کے آئے ہوئے ابھی 15 دِن ہی گزرے تھے جب اُنھیں پتہ چلا کہ ماہم اُمید سے ہے۔

ایرز کی خوشی کی کوئی انتہا ہی نہیں رہی۔

وہ ماہم کا ہر طرح سے خیال رکھتا۔

صبح آفس جاتا اور دوپہر تک واپس آجاتا۔

ماہم کی طبیعت بوجھل رہنے لگی تھی۔ وہ رات میں اکثر نیند نہ آنے کی وجہ سے جاگتی رہتی۔

ایرز اُس کے ساتھ جاگتا رہتا تھا۔

ماہم اُسے آرام کرنے کہا کہتی رہتی لیکن وہ نہیں مانتا اور اُس کے ساتھ بیٹھا کبھی مووی دیکھتا رہتا یہ کبھی دونوں ساری رات ساتھ نماز ادا کرتے یہ ایرز ماہم کے ساتھ بیٹھا باتیں کرتا رہتا۔

صبح سے کچھ دیر پہلے ماہم کو نیند آتی تھی۔

ایرز بھی ایک یہ دو گھنٹے سونے کے بعد آفس چلا جاتا پھر 1 بجے تک لوٹ آتا۔

وہ ماہم کو لنچ کرواتا اُسے دوائیں دیتا۔۔۔ شام کو اُسے واک پر لے جاتا۔ اپنے ہاتھوں سے ڈنر کرواتا۔۔۔

ایرز نے ماہم کو بچا بنا رکھا تھا۔

اب ایرز کا ماہم کے ساتھ نیچے شفٹ ہو گیا تھا تا کہ ماہم کو سیڑھیاں نہ چڑھنی پڑے۔

وہ ہر طرح سے ماہم کا خیال رکھ رہا تھا۔

اُن کی زندگی میں ایک ساتھ دو دو خوشیوں نے دستک دی تھی۔

اُن کے گھر دو جڑواں بیٹیاں پیدا ہوئیں تھی۔

ایرز اپنی بیٹیوں کو دیکھ کر بہت خوش تھا۔

ایرز کو جیسے ہی پتہ چلا کہ اللہ نے اُسے بیٹیوں جیسی رحمت سے نوازا ہے وہ فوراً شکرانے ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو گیا۔

"تھینک یو سو مچ مائی لوو۔۔۔"

ایرز ماہم کے کمرے میں آیا اور اُس کے ماتھے کو لبوں سے چھو کر اُسے شکریہ کہتا اپنی بیٹیوں کو اٹھا کر اُنھیں پیار کرنے لگا۔

سب اُن کے لیے بہت خوش تھے۔

معراج تو اتنا خوش تھا کہ ایرز سے بچیاں اُس نے لی نہیں تھی بلکہ چھینی تھی۔

"یہ میری بیٹیاں ہیں ایرز۔۔۔اور خبردار جو تم نے انہیں ڈانٹا یہ غصے سے دیکھا بھی تو۔۔۔"

معراج ایرز کو ابھی سے وارن کر رہا تھا۔

"مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ تم انہیں بگاڑنے والے ہو۔۔؟"

ایرز مسکراتے ہوئے بولا۔

"بالکل۔۔۔۔میں انہیں بہت بگاڑ دوں گا۔۔۔۔۔یہ میری بیٹیاں ہے۔۔۔میں جو چاہے کروں۔۔۔۔"

معراج بچیوں کو پیار کرتا ہوا بولا تھا۔

سب اُن دونوں کی نوک جھوک سن کر ہنس دیئے۔

4سال بعد۔۔۔

"ہانیہ۔۔۔۔۔بیٹا کہاں ہو۔۔۔۔۔حور۔۔۔۔کہاں ہو بیٹا۔۔۔ماما کو کیوں پریشان کرتے ہیں آپ لوگ۔۔۔۔"

ماہم ہانیہ اور حور کو تلاش کر رہی تھی اور وہ دونوں بیڈ کے نیچے چھپی منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہی تھی۔

ایرز واشروم سے باہر آیا۔

اُس نے حور اور ہانیہ کو بیڈ کے نیچے دیکھ لیا تھا وہ مسکراتا ہوا ماہم کے پاس آیا۔

"کیوں خود کو تھکاتی ہو میری جان۔۔۔کہاں ہے نہ کہ اپنا خیال رکھا کرو۔۔۔دیکھو کتنا پسینہ آرہا ہے تمہیں۔۔۔۔"۔

ایرز ماہم کا ہاتھ تھامے اُسے بیڈ پر بیٹھا چکا تھا اور رومال سے اُس کا پسینہ پوچھنے لگا۔

"ایرز۔۔۔آپ تو مجھے بچی سمجھتے رہتے ہیں۔۔۔حالانکہ میں اب دو بچو کی ماں ہوں۔۔۔اور اب تو یہ تیسرا ابھی آنے والا ہے۔۔۔"

ماہم ایرز کے اس طرح سے خیال رکھنے پر شرمندہ ہوتے ہوئے بولی۔

وہ ایک بار پھر اُمید سے تھی اور ایرز اُسی طرح سے اُس کا خیال رکھتا تھا

اُس کے سونے جاگنے۔۔۔کھانے پینے ہر چیز کا خیال رکھنے والا۔۔۔اُس کا ایرز۔۔۔

"اس لیے تو میری جان کا خیال رکھنا لازمی ہے۔۔۔میری جان تم نے مجھے زندگی کی سب سے بڑی خوشی دی ہے۔۔۔۔میں اب تمہیں اور اس تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔میری بیٹیاں اور تم میرے لیے میری دنیا ہو۔۔۔اس بار میں نے تمہاری ضد مانی ہے لیکن اب نہیں۔۔۔۔میں اب اور تمہیں اس تکلیف سے گزرتا نہیں دیکھ سکتا۔"

ماہم نے حور اور رہانیہ کے ڈیڑھ سال کے ہونے کے بعد ایرز سے بیٹے کی خواہش کا اظہار کیا تو ایرز نے منع کر دیا تھا اور ماہم کے بہت منانے کے بعد وہ مانا تھا۔

ایرز کے اندر حور اور رہانیہ کے بعد ماہم کو دوبارہ اُس تکلیف میں دیکھنے کا حوصلا نہیں تھا اس لیے اُس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ ماہم کو دوبارہ اس تکلیف سے نہیں گزارے گا لیکن ماہم کی ضد کے آگے وہ ہار گیا تھا۔

ایرز نے ماہم کے ماتھے کو اپنے لبوں سے چوم لیا۔

"اب لگتا ہے آپ ٹھیک ہی کہتے تھے۔۔۔۔ان دونوں نے ہی ناک میں دم کر دیا ہے۔۔۔۔اللہ جانے یہ تیسرا کیا کریگا۔۔۔۔"

ماہم نے مسکرا کر کہا تو ایرز بھی ہنس دیا اور جھک کر ہانیہ اور حور کو باہر نکالا۔

"آپ دونوں۔۔۔ یہاں بیٹھی تھی اور ماما کو پریشان کر رہی تھی؟"

ماہم نے اُن دونوں کو آنکھیں دکھائی۔

"بیٹا۔۔۔ آپ لوگ ماما کو کیوں تنگ کر رہی تھیں.؟ آپ دونوں تو بہت پیاری ہیں نہ؟ ماما کو تنگ کرنا بری بات ہے۔۔۔"

ایرز نے ہانیہ اور حور کو اپنی گود نے بیٹھایا۔

"بابا۔۔۔ ماما گندی ہیں۔۔۔ وہ ہمیں زبردستی دودھ پلاتی ہے۔۔۔۔"

ہانیہ نے کہا تو حور نے بھی اُس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

ماہم نے غصے سے دونوں کو گھورا۔

ایرز نے مسکراہٹ لبوں پر دبالی۔

"نہیں بیٹا۔۔۔ گندی بات۔۔۔ ایسے ماما کو گندا نہیں کہتے۔۔۔ وہ تو آپ لوگ اسٹرونگ بنو اس لیے دودھ پلاتی ہیں نہ۔۔۔"

ایرز نے پیار سے دونوں کو سمجھایا۔

"نہیں۔۔۔ہم ماما کالایادودھ نہیں پیئینگے۔۔۔ہم تایاابو کے ساتھ دودھ پیئیں گے۔۔۔وہ ہمیں چاکلیٹ دیتے ہیں۔۔۔"

حور نے آنکھیں ٹپٹپا کر بتایاتوایرز کے ساتھ ماہم بھی ہنس دی۔

"تایاابّو۔۔۔"

معراج کمرے کے دروازے پر نمودار ہواتو ہانیہ اور حور دونوں ایرز کی گود سے نکل کر معراج کی طرف بھاگیں۔

"کیسی ہیں میری پرنسز۔۔۔"

معراج نے جھک کر دونوں کو گود میں اٹھایااور باہر چلا گیا۔

بینش نے دونوں کے لیے دودھ نکال دیاتو معراج اُنھیں دودھ پلانے لگا۔

علی اور حمزہ بھی ساتھ تھے۔

سارے گھر والوں کی جان تھی ہانیہ اور حور میں۔

علی اور حمزہ بھی دونوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔

کچھ دنوں بعد ماہم اور ایرز کے گھر بیٹے کی پیدائش ہوئی۔

سب لوگ بہت خوش تھے۔

ہانیہ اور حور تو اپنے چھوٹے سے بھائی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور ماہم کے دائیں بائیں آ کر اُسے شکریہ کہنے کے لئے اُس کے گالوں پر بوسا دے کر بھاگ گئیں۔۔۔ایرز اور ماہم مسکرا دیئے۔

اللہ نے ان کی زندگی کو شاد و آباد کر دیا تھا۔

ماہم ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرتی رہتی۔

ختم شد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)